سیف خیبر

در دست حیدر

جناب ملا ظاہر سیف الدین صاحب کی کتاب ضیوء نور الحق المبین نے باطل کی سیف بکردین چور ار کیا۔ اور اہل مسجد اہل قرآن اور اہل آل رسول کا دل دکھایا

مسلمانان ہند کی متفقہ آواز

جس نے تحریر کی کتاب ضیوء نور الحق المبین کے خلاف سنی مشائخ و علماء اور شیعہ مجتہدین نے احکام صادر فرمائے اور سائلوں کے لئے سلمانوں نے لکھیں جنکو جمع کرکے خاکسار حاجی عمر حاجی احمد تاجر چرک بازار شہر سورت نے

خاکسار عمر حسن نقشبندی کان اللہ لہ بشرط صحت چھپنے منکر اور اہل بیت کے مخالف

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

پہلے اس کوپڑھئے

جناب عالی! ابھی آپ اس کتاب کی ابتدائی تمہید میں میرا یہ طرز
سے یہ درخواست ملاحظہ کریں گے کہ ملا کی کتاب کے خلاف بمبئی گورنمنٹ
کو تار اور میموریل بھیجے جائیں۔ مگر اب میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ
بمبئی گورنمنٹ کو تار دینا یا میموریل بھیجنا مفید نہیں ہوگا۔ بلکہ براہِ راست
گورنمنٹ ہند یعنی حضور وائسرائے ہندوستان کے پرائیوٹ سکرٹری
نام تار اور میموریل جانے مناسب ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ ہند اپنی طرف سے
تار اور میموریل گورنمنٹ بمبئی کو بھیجے ۔

جو لوگ یہ کتاب پڑھیں

اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں جلسے کر کے حضور
وائسرائے کو اپنی ناراضی کا تار بھیجدیں۔ یا خط لکھدیں ۔

خاکسار

حاجی عمر حاجی احمد

تاجو چوک بازار شہر سورت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

سیف بر دین

سنی شیعہ کی علانیہ دل آزاری

مسلمانو! اُٹھو سرکار سے فریاد کرو

تمام مسلمان اس خبر کو پڑھکر کمال درجہ رنجیدہ اور ناراض ہونگے کہ اس اتفاق و اتحاد کی ضرورت کے زمانہ میں جبکہ برٹش گورنمنٹ کے بادشاہ۔ وزیر، وائسرائے اور تمام ذمہ دار حکام ہندوستان میں بسنے والی اقوام کی باہمی محبت و اتفاق کی نصیحت کرتے ہیں، اور جبکہ موجودہ گورنمنٹ نے ایک خاص قانون ایسا بنایا ہے کہ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کی مذہبی دل آزاری تحریر و تقریر کے ذریعہ سے نہ کرے ورنہ اسکو سخت سزا دیجائے گی۔ اور جبکہ ہندوستان کے ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی یہودی اور پارسی وغیرہ آپس میں میل جول اور دوستی پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور جبکہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے آپس میں اتحاد اور شرکتِ عمل کا سمجھوتہ شروع کیا ہے۔ ایسے وقت میں بوہروں کے ملا صاحب نے جنکا **طاہر سیف الدین** ہے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام **ضوء نور الحق المبین** کہا ہے اور جو برٹش انڈیا چھاپہ خانہ بمبئی میں چھپوا کر پانچہزار کی تعداد میں شائع کی گئی ہے اور جس میں سنی شیعہ اور تمام غیر بوہرہ مسلمانوں کو کافر اور دوزخی بنایا گیا ہے اور مسلمانوں کے بعض بزرگوں کو شیطان۔ گمراہ فتنہ پرداز۔ راندۂ بارگاہِ خدا۔ کافر مرتد۔ کذاب۔ فاسق فاجر وغیرہ توہین کرنے والے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ (اور جو ملا صاحب کے حکم سے بوہروں کی مجلسوں میں آدمیوں کو سنائی جاتی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۴۰ ۳۴۱ میں درج ہے۔

"جو شخص مجھکو اپنا دینی امام پیشوا تسلیم نہ کرے اس کی توحید قبول نہ کی جائیگی یعنی وہ مسلمان نہ ہو سکیگا۔

Marfat.com

ور صفحہ ۳۴ پر درج ہے کہ "جو لوگ اپنے آپ کو سنت جماعت کہتے ہیں ان کا کلمہ پڑھنا مقبول نہیں ہوتا بلکہ ان کے منہ پر مارا جاتا ہے اور وہ مسلمان نہیں ہیں" اور صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے کہ "شیعہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو پراگندہ کر دیا اور شیعہ ہو گئے۔" اور صفحہ ۳۵ پر تو شیعہ فرقہ کے خلاف نہایت ہی سخت عبارت لکھی ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ نبی اور وصی اور امام زماں پر ایمان لے آنا کافی ہے اور اپنے وقت کے داعی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں ہے ایسا شخص سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا اور عذاب سخت کا سزاوار بن گیا اور اس کا اقرار خدا کسی صورت سے قبول نہ ہوگا۔

داعی سے مراد ملا طاہر سیف الدین صاحب کی اپنی ذات ہے کیونکہ انکو داعی امام ہونے کا دعوی ہے۔ یہ کتاب پانچ ہزار چھاپ کر تقسیم کی گئی ہے اور ملا صاحب نے اپنے نوکروں (عاملوں) کو حکم دیا ہے کہ منبروں پر بیٹھکر بوہروں کے مجمع عام میں اس کتاب کو سنانے کا معمول مقرر کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تعمیل کی اور اب یہ کتاب ہمیشہ مجالس میں پڑھی جاتی اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو سنائی جاتی ہے۔

تو کیا ایسی کتاب جس میں کروڑوں سنی شیعہ کی نام لے لیکر دل آزاری کی گئی ہو اور ان کو کافر بے دین بنایا گیا ہو اور جس کے صفحہ ۱۶۳ پر سینوں کے مشہور پیشوا حضرت جعفر نہر والی کو خناس۔ گمراہ۔ شیطان مصداق ابلیس فسقہ پر داد کہا گیا ہو (جنکا مزار احمد آباد گجرات) میں ہے اور جنہوں نے ۳۰ لاکھ بوہروں کو عذاب جہنم سے بچا کر سنی کر لیا تھا اور جن کے لاکھوں سنی بوہرے پیرو ہیں۔)

اور جس کے صفحہ ۱۶۴ پر سلیمانی فرقہ کے مقتدا کو دشمن خدا۔ ایمان سے کفر میں بدلنے والا کہا گیا ہو جن کے فرقہ کے بانی طیب جی مرحوم اور مسٹر حسین بھائی مرحوم سکرٹری حیدرآباد جیسے سیکڑوں نامور لوگ ہیں اور جس کے اندر لغو بیہودہ اشتعال انگیز تحریریں اور ہز میجسٹی کی غیر بوہرہ رعایا کے خلاف نفرت انگیز عبارتیں پائی جاتی ہیں۔ ایسی کتاب جس کے مضامین ہوں وہ اس قابل ہیں ہے کہ اس کو ضبط کر کے اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے۔ ضرور ہے اور لازمی طور سے ہے۔

گجرات کے شہروں میں جوش کی لہریں!

صوبہ گجرات کے شہروں میں سات ہزار سے سات ہزار۔ چالیس چالیس ہزار آدمیوں نے جمع ہو کر اس کے خلاف [illegible] قانون کی دفعہ (۱۵۳) دفعہ (۵۰۵) سی کے مطابق عدالت میں [illegible] کتاب "نور الحق المبین" کو ضبط کر کے دفعہ بند کر دیا جائے

Marfat.com

اور اس کے مصنف ملا طاہر سیف الدین صاحب کو اس جرم شدید کی سزا دی جائے۔

سنی شیعہ علمائے فتوے

اس کتاب "ضوء نور الحق المبین" کے مذکورہ مضامین کے متعلق سنیوں کے علماء اور شیعوں کے علماء نے نہایت سخت فتوے دیے ہیں اور ہندوستان کے تمام علماء کا اس کے خلاف اتفاق ہو گیا ہے وہ سب فتوے اسی مضمون کے آخر میں درج ہیں۔

کتاب مذکور کے ان مضامین کو معلوم کر کے جنکا تھوڑا تھوڑا نمونہ اوپر دکھایا گیا ہے اور اپنے نامور علماء و مشائخ کے فتوے دیکھنے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے رنج اور ناراضی کو اس کتاب کے خلاف ظاہر کرے اور اس کا اظہار کچھ مشکل نہیں ہے نہ اس کے ظاہر کرنے میں قانون اور سرکار کی کچھ ممانعت ہے کیونکہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے جس کی بابت ہر طرح کی آزادی سرکار نے دے رکھی ہے۔

مسلمانوں کا کام صرف اتنا ہے کہ جمعہ کے دن جب مسجد میں نماز کو جائیں تو انکے امام صاحب نماز کے بعد سب نمازیوں کو یہ مضمون پڑھ کر سنادیں اور انکی رائے لیکر ایک تار اس مضمون کا گورنر صاحب بہادر کو بتحدمت گورنر صاحب بہادر بمبئی۔ جناب عالی ہم فلاں قصبہ یا شہر کے کل مسلمان جمع جلسہ عام کر کے ادب مگر جوش کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ جو ہر فرقہ کے ملا طاہر سیف الدین کی کتاب ضوء نور الحق المبین میں سنی شیعہ تمام مسلمانوں کی نسبت توہین اور دلآزاری کی گئی ہے اس کو ضبط کیا جائے اور ملا صاحب سے باز پرس ہو۔

اور دوسری تجویز یہ ہے کہ سب مسلمان ایک عریضہ پر دستخط کر کے گورنمنٹ صوبہ بمبئی کے نام بھیجیں چنانچہ بعض ہمت والے مسلمانوں نے [illegible] ان کے پاس [illegible] موجود ہیں جن پر انگریزی اور [illegible] ہے جب یہ فارم تمہارے سامنے آئیں اور تم اپنی پیشانی کا مضمون [illegible] تو تم اس پر نام [illegible] لکھو اور اپنے کسی انگوٹھے کا نشان [illegible] فارم کا مضمون یہ ہے۔

ہم سب مجبوں نے اسپر اپنے دستخط یا انگوٹھے کے نشان [illegible] کتاب "ضوء نور الحق المبین" کے [illegible] اور دوزخی کہا گیا ہے اور جنمیں سنی [illegible] گئے الفاظ [illegible] ہے ہم اس کتاب کی [illegible]

Marfat.com

عام طور سے حکمًا پڑھولنے والے شخص کو برطانوی انصاف سے سزا پانے کے قابل سمجھتے اور ہز مجسٹی کی گورنمنٹ سے فریاد کرتے ہیں

ایمان کے امتحان کا وقت

اے مسلمانو! اور اے ایمان والو!! یہ تمہارے ایمانی جوش کے امتحان کا وقت ہے۔ اگر تمنے ایسی دل آزار کتاب کے خلاف عام اتفاق سے جلسے کئے یا فارموں پر دستخط کرکے سرکار کو بھیجے یا زیادہ ہمت کرکے ملا صاحب پر فوجداری میں مقدمات قایم کردئے تو یہ کتاب ضبط ہوجائے گی جس سے تم مسلمانوں کے دل پاش پاش کردئے ہیں۔ اور آئندہ پھر کسی شخص کو ایسی گستاخی اور زیادتی کی جرات نہ ہوگی اور اگر تم نے غفلت کی تو کل قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے سامنے تم کو شرمندہ ہونا پڑے گا جبکہ وہ تم سے سوال کریگا کہ میرے دین کی ایسی کھلم کھلا بے حرمتی ہوئی اور تم نے قانون کے موافق اسکی مخالفت نہ کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو ملامت کرینگے کہ مجھ جیسے حق پرست اور دلیر وصاف گو رسول کی امت ہوکر تم نے سچائی کی حمایت میں حصہ نہ لیا اور میرے پیارے دین اسلام کی علانیہ بے ادبی کو برداشت کرلیا اور خدا کے پیارے بندوں کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ سننے گوارا کرلئے۔

مسلمانو! اُس وقت تم کو بڑی شرمندگی اور ندامت ہوگی، لہذا آج کے دن کو غنیمت جانو اور فورًا کتاب "ضوء نور الحق المبین" کے خلاف اپنی رائے ظاہر کردو۔ تاکہ خدا رسول کے سامنے سرخرو ہوکر جاؤ۔ مگر سوائے سرکار سے فریاد کرنے کے اور کوئی بات خلاف قانون ہرگز نہ کرنا۔

اب تم ان فتووں کو غور سے پڑھو جو سنیوں کے مشہور علماء اور مشائخ کے آئے ہیں اور شیعوں کے نامور علماء و مجتہدین نے اس کتاب کی نسبت لکھے ہیں، ان سے تم کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ کتاب مخالفت و ضبطی کے قابل ہے یا نہیں۔

ہندوستان کے مشہور شیعہ سنی علماء کے مذہبی فتوں کے علاوہ یہاں سیاسی اور قومی لیڈروں اور معتبر ملکی اخباروں اور رسالوں کی رائے بھی درج کیجاتی ہے جو انہوں نے اس کتاب کے خلاف ظاہر کی ہے اور اس کی ضبطی ضروری تسلیم کیا ہے، ان سب تحریروں کو دیکھکر معلوم ہوجائیگا کہ ملک کے مذہبی و سیاسی پیشواؤں کا اس کتاب کے خلاف پورا اتفاق ہے اور ہر مسلمان کو اسکی قانونی مخالفت میں حصہ لینا ضروری ہے۔

الملتمس حاجی عمر حاجی احمد تاجر چرم چوک بازار شہر سورت

Marfat.com

سلطان الہند خواجہ اجمیریؒ کے دربار کا فرمان

سب سے پہلے کتاب ضوء نور الحق المبین اور اس کے مصنف ملا طاہر سیف الدین کی نسبت ہندوستان کی سب سے بڑی درگاہ اور تمام صوفیائے کرام کے مرکز اعظم یعنی دربار سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے دیوان صاحب اور متولی صاحب کا فرمان۔ اور دربار موصوف کی مشہور دینی و رسگاہ معینیہ عثمانیہ کے صدر اعظم کا عالمانہ و محدثانہ ارشاد درج کیا جاتا ہے یہ فرمان جسپر شیخ المشائخ حضرت دیوان سید شرف الدین صاحب چشتی سجادہ نشین اور حضرت سید نثار احمد صاحب چشتی متولی بارگاہ اجمیری کے خاص دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔ اور حضرت مولانا معین الدین صاحب صدر اعظم درسگاہ دینی و روحانی کا مفصل جواب تحریر ہے کل ہندوستان کے مشائخ صوفیہ اور علمائے تصوف کا قائم مقام سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ سارا ملک اس دربار کا حلقہ بگوش ہے۔ ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی۔ یہودی وغیرہ تمام فرقے جو روحانی عقائد رکھتے ہیں اور حضرت خواجہ اجمیریؒ کے آستانہ سے بدل وجان وابستہ ہیں یہ فرمان گویا ان سب کے خیالات اور رائے کی ترجمانی کرتا ہے۔

پہلے سوال کی عبارت لکھی جاتی ہے۔ اس کے بعد جواب کا مضمون درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو سوال و جواب کی مناسبت معلوم ہو جائے اور وہ یہ ہے۔

Marfat.com

باسمہ الاعظم
ما قولکم رحمکم اللہ

اس بارے میں کہ زید نے جو امام زمان کی طرف سے اپنے کو داعی ظاہر کرتا ہے ایک کتاب لکھی ہے جس میں صفحہ ۳۴ پر یہ عبارت ہے۔ فالمسلمون الذین یشہدون بکلمۃ الاخلاص وھم کافۃ اھل السنۃ والجماعۃ۔ وکلمۃ الاخلاص ھی التی قال فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من قالھا دخل الجنۃ۔ وھی لا تقبل عنھم وترد علیھم لانھم لم یقروا الا بالرسول وحدہ۔ اور صفحہ ۳۵ میں یہ عبارت ہے ان الحبل الذی امرکم اللہ الی الاعتصام بہ احد طرفیہ بایدیکم ھو اخوکم واقل عبید امامکم الذی یدعوکم الیہ وھو بایدیکم۔ والطرف الآخر الذی بید اللہ ھو منتھی حدود عالم النفس۔ اس کے چند سطر بعد یہ عبارت ہے فمن زعم ان معرفتہ لنبیہ او وصی نبیہ او امام زمانہ تکفیدون معرفۃ داعی او انہ ضل عن قصد السبیل وباء بالعذاب الوبیل وکانت شہادتہ للہ غیر مقبولۃ۔ صفحہ ۱۶۳ پر حضرت جعفر نہروانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ خناس تھے۔ گمراہ تھے۔ مصاحب ابلیس تھے۔ شیطان تھے کیونکہ انہوں نے بارہ لاکھ شیعوں کو تبلیغ حق سے سنی کر لیا تھا جو آجتک سنی ہیں۔ ان بزرگ کا مزار احمد آباد گجرات میں ہے۔ اور بڑے صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ پس ایسی کتاب اور ایسی کتاب کے مصنف کے حق میں سرکار شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ جس میں تمام سنیوں کو کافر اور ان کے بزرگوں کو مذکورہ الفاظ بد سے یاد کیا گیا ہو۔ اور وہ کتاب عام جلسوں میں

Marfat.com

ممبروں پر پڑھی جاتی ہو۔ کہ آیا وہ کتاب ضبطی کے قابل ہے یا نہیں۔ اور اسکے مصنف کو اسکی پاداش ملنی لازم ہے یا نہیں۔ اور سنیوں کو اسکے خلاف آئینی جد وجہد کرنی واجب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

زید نے دراصل سنیوں کے پردہ میں مولی سبحانہ اور اسکے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا رد کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زید کو درحقیقت سنی و شیعہ سے بحث نہیں۔ اسکی تمام تر جد وجہد یہ ہے کہ اولاً (خاکش بدہن) اصل اصول اسلام کا خاتمہ کر دیا جاوے۔ ثانیاً ایک مستقل نظام شریعت قائم کیا جاوے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ہم ناظرین کی سہولت و آسانی کیلئے سلسلہ آیات واحادیث نمبروار قائم کرتے ہیں۔ ہر آیت کریمہ و حدیث شریف کے بعد زید کا مقولہ پیش کرتے جاوین گے۔ اس طریق میں گو داعی کے بوالعجب مقالہ کی تکرار ہوگی لیکن نہایت وضاحت وتفصیل کے ساتھ داعی کا کمنون خاطر ونقطۂ نظر مسلمانوں کے علم میں آجاوے گا۔ اور یہ کہ اسکو فروع اسلام سے چنداں بحث نہیں اسکا نقطۂ نظر اصل اسلام کا ابہدام ہے نعوذ باللہ منہا۔ اصل بحث کے قبل اسکا اظہار ضروری ہے کہ ہمارے حضور اعلی واقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اشخاص کی نسبت پیشین گوئی فرمائی ہے کہ جو اسلامی دنیا کو اپنی شخصیت وبرتری منوانے کیلئے صراحۃً یا اشارۃً دعوای نبوت کریں گے۔ چنانچہ حضرت **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حدیث لاتقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون | قیامت قائم ہونے کے پیشتر (علاوہ دجال
کذابون قریبا من ثلثین | اکبر) تقریباً تیس دجال ہونگے جو مجھ

Marfat.com

کلهم یزعم انہ رسول اللہ کاذب ہونگے۔ ہر دجال کا یہ دعوی ہوگا کہ میں رسول اللہ ہوں اس پیشین گوئی کے مطابق کئی دجال پیدا ہوے کہ جن میں سے بعض کو اوائل حال میں قدرے فروغ بھی ہوا لیکن انجام کار وہ ذلیل و رسوا ہوے۔ انکی خود ساختہ شریعت کو زمانہ نے ایسا محو کیا کہ اب کامل جد وجہد کے بعد بھی انکی نشاندہی تک محال ہوگئی۔ حق تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے کہ وہ کاذبین کے نام ونشان کو صفحہ ہستی سے محو کردیتا ہے۔ زندگی میں انکو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بعد موت انکا نام رسوائی و برائی کیساتھ لیا جاتا ہے ان حضرات دجالین کی یہ علامت خاص ہوتی ہے کہ وہ ایسی جدید باتیں اسلامی دنیا میں پیش کرتے ہیں جس سے تمام کے کان نا آشنا ہوتے ہیں ان کی تصدیق کیلیے یہ حدیث شریف کافی ہے جو صحیح مسلم میں ہے

عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاہم۔ لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔	قرب قیامت میں جھوٹے دجال ایسی نئی نئی باتیں تمکو سنا وینگے جنکو پیشتر نہ تمنے سنا نہ تمہارے بزرگوں نے ایسے لوگوں سے بچو اور علیحدگی اختیار کرو ایسا نہو کہ وہ تمکو گمراہ کردیں اور فتنہ میں ڈال دیں اور (تمکو خبر تک نہو)

اس پیشین گوئی کو بہت سے حضرات نے اپنے طرز عمل و باطل دعوے سے سچ کر دکھایا جنکا ادنی ذلہ ربا و خوشہ چین داعی ہے۔ اسحٰق اخرس (مدعی نبوۃ کا) حال کتاب المختار میں علامہ جوہری نے اسطرح لکھا ہے۔ کہ یہ شخص مغربی تھا تمام آسمانی کتابیں پڑھکر اصفہان کے مشہور مدرسہ میں آیا اور دس برس تک خاموش رہا یہانتک کہ گونگا مشہور ہوگیا۔ ایک رات اٹھکر اہل مدرسہ کو جمع کرکے کہا کہ آج دو فرشتہ میرے پاس آئے اور مجھکو جگاکر میرے منہ میں ایک ایسی چیز ڈالی جس

Marfat.com

جو شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سرد تھی پھر مجھکو ان دونون
فرشتون نے نبوت کی بشارت سے سرفراز کیا ہر چند میں اسکے قبول سے گریز
کرتا رہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں مگر انہوں نے نہیں مانا اور اس بار
عظیم کو مجھ ناچیز کی گردن پر رکھ ہی دیا اور معجزہ یہ عطا فرمایا کہ باوجود اخرس
(گونگا) ہونیکے میں نہایت خوش بیان و فصیح ہو گیا پھر مجھکو فرشتوں نے
قرآن و تورات و انجیل و زبور پڑھنے کو کہا۔ میں نے تمام کتابیں انکو برجستہ
سنا دیں اور وہ مجھکو یاد ہو گئین۔ چنانچہ اب بھی پڑھ سکتا ہوں۔ پس اب
جو شخص خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھپر ایمان لائے اسکو تو نجات ہے
اور جو کوئی عذر کرے یا در کہو کہ اسکا ایمان ناقص و ہیچ ہے اور عند اللہ
وہ ایمان مقبول نہین وہ ایمان قیامت کیدن اسکے منہ پر مارا جاوے گا
اسی کے بالکل مطابق زید نے بھی دعوے کیا ہے۔ کہ کلمہ اخلاص (لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ) مقبول نہیں وہ مسلمان کے منہ پر مارا جاوے گا
(العیاذ باللہ) البتہ اگر زید پر ایمان لایا جاوے جو کہ اس زمانہ میں امام زمان
کیطرف سے داعی ہے اوسوقت ایمان مکمل ہو سکتا ہے اب دیکھیے زید کے اس
قول اور اسحٰق اخرس کے دعوے میں کیا فرق ہے دونوں نے حضور اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی لیکن اپنی تصدیق کو بھی اسکے ساتھ جزو
ایمان قرار دیدیا اسطرح کہ بغیر اسکے نجات ممکن نہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف اسقدر
کہ اسحٰق اخرس نے صاف لفظون نہیں دعوائے نبوۃ کا کر دیا۔ اور یہ صرف داعی
رہے لیکن اس کسر نفسی سے مسلمانونکا کیا بھلا ہوا جبکہ بغیر انکی تصدیق کے مسلمان
نجات ابدی سے محروم اور عذاب دائمی میں گرفتار ہو گئے نتیجہ میں دونوں
برابر البتہ مصلحت شناسی میں داعی کا درجہ اسحٰق اخرس سے بڑھا ہوا ہے

Marfat.com

کہ صراحتہً دعوائی نبوۃ نہیں کیا تاکہ مسلمان یکلخت بھڑک نہ جاویں اس لیئے صرف داعی ہونے پر کچھ دنوں کے لیئے مصلحتہً قناعت فرمائی۔ رفتہ رفتہ ترقی ہونے پر اس مصلحت کا بھی خاتمہ کر دیا جاویگا ؎

ابتدائی عشق ہے روتا ہے کیا ؎ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

یہاں قابل غور یہ امر ہے کہ ان داعی صاحب نے ایسی عجیب و نرالی بات ارشاد فرمائی کہ جو مدعیان نبوۃ سے بھی صادر نہوئی اور انکی عجوبہ کاری سب سے سبقت لیگئی انکے سابق بزرگوار ونکا گو دعوائی نبوۃ سراسر غلط و سراپا کذب تھا لیکن جب حیا کو بالائے طاق رکھکر دعوا ے کر دیا تو جسقدر لوازم نبوت تھے وہ بھی انہوں نے اپنی ذاتو نیر چسپان کر لیئے اور اپنی تصدیق کو مثل تصدیق مولیٰ سبحانہ جزو ایمان قرار دیدیا۔ داعی صاحب نہ نبی تھے نہ وصی نہ امام زمان بلکہ امام زمان کے ادنیٰ غلام و خادم اسپر لطف یہ کہ آپ کی تصدیق ہم رتبہ تصدیق خدا اور رسول ہوگئی اور کلمہ توحید آپکے نام نامی کے بغیر بیکار رہ گیا یہ شان اقدس و اعلیٰ بالاجماع اہل اسلام بلکہ باجماع جملہ اہل مذاہب سوائے خدا اور اُسکے رسُول کے کسی تیسرے کی نہیں ہے کہ اسکا نام کلمہ توحید کا جزو کیا جاوے۔ لیکن داعی صاحب کے طفیل ہمارے کانوں نے یہ بوالعجب مقولہ بھی سن ہی لیا کہ جو بات وصی و امام زمان تک کو حاصل نہو وہ انکے ادنیٰ غلام و خادم کو حاصل ہو جاوے۔ ؎ ان الدھر لات بالاعاجیب۔

اہل زمانہ کے طرز عمل و دینی بصیرت کے فقدان نے دراصل داعی صاحب کو یہ جرأت دلائی۔ انہوں نے زمانہ حال ہی میں یہ کرشمہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے مجددیت کیا پھر ظلی طور پر مسیح موعود ہوئے۔ پھر بروزی مسیح موعود بنگئے۔ اسکے بعد جب ترقی ہوئی تو حضور اقدس

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل ہو گئے اسی اثنا میں مہدی و منصور و حارث بھی بنتے رہے حتی کہ کرشن ہونیسے بھی نہ چوکے شدہ شدہ انکے لئے یہانتک بڑہی کہ اصلی مسیح موعود ہو گئے۔ جب یہ دعوی بھی فیاضی کیساتھ انکی جماعت نے تسلیم کرلیا تو پھر حضرت مسیح سے بھی افضل ہونیکا دعوی کر دیا ان کا شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ؏ اس سے بہتر غلام احمد ہے

جب خوش اعتقادوں نے اسپر بھی اُف نہ کی تو مرزا صاحب نے آدمی سمجھدار اور نہوں نے خیال کیا کہ جب مصدقین اس بری طرح اپنی عقلونکو ہمپر اور ہمارے کلام پر نثار کر رہے ہیں تو اب کورکسر اوٹھا رکھنے کی کوئی وجہ نہیں چنانچہ انکو فوراً الہام ہوا کہ انت منی بمنزلت اولادی اولاد کے بننے کے بعد اب خدائے تعالی کیساتھ بے تکلف دوستی ہوتی ہے چنانچہ اپنے رسالہ **ضرورۃ الامام** صفحہ ۲۴ میں لکھدیا کہ خدائے تعالی اس عاجز سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرہ سے اتار دیتا ہے اور میں اپنے تئیں ایسا پاتا ہوں کہ گویا کوئی مجھسے ٹھٹھا کر رہا ہے۔

لیجئے جب ٹھٹھے بازی تک نوبت پہونچ چکی تو اب برابر کی دوستی میں کیا شبہ رہا۔ اسکے بعد مرزا صاحب عین خدا ہو جاتے ہیں چنانچہ الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب کا الہام لکھا ہے۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون مرتبہ کن فیکون حاصل ہونیکے بعد اب ان میں اور خدائیتعالی میں کیا فرق رہا۔ (العیاذ باللہ) دیکھئے سلسلہ کہاں سے شروع ہوا اور اسکا خاتمہ کہاں ہوا۔ پھر لطف یہ کہ اسکے بعد بھی نبوت کے پردہ کی آڑ لیتے رہے اور مثیل مسیح موعود اور مثیل مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو

Marfat.com

لکھتے رہے۔غرض مرزا صاحب اپنی تحریرات کی بموجب خدا بھی تھے۔خدا کی اولاد بھی تھے۔ اور خدا کے دوست بھی تھے۔کرشن بھی تھے۔مہدی بھی تھے مجدد بھی تھے۔مسیح بھی تھے۔ظلی نبی بھی تھے۔اور نہ معلوم کیا کیا تھے اب ایمان فرض بھی تھا کیونکہ نبی تھے اور بالکل فرض نہ تھا کیونکہ صرف مجدد تھے غرض مرزا صاحب سب کچھ تھے۔اقوال میں تناقض بھی تھا زبانی جمع خرچ کے لحاظ سے پکے دیندار تھے۔عمل کے لحاظ سے دنیا داروں کی بھی انکے سامنے ہستی نہ تھی۔مرزا صاحب کیا تھے سراسر گلدستہ عجائب تھے۔لیکن جو خوش اعتقادی انکی نسبت قائم ہو چکی تھی وہ گئی پر نہ گئی۔داعی صاحب نے یہ بھی منظر دیکھے ہیں اونہوں نے خیال کیا کہ میری تو یہ ہنوز ایک ہی عجوبہ بات ہے معتقدین سلامت رہیں تو بہت کچھ کر شمے ہم بھی دنیا ہی اسلام کو دکھا دینگے اس امر کا بھی اظہار ضروری ہے۔کہ ہر دعوئی باطل کے لیئے یہی ایک بنیاد ہوتی ہے جسپر آیندہ عمارت قائم کی جاتی ہے۔مرزا صاحب کے دعوے کی بنیاد انکی عام تاریخی واقفیت تھی جسکے رو سے انہون نے ابتداءً دعوئے مہدی و مسیح موعود ہونے کا کر دیا کیونکہ صفحات تاریخ نے کئی مہدی کذاب انکے پیش نظر کر دیئے اور وہ انکی جسارت اور دلیری کا باعث ہوے داعی صاحب نے اسبات میں غالبًا ابو الخطاب اسدی کی تقلید کی ہے جسکا حال عبد الکریم شہرستانی نے اپنی کتاب ملل و نحل میں اس طرح لکھا ہے کہ ابو الخطاب اسدی نے اپنے آپکو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے منتسبین میں مشہور کر کے لوگونکا اعتقاد حضرت امام کے اور اپنے ساتھ خوب مستحکم کیا اور یہ بات ذہنون میں جمائی کہ یہ حضرات ائمہ جنکی طرف سے میں داعی ہوں پہلے امام زمان ہوتے ہیں پھر الٰہ ہو جاتے ہیں۔الوہیت ایک

Marfat.com

نور ہے جو نبوۃ کے پردہ میں نہاں ہوتا ہے جس طرح نبوۃ ایک روشنی ہے جسکی چمک امامت کے لباس میں ہوتی ہے۔ اسنے بتدریج اپنی تعلیمات میں یہ بات بھی شامل کر لی تھی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس زمانہ کے الٰہ ہیں یہ نہ سمجھو کہ جس صورت کو تم دیکھتے ہو وہی جعفر ہیں وہ تو ایک لباس ہے جو اس عالم میں اترنیکے وقت خدا نے پہن لیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو جب اُسکی خرافات و کفریات پر اطلاع ہوئی تو اسکو اپنے دربار سے ذلت کیساتھ نکال دیا اور اسپر لعنت کر کے ان تمام اقوال سے اپنی برارت ظاہر کی چونکہ اسکو امام سے دراصل کوئی تعلق نہ تھا اس کی غرض صرف یہ تھی کہ اسکے نام زد ایک فرقہ ہو جائے اسوجہ سے اپنے دعوے پر بدستور قائم رہا حتی کہ خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں مارا گیا اسکا قول تھا کہ میرے اصحاب میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو جبرئیل و میکائیل سے بھی افضل ہیں۔ اب دیکھئے جس طرح ابوالخطاب اسدی نے حضرت امام جعفر صادق کے پردہ میں اپنی نبوۃ و الوہیت کا دعوٰی کیا تھا۔ داعی صاحب بھی انہیں کے قدم بقدم چلے چنانچہ اپنی کتاب ضوء نور الحق المبین میں کہتے ہیں۔

فنقول ان الحبل الذی امرکم اللہ	وہ رسی جسکی تمسک کیلئے حضرت نے رغبت دلائی ہے
الی الاعتصام بہ احد طرفیہ بایدکم	اسکا ایک سرا تمہارے بھائی (داعی) کے ہاتھ میں ہے
ھو اخوکم و اقل عبید امامکم الذی	(جو کہ امام زمان کے کمترین غلاموں اور خادموں میں ہے
یدعوکم الیہ بیدیکم والطرف الآخر	اور جو تمکو ہدایت کرتا رہتا ہے) اور اسکا دوسرا سرا
الذی بید اللہ ھو منتھی حدود عالم النفس	اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

ملاحظہ فرمایئے اقل عبید امامکم کے جملہ کو اس جملہ سے سید ہی سادی

Marfat.com

خلقت یہ سمجھے گی کہ امام زمان جو اہل بیت سے ہیں انکے ساتھ کسقدر خوش اعتقادی ونیازمندی اس شخص کو ہے لیکن اس نیازمندی میں بھی اپنا جوہر دکھا گئے ایک تنی ہوئی رسّی کے ایک طرف خدا ہے اور دوسری طرف داعی صاحب ہیں۔ نبی و وصی و امام زمان سب بیچ میں ہیں گویا احاطہ کرنیوالوں میں صرف دو ہیں ایک خدا اور دوسرے داعی صاحب اس شرف میں داعی صاحب کے کوئی شریک نہیں جب انکی نیازمندی وغلامی کا یہ عالم ہے تو خدا خیر کرے جب پورے عروج کیساتھ آپ تخت جلال پر رونق افروز ہونگے۔ ؎

سال اول شیخ بود دوم سال دوم میرزا ۔ غلہ چون ارزان شود فی الفور سیر شیشم

خوش اعتقادی کا کارخانہ اس طرح جما کر چند سطر کے بعد تحریر فرماتے ہیں

فمن زعم ان معرفة لنبیها وامام زمانه تکفیه دون معرفة داعی اوانه ضل عن قصد السبیل وباء بالعذاب الوبیل وکانت شهادته لله غیر مقبوله

جو شخص یہ خیال کرے کہ صرف نبی کریم صلعم اور وصی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور امام زمانکی معرفت ایمان و نجات کیلیے کافی ہے وہ سیدھے راستہ سے بہک گیا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوا انکو ان معرفتوں کیساتھ داعی وقت کی معرفت بھی ضروری ہے تب اللہ کو یکتا کہہ سکتے ہیں ورنہ یاد رکھو کہ توحید باری تعالی بھی اسکے کچھ کام نہ آوے گی

اسی کو دوسری جگہ نہایت صفائی کے ساتھ ذکر کیا ہے جو استفتا میں مندرج ہے کہ صرف کلمہ اخلاص (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کے اقرار کرنیوالے مسلمان نہیں جسکی نسبت حضور اقدس صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (من قالها مخلصا دخل الجنة) ابوالخطاب اسدی نے بھی صراحتہً دعوی نبوۃ نہیں کیا تھا داعی صاحب بھی اس سے تبری کر رہے ہیں۔

ابوالخطاب اسدی حضرت امام جعفر صادقؑ کا اوائل حال میں داعی ہوا تھا داعی صاحب بھی امام زمان کیطرف سے داعی اور انکے کمترین غلاموں میں سے ہیں۔ ابوالخطاب اسدی نے امام جعفر صادقؑ کو رسالت بلکہ الوہیت کا درجہ

Marfat.com

عطا کیا تھا داعی صاحب بھی امام زمان کی تصدیق کلمہ اخلاص کا جزء گردان رہے ہیں اور اتنا اور مستزاد فرماتے ہیں کہ میری تصدیق بھی جزو ایمان ہے مسلمانو! دیکھا یہ دونوں ابوالخطاب و داعی) کسقدر ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اگر اختلاف زمانہ نہوتا تو یہ رائے قائم کرنیکی گنجایش تھی کہ دونوں نے خلوت میں صلاح و مشورہ کرکے اس بدنما کارروائی کا آغاز کیا ہے (صدق اللہ تعالیٰ تشابهت قلوبهم) جب دونوں کے خیالات و طرز عمل ایک ہیں تو جس طرح ابوالخطاب حضرت امام جعفر صادق رضؓ کی لعنت و پھٹکار کا مستحق ہوا اور انکے دربار عالی سے نکالا گیا حالانکہ وہ حضرت امام رضؓ کی مدح و منقبت میں سرشار و منہمک تھا یہی انجام قاعدہ کے رو سے داعی صاحب کا بھی ہونا چاہیئے تھا انکی خوش قسمتی ہے کہ اس زمانہ میں داعی صاحب حضرات ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دربار میں ابوالخطاب کیطرح حاضر نہیں ہیں ورنہ جو گت ابوالخطاب کی بنی تھی وہی درگت انکی ہوتی اسقدر تمہید کے بعد اب ہم اصل بحث کیطرف رجوع کرتے ہیں داعی صاحب فرماتے ہیں۔

فالمسلمون الذین یشهدون بکلمة الاخلاص (لا الٰه الا الله محمد رسول الله) وهم کافة اهل السنة والجماعة وکلمة الاخلاص هی التی قال فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم انه من قالها مخلصا دخل الجنة وهی لا تقبل حتهم وترد علیهم	کلہ گو مسلمان سے (جو تمام کے تمام زمرہ اہل سنت سے ہیں) وکلمہ قبول نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ انپر رد کر دیا جاوے گا (انکے منہ پر مارا جاویگا) اور یہ کلمہ وہ ہے جسکی نسبت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے اسکو اخلاص سے پڑہا جنتی ہو گیا۔

باانیہمہ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کلمہ کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے سچے دل سے اسکو کہا وہ جنتی ہے یہاں قدرتی طور پر

Marfat.com

یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب حضور اقدس صلعم اس کلمہ کی مقبولیت کا اظہار فرمارہے ہین اور جنت جیسی ابدی نعمت کی بشارت سے اسکے کہنے والونکو سرفراز فرمارہے ہیں تو یہ داعی صاحب اس کلمہ کو نہ پڑھنیوالے کون جو بقول انہیں کے نہ نبی نہ وصی نہ امام زمان بلکہ امام کے خادم اور ادنیٰ غلام اس شبہ کا دلچسپ جواب اسی عبارت کے متصل اس طرح دیتے ہیں کہ لانہم لم یقروا الا بالرسول وحدہ کلمہ اخلاص سوجہ سے مقبول نہوگا کہ مسلمانوں نے صرف رسول کا اقرار کیا۔ مطلب یہ کہ مقبولیت کیلئے ضرورت اسکی تھی کہ وہ وصی و امام زمان اور داعی صاحب کی بھی تصدیق کرتے اور نہ صرف تصدیق کرتے بلکہ کلمہ میں ان سب حضرات کے نام شریک کرتے۔ اب رہا یہ امر کہ یہ بات کیون ضروری ہے اسکے جواب سے غالباً داعی صاحب سوجہ سے سبکدوش ہیں کہ وہ ظاہر میں داعی ہیں اور در پردہ مدعی نبوۃ۔ اگر یہ پہلو اختیار نہ کیا جاوے تو داعی صاحب پر سخت الزام عائد ہوگا کہ وہ حضور اقدس صلعم جن کی غلامان غلام کی غلامی کا دعویٰ ہو رہا ہے انہیں کے ارشاد کو رد کرنے اور اپنی بات کو منوانے کا آپ کو کہانسے حق حاصل ہوگیا جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی قید نہیں لگائی تو داعی صاحب اپنی طرف سے قیود بڑہانیوالے کون۔ پس داعی صاحب اس شدید الزام سے جب ہی بری ہو سکتے ہیں کہ ان کی نبوت انہیں کے زعم میں تسلیم کیجاوے لیجئے جس امر کا اخفا کیا تھا وہ اس طرح قبل از وقت طشت از بام ہوگیا اب ہم چند آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ پیش کرکے اس معیار پر داعی صاحب کے اس جدید خیال کو پرکھتے ہیں۔ ابتدا آیات قرآنیہ سے کیجاتی ہے۔

Marfat.com

(۱) الذین آمنوا باللہ ورسولہ اولئک هم الصدیقون والشهداء عندربهم — جو مولی سبحانہ و آنحضرت صلعم پر ایمان لاوے وہی درحقیقت حق تعالی کے نزدیک صدیقین و شہدا رہیں۔

اس سرفرازی کو ملاحظہ فرمائیے کہ حق تعالے نے محض اپنے واسطے حبیب پاک کے ایمان پر جو کلمہ اخلاص کا مضمون ہے وہ مرتبہ عطا فرمایا جسکا درجہ نبوت کے بعد ہے چنانچہ دوسری آیت کریم اس کی شاہد ہے کہ

من النبیین والصدیقین والشهداء الآیہ ۔ لیکن داعی صاحب کے نزدیک یہ ایمان بجوئی نیرزد ۔ اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صرف تصدیق وحدانیت وتصدیق رسالت ایمان کیلئے کافی ہے۔ داعی صاحب کے نزدیک یہ مسلم نہیں کیونکہ انکی تصدیق بغیر یہ تصدیق بیکار بلکہ موجب عذاب وبیل استغفراللہ

(۲) آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل آمن باللہ و ملئکتہ وکتبہ ورسلہ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجملہ مومنین کا اسپر ایمان ہے جسکو حق تعالی نے نازل فرمایا اسیطرح جملہ اہل ایمان اللہ تعالے اور اسکے فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں

اس آیت پاک میں حقتعالی نے ایمان کی حقیقت واضح کردی اور آیت قد افلح المومنون الآیہ میں انکے لئے بہبودی دارین کی بشارت دی لیکن داعی صاحب دونوں آیتوں میں یہ ترمیم کرتے ہیں کہ آیت اولی کو اسطرح ہونا چاہیئے کہ کل آمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ داعی اوانہ۔ گویا چہار اول الذکر کے ساتھ پانچویں داعی صاحب کی بھی تصدیق کیجاوے تاکہ پانچوں سواروں کی مثل صادق آوے اور دوسری آیت میں قد افلح ۔ العیاذ باللہ (قد خاب) ہونا چاہیے۔ ورنہ پھر انکا جملہ ضل عن قصد السبیل وباء بالعذاب الوبیل بیکار ومہمل ثابت ہوگا جسکو داعی صاحب کسی طرح پسند نہیں کرسکتے

(۳) ومن لم یومن باللہ ورسولہ — جو حق تعالے اور اسکے رسول پر ایمان نہ لاوے

Marfat.com

فانا اعتدنا للکفرین سعیرا سو یاد رہے کہ ہمنے کافروں کیلئے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے

اس آیت پاک میں حق تعالےٰ اور اوس کے رسول پاک پر ایمان نہ لانیوالونکو تہدید کی گئی ہے۔ داعی صاحب کے نزدیک مضمون تہدیدی ہنوز نامکمل ہے جب تک انکی ذات کا بھی اضافہ نہ کیا جاوے انکے مسلک پر لفظ داعی اوانہ مقدر ہے

اب احادیث نبویہ کے فیصلے کلمہ اخلاص کے متعلق سنئے صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ

(۱) بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان

اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے اوّل وہ کہ جسکا حاصل کلمہ اخلاص ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ دوم صلوٰۃ سوم زکوٰۃ چہارم حج پنجم صوم رمضان۔

دیکھئے اس حدیث میں جو مضمون کلمہ اخلاص آیا ہے وہاں امام زمان تک کا ذکر نہیں ہے۔ داعی بیچارے اور وہ بھی غلط داعی تو بجائے خود رہے خصوصًا وہ داعی جو اصل بنائے اسلام کو تسلیم نہ کرے۔ اسپر بجائے ایمان فرض ہونیکے کسی چوحرفی لفظ کے تجویز کی ضرورت ہے مشکوٰۃ شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک ثلثا قال ما من احد یشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا

نبی کریم صلعم وحضرت معاذ ایک سواری پر تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ حضرت معاذ نے عرض کیا کہ خدمت میں حاضر ہوں کیا ارشاد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح دو بار اور حضرت معاذ بن جبل کو ندا دی اور

Marfat.com

من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار انہوں نے بدستور وہی جواب دیا
(تین بار ندا دینے میں یہ مصلحت تھی کہ تاکہ حضرت معاذ پورے طور پر متوجہ
ہو جاویں اور یہ سمجھ لیں کہ جو ارشاد ہونیوالا ہے وہ نہایت وقیع ہے)
غرض تین بار خطاب کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو صدق دل سے
اسکی شہادت دے گا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسپر حق تعالے
دوزخ کی آگ حرام کردے گا۔ دیکھئے حضور اقدس نے کس اہتمام
کیساتھ کلمہ اخلاص کی تصدیق کرنیوالوں کو عذاب ابدی سے نجات کی
خوشخبری سنائی ہے یہی وجہ ہے کہ امت محمدی نے بالاجماع کلمہ اخلاص
کی عظمت کو تسلیم کیا ہے اس طرح پر کہ خواص چھوڑ عوام تک کے قلوب میں
اسکی وقعت کا سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ اسکے خلاف ایک حرف سننے کی کسی
میں تاب نہیں اور کیوں نہو جبکہ انکے نبی نے اس تاکید و اہتمام کیساتھ
اسکی وقعت ذہن نشین کرائی ہو تو پھر کون وہ شقی ہوگا جو اس سے
سرتابی کرے اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مقابلہ
میں داعی صاحب کا انداز ملاحظہ ہو حضور اقدس صلعم فرماتے ہیں کہ حرمہ اللہ
علی النار کلمہ گو پر حق تعالے نے نار دوزخ حرام کردی۔ داعی صاحب
کا ارشاد ہے کہ ضل عن قصد السبیل وباء بالعذاب الوبیل۔
کلمہ گو سیدھے راستہ سے بھٹک گیا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوا۔
اور دوسرا ارشاد ہے وکانت شہادتہ غیر مقبولۃ۔ یعنی کلمہ توحید
غیر مقبول ہے۔ تیسرا ارشاد ہے۔ وھی لا تقبل عنہم وترد علیہم
کلمہ مقبول نہوگا اور مسلمانوں کے منہ پر مار جاوے گا۔ اس اختلاف
کو دیکھئے کجا یہ حکم کہ کلمہ گو پر نار دوزخ حرام ہے اور کجا یہ بفوات کہ

Marfat.com

کلمہ گو دردناک عذاب کا مستحق ہے۔ پھر لطف یہ کہ اتنی زبردست جسارت ودلیری پر دلیل بھی ندارد۔ یہ تماشہ صرف عوام کالانعام کی خوش اعتقادی دکھاتی رہتی ہے ورنہ ان حضرات کے یہ حوصلے کبھی نہ ہوتے۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذ شیئا اظلمک کتبتی الحافظون یقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فیخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فقال فانک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ ولا

حضور اقدس ارشاد فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو علی رؤس الاشہاد قیامت کے روز طلب کریگا اور اسکے گناہوں کے ننانوے طومار اسکے سامنے پیش کریگا جنمیں سے ہر طومار کی درازی بقدر منتہائے بصر کے ہوگی سو ارشاد ہوگا کہ کیا تم کو ان طومار گناہ کے دفتروں میں سے کسی قسم کے انکار کی گنجایش ہے کیا تم یہ ثابت کرسکتے ہو کہ تم پر میرے فرشتوں (کراماً کاتبین) نے کسی قسم کی کوئی زیادتی کی ہے۔ وہ شخص عرض کریگا ای میرے پروردگار ہرگز نہیں اسپر ارشاد ہوگا کہ کیا تم اسکی بابت کوئی عذر پیش کرسکتے ہو عرض کریگا کہ ای رب عذر کیسا اسپر حق تعالیٰ ارشاد فرماویگا کہ گو تیرا فر گناہ طولانی ہے لیکن جہاں تو نے اسقدر گناہ کئے ہیں وہاں تیری ایک نیکی بھی ہے کہ جسکا علم ہمکو ہے اور آجکا روز روز انصاف ہے اس میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہوگا۔ پس مولیٰ سبحانہ ایک پرچہ نکالیگا جسمیں یہ درج ہوگا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی کلمہ اخلاص ارشاد ہوگا کہ جاؤ اور میزان اعمال میں اسکا ان گناہوں کے طور کیساتھ وزن کراؤ وہ شخص حیرت زدہ ہوکر عرض کریگا کہ بھلا اس پرچہ کی ان طومار دفتر کے سامنے کیا ہستی ہے۔ ارشاد ہوگا وزن کراؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو آج کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ کیجاویگی پس میزان کے ایک پلہ میں وہ طولانی طومار رکھ دیجاوینگے اور دوسرے پلہ میں

Marfat.com

یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی

(مختصر پرچہ رکھیں ہوگا یہ کہ یہ علم مدا تھ جاویگا اور مختصر پرچہ کا پلہ جھک جاویگا اسکی وجہ حضور اقدس صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ کوئی چیز ثقیل و بھاری نہیں ہوسکتی)

کلمۂ اخلاص کی نسبت یہ الٰہی فیصلہ و نبوی ارشاد ہے کہ صدق دل سے کلمۂ اخلاص کی نیکی عمر بھر کے گناہوں کو محو کر دے گی اس سے بڑھ کر کیا مقبولیت ہوسکتی ہے۔ داعی صاحب اسکے مقابلہ میں کس جرأت و جسارت کیساتھ فرماتے ہیں کہ وھو لا تقبل عنہم وترد علیہم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اب مسلمانوں کو اختیار رہے کہ خواہ اپنے خدا و رسول کے ارشادات کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ یا داعی صاحب جیسے بزرگواروں کے اقوال پر ایمان لائیں جو علانیہ خدا و رسول کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر اپنی ملمع سازیوں سے بھولے بھالے مسلمانوں کو طریق مستقیم سے منحرف کر رہے ہیں۔ جب داعی صاحب نے خدا و رسول کے ارشادات کو رد کر دیا اور جسکو خدا و رسول بنظر قبول دیکھتے ہیں اس کی نسبت علانیہ کہدیا کہ وہی لا تقبل عنہم وترد علیہم مطلب یہ کہ جو مولیٰ سبحانہ و حضور اقدس کے نزدیک مقبول ہے العیاذ باللہ داعی صاحب کے نزدیک مردود۔ تو خدا و رسول پر ایمان لانے والوں کے نزدیک داعی صاحب سمیت جمیع اقوال کے مردود ہوگئے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقائد مخدشہ و مردودہ سے محفوظ رکھے۔ اور داعی صاحب کے دل کو ہدایت دے کہ وہ ان کفریہ خیالات سے باز آئیں ورنہ شریعت کا حکم صادر ہوگا کہ داعی صاحب باپہم۔ سر حلقہ ان میں بھی داخل ہیں اور اسکے متعلق فیصلہ سن چکے کہ حدیث من ما حذ دھم وارد ہوا ہے اور وہ یا کہ دایا عصے اسکی تاکید کی گئی ہے مطلب

Marfat.com

کہ اُن سے پوری تیزی کرو اور جس صورت کے ذریعہ ان سے علیحدگی ہو
اُسکو اختیار کیا جاوے مسلمانوں کو اُنکے فتنہ سے بچایا جاوے کہ اس سے
بڑھکر کوئی دینی کام مہتمم بالشان اور جسکے رضائے پاک کے نزدیک وقیع نہیں ہے
ظاہر ہے کہ کتاب کی غلطی کی صورت میں عقیدۂ اسلامیہ کی کامل حفاظت اور
ارتداد وغیرہ کی پوری تعمیل اس سے ہرواعی کی کتاب کیلئے ضبطی
کی کوشش کرنا مسلمانوں کا اسلامی فرض ہے ورنہ پھر ارتداد وغیرہ کی
کیا صورت ہوگی جسکے مسلمان مامور ہیں - علامہ شامی نے رد المحتار میں
بحوالہ تبیین الکبی منسوبہ ابن عربی (مصنف علامہ سیوطی) حضرت شیخ اکبر
محی الدین عربی کا قول نقل کیا ہے کہ لحن قوم یحرم النظر فی کتبا -
یعنی ہم ایسے (دقیق النظر) لوگ ہیں کہ ہماری کتابوں کا مطالعہ عوام پر حرام ہے
اس کی وجہ اسیکے متصل یہ لکھی ہے کہ وذلک ان الصوفیۃ تواطؤا علی
الفاظ اصطلحوا علیہا وارادوا بہا معانی غیر المعانی المتعارفۃ منہا
بین الفقہاء - فمن حملہا علی معانیہا المتعارفۃ تکفر - نص علی ذلک
تعالی - فی بعض کتبہ وقال انمشبہ بالمتشابہ فی القرآن والسنۃ -
اسوجہ سے کہ حضرات صوفیائے کرام نے اپنے مصطلحہ الفاظ کے استعمال
کرنے میں عام اتفاق کیا ہے انکا مقصد ان الفاظ سے وہ نہیں ہوتا جسکو
فقہاء کرام عام طور سے سمجھتے ہیں - اب جو شخص ان الفاظ کو معانی متعارفہ
پر حمل کرے گا وہ کفر کے گڈھے میں گرے گا یا ان حضرات کی تکفیر کیطرف
جھکے گا - العیاذ باللہ - اس کی امام غزالی نے تصریح کی ہے اور فرمایا ہے
کہ صوفیہ کے اس قسم کے کلمات متشابہات قرآن وحدیث کے مشابہ
ہیں - دیکھئے کلمات صوفیہ میں کلام ہے کہ جو باجماع امت سراسر ہدایت رشدین

13719

Marfat.com

مسئلہ زیر بحث مطالعہ کتب حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ ہے جنکی تصانیف کی منقبت خود صاحب درمختار اسطرح کرتے ہیں۔ من خواص کتبہ انہ من واظب علی مطالعتہا انشرح صدرہ نفک المعضلات وحل المشکلات انکی تصانیف کی یہ خاصیت ہے کہ جو شخص پابندی کیساتھ انکی کتابوں کا مطالعہ کرے تو اس کی شرح صدر اس طرح ہو جاتی ہے کہ پیچیدہ مسائل حل ہو جاتے ہیں اور مشکلات سہل ہو جاتی ہیں۔ ایسی کارآمد وسراسر رشد وہدایت کتابوں کے حق میں صاحب درمختار بلکہ خود شیخ اکبر کا یہ فتوی ہے کہ عوام کو انکا مطالعہ حرام ہے کہیں ایسا نہو کہ وہ اپنی کوتاہ عقلی وسوء فہمی سے بہک جاویں۔ مطلب کچھ ہو اور سمجھ جاویں کچھ جب عامۂ مسلمین کی حفاظت عقائد کی غرض سے ایسی [illegible] مطالعہ سے انکو روکا گیا ہے اور اسقدر احتیاط برتی گئی ہے تو داعی صاحب کی کتاب جس میں صراحتہ اصل اصول اسلام ہی کا انکار ہے اور جس میں تمام سنیوں بلکہ تمام مسلمانوں حتی کہ بعض بزرگان دین کو دوزخی وجہنمی کہا گیا ہے کیونکر اس قابل ہو سکتی ہے کہ کسی مسلمان کی غلط نظر بھی اسپر پڑے۔ اسکی جسقدر جلد ضبطی ہو اسی قدر مسلمانوں کے حق میں بہتری ہے تمام سنیوں بلکہ ایک ادنی مسلمان کو بھی کافر کہنے کے متعلق فیصلہ نبوی ہے

ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ من الاسلام بعمل ابوداؤد۔

(اصول ایمان سے تین چیزیں ہیں اول یہ کہ کلمہ گو کو ایذا دہی سے روکے خواہ مالی ہو یا جانی اور اسکی کسی برائی کے سبب سے کلمہ گو کو کافر نہ کہے خواہ گناہ صغیرہ یا کبیرہ) سوم یہ کہ کسی عمل کے سبب سے دائرہ اسلام سے خارج نہ کرے۔

Marfat.com

داعی صاحب نے جب کفر ہی کی قدر نہ کی تو کلمہ گو انکے نزدیک کس شمار و قطار میں ہے۔ انہوں نے تمام سنیوں کو کافر کہکر حکم نبوی کی صریح بعدول حکمی اور اصول ایمان کی کھلی ہوئی توہین کی ہے بلکہ انکی تکفیر کرکے اپنی ذات کو کفر کے بد نام زمرہ سے ملوث کر دیا ہے۔ اسکا حکم بھی حضور اقدس ہی سے سنو

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما۔ رواہ البزار	جس شخص نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو یہ کفر ضرور ان دونوں میں سے ایک پر لوٹے گا

ظاہر ہے تمام سنی کافر نہیں ہو سکتے کہ وہ یداللہ علی الجماعۃ کے تحت میں داخل ہونیکی وجہ سے محفوظ ہیں اور داعی صاحب من شذ شذ فی النار کے دائرہ میں داخل۔ پس انکا عطیہ انہیں پر لوٹا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

علاوہ ازیں داعی صاحب کی سیف مسلول سے حضرات شیعہ کب محفوظ ہے وہ بھی سنیوں کی طرح کلمہ اخلاص کی وقعت کرتے ہیں اور اسوجہ سے سنی و شیعہ دونوں انکے نزدیک کافر و دوزخی ہیں وضل عن قصد السبیل وباء بالعذاب الوبیل میں داخل ہیں۔ اب داعی صاحب کے من شذ شذ فی النار کی داخلی میں کیا شبہ رہا۔

ایک مقبول بزرگ حضرت جعفر نہروالی رحمہ اللہ علیہ کی نسبت جو لکھا ہے کہ وہ خناس تھے وغیرہ وغیرہ اسکے فیصلہ کیلئے صرف یہ حدیث کافی ہے۔

عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ الحدیث رواہ الامام	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جسنے حق تعالیٰ کے ولی کیساتھ دشمنی کی تو گویا اللہ تعالیٰ سے جنگ کے لئے میدان میں آگیا

جسکا مقابل خدا ہو اسکی شقاوت کا اندازہ سہل نہیں ہے بجائے اندازہ شقاوت نہایت تضرع وزاری کیساتھ اسکی ضرورت ہے کہ بارگاہ حق تعالیٰ میں یہ دعا کریں

Marfat.com

جو خود اسنے اپنے بندونکو تلقین فرمائی ہے

لاتجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا	خداوندا تو ہمارے دلوں میں گزیدہ ہوئے برگزیدہ مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی کدورت پیدا نہ کیجیو۔

یہ دعا سوجہ سے تلقین کی گئی ہے تاکہ مقبولان بارگاہ الٰہی کیطرف سے دل میں کسی قسم کی کوئی کدورت پیدا ہونے نہ پاوے اور وہ ہماری دنیا وعقبیٰ کی تباہی کا سبب ہو جاوے۔ یہ شفقت خداوندی ہے کہ خود اسنے ہمکو ایسی دعائیں تلقین فرمائیں کہ جو سبب فلاح ہونے کیساتھ ہمارے عقائد وعمال کا بھی تزکیہ کرتی ہیں واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ العبد المسکین معین الدین اجمیری کان اللہ ٭٭٭

حضرت سجادہ نشین صاحب اجمیر شریف کی مُہر اور خاص دستخط	جناب متولی صاحب اجمیر شریف کی مُہر اور خاص دستخط

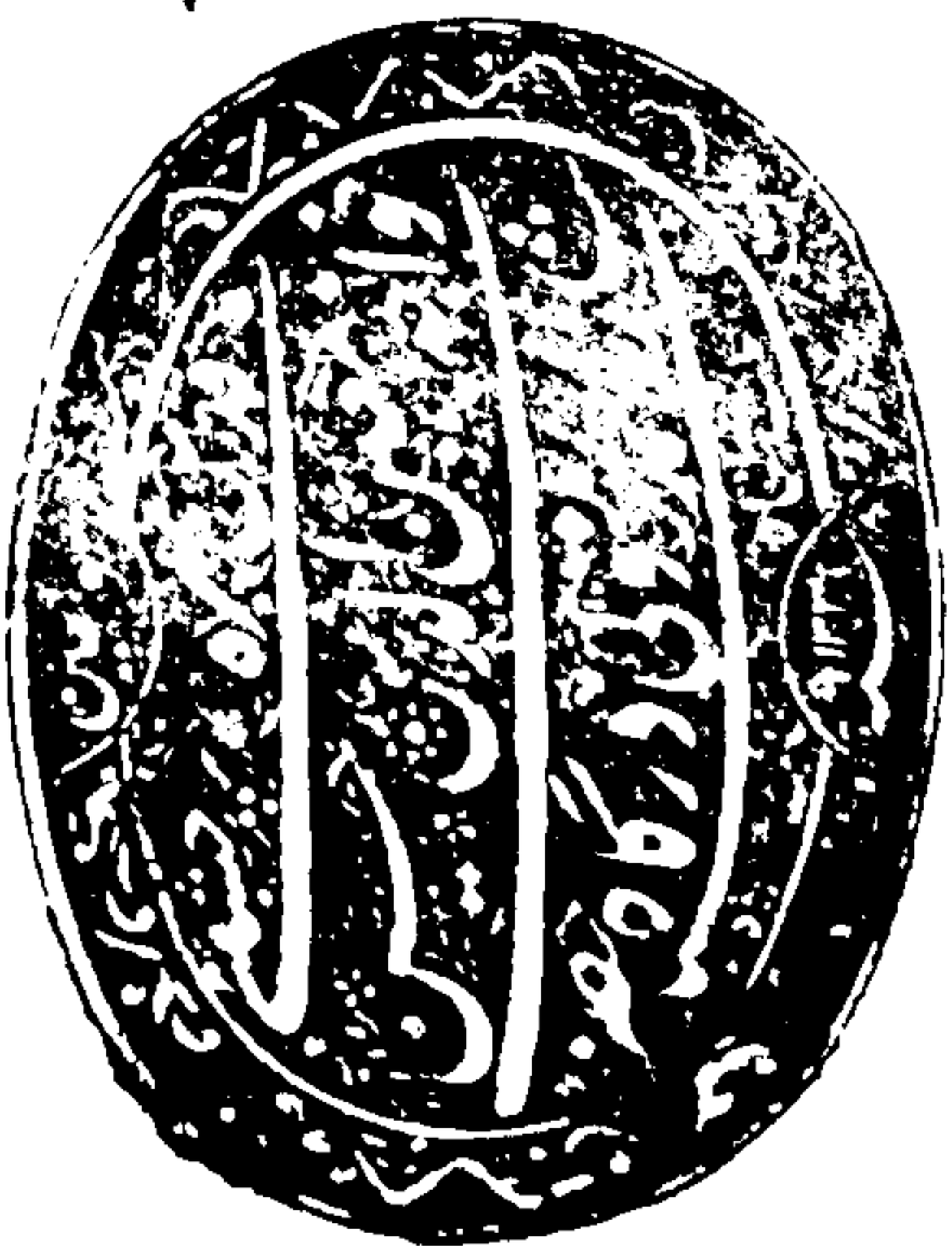

Marfat.com

گولڑہ شریف کے پیر صاحب کا ارشاد

(۲)

حضرت مولانا خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی جو صوبہ سرحدی کے بہت بڑے پیشوا ہیں اور سرحدی اقوام و قبائل میں لاکھوں آدمی انکے غلام و تابعدار ہیں علما کی کتاب کی نسبت وہ خود فرماتے ہیں۔

یہ تو ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ کفر المسلم کافر (مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے) ایسے شخص کو بالمشافہ براہین ساطعہ سے ساکت کرنا یا مدلل طور پر ایسی تردید کو شائع کرنا جس کی بنا اصول مسلمہ پر ہو ناظرین کے لئے موجب ہدایت ہو سکتی ہے العبد الملتجی والمستکل الی اللہ

العبد المذنب مہر علی شاہ بقلم خود

پھلواری شریف کا ارشاد

(۳)

حضرت مولانا سید شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری مشہور واعظ وجد آفرین نے تحریر فرمایا ہے۔

جو بزرگان دین کے ساتھ گستاخی کرنے شقی ازلی ہے۔ ایسی کتابوں کا ممبروں پر پڑھنا گمراہی اور سخت گمراہی ہے۔

دعاگو محمد سلیمان قادری چشتی

Marfat.com

(۴) علمائے فرنگی محل کی رائے

حضرت مولانا عبدالباری صاحب کی خدمات اسلامی سے سب مسلمان واقف ہیں اور علمائے فرنگی محل کے امتیاز گرامی سے ہر شخص آگاہ ہے کہ وہ صوبہ شرق کے علما ہیں۔ اس جماعت کے آرگن خصوصی رسالہ النظامیہ کے ایڈیٹر صاحب حسب ذیل رائے کتاب مذکور کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔

آج جبکہ اسلام کی موت وحیات کا مسئلہ درپیش ہے مسلمانوں کو اس قسم کی ناگوار بحثوں میں پڑنے سے زائد مناسب اپنی فلاح وترقی کی فکر کرنا ہے آج تمام کلمہ گوؤں کا فرض ہے کہ متحدہ قوت سے اسلام کی زندگی کی کوشش کریں کسی جماعت اہل اسلام کو کافر ثابت کرنے سے اسلام کا علمۃ اثر بڑھانا اس وقت سب سے بڑی خدمت ہے، ظاہر سیف الدین نہ صرف قانون اسلام واخلاق کا گنہگار ہے بلکہ تعزیرات ہند کا بھی مجرم ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو سوائے اپنے فرقے کے دائرہ اسلام سے خارج کرنا یقیناً ایک گونہ جرم تعزیر کیا جاسکتا

ایڈیٹر رسالہ النظامیہ

(۵) نظام المشائخ کی رائے

مشائخ ہندوستان کے ممتاز ومعتبر آرگن رسالہ نظام المشائخ دہلی کے ایڈیٹر صاحب نے یہ رائے لکھی ہے۔

Marfat.com

الحرب من الاسلام

سنیّون - شیعون اور صوفیون کی تکفیر

اہل اسلام کے موجودہ حزن وملال کے ایام میں ایک کتاب ضوء نور الحق المبین کے نام سے شائع ہوئی ہے جو انکے مجروح احساسات وجذبات پر آجکل نمک پاشی کا اثر کرے گی اس کتاب میں اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع اور صوفیائے کرام کے خلاف نہایت دریدہ دہنی سے عبارت آرائی کیگئی ہے اور انکو کافر اور خارج از اسلام ثابت کرنے میں فصاحت وبلاغت عربیہ کو ختم کیا گیا ہے نظام المشائخ اس کتاب کو جو جناب ملا طاہر سیف الدین صاحب شیخ اکبر فرقۂ بوابر کی تصنیف کردہ ہے۔ بلحاظ اسکے مضامین جدلیہ کے جن کی دو خاص وجود اسلام پر پڑتی ہے - الحرب من الاسلام کے نام سے تعبیر کرنا غیر واجب نہیں سمجھا - اور اسکو خدمت اسلام کا فرض اور حمایت مشائخ صوفیہ کا مذہب مجبور کرتا ہے کہ ایسی مفتر تاثرات کی تحریر کے خلاف قلم اٹھائے -

مصنف ضوء نور الحق المبین عالم ہیں۔ ایک ممتاز جماعت کے رہنما ہیں اور دعوت الی الحق کے دعویدار ہیں۔ پھر انہوں نے کلام ربانی کے منشار سے اگر بزکر کے اور اوس کی نا کب جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کو پس پشت ڈال کر اس امت کی علے الاطلاق وعلی العموم تکفیر کا فتوے کیونکر لگا دیا جس کی شان میں كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وارد ہوا ہے اور اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ارشاد کیا گیا ہے کیا ایسے مصنف کے حق میں قرآن مبارک کی یہ آیت صادق نہیں آتی - إِنَّ الَّذِينَ

Marfat.com

یکتمون ما انزل اللہ من الکتب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونہم الا النار ولا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم۔ کیونکہ انہوں نے حیات دنیا کی عزت و بزرگی کے ثمن قلیل کی خاطر خدا تعالیٰ کے کلام رحمت عام کو مخفی کر دیا اور کیا دعوت الی اللہ کے دعوے پر (جس پر آنکی موجودہ مقتدائی کا حصر ہے) کلام الٰہی کی اس آیت کا ایراد نہیں ہوتا۔ وجعلنہم ائمۃ یدعون الی النار ویوم القیمۃ لا ینصرون ۰ واتبعنہم فی ہذہ الدنیا لعنۃ ویوم القیمۃ ہم من المقبوحین ۰

سینوں کے ایک صوفی منش بزرگ حضرت جعفر نہروالی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت الفاظ خناس، شیطان، مصاحب ابلیس وغیرہ مصنف جناب نور الحق المسیز کے قلم سے نکلنے نہ صرف اس لئے نامناسب تھے کہ مصنف ملا صاحب ایک مقدس و شائستہ شخصیت رکھتے ہیں بلکہ اس میں حکم خدائے عزوجل سے بھی سرتابی و سرکشی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم اگر کسی شخص سے اختلاف کرنا منظور ہو تو اسکا طریقہ بھی قرآن مقدس نے بتا دیا ہے ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۰

انما المؤمنون اخوۃ کا اشارہ سننے والا اگر ایسی بیباکی سے مومنین کے تمام افراد کو اسلام سے جدا بیان کرے۔ تو وہ زمین پر فساد برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ارحام و انساب کے قطع کرنے کا وبال اس پر عاید ہوتا ہے پروردگار تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین

Marfat.com

لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم۔

مسلمانوں کو قلم والفاظ کے ہتیاروں سے زخمی کرنا اور ایذا پہنچانا خدا رسول کو اذیت دینا ہے۔ کیونکہ مومنین عصمت الہی میں ہیں۔ ایسے ہی ایذا دہندہ لوگوں کی نسبت قرآن ارشاد کرتا ہے ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے امور ذکر کے مامور داعی کی یہ شان نہ تھی کہ انہوں نے ذکر حق وصداقت کا حظ فراموش کر دیا۔ اور کلمات طیبات میں تحریف کرنے کی سعی فرمائی۔ کیا انہوں نے یہ آیت شریفہ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ۔ نہیں پڑھی۔ اور یقیناً انہوں نے فیض قرآنی سے بہت تھوڑا حصہ حاصل کیا ہے یا بالکل محرومی ہے ورنہ ان مناصب ومراتب کا اپنی ذات بشری کیلئے اور عانفر ملتے جو ذات رب العلمین کیلئے مخصوص ہیں۔

پروردگار نے قرآن کریم میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا کہ کہو رب الناس۔ ملک الناس۔ الہ الناس کے طفیل شرارت وسوسہ خناس سے پناہ مانگتا ہوں اس آیہ شریفہ میں۔ رب۔ ملک۔ الہ کے تین الفاظ جمع فرمائے گئے ہیں۔ حالانکہ ہر لفظ کے معانی وصفات جداگانہ ہیں۔ رب کے اندر شان پرورش ونوازش واکرام ہے۔ اور ملک بادشاہت اور سلطانیت کا ظہور اتم ہے۔ اور الہ کو سب جانتے ہیں کہ الوہیت تامہ کا منظر ذاتی ہے

قابل تدبر یہ امر ہے کہ خدائے برتر جل وعلا نے شر خناس سے محفوظ رہنے وپناہ چاہنے کو ان تین صفات کے ذریعہ اور وسیلہ سے مخصوص کیوں فرمایا بشری قیاس کو نظر آتا ہے کہ اس کے اندر انسان کی تین حالتیں مذکور ہوتی ہیں۔ ایک خدمتی ہے جو رب کے ماتحت رکھی گئی ہے۔ دوسری سیاسی ہے

Marfat.com

ملک کے لفظ سے عیاں ہے تیسری مذہبی ہے جو لفظ الٰہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

وہ سبحانہ تعالیٰ انسانوں کو بتاتا ہے کہ خناسی وسوسے یہ تینوں محل ہیں یعنی آدمیوں کے تمدنی۔ سیاسی۔ مذہبی معاملات میں وسواس خناس کا دخل ضرور ہوتا ہے۔ اسواسطے انکو اس شر سے پناہ مانگنی اور اپنے خدا کی حفاظت طلب کرنی چاہیئے۔

رب الناس کو پیش نظر رکھکر اس کتاب کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملا صاحب خدا کو رب الجواہر (جوہروں کا رب) ہی رکھنا چاہتے ہیں اور باقی سب آدمیونکو اسکی ربوبیت سے خارج کر دینا انکا مقصود ہے۔ ملک الناس کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہ خدا اور اسکے رسول کو بھی قوت ملوکی سے جلاوطن کرنے پر آمادہ ہیں اور صرف اپنی ذات کو ملک الناس رکھنا چاہتے ہیں یا اگر مبالغہ سے احتیاط کیجائے تو کم از کم جوہروں کا بادشاہ تو وہ اپنی ہستی کے سوا خدا۔ رسولؐ اور آل رسولؐ کو ہونے دینا گوارا نہیں کرتے کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ خدا۔ رسولؐ اور آل رسول اور امام زمان کے قبول کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک مجکو نہ پہچانا جائے اور مجکو نہ قبول کیا جائے اسوقت تک سب گمراہ ہیں۔ اور عذاب کے سزاوار (دیکھو ملا صاحب کی کتاب کا صفحہ ۳۵)

الٰہ الناس کی شان بھی وہ خدا کے لئے مقید رکھنے کو گوارا نہیں فرماتے اور صرف اپنی ذات کو اس مقصد کے لئے کافی تصور فرماتے ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۵ میں انکا ارشاد ہے کہ رسی کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا میرے ہاتھ میں ہے تم کو میرا پکڑ لینا کافی ہے۔ وشہادۃ اللہ غیر مقبولۃ اور آدمی کا خدا کی گواہی دینا غیر مقبول ہے۔

ملا صاحب کی یہ کتاب پڑھکر تمدنی سیاسی اور مذہبی زندگی رکھنے والا آدمی

Marfat.com

ہندو ہو یا مسلمان - یہودی ہو یا عیسائی - یا ہر اس قوم کا آدمی جو خدا کو رب الناس
ملک الناس - الہ الناس سمجھتا ہو اعوذ پڑھے گا - اور اسکو ایسی کتاب کے طغیان
وعصیان پر انا للہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوگی سنیوں اور شیعوں اور تمام غیر یوں
آدمیوں کے خلاف جسقدر زہر اس کتاب میں ہے وہ کھلی ہوئی دلیل خناسی وسوسہ
کے شرور کی تسلیم کیجائیگی - الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ و
الناس کا یہی مطلب ہے کہ وسوسہ ڈالنے والے جنات ہی نہیں آدمی بھی ہوتے ہیں
اور غالباً ملا صاحب کے خیال و عقیدہ میں کسی خناسی انسان ہی نے وسوسہ ڈالا
ہوگا - فیاحسرتا علی العباد من شرور ذالک الفساد - اللھم اعذنا من
شرور انفسنا والھمنا رشدنا -

ہم کمال دردمندی و دلسوزی اور تعلق اخوت اسلامی سے اپنے بوہرے بھائیوں کو
نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ایسے انسان کی سیادت کو خیرباد کہیں جو قرآن اور اہل بیت
کی تعلیم کے خلاف رب الناس، ملک الناس - الہ الناس بننا چاہتا ہے اور اپنے
آقا و مولیٰ سید المومنین امیر الاسلام والمسلمین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و عرفانہ کے
مسلک حق و شان عبودیت کے خلاف چل رہا ہے اور جس نے اپنی خواہشوں اور
دنیا کی فانی عزتوں اور سرداریوں کو اپنا دین ایمان بنالیا ہے - فمن اتخذ
الھہ ھواہ - اور سلطنت کے عمال انتظامی کو توجہ دلاتے ہیں کہ ایسی دل آزار کتاب
فوراً ممنوع قرار دینے کے قابل ہے -

اگر یہ کتاب محض داؤدی فرقہ کے لئے مخصوص کیگئی ہے تب بھی جناب
ملا صاحب اسلام کی اس گرفت سے محفوظ نہیں ہو سکتے کہ انہوں نے اس کتاب
میں عبدیت کی حیثیت کو بالائے طاق رکھدیا ہے - کہیں وہ خدا بنے ہیں کہیں
رسول ہونیکا دعوے کیا ہے - کہیں امام زمان کا ادعا کرتے ہیں اور کہیں داعی کی

Marfat.com

شخصیت نمودار فرماتے ہیں۔ پس ایسے افضل السبیل راستہ سے گریز کرنی اولی ہی اور اپنے رب کے صراط مستقیم پر آنا ضروری ہے فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ہم ناظرین نظام المشائخ کو ان کا قومی و مذہبی فرض بھی یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں ایسی کتاب کے خلاف جگہ جگہ جلسے منعقد کرنے لازم ہیں جنمیں کتاب صنور نور الحق المبین کے شر رفشان و شرافشان مندرجات کو ارکان حکومت کے کان تک پہنچانے کی تجاویز ہونی چاہئیں جس کثرت سے جلسے ہونگے اور تار بھیجے جائینگے اور میموریل بھیجنے کی کسی ہوگی۔ اتنا ہی جلدی اچھا نتیجہ نکلیگا۔

ایڈیٹر نظام المشائخ

رسالہ اسوۂ حسنہ کی رائے

علما و صوفیائے کرام کے نامور قائم مقام اصلاحی رسالہ اسوۂ حسنہ دہلی کے ایڈیٹر صاحب نے (جو پہلے میرٹھ سے شائع ہوتا تھا یہ رائے لکھی ہے۔

داعی امام یا حریف الاسلام

قرون اولی میں جبکہ حق گوئی و حق پسندی مسلمانوں کی طبیعت ثانیہ بنی ہوئی تھی انکے نزدیک بفحوائے آیۂ کریمہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ اتباع سنت و شریعت اور پیروی اسوۂ حسنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی کو معیار تقدس و امامت سمجھا جاتا تھا اور جو مسلمان جتنا اخلاق اسلامی سے متصف شریعت مطہرہ کا متبع اور سنت نبوی کا والہ و شیفتہ تھا اتنا ہی وہ اپنے ہمعصروں کی نظر میں قابل عزت و احترام اور لائق اقتدا و اتباع خیال کیا جاتا تھا

Marfat.com

خاندانی بزرگی وشرافت - دنیوی وجاہت وحکومت حتی کہ علمی اور عملی امتیازات بھی اسی وقت تک قابل لحاظ واعتنا تھے جبتک کہ سنت وشریعت اور آداب واخلاق اسلامی کی حدود معینہ مشہورہ سے تجاوز نہیں کیا جاتا تھا ورنہ ایک معمولی سے معمولی مسلمان ایک بڑے سے بڑے بزرگ بلکہ امیر المومنین تک کو برسر منبر ٹوک دیتا اور اسکے احکام وہدایات کی بجا آوری سے بلا تامل انکار کر دیتا تھا۔ خلفاء راشدین - صحابۂ کرام - ائمہ عظام اور اولیاء اللہ کے حالات مقدسہ میں ایسی مثالیں بکثرت موجود ہیں کہ حدود شریعت وآداب اسلامی سے انکی ایک معمولی سی لغزش بھی انکو متبعین ومعتقدین کی نظروں میں پایۂ اعتبار واحترام سے ساقط کر دینے کیلئے کافی ہوتی تھی اور امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطابؓ کی سی مقدس وزبردست شخصیت کے خلاف بھی "اتق اللہ یا عمر" کی صدائیں فوراً بلند ہوتی تھیں -

افسوس کہ اپنے برگزیدہ اسلاف کی ان قابل رشک روایات اور اسلام کی واضح وروشن تعلیمات کے خلاف آج ہم نہایت حسرت کے ساتھ یہ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانکو پیر پرستی وامام پرستی میں اس درجہ غلو ہو گیا ہے کہ وہ ہر اس مدعی امامت وتقدس کے آگے سر عقیدت جھکا دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں - نہیں بلکہ اسکی حلقہ بگوشی وغلامی کو اپنے لئے ذریعہ نجات وسعادت سمجھنے لگتے ہیں۔ جسکو خوش قسمتی سے کسی مشہور امام یا داعی امام کے بیٹے یا کسی بڑے بزرگ کے جانشین ہونے کی عزت نصیب ہو جاتی ہے - اگرچہ اسکے اقوال واعمال شریعت اسلام کے بالکل برعکس - اسکے اخلاق واطوار زمانہ جاہلیت کے کفار ومشرکین کے اخلاق کا نمونہ اور اپنے اغراض ومقاصد ہوا وہوس اور

Marfat.com

اور نفس پرستی کے تابع ہوتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کو بدنام کرنیوالے پیروں اور اماموں کی تعداد اس دور آزادی میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور دولت بزرگی و امامت، ہیچ زبردستی قبضہ کرنے کا خیال خود غرضانہ رشک و رقابت کے جذبات کو برانگیختہ کرکے مدعیان امامت کو دوسرے فرقوں کی تکفیر و تفسیق اور توہین و تذلیل پر مجبور کر دیتا ہے اور محض ان پیروں اور اماموں کی بدولت مسلمانوں میں ناگوار مذہبی اور معاشرتی اختلافات روز بروز بڑھتے اور باقاعدہ دشمنی اور عناد کی صورت اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ جن لوگوں میں کوئی ذاتی قابلیت یا کمال نہیں ہوتا وہ ہمیشہ دوسروں کی عیب چینی اور خوردہ گیری کی آڑ میں پناہ ڈھونڈا کرتے ہیں اور اپنے سے بہتر اشخاص کی جاؤ بیجا توہین و تفضیح کرکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں جھوٹے پیروں اور زبردستی کے اماموں نے بھی یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جب اُن کے کمالات و قابلیت اور اخلاق و اطوار کو امتحان کی کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور انکی بداطواریوں اور درازدستیوں کے خلاف کچھ آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں تو وہ فوراً اس مخالفت کو مذہبی رنگ دیکر معترضین اور ان کے مویدین کے خلاف کفر کے فتوے صادر کرنے لگتے ہیں اور اُن کے بزرگوں اور مقتداؤں کی توہین و تذلیل پر اتر آتے ہیں اور اس طریقہ سے اپنی بدباطنیوں اور بداطواریوں کو مذہبی اختلافات کی آڑ میں لیکر مریدوں اور معتقدین میں اپنے خلاف بدظنی پیدا نہیں ہونے دیتے

اس قسم کی امامت میں آجکل ایک صاحب ملا شیخ طاہر سیف الدین نے خاص شہرت حاصل کی ہے اگرچہ وہ خود کو امام کا داعی اور غلام کہتے ہیں۔ جو لیکن

Marfat.com

بڑی باپ کے بیٹے اور بوہرون کی ایک جماعت کے پیشوا ہیں اور صوبہ بمبئی کے پیر پرست خطہ میں رونق افروز ہیں اور ماشاء اللہ ایک بڑی آمدنی کی جائداد موقوفہ پر قابض و متصرف ہیں شاید جائداد موقوفہ کی آمدنی کا حساب سمجھانے کے اندیشہ نے آپکو ایک کتاب ضوء نور الحق المبین عربی زبان میں لکھکر شائع کرنے پر مجبور کیا ہے۔ جسکے دل خراش و دل آزار مضامین کے متعلق ہمارے پاس کئی مراسلتین قلمی اور مطبوعہ پہنچی ہیں۔ قلمی مراسلتوں میں سے ایک سب سے مختصر رسالہ ہذا میں درج کردی گئی ہے۔ مذکورۂ بالا مراسلہ میں ضوء نور الحق المبین سے جو قابل اعتراض اقتباسات لئے گئے ہیں انکو بہ نظر انصاف دیکھنے اور اُن اندرونی واقعات کا علم ہونے کے بعد جو بعض معتبر ذرائع سے ہمکو پہنچے ہیں۔ ہم یہ ظاہر کردینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ملا طاہر سیف الدین صاحب بھی اسی قسم کے خود ساختہ اماموں میں ہیں جو اپنی کمزوریوں کو دوسرے فرقوں کے بزرگوں کی تکفیر و تفسیق اور توہین و تذلیل کے ذریعہ سے جائز ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے معتقدات کے اظہار میں عوام الناس کے جذبات و رجحانات طبع کی رعایت و پاسداری کو ملحوظ رکھکر انکی ہمدردی اپنے حق میں حاصل کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔

مراسلہ نگار کی اس رائے سے ہمکو کامل اتفاق ہے کہ ضوء نور الحق المبین کی تالیف کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ بوہرہ جماعت ملا صاحب سے منحرف نہ ہو جائے اور علم و عقل کی روشنی سے اسکے اندر آزادی پیدا نہ ہو سکے " اور یہ کہ " لوگ ضد اور دشمنی اور آپس کی کش مکش میں مبتلا ہو کر ملا صاحب کی اندرونی اور پوشیدہ خرابیوں اور غلطیوں سے غافل و بے خبر ہو جائیں اور انکو اعتراض و محاسبہ کی فرصت نہ ملے "۔

Marfat.com

مراسلہ نگار نے ملا صاحب کی مذکورہ بالا کتاب کے تبصرہ میں آپ کے مشرکانہ اجتہادات کی جو فہرست دی ہے۔ اس کے دیکھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملا صاحب نے عوام الناس کے حسیات و جذبات کی رعایت و پاسداری سے حق کو باطل کے لباس میں پیش کرنے کے فلسفۂ جذبات کے انہی اصول پر عمل کیا ہے جن پر ایسی صورتوں میں مدعیان امامت و تقدس عوام الناس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے بہت عمل کرتے رہے ہیں اور کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ بھی ملا صاحب کی ایک بڑی حکمت عملی ہے کہ وہ اپنی "بشریت" کو اعتراضات کی زد سے بچانے کے لئے اپنے بزرگوں کو خدائی صفات سے متصف اور درجہ الوہیت سے بڑھا ہوا ثابت کر کے بالواسطہ جاہل عوام الناس سے اپنی معصومیت کا نتیجہ نکلوانا چاہتے ہیں۔ افسوس ہے اُن مسلمانوں کی عقلوں پر جنہوں نے ایک ایسے شخص کو جو توحید کی مکمل تعلیم دینے والے اسلام کو دنیا کے سامنے ایک مشرکانہ مذہب کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے۔ اپنا امام و پیشوا قرار دے رکھا ہے۔

ملا صاحب کی کتاب ضوء نور الحق المبین کا سب سے زیادہ قابل اعتراض حصہ وہ ہے جس میں دوسرے اسلامی فرقوں کے بزرگوں کو محض اس تصور پر کہ وہ بلا قصد ملا صاحب کے رقیب بنگئے۔ مذہبی گالیاں دیگئی ہیں اور نہایت بیباکی و دریدہ دہنی کے ساتھ انکو کافر و فاسق۔ مردود و ملعون اور شیطان وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ ارشاد فرماتے کہ

ولا تقولوا لمن القی الیکم — جو شخص تم سے اظہار اسلام کرے۔

Marfat.com

السلم لست مومنا	سلام علیک کرو اسے یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ ہدایت فرمائیں کہ:-	
من صلے صلوتنا واستقبل	جو ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے
قبلتنا واکل ذبیحتنا۔ فذالک	ہی قبلہ کیطرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ
المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ	کھائے وہ مسلمان ہے اور خدا اور رسول
وذمۃ رسولہ فلا تخفروا	اسکا ذمہ دار ہے۔ پس تم لوگ خدا تعالیٰ
اللہ فی ذمتہ۔	کے معاہدہ میں داخل نہ دینا:-

بلکہ اس سے بھی زیادہ واضح ہدایت یہ کی جائے کہ

ثلاث من اصل الایمان	تین باتیں اصول ایمان میں داخل ہیں
الکف عمن قال لا الہ الا اللہ	جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس سے تعرض
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ	نہ کرو اسکو کسی گناہ کے ارتکاب کیوجہ سے
من الاسلام۔	کافر نہ بناؤ اور اسلام سے خارج نہ کرو۔

لیکن صوبہ بمبئی کے امام العصر مولانا طاہر سیف الدین صاحب جو خدا اور رسول کو مانتے ہیں۔ اپنے متبعین کو یہ ہدایت کریں کہ وہ کسی برائے نام مسلمان کو نہیں بلکہ مقتدایان دین کو کافر ملعون وغیرہ جیسے ناپاک الفاظ سے یاد نہ کریں ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ سے بدعت میں علاء رکھنے والوں۔ نفس پرستوں اور ذات مقدس باری تعالیٰ کے بارہ میں کلام کرنیوالوں کی تکفیر کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اے سائل [illegible] کے کافر قرار دینے کو ایک امر عظیم سمجھتا۔ کیونکہ کافر بنانا [illegible] اور حکمون کا کام ہے۔ اسلئے کہ جس نے کسی شخص معین کو کافر قرار دیا اگر

Marfat.com

یہ خبر دی کہ وہ عاقبت میں ابدالآباد جہنم میں رہیگا اور دنیا میں اسکی جان و مال مباح ہونگے۔ اسکو مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرنے دیا جائیگا۔ اور مسلمانوں کے احکام زجیات میں اسپر جاری ہونگے اور نہ مرنے کے بعد اور ہزار کافروں کی تکفیر میں خطا کرنا اس سے بہتر ہے کہ کسی مرد مسلمان کا ایک پلو خون بھی خطا سے بہایا جائے، (طبقات الکبری) آج صوبہ بمبئی کے ایک ملا صاحب بغیر اسکے کہ اُن سے کسی کی تکفیر کے بارہ میں سوال کیا جائے۔ خود ایک رسالہ شائع کرتے ہیں اور اسمیں اہل اسلام اور اونکے بزرگان دین کو علی الاعلان نعوذ باللہ کافر مردود اور ملعون قرار دیتے ہیں اور ان کے متبعین پھر بھی ان ملا امام صاحب کی حلقہ بگوشی کو اپنے لئے ذریعہ نجات تصور کرتے ہین۔ ع بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ایسے مکفر اماموں کی نسبت پہلے ہی احکام صادر فرما چکے ہیں۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان احادیث شریف کو یہاں بجنسہ نقل کردیں تاکہ ملا طاہر سیف الدین صاحب کے متبعین اور صوبہ بمبئی کے دوسرے پیرپرست مسلمانوں کو معلوم ہوجائے کہ ان کے ملا امام صاحب اپنے سید و مولی حضرت سرور کائنات کے احکام متبرکہ کو کسقدر خوبی سے بجا لا رہے ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں۔

ثلاث لا یستخف بھم الا منافق	تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق
ذو الشیبۃ فی الاسلام و	کے کوئی نہیں کرتا۔ بوڑھے مسلمان کی
ذو العلم و امام مقسط (مشکوۃ)	اور عالم کی اور امام عادل کی۔

(جزء)

من لعن مسلما فھو کقتلہ ومن کفر	جو کسی مسلمان پر لعنت کرتا ہے وہ اسکے قتل کے

Marfat.com

مومنا فھو کقتلہ۔ (بخاری)

برابر ہے اور جو کسی مسلمان کی تکفیر کرے وہ بھی اُسکے قتل کی مساوی ہے

لا یرمی رجلٌ رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (مشکوۃ)

جو شخص کسی دوسرے کو فاسق و فاجر یا کافر ہونے کی تہمت لگائے۔ اگر وہ شخص ایسا نہ ہو تو وہ کلمات کہنے والے پہر لوٹ جاتے ہیں۔

ما من مسلمین الا بینھما من اللہ عز وجل ستر فاذا قال احدھما لصاحبہ کلمۃ فجر فقد خرق ستر اللہ واذا قال احدھما للآخر انت کافر فقد کفر احدھما۔ (ادب المفرد)

ہر دو مسلمانوں کے درمیان اللہ کیطرف سے ایک حجاب ہے جب ایک مسلمان دوسرے کو کوئی فحش یا بُری بات کہتا ہے گویا وہ حجاب الٰہی کو چاک کرتا ہے اور جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اونُ دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے

ان اللہ لیبغض الفاحش البذی (مشکوۃ)

اللہ تعالےٰ فحش گو بد زبان سے بغض رکھتا ہے۔

ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم (مشکوۃ)

خدا کے نزدیک مبغوض ترین بندہ وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔

Marfat.com

سباب المسلم فسوق وقتالہ	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور
کفر (ادب المفرد)	اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(۲)

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم	میرے اصحاب میں سے کسیکو سب وشتم سے یاد
انفق مثل احد ذھبا ما بلغ	نہ کرو۔ اگر تم کو احد کی برابر بھی سونا خرچ
مد احدھم ولا نصیفہ	کرو تو بھی اُنکے ایک پیمانہ یا نصف پیمانہ
(مشکوۃ)	خرچ کرنے کی برابر نہیں ہو سکتا۔

جو شخص بھی مندرجہ بالا احادیث کو پیش نظر رکھکر صوبہ بمبئی کے ملا طاہر سیف الدین صاحب کی کتاب ضوء نور الحق المبین کا مطالعہ کریگا وہ اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور رہو گا کہ شریعت مطہرہ اسلام کے ایسے صریح و واضح احکام کی مطلق پرواہ نہ کرکے ملا صاحب کا برگزیدہ معمر اور عالم مسلمانوں کو کافر و مردود قرار دینا پیشوایان ملت کی نسبت ایسے ناپاک و دل خراش الفاظ تحریر میں لانا۔ ضروری کسی ایسی دنیوی مصلحت پر مبنی ہے جسکا لحاظ نہ رکھنے میں ملا صاحب کی امامت کو صدمہ پہنچنے اور جائداد موقوفہ کے انکے قبضہ سے نکل جانے کا اندیشہ تھا۔ بہر حال صوبہ بمبئی کے ملا صاحب کی یہ زیادتیاں جن سے نہ صرف عام مسلمانوں کے دلوں کو بلا وجہ تکلیف پہنچتی ہے بلکہ باہمی نا اتفاقیوں کے بڑھنے سے نقض امن کا بھی اندیشہ ہے ایسے نہیں ہیں جن کے روکنے کے لئے مسلمانوں کو متفقہ کوشش کرنیکی ضرورت نہ ہو۔ اور دنیا ابھی ایسے معاملہ فہم اور روشن خیال مسلمانوں سے خالی نہیں ہوئی ہے جو ملا صاحب کی تکفیر بازی و فحش گوئی سے مرعوب ہو کر انکی اندرونی و مخفی باتوں اور زیادتیوں کی تحقیقات کی طرف سے غافل رہ جائیں

Marfat.com

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

ما من رجل یکون فی قوم یعمل	اگر کسی قوم کا کوئی آدمی گناہ کرے
فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان	اور قوم اُسکے روکنے کی قدرت
یغیروا علیہ ولا یغیرون الا	رکھتی ہو مگر نہ روکے تو اس قوم پر
اصابہم اللہ منہ بعقاب قبل	اس کے سبب سے عذاب الٰہی
ان یموتو ا۔ (مشکوٰۃ)	نازل ہوگا۔ پہلے اس سے کہ وہ مریں

بہ تعمیل ارشاد مقدس اگر اس قسم کے نفس پرست اماموں کی زیادتیوں کا کوئی تدارک نہ کیا گیا تو یہ وبا اور زیادہ پھیلی گی۔ اختلافات ونزاعات بڑھینگے۔ پیروں کی مخفی معصیتوں اور بداطواریوں کے آشکار کرنے کی کسیکو جرات نہ ہوگی خیانتوں اور بددیانتیوں کا سدباب نہ ہوسکیگا۔ تمدن میں رخنے پڑینگے۔ مذہب اسلام اغیار کی نظر میں مایۂ تضحیک بن جائیگا۔ الغرض ہماری اس غفلت کا وبال کل قوم پر پڑیگا۔ اسلئے ہم سب کا فرض ہے کہ ملّا صاحب کی امامت خصوصاً تولیت جائداد موقوفہ کے ختم کرانے میں تمام جائز ذرائع قانونی کو کام میں لائیں اور متفقہ کوشش کرکے نفس پرست اماموں کے خلاف ایک ایسی نظیر قایم کردیں کہ پھر کسیکو اس قسم کی زیادتیوں کا حوصلہ نہ ہوسکے۔

آخر میں ہم جناب ملا طاہر سیف الدین صاحب کے متبعین ومعتقدین کے بھی یہ گوشگذار کردینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ محض پیر پرست ہی نہیں ہیں بلکہ خدا اور رسول صلعم کے احکام اور تعلیمات اسلام کی بھی کوئی وقعت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں تو خدارا کہ وہ غفلت کی پٹی آنکھوں سے کھول کے دیکھیں کہ جس ملّا امام کو انھوں نے اپنا مقتدا اور باعث نجات قرار دے رکھا ہے

Marfat.com

شریعت مطہرہ کے احکام کی روشنی میں انکا طرز عمل کس قسم کا ہے اور مندرجہ بالا مصلحانہ آیات و احادیث کے مقابلہ میں ملا صاحب کے مفسدانہ اجتہادات کس حد تک قابل قبول ہیں۔ اگر وہ خدا و رسول کے ارشادات اور ملا صاحب کے احکام کو ایک ہی درجہ میں سمجھتے ہیں تب بھی انکو عقل سلیم سے کام لیکر دونوں میں منصفانہ موازنہ کرنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ کی مصالح اور ضروریات کے لحاظ سے آیا مندرجہ بالا احکام اسلامی زیادہ مفید اور قابل تعمیل ہیں یا احکام جناب ملا ظاہر سیف الدین صاحب۔ اگر وہ کورانہ عقیدت اور متعصبانہ تعلق کی پٹی آنکھوں سے کھولکر دیکھیں تو محض یہی ایک امر کہ ملا صاحب دوسرے فرقوں کے بزرگوں کی بلا وجہ توہین و تذلیل کرتے اور انکو کافر و فاسق اور مردود و ملعون وغیرہ کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ ملا صاحب کے داعی الی الخیر نہیں بلکہ داعی الشر ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ محقق میرزا یہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر ایں مدعی دوست بشناختے ۔۔۔ بہ پیکار دوست سن نہ پرداختے

داعی کسکے داعی ہیں

ملا ظاہر سیف الدین صاحب ظاہر میں خود امامت کا دعوی نہیں رکھتے اور بنی فاطمہ کے امام برحق کا خود کو داعی اور غلام بیان کرتے ہیں۔ مگر غور طلب یہ امر ہے کہ جن فاطمی امام برحق کے وہ داعی ہونے کا دعوی رکھتے ہیں انہوں نے کبھی کسی [illegible] کافر اور کسی [illegible] کو کافر [illegible]

آج تو جناب ملا صاحب نے فاطمی امام کو بالائے طاق رکھدیا ہے خود ہی

Marfat.com

داغی ہیں خود ہی امام ہیں۔ خود ہی مولے ہیں خود ہی غلام ہیں۔ خود کوزہ وخود کوزہ گر و خود گل کوزہ۔ خود ۔۔۔ سبوکش۔ خود بر سر آں کوزہ خریدار برآمد

بشکست و رواں شد

اگر انکو مصر دین کے کسی امر منصوص کا خوف نہیں رہا۔ اور زمانہ نے خود مختار امامت کی گدی انکو دیدی تو انکو خدا تعالیٰ کا ممنون و شکر گذار ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ خدا کے بندوں سے لڑائی مول لیکر خود خدا کے خلاف لام بندی شروع کر دی۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ	پس کیا حال ہوگا اُس دن جبکہ ہم
بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ	ہر امت کو گواہ طلب کرینگے اور تم کو
شَهِيدًا ۔ (قرآن شریف)	ان لوگونکی شہادت کے لئے بلائینگے۔

بلاجی سے جسوقت بوہروں کی گمراہی کی خدا تعالےٰ کے سامنے شہادت مانگی جائیگی تو وہ کیا جواب دینگے۔ سوائے اسکے کہ ضور نور الحق المبین سامنے رکھدین۔

فرمان بغداد شریف

دربار حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ بغداد شریف سے ملا کی کتاب کے متعلق حسب ذیل فرمان آیا ہے۔

(رسالہ جسکا نام ضور نور الحق المبین ہے) اور جسکا فی الحقیقت نام (ضلع النور الحق المبین ہونا چاہیے) دیکھکر تعجب و حیرت ہوئی۔

کہ جد امجد کے دین مبین اسلام پاک کے بدنام کنندہ اشخاص بھی اسلامی سرزمین میں موجود ہیں۔ الزالعالمین بطفیل جد امجد شفیع المذنبین و جد اکبر مغوث الثقلین رضی کریم الطرفین کے طفیل مخالفوں کو توفیق توبہ و ہدایت عطا فرمائے۔

Marfat.com

الداعی الخیر گیلانی زادہ پیر سید حسین صفاء الدین القادری البغدادی
نبیرہ پیر سید زین الدین آفندی نقیب الاشراف بارگاہ حضرت غوث الاعظم
بغداد شریف۔

مجدد مائۃ حاضرہ کا ارشاد

مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی
ملا کی کتاب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔
ظاہر ہے کہ ایسی ناپاک کتاب کسی رافضی غالی نجس القلب خبیث
اللسان کی ہے۔ اسکی اشاعت، اشاعت فاحشہ، اسکا لکھنا پڑھنا
پڑھوانا، سب اشد قطعی حرام، ہیں تمام اہل سنت بلکہ خود حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و کلمات کفریہ ہیں۔
اس بارے میں قانونی چارہ جوئی اگر مفید ہو ممنوع نہیں۔
کتبہ عبدالمذنب احمد رضا عفا عنہ بمجد النبی المصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انجمن دائرۃ الصوفیہ کی رائے

ہم اپنا اسلامی فرض سمجھتے ہیں کہ اسلامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان
و سجادگان و علماء کرام سے اپیل کریں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد
کر کے اس دین کش کتاب کے متعلق پرزور صدائے احتجاج بلند کریں۔
ملا طاہر سیف الدین نے تمام دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر دیا ہے
اونکے پیشواؤں کے حق میں حد سے زیادہ برے اور مذموم الفاظ استعمال
کئے ہیں جنہیں ہم لکھکر اپنے قلم کو ناپاک کرنا نہیں چاہتے ہم نہایت ادب سے
اپنے مجروح دلوں کو گورنمنٹ عالیہ کے پیش کرتے ہیں کہ وہ اسپر اپنے

Marfat.com

کامرہم رکھے۔ ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس دشمن اسلام کتاب کو ضبط اور سیف الدین کو عبرت انگیز سزا دجس کا وہ مستحق ہے) دیکر ہندوستان اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی دعائیں لیگی۔

راقم

صاحبزادہ غلام دستگیر برق قادری چشتی سجادہ نشین وسکرٹری انجمن دائرۃ الصوفیہ و ایڈیٹر رسالہ دلکش کہروڑ ضلع ملتان۔

ذوقی شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں

جناب مولانا سید محمد صاحب چشتی ذوقی شاہ مقیم اجمیر شریف نے انگریزی زبان میں ملا کی کتاب کے بارہ میں حسب ذیل خیالات ظاہر فرمائے ہیں جنکا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

شاہ صاحب مذکور علی گڈھ کالج کے تعلیم یافتہ اور مسٹر محمد علی شوکت علی کے ہم جماعت اور مشہور انگریزی اخبارات کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں اور اب چند سال سے تارک دنیا ہوکر بحالت درویشی اجمیر شریف میں مقیم ہیں۔ انکی تحریر یہ ہے۔ میں نے ملا طاہر سیف الدین صاحب کی کتاب موسومہ ضوء نور الحق السین کو اول سے آخر تک دیکھا۔ اور مجھے اسکے نیچے ڈالدینے میں بالکل پس و پیش نہیں ہوا۔ کیونکہ سنی مسلمانوں کے لئے علی العموم اور خصوصاً صوفی جماعت کے لئے نقصان رساں کتاب ہے۔ یہ پیشوایان مذہب کی صریح توہین سے لبریز ہے۔ جسے تمام سنی فرقہ تسلیم کرچکا ہے۔ بیانات جو اسمیں قلمبند ہیں قلوب اسلامیہ کے حق میں نہایت خطرناک ہیں اور حقیقتاً ہمارے جذبات کو بھڑکانے والے، نفرت وحقارت اور عداوت کو ہر مجسٹی کی رعایا میں

Marfat.com

رعایا کے درمیان پھیلانے والے ہیں۔ ایسی کتاب کو قانون کی رو سے ضبط کرلینا چاہیئے ثمہ کتاب پر تحریر کرنا کہ یہ کتاب صرف اپنی ہی داؤدی فرقہ کے لئے مخصوص ہے ،، اسے ضبط کئے جانے سے اور پریس ایکٹ کے اندر نہ ہونے سے باز نہیں رکھہ سکتا۔ اس حالت میں تمام باغیانہ تحریرات بھی پریس ایکٹ سے صاف بچ سکینگی اور صرف اتنا بیان کردینے سے کہ وہ صرف انارکسٹ (باغی) لوگوں ہی کے لئے مخصوص ہیں، اس ضمن سے باہر ہوجائینگی۔

اس قسم کی مطبوعہ کتابیں کسی طرح بھی قابل اطمینان نہیں ہوسکتیں خصوصًا جبکہ مشہور عام ہوچکی ہوں اور مذہبی جلسوں میں مجمع کثیر کے روبرو زیر بحث ہوں جیسی کہ کتاب ہذا کی حالت ہے۔ اگر اسکے اقوال و بیانات صرف فرقۂ داؤدیہ ہی تک محدود رہیں تاہم اشتعال انگیز تحریر کے تسلیم کرنے سے انکار کو بہت کم گنجایش ہے۔

ملا صاحب کو جو فرقۂ داؤدیہ کی روحانی پیشوا سمجھے جاتے ہیں کم از کم اپنی ہی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیئے۔ انہیں کسی طرح بھی اجازت نہ دینا چاہیئے کہ اپنی ذات سے برائی پھیلائیں۔

میری رائے ہے کہ یہ ایسا اہم معاملہ ہے جسکے لئے مسلم جماعت کی بڑی تعداد اٹھ کھڑی ہو اور گورنمنٹ سے بند کرے کہ کتاب مذکورہ کو ضبط کرکے برباد کردیا جائے، اور ملا صاحب موصوف کو آئندہ بغض و کینہ کا بیج بونے سے باز رکھا جائے۔ سید محمد ذوقی حارث حسنی ملدادی۔ صابری چشتی۔ اجمیر

علمائے دہلی دیوبند وغیرہ کے فتوے

Marfat.com

ذیل میں تمام نامور علمائے دہلی - میرٹھ - تھانہ بھون - دیوبند - سہارنپور وغیرہ کے فتوے ملا کی کتاب کے بارہ میں درج کئے جاتے ہیں -
اول استفتاء کی عبارت نقل کیجاتی ہے تاکہ سوال کی حقیقت سمجھ میں آجائے اسکے بعد علما کے جواب کی نقل ہے - جسکے نیچے تمام علما کی نام بہ نام تصدیق ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص طاہر سیف الدین نامی نے ایک کتاب "ضوء نور الحق المبین" نام سے لکھی ہے جو عربی زبان میں ہے (۱) جسکے صفحہ ۴ پر بسلسلۂ نعت آنحضرت صلعم کو لکھا ہے وتصرف علی ارادتہ القضاء والقدر (۲) اور جسکے صفحہ ۵ پر حضرت علیؑ کی شان میں لکھا ہے ھوالاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم (۳) اور جسکے صفحہ ۹ پر ائمہ اطہار کی بابت لکھا ہے للخلائق ارباب (۴) اور جسکے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے فالمسلمون الذین یشھدون بکلمۃ الاخلاص وھم کافۃ اھل الجماعۃ والسنۃ وکلمۃ الاخلاص ھی التی قال فیھا رسول اللہ صلعم انہ من قال ھا دخل الجنۃ وھی لا تقبل منھم وترد علیھم (۵) اور جسکے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے وان امام زمانکم محل من الدین محل الرسول (۶) اور جسکے صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے وان وصیہ علیا امیر المؤمنین نظیرہ فی تمام وکمال (۷) اور جسکے صفحہ ۴۶ پر حضرت علیؑ کی تعریف میں لکھا ہے وکان من کان فی ایامہ ای ایام الرسول، من البشر لا استطاعۃ

Marfat.com

لہم فی قبول کل الحکمۃ دفعۃ واحدۃ (۸) اور جسکے صفحہ ۱۶۳ پر
حضرت جعفر نہروالی کی نسبت لکھا ہے (ان حضرت نے بارہ لاکھ
بوہروں کو تبلیغ حق سے سُنی بنالیا تھا جو ابتک سُنّی ہیں ان کا مزار
احمد آباد گجرات میں ہے) فمن وسواس خناس وسوس فی
صدور الناس یعنی جعفر النہروالی قرین ابلیس لواقع بہ عن
رحمۃ اللہ الابلاس +

تو کیا آنحضرت صلعم کے ارادہ پر قضاؤ قدر کا تصرف تھا اور کیا حضرت علے
کی شان میں یہ کہنا درست ہے کہ ہوالاول الی آخرہ۔ اور کیا ائمہ
اطہار کے لئے ارباب خلائق لکھنا جائز ہے اور کیا اہل سنّت
والجماعت کا کلمۂ اخلاص و توحید قبول نہیں ہوتا اور اُن کے منہ
پر مارا جاتا ہے اور کیا امام زماں مثل رسولؐ کے ہوتا ہے۔ اور
کیا حضرت علی آنحضرت صلعم کے تمام و کمال نظیر و مثیل تھے۔ اور
کیا آنحضرتؐ کے زمانہ میں سوائے حضرت علی کے تمام اصحاب کبار
قبول حکمت کی صلاحیت نہ رکھتے تھے اور کیا ایک سُنّی بزرگ کا یہ فعل
کہ انہوں نے بارہ لاکھ شیعوں کو سُنّی بنالیا اس قابل ہے کہ اُن کو
خناس و قرین ابلیس کہا جائے۔ ؟ اُن سوالات کے جوابات
بحوالۂ نص قرآن و نص حدیث مطلوب ہیں اور اس قسم کے
خیالات و عقائد کو عام کتاب میں شائع کرنیوالے اور مجلسوں
میں منبروں پر ان تحریروں کو حکماً ہمیشہ پڑھوانیوالے کی بابت
بھی دریافت کیا جاتا ہے کہ وہ دربار شریعت اسلامیہ کی رائے میں
مسلمان ہے یا نہیں اور مسلمانوں کی اطاعت کے قابل ہے یا نہیں

Marfat.com

اور اس کے ان اقوال مطبوعہ و شائع شدہ و مروجہ بر سر مجالس عامّہ کی تردید سُنّیوں پر لازم ہے یا نہیں؟
اور اہل سنّت والجماعت گروہ کی اس سے کچھ توہین و دل آزاری متصوّر ہے یا نہیں۔ اور سنیوں کو حاکم وقت سے اس کتاب کے خلاف استغاثہ کرنا اور اسکے ممنوع الاشاعۃ کرانیکی خواہش کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اور اسکے مصنف کے لئے قانونی تنبیہ ہونے کی درخواست کرنی روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے کے موافق قضاء و قدر کے تصرفات ظہور پذیر ہوتے تھے بہر صورت غلط ہے خواہ قائل کی مراد یہ ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے تمام احکام اور کام حضور کی رضامندی اور خواہش کے موافق کیا کرتا ہے اگرچہ وہ اسپر مجبور نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات بھی آیات واحادیث صریحہ کے خلاف ہے۔ آیات شریفہ یہ ہیں۔ انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء + اور یا یھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک + اور عبس و تولی ان جاءہ الاعمیٰ + اور استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم + اسیطرح اور بھی بہت سی آیات ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے مقامات میں حضور کی خواہش کے خلاف احکام ربانی صادر ہوئے۔ احادیث یہ ہیں حضور رسول کریم صلعم ارشاد فرماتے ہیں۔ انی سألت اللہ فیہا ای فی الصلوٰۃ ثلاثا فاعطانی اثنتین و منعنی واحدۃ

Marfat.com

سألت ان لا یھلك امتی بسنة فاعطانیھا وسالت ان لا یسلط علیھم عدوا من غیرھم فاعطانیھا وسالت ان لا یذیق بعضھم باس بعض فمنعنیھا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ) یعنی میں نے اپنے پروردگار سے تین سوال کئے۔ انہیں سے دو سوال تو رب العزت نے منظور فرمائے اور ایک سوال نامنظور کر دیا۔ پہلا سوال یہ تھا کہ میری امت قحط عام سے ہلاک نفرمائے جائے یہ منظور ہوا۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ میری امت پر کوئی اجنبی دشمن ایسا مسلط نہ کیا جائے جو امت محمدیہ کی بیخ کنی کر دے۔ یہ بھی منظور ہو گیا۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ میری امت آپس میں جنگ و جدال نہ کرے یہ نامنظور ہوا۔ پس حضور کے ارادے پر قضاء و قدر کا جاری ہونا تو درکنار۔ حضور کے سوال پر بھی نامنظوری اس حدیث سے ثابت ہے۔ یعنی جنگ بدر کے قیدیوں سے حضور کا فدیہ لیکر چھوڑ دینے پر عتاب نازل ہونا۔ کھجوروں کی تابیر کو منع فرمانے پر کھجوریں پھل کم لائیں اور حضور نے انتم اعلم بامور دنیاکم فرمایا اسیطرح بے شمار واقعات ہیں جو حضرات اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔

اور خواہ قائل کی یہ مراد ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے حکم صادر فرمانے میں حضور کی خواہش کی مطابقت کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ کفریہ ہے اور نصوص صریحہ کے مخالف ہے قال تعالیٰ یفعل ما یشاء وقال ان الحکم الا للہ وقال عز من قائل وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۔ بہرحال قائل کا یہ فقرہ منبر ایک صریح کفر و الحاد (بر تقدیر اول) اور صریح ضلالت و گمراہی (بر تقدیر اول) ہے۔

اور فقرہ نمبر ۲ یعنی حضرت علیؓ کو جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بھی کفر و الحاد ہے۔

Marfat.com

ھوالاول قدامت کا مقتضی ہے اور ھوالآخر ابدیت کو مستلزم ہے اور ھوبکل شئ علیم حضرت علی رض کے لئے علم کلی اور علم مغیبات ثابت کرتا ہے اور یہ تینوں وصف ذات باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اوصاف مختصہ باری میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الصفات ہے اور فقرہ نمبر ۳ باعتبار اطلاق شرک ہے اور اگر کسی قید کا لحاظ کیا جائے تو یہ استعمال یعنی کسیکو بغیر اضافت الیٰ شئ رب کہنا بوجہ ایہام شرک کے ناجائز ہے۔ اور فقرہ نمبر ۴ بھی ادعائے کاذب اور شیطانی تخیل ہے اور اگر نفس کلمہ اخلاص کو قابل رد کہا جائے تو کفر صریح ہے کیونکہ اس صورت میں گویا تمام شریعت اسلامیہ کی جڑ کٹنی ہوئی جاتی ہے۔ کہ کلمہ اخلاص کا ماحصل اعتقاد و اقرار توحید ہے اور اسے قابل رد کہنا یا سمجھنا گویا تمام اسلامیہ کی بنیاد اکھیڑنا ہے اور فقرہ نمبر ۵ اجماع امت محمدیہ کے مخالف ہے کیونکہ اس بات پر تمام اہل حق کا اتفاق ہے کہ کوئی امتی خواہ کتنا ہی بزرگ اور بڑا ہو مرتبے میں ادنیٰ نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح فقرہ نمبر ۶ بھی اجماع کے اور خود حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ارشادات کے خلاف ہے۔ خود حدیث انا مدینۃ العلم و علیؓ بابہا سے اسکے خلاف ثابت ہے۔ اور نظیر ہونا حضرت علیؓ کا منتفی ہو جاتا ہے نیز اگر حضور کے تمام کمالات میں حضرت علی کو نظیر مانا جائے تو حضور کے کمالات میں نبوت بھی تو داخل ہے بلکہ وہی تمام کمالات کی اصل ہے تو حضرت علی کا نبوت میں بھی نظیر ہونا لازم آئیگا اور اس سے زیادہ اہل اسلام کے نزدیک بدیہی البطلان اور کیا ہوگا۔ اسیطرح فقرہ نمبر ۷ جملہ صحابہ بالخصوص حضرات خلفاء راشدین پر ایک سخت حملہ ہے اور صریح طور پر قرآن مجید

Marfat.com

اور احادیث متواترہ بالمعنی کے خلاف ہے۔ اور فقرہ نمبر ۷ کا ایک بزرگ کی ذات پر سفیہانہ حملہ ہونے میں موقع تامل نہیں۔ اظہر من الشمس ہے۔ پس جس شخص کے یہ اقوال اور اعتقادات ہوں وہ ہرگز مسلمان سمجھے جانے کے لائق نہیں ہے۔ وہ در پردہ دشمن دین و اسلام و مخرب ایمان ہے۔ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلم کھلا مخالفت۔ اجماع اہل حق کی صریح معاندت، مشرکانہ عقائد کا معتقد۔ اور شرکیہ یا موہم شرک اقوال کا مرتکب ہے۔ اسیطرح تمام وہ لوگ جو اوسکے ہم خیال و ہم نوا ہوں سب کے سب اسلام سے خارج ہیں۔ یہ کتاب جسمیں عقائد مذکورہ مرقوم ہیں پڑھنے اور سننے کے قابل نہیں اور اسکا پڑھنا اور سنانا جائز اور عوام کے لئے حرام ہے اور جس ممکن کوشش سے آئینی حدود کے اندر مسلمان اس کتاب اشاعت کو روک سکیں وہ کوشش کرنا واجب ہے۔ اور باوجود قدرت ترک سعی میں مداہنت کے مجرم ہونگے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دھلی

الجواب صحیح	**الجواب حق**
محمد شفیع عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی	احقر زمن سید طاہر حسن عفی عنہ
عبدالرب صاحب مرحوم دھلی	امام عیدگاہ دہلی
قد صح الجواب	**ہذا الجواب صحیح**
محمد عبداللطیف سیفی عفا اللہ عنہ	سید حمید ابن شمس العلماء مولوی سید
مدرس مدرسہ فتحپوری دھلی	احمد صاحب امام مسجد جامع دھلی
ہذا الجواب صحیح	**الجواب صحیح**
عبدالقادر مدرسہ قومی میرٹھ	کریم بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دھلی

Marfat.com

قد اصاب من اجاب

خاکسار ظہور محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ
رحمانیہ روڑکی ضلع سہارنپور۔

الجواب صحیح

یوسف علی عفی عنہ مدرس مدرسہ
اسلامیہ شہر میرٹھ اندرکوٹ

للہ در المجیب لمصیب

کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ
اسلامیہ میرٹھ

الجواب صحیح

تاج الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ
رحیمیہ دہلی

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ مصنف
کتاب مذکور رفضی غالی ہی اہل رفض
کے اقوال مردودہ کو درج کتاب
کر دیا ہے اور مضامین مزخرفہ
سے ناواقف ہے اہل رفض کے
افعال کی تشریح اگر دیکھنی منظور
ہو تو شاہ عبدالعزیز مرحوم کے
تحفہ کو ملاحظہ کرو جواب جو تحریر

فرمایا ہے وہ درست ہے۔ احمد علی
عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ
اندرکوٹ

صح الجواب

العبد محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم
میرٹھ محلہ کرم علی

اصاب من اجاب

بندہ اختر شاہ غفرلہ اللہ مدرس
مدرسہ امداد الاسلام صدر میرٹھ

الجواب صحیح وحق صریح

خلیل احمد عفی عنہ مدرس مظاہر علوم
سہارنپور

الجواب حق صریح

عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور

ہذا الجواب ہو الحق الصریح

عنایت الٰہی عفی عنہ مہتمم مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح

عبدالوحید عفی عنہ مدرس مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور

Marfat.com

قد اصاب المجیب

محمد حامد عفی عنہ مدرس مظاہر علوم

سہارنپور

الجواب صحیح

کتبہ سید احمد حسن مقیم خانقاہ

امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

۱۴ شعبان ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح

احقر ظفر احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ

ارشاد العلوم گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر

الجواب حق صحیح

عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دار العلوم

دیوبند ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ

الجواب صواب

محمد انور عفا اللہ عنہ مدرس دار العلوم

دیوبند

الجواب صحیح

محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس دار العلوم

دیوبند

الجواب صحیح

احقر الزمان گل محمد مدرس دار العلوم

دیوبند

صحیح

ثابت علی مدرس مدرسہ اظہار العلوم

الجواب صحیح

احمد شیر عفی عنہ مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح

محمد شیر علی عفی عنہ خادم مدرسہ امداد

العلوم تھانہ بھون

الجواب صحیح

بندہ عبد الرحمن عفی عنہ خادم مدرسہ

مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صواب

خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ

مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صواب

بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ مدرس دار العلوم

دیوبند

الجواب صواب بلاریب

نبیہ حسن مدرس مدرسہ دیوبند

بقلم خود

الجواب صحیح

Marfat.com

عبدالسمیع مدرس دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح لاتردد فیہ
محمد زکریا عفی عنہ مدرس مدرسہ مظاہر
العلوم سہارنپور

الجواب صحیح
انوار الحق غفرلہ
مدرس مدرسہ امداد العلوم
تھانہ بھون

مسلمان ضرور توجہ کریں

رسالہ الامداد تھانہ بھون رمضان ۱۳۳۷ھ کی رائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک مراسلہ بغرض اشاعت آیا ہے۔ جسکو ہم بلفظہا شائع کرتے ہیں اسکے متعلق مختصراً لکھا جاتا ہے۔ کہ ہمکو طاہر سیف الدین کے تفصیلی خیالات کا علم نہیں ہے۔ مگر جہانتک ہمکو ضوء نور الحق الحسین کی عبارات منقولہ مراسلہ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ وہ یہ ہے کہ طاہر سیف الدین اور اُس کی جماعت مذہب تشیع کے بہت سے فرقوں میں کا ایک خاص فرقہ ہے۔ اور اس فرقہ میں اور شیعہ امامیہ میں اس امر میں تو اتفاق ہے کہ ائمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار فرض ہے۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی ایک کو بھی امام مفترض الطاعۃ نہ مانے گا۔ خواہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہو یا نہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتا اور کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ بلکہ ضال و مضل ہے اور ابدالآباد کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ (چنانچہ اسی اصول کی بنا پر شیعہ امامیہ اثنا عشریہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص خلفاء راشدین امہات المومنین مثل عائشہ صدیقہ و حفصہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہما کو نعوذ باللہ کافر و منافق اور ابدالاباد کے لئے دوزخ میں
رہنے والے وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم
ان یقولون الا کذبا، مگر ان دونوں فرقوں میں یہ اختلاف ہے۔ کہ عام
شیعہ ائمہ کے بعد کسی کو مفترض الطاعۃ نہیں جانتے اور اسکی اطاعت کو
مثل اطاعت ائمہ واجب نہیں مانتے۔ برخلاف طاہر سیف الدین اور اسکی
جماعت کے کہ وہ ائمہ کے سوا نائبین ائمہ کو بھی مفترض الطاعۃ مانتے اور انکے
نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں پس اصل مسلۂ تکفیر اہل اسلام میں دونوں
گروہ متفق ہیں۔ کیونکہ اتنی بات دونوں فرقے مانتے ہیں۔ کہ جو شخص ائمہ
کو نہ مانے کافر ہے۔ مگر اسکی تفصیل میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ وہ یہ کہ
طاہر سیف الدین کا گروہ نائبین ائمہ کو بھی مثل ائمہ مفترض الطاعۃ کہتا ہے
اور فرقہ شیعہ امامیہ اسکا انکار کرتا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ دراصل
شیعہ اور طاہر سیف الدین کا گروہ دو نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک ہی جڑ کی دو
شاخیں۔ اور ایک ہی سرچشمہ سے سیراب ہونے والے ہیں۔ جب یہ معلوم
ہوگیا۔ تو اب سمجھنا چاہیئے کہ مسلۂ افتراض اقرار امامت ائمہ جسکی بنا پر فرقہ
شیعہ (خواہ وہ گروہ طاہر سیف الدین ہو یا شیعہ امامیہ) جماہیر اہل اسلام
مثل امہات المومنین و جمہور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و محدثین و ائمہ
مجتہدین و علماء و جملہ اہل اسلام کی تکفیر کرتا ہے۔ اسلام میں اسکی کچھ اصل
نہیں ہے۔ نہ یہ قانون خدا کا ہے نہ رسول کا نہ حضرت علی کا نہ امام حسن
کا اور نہ امام حسین کا اور نہ کسی اور امام کا۔ بلکہ یہ اصول ایک یہودی جماعت
کا نکالا ہوا ہے۔ جسکا مقصود اسلام میں رخنہ اندازی اور اسکی شان و شوکت
کا مٹانا تھا (چنانچہ رجال ابوعمر کشی جو کہ مذہب تشیع کی ایک معتبر کتاب ہے

Marfat.com

اس سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے اور علماء اسلام نے اسپر زبردست بحثیں کی ہیں
اور چونکہ طاہر سیف الدین اور گروہ شیعہ دونوں اس اصول کو مانتے اور اس
کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور اسطرح وہ قرآن کریم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین اور دیگر جملہ اہل اسلام کے اعتبار کو صدمہ پہنچا کر
منافقین یہود کی تائید اور مذہب اسلام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ بنا بریں
مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بطور مدافعت اور بغرض حفاظت دین الٰہی
نہ بقصد دل آزاری و جنگ و جدل اس باطل اصول کے حامیوں کے (خواہ
وہ طاہر سیف الدین ہوں یا شیعہ امامیہ) ان دھوکوں سے لوگوں کو مطلع
کریں جو کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کے لئے عمل میں لاتے ہیں
اور اپنے وعظوں اور رسالوں میں ان باطل اصولوں کی خوب قلعی کھولیں
جو کہ جماعت منافقین نے تخریب اسلام کے لئے بنائے ہیں۔ تاکہ وہ مسلمان
جو بسبب نا واقفیت کے اپنا دین برباد کر لیتے ہیں گمراہی سے محفوظ رہیں۔
اور اسمیں امکانی کوشش سے کام لیں۔ اور ہرگز غفلت نکریں۔ خوب یاد رکھو
کہ جسطرح طاہر سیف الدین کے فتنہ سے لوگوں کو بچانا ضروری ہے بیشک
بلکہ اس سے زیادہ شیعوں کے فتنہ سے بچانا ضرور ہے مراسلہ ہذا میں بہت
بڑی غلطی جس سے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔
یہ کی گئی ہے۔ کہ شیعوں کو اسلامی فرقہ تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ ان میں اور طاہر
سیف الدین میں کچھ فرق نہیں۔ کیونکہ طاہر سیف الدین نے اگر مسلمانوں
کو ایک رسالہ میں کافر کہا ہے تو شیعہ سیکڑوں کتابوں میں ان کو کافر کہتے ہیں
اور طاہر سیف الدین نے اگر ایک رسالہ شائع کیا ہے تو شیعہ اس قسم کے سیکڑوں
رسالہ چھاپتے اور شائع کرتے ہیں۔ نیز طاہر سیف الدین نے اگر چند مسلمانوں کا

Marfat.com

نام لیکر اُن کو گمراہ وغیرہ کہا ہے۔ تو شیعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و خلفاء راشدین و امہات المومنین کو ہر روز کافر و منافق کہتے ہیں۔ اور طاہر سیف الدین کی قلیل جماعت اگر دس پانچ مسلمانوں کو گمراہ کر سکتی ہے تو شیعوں کے کروڑوں افراد لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں پس مراسلہ میں طاہر سیف الدین کے مظالم کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانا۔ اور شیعوں کو اسلامی فرقہ کہکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

ہمارا مقصود یہ نہیں ہے۔ کہ ہم صاحب مراسلہ کی نیک نیتی پر اعتراض کریں۔ کیونکہ ہم اُن کے درد دینی کی تہ دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حمایت حق کی مزید توفیق عطا فرماوے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف اس قدر ہے۔ کہ غالباً اُن کو شیعوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ اس لئے ان کی تحریر میں یہ نقص موجود ہے ورنہ امید ہے کہ اگر اُن کو شیعوں کے حالات کا صحیح علم ہو جاوے۔ تو جس حمیت دینی سے وہ طاہر سیف الدین کے مقابلہ میں کام لیتے ہیں اُسی حمیت سے وہ شیعوں کے مقابلہ میں کام لیں گے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں۔ اور ان میں جسقدر اختلاف ہے۔ اس کا مسلمانوں سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق باہمی نزاع سے ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس فتنہ کو تحریراً و تقریراً روکنے کی کوشش کریں۔ جو طاہر سیف الدین اور فرقہ شیعہ اسلام میں برپا کر رہا ہے۔ اور اپنے ظاہری دعوئی اسلام سے مسلمانوں کو دھوکا دیکر ان کو اطاعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکالنا۔ اور منافقین یہود کی حلقہ بگوشی میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ حفظ اللہ المسلمین من شرہم۔ یہ گفتگو تو مذہبی پہلو سے تھی۔ رہا قانونی پہلو اسکے متعلق ہم کچھ نہیں

Marfat.com

لکھنا چاہتے۔ کیونکہ یہ کام قانون داں اصحاب کا ہے۔ اور ہم کو قانون کے متعلق واقفیت نہیں ہے۔ لیکن اتنا کہدینا ضروری ہے کہ مسلمانوں کے لئے اس فتنہ کا ہر جائز تدبیر سے روکنا ضروری ہے۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضی آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ القاسم دیوبند رمضان ۱۳۳۲ھ ہجری کی رائے

مسلمانوں میں خصوصیت کے ساتھ مذاہب کی ایجاد جسقدر ہو رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ دردمند دلوں کے لئے نہایت ہی قابل تاسف ہے مذہب اُن کے نزدیک ایک ایسی چیز ہو گیا ہے کہ ہر ایک شخص کو اسمیں ترمیم و تنسیخ کا حق حاصل ہے بلکہ اگر کوئی اور چیز ایسی نہ ملے کہ جس سے شہرت حاصل ہو تو دین کی چوٹ یہ کہدینا شہرت کا آسان نسخہ ہے کہ طاعات و عبادات کے ہزاروں طریقے حاصل ہونیکے بعد بھی ہمکو نہ ماننے والا جہنمی ہے اسی سلسلہ میں مرزائی اہل قرآن وغیرہ داخل ہیں۔ کچھ دن ہوئے کہ ہمکو ایک مذہب بنام مصطفوی کی اطلاع موصول ہوئی ہے اور صاحب مذہب کا دعوی ہے کہ میں اس مذہب کا موجد ہوں جو کچھ عقائد اسمیں ظاہر کئے گئے ہیں وہ جس درجہ کے لچر اور پوچ ہیں اُس سے کوئی سلیم طبیعت ناواقف نہیں رہ سکتی ہے۔ ذیل کی تحریر سے آپکو ایک نئے مذہب کا پتہ چلیگا جسکو دیکھکر بجز اسکے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا جاوے اور کیا کہا جا سکتا ہے اسوقت ہم اس تحریر کی اشاعت پر اکتفا کرتے ہیں اگر خداوند عالم کی توفیق نے مساعدت کی تو آئندہ بھی اسپر کچھ لکھیں گے۔

Marfat.com

داعی الی الفساد

اخبار خطیب دہلی کی رائے

بوہروں کے ملا صاحب کی نسبت سُنا کرتے تھے کہ انکو داعی الی اللہ ہونیکا دعوی ہے مگر اس تنقید کی عبارت اگر درست ہے اور جو جو اقوال ملا صاحب کی کتاب کے ریویو مذکور میں اقتباس کے گئے ہیں وہ صحیح ہیں تو ایک ثالث حیثیت رکھنے والے شخص کو مجبوراً کہنا پڑیگا کہ ملا صاحب داعی الی اللہ شاید اپنے دل میں ہونگے ورنہ اپنی اس زیر بحث تصنیف کے سبب تو وہ داعی الی الفساد معلوم ہوتے ہیں۔

ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ سے جو داعی اور جس قسم کی دعوت ہے اسے مراد ہے وہ ضرور نور الحق ہمیں کے مصنف کو قیامت تک نصیب نہیں ہوسکتی کہ خدا کے راستہ کی طرف پکارنیوالا ایسا درشت نویس اور سخت گو نہیں ہوا کرتا جیسا کہ ملا صاحب اپنی تصنیف سے معلوم ہوتے ہیں انہیں اہل سنت والجماعت فرقہ کو کافر اور دوزخی کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی اور ایک کلمہ گو قوم کی تکفیر میں ان کے داعی پن کو کونسا سرخاب کا پر لگتا تھا۔ جو انہوں نے فین ضرورت اتحاد کے زمانہ میں یہ آتش فساد روشن کردی مسلمانوں کی بدقسمتی پر کون چشم پر آب نہو جائیگا۔ جب ان کے پیشواؤں اور دینی رہبروں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ رات دن اتفاق تفرقہ اندازی کے افکار میں مصروف نظر آتے ہیں تو عوام بیچارے اگر نفاق وخانہ جنگی میں مبتلا ہوں تو تعجب نہ کرنا چاہیئے جسم کے پھوڑے میں نشتر دینا تندرست حصہ کی مدد کرنا ہے اسواسطے ہم تنقید نگار کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ اہل سنت کے علماء اس کتاب کی [illegible]

Marfat.com

اور اپنی دلی نارضامندی ایسے مضامین کے خلاف ظاہر کریں۔ ہمکو امید ہے کہ تمام ہندوستان کے سُنّی اور ان شیعہ مسلمانوں میں ملا طاہر سیف الدین صاحب کے خلاف نفرت ظاہر کیجائیگی جنکو اس کتاب میں ناقابل برداشت الفاظ سے یاد کیا گیا ہے اور اظہار ملامت کے آئینی طریقے دلی جوش و خروش سے استعمال کئے جاوینگے اور دکھا دیا جائیگا کہ کل گو موحد مسلمان مردہ نہیں ہو گئے ہیں اور انکے حس تمیزی میں ابھی بہت کچھ جان باقی ہے (ایڈیٹر)

ناانتفاقی پھیلاؤ

روزانہ اخبار کانگرس دھلی ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء کی رائے

آج کے بہرۂ مراسلات میں ہم ایک تحریر درج کرتے ہیں جو بظاہر بالکل مذہبی معلوم ہوتی ہے اور واقعہ ہے بھی اس کا تعلق مذہبی مباحث سے اور ناظرین کو معلوم ہے کہ کانگریس کے کالم اس وقت تک مذہبی مناقشات اور فرقہ وار مناظرات سے بحمداللہ ہمیشہ صاف و پاک رہے ہیں۔

لیکن صاحب مراسلہ نے جو تحریر بھیجی ہے اس میں ایک ایسا پہلو بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم اس کی اشاعت اور اُسپر اپنے اظہار خیال پر مجبور ہو گئے ہیں اور اس کا وہ پہلو بالکل پولیٹکل ہے اور اس کی بنیادی اینٹ کانگریس کی اصول پالیسی کے اندر داخل۔

یعنی اقوام ہند کا اتحاد و اتفاق جو کانگریس کا سب سے پہلا اور سب سے زیادہ اہم مقصد ہے مراسلہ مذکور میں اسی نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔

ہم کو کسی فرقہ یا طبقہ کے مذہبی عقائد سے سروکار نہیں ہے اور اس میں دخل دینا گو یا خود اپنے مقصد اتحاد کو نقصان پہونچانا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ

Marfat.com

اپنے ایسے ذاتی عقائد کا ایسے طریقہ سے اظہار کرنا جو دوسرے فرقوں کی دل آزاری کا موجب ہو اور اس سے افتراق و نفاق پیدا ہو یہ ایک ایسا قبیح اور قابل سرزنش فعل ہے کہ نہ تو مذہباً و اخلاقاً یہ جائز ہے اور نہ قانوناً اس کا کسی کو حق پہونچتا ہے اور ملکی مفاد اور حب وطنی کے لئے تو یہ سم قاتل ہے۔

صاحب مراسلہ نے ملا سیف الدین طاہر صاحب کی جس کتاب کے حوالے اپنی تحریر میں نقل کیے ہیں اس میں کلام نہیں کہ اگر وہ کتاب میں موجود ہیں ہو اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ نہ ہوں) تو یہ طرز تحریر اور ایسے آراء افکار اور عقائد و خیالات کا اظہار یقیناً دیگر فرق اسلامیہ کے لئے حد درجہ موجب ناگواری و دل آزاری ہو سکتے ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ملا صاحب کی اس کتاب کے خلاف اخبارات میں جو ایجی ٹیشن کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر طبقوں اور حلقوں میں اس کتاب سے برہمی اور غم و غصہ کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں اور صاحب مراسلہ نے جس طریقہ پر اس کی اشاعت کا حال لکھا ہے کہ یہ سر منبر پڑھکر لوگوں کو سنائی جاتی ہے اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ مبادا ملا صاحب کے متبعین اور دیگر طبقات اسلامیہ میں اور زیادہ بغض و عناد کی اسپرٹ نہ پیدا ہو جائے جو بالآخر افسوسناک اور ناخوشگوار نتائج کے نکلنے کا موجب ہو۔

اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو گئی تو اس سے زیادہ ملک و قوم کی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ تمام ہندوستان یک جان و دو قالب ہو رہا ہے اور اپنے متضاد متناقض عناصر مذہبی میں اتحاد و یکجہتی کا ثبوت دے رہے ہیں جن میں بظاہر اتحاد و اتفاق ممکن نظر نہ آتا تھا جب وہ باہم شیر و شکر ہو گئے ہیں تو مسلمانوں میں ایک طبقہ کے مقتدا

Marfat.com

اور رہنما کی طرف سے ایسی منافرانہ اور دشمن جرات کا اظہار کرنا حد درجہ افسوسناک اور باعث رنج والم ہے۔ یہ وقت تو وہ تھا کہ تمام مباحث فراموش کر کے رکھدیا جاتا اور تمام قوائے عمل کو اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور اس کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے وقف کر دیا جاتا مگر ہم دیکھتے ہیں اور نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ ملا سیف الدین طاہر نے نہ تو مصلحت وقت کو پہچانا اور نہ عقل و دانائی سے کام لیا اور نہ اس اخلاقی و مذہبی فرض کو محسوس کیا جو دوسری جماعتوں کی حسیات و جذبات کو صدمہ نہ پہونچانے کے متعلق ہر ایک انسان پر عائد ہوتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اپنے متبعین کے سوا باقی تمام اسلامی فرقوں کو کافر و مشرک اور دوزخی و جہنمی قرار دینا ایک ایسی ملعون جسارت ہے جس پر جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے۔

چونکہ ہمارے نزدیک ایسی مطبوعات سے باہمی منافرت پیدا ہونے کا قوی امکان ہے اور اتحاد و اتفاق کے مقدس مقصد کو اس سے سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اس لئے اگر ہم بھی اپنے دیگر معاصرین کی طرح گورنمنٹ کی توجہ اس کتاب کی طرف دلائیں تو نامناسب نہ ہوگا۔

بہترین صورت تو یہ ہے کہ خود جناب ملا صاحب اس کتاب کو واپس لیلیں اور اس کے نشر و اشاعت کو موقوف کر دیں اور اپنے متبعین کو بھی منع فرمادیں اگر ایسا کیا گیا تو ہمیں امید ہے کہ ان کے اس طرز عمل کو تمام اسلامی طبقوں میں امتنان و تشکر کی نظر سے دیکھا جائیگا۔

چونکہ حکومت نے اصولاً اتحاد و اتفاق کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے اور منافرت پھیلانے والے لٹریچر کو قابل ضبطی سمجھتی ہے اس لئے آخری صورت میں یعنی اگر

Marfat.com

ملا صاحب از خود منشائے حکومت کو پورا کرنے سے قاصر رہیں تو ہمارے خیال میں حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کتاب کو ضبط کر کے پریس ایکٹ کی تحسین و ستائش کا پہلو بھی نمایاں کرے۔

ضبط کر لینے کے قابل

جناب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سابق ڈپٹی کمشنر علاقہ دکن و مصنف تاریخ بیجاپور۔ و اصلاح معاشرت وغیرہ کتب کثیر و مشہور۔ و فرزند و جانشین جناب شمس العلماء مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی مترجم قرآن شریف و مصنف کتب کثیر کی رائے یہ ہے۔

ملا طاہر سیف الدین صاحب کی کتاب ضوء النور الحق المبین دیکھی۔ یہ وہی کتاب ہے کہ جس کی بابت اکثر اردو اخباروں میں بحث ہو رہی ہے اس میں بعض حصے ایسے ہیں جن میں سنیوں کو بالعموم کافر کہا گیا ہے اور اُن کے واجب الاحترام بزرگوں کو خاص کر حضرت سید جعفر احمد آبادی کی نسبت بہت سخت ناگفتہ بہ الفاظ استعمال کئے ہیں اور یہی سلوک امامیہ فرقے کی نسبت بھی کیا گیا ہے۔ ہر فرقے کا پیرو خواہ وہ دوسروں کے نزدیک کافر اور بُت پرست اور بد تر سے بد تر طریقے کا پابند کیوں نہ ہو یہ حق جائز طور پر رکھتا ہے کہ اپنے عقائد کے محاسن اور خوبیاں دوسروں کے سامنے پیش کرے اور ان کے خیالات مخالفانہ کو موافق کرنے میں سعی کرے لیکن کسی کو احد من الناس اخلاقاً قانوناً اور مذہباً یہ حق نہیں ہے کہ دوسرے فریق یا اُس کے اُن بزرگوں کو جو تعظیم سے یاد کئے جانے کے قابل ہیں اور ایک لفظ بھی سخت کہے یا لکھے

Marfat.com

کیوں کہ کسی دوسرے کو بُرا کہنے سے ہم اپنے بھلے ہونے کا ثبوت نہیں دے سکتے بلکہ ہم خود اپنی اخلاقی کم زوری کا بہت زور سے اعلان کرتے ہیں۔ مذہب کا بہترین فائدہ درستی اخلاق ہے۔ اگر ہمارے مذہب نے ہم کو یہی سکھلایا کہ ہم دوسرے پیشوایان دین کو جن کے قدم قدم ایک بہت بڑا گروہ بنی آدم کا چلتا ہے بُرا بھلا کہکر دل ٹھنڈا کرلیں تو ضرور یہ کہنا پڑتا ہے کہ اُس مذہب نے بالکل اچھی تعلیم نہیں دی اور کبھی ایسا مذہب پیروی اور تقلید کے قابل نہیں ہے جو دوسروں کی بُرائی سے اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ فرض کرو کہ ہمارے کسی بہت بڑے بزرگ کو فرقہ مخالف نے سخت کلامی سے یاد کیا تو اس سے یہ کب ثابت ہوسکتا ہے کہ تُم یا تمہارے پیرو اچھے ہیں بلکہ اُس سے تمہارے ہی نفس کا ضرع اور تمہارے ہی دل کا کھوٹ ظاہر ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مصنف رسالہ نے جو طریقہ استدلال کا اختیار کیا ہے وہ سُنّی اور شیعہ دونوں فرقوں کا سخت دل دکھانے والا ہے اور قطع نظر انسانیت کے قانوناً بھی کوئی ایسی تحریر جو کسی دوسرے مذہب کی توہین کرے یقیناً ضبط کرلینے کے قابل ہے اور مجھکو شک نہیں ہے کہ یہ دل آزار کتاب اگر باقاعدہ طور پر گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی جائے گی تو کم سے کم اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی اشاعت ممنوع قرار پائے گی۔ خاکسار بشیر الدین احمد کان اللہ لہ ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء

مولانا رشید الخیری صاحب دہلوی نامور مصنف کی لکھی ہوئی فریاد

خاک یثرب میں آرام کرنے والے بادشاہ ایک ادنیٰ کنیز فریادوں کی گٹھری ہاتھ میں اور التجاؤں کا انبار سر پر لئے در دولت پر حاضر ہوئی ہے آقا کلیجہ چھلنی

Marfat.com

اور آنکھیں ناسور ہیں زخموں نے برس برس کر جان پر بنا دی۔ ہوش گم حواس سلب اور عقل زائل ہے مولا صدقہ پاک خون کے ان قطروں کا جو اُحد کی لڑائی میں دندان مبارک سے گرے مالک طفیل اون فاقوں کا جنہوں نے شکم مبارک پر تین تین پتھر بندھوا دیئے میری التجا سُن میری فریاد کو پہونچ میری لگی کو بجھا۔

دُور سے اے آقا بڑی دور سے کلیجہ کا داغ لیکر آئی ہوں، دریا چیر کر پہاڑ توڑ کر خاک چھانکر اور پیر پیدل کر بمبئی سے چلی اور یہاں پہونچی یہ جسم اس دربار سے یہ سر اس زمین سے ہٹتے اور اوٹھنے والا نہیں مانگونگی اور لونگی رد دونگی اور پاؤن گی لونگی اور لیکر جاؤنگی۔

زندگی کی کٹھن منزل میں عدوئے ازلی شیطان رجیم نے قدم قدم پر دگمگانے کی کوشش کی تکلیفوں نے ہمت پست کی مصایب نے چھکے چھڑائے تو قنات ناامیدی سے بدلیں منزل مقصود پیش نظر تھی کامیابی کے طلائی برج آنکھ کے سامنے جھلملا رہے تھے لیکن دشمن جانی نے اپنی کرنی میں کسر نہ چھوڑی روشنیاں تاریکی کے پردہ میں چھپیں سرسبز و شاداب پودے جل بھن کر آنکھوں کے سامنے خاک ہوئے سیاہ گھٹائیں سر دنپر جھومیں کالے بادل دہائیں دہائیں برسے باد و باران کے طوفان نے اوپروں کی بہار لانے ہوا کے زور نے پانی کے شور نے بجلی کی چمک نے بادل کی کڑک نے طلب صادق میں فرق نہ آنے دیا اسلام کی شمع نورانی ہاتھ میں تھی دل ان پاک الفاظ پر جو تیرے اے آقا تیرے دہن مبارک سے نکلے اور ہوا میں گونجے قربان تھا مصیبتیں راحتیں بنیں اور زہر کے گھونٹ شربت نکلے۔

شوہر جو زندگی کا رفیق اور خدائے مجازی تھا ایک رات میں ہمیشہ ہمیشہ کو جدا ہو گیا مگر اے مولا اے ہادی تیوری پر بل نہ آیا موت صبر کے ساتھ

Marfat.com

دیکھی اور نیچہ شکر کے ساتھ بھگتا گردن تیرے ارشاد کے موافق مشیت کے روبرو جھک گئی اور آج تک زبان شکوہ و شکایت سے آشنا نہیں وہ دونو کلیجہ کے ٹکڑے جو اس گوشت سے اور اس پوست سے اس خون سے اور وہ سے پلے اور تیرے چشم زدن میں بکھیاری ماں کی گود خالی دل ویران اور گھر سنسان کر کے چل میں جا سوئے لیکن مخبر صادق اے انسان کامل وہ فرشتے شاہد ہیں کہ مالک حقیقی کے احکام کی تعمیل میں فرق نہ آیا۔ مولا چاند سے ٹکڑوں نے اس گود میں دم توڑا معصوم آنکھیں ان ہاتھوں میں ابدی نیند سوئیں لیکن شکر کے سوا زبان سے کچھ نہ نکلا۔ جن چھاتیوں کا دودھ موتی نے خشک کر دیا آج اونسے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ جو دل اے خدا کے محبوب تیری محبت کا گہرا تھا جس تو تھا اور کچھ نہ تھا اب اوسمیں آگ بھڑک رہی ہے ایک زخم چھوٹ ہو رہا ہے اس آگ میں قیامت ہے اس زخم میں چھ کے ہیں۔

تو اسکو وہ توجہ آن کی آن میں عرش معلی تک پہونچا خدا کے پیارے امت کے دلارے تو وہ تو جسنے مرض الموت میں بھی امت کو فراموش نہ کیا۔ واسطہ اس درود کا جو خدا اور خدا کے فرشتے تجھ پر بھیجتے ہیں تصدق اس رات کا اور اس دن کا اور اوسوقت کا جب تیری پاک صورت کا دوسرا عاشق خاردشت محشر اور ڈال محشر کے تمام اعمال قربان کرنے کو موجود تھا رحم کی نگاہ سے کرم کی نظر سے میرا دعوی سن میرا فیصلہ کر۔

آقا اس دل میں زخم ہیں ان زخموں میں ناسور ہیں ان ناسوروں میں کیڑے ہیں وہ کروڑ جنکا ایمان توحید و رسالت تھا ہوائے نفس سے مغلوب ہو کر ابلیس کے بہکانے میں پڑ کر لالچ کی زنجیروں میں جکڑ گیا اور تیری امت کے

Marfat.com

ان نیک افراد کو جو مقرب بارگاہ صمدی ہو کر فقیروں اور غلاموں سے بدتر زندگی بسر کر گئے مطعون کرتا ہے۔

رحم رحم مولا رحم ..... آقائے نامدار محمد جیسی گنہگار کو یاد رہے پر پہنچانیوالی وہ مبارک ہستی جو حضرت جعفر رح کی صورت میں جلوہ گر ہوئی جسکا کوئی قدم دائرہ شریعت سے باہر نہ نکلا جو خدا کا بندہ تیرا عاشق رشد باری کا فرمان بردار تیرے احکام کا غلام تہا اسوقت ایک نفس پرست مسلمان کے حملوں کا شکار ہے۔

بوہروں کے بڑے ملا طاہر سیف الدین نے اپنی چرب زبانی سے الفاظ کی رو سے ادا نہیں ہو سکتے۔ دنیا اسکے دلپر دولت اسکی آنکھوں پر شیطان اسکے ارادہ پر یہاں تک غالب آیا کہ وہ اپنی مشہور کتاب ضوء النور الحق المبین میں کہتا ہے کہ سینوں کا کلمہ قبول نہیں ہوتا انکے منہ پر مارا جاتا ہے سرکار وہ قوم جسکی محبت نے قلب مبارک کو پروردگار روح کے وقت بھی مضطرب رکھا وہ امت جسکی یاد عبادت الہی میں بھی ہاتھ سے نہ گئی اسوقت مکار ملا اور جھوٹے علما کے ہاتھوں یہ باتیں سن رہی ہے۔ کتاب جو اس قوم کی ہر فرد کا مخزن ہے ہر ہر ممبر ملک کے حکم سے پڑھی جاتی ہے اور اس دربار کا ادنی غلام اس سرکار کا معمولی خادم حضرت جعفر رح نعوذ باللہ خناس شیطان و مکار ابلیس بنایا جاتا ہے۔

آنکھیں پھوٹ جاتیں اس سے پہلے کہ میں اس کتاب کو پڑھتا کان بہرے ہو جاتے اس سے قبل کہ میں یہ الفاظ اپنے کان سے سنتا زبان گونگی ہو جاتی اور میں مر جاتا زمین شق ہو جاتی اور میں سما جاتا کاش میں کبھی پیدا ہی نہ ہوتا اور نہ جانتی کہ اسلام کا سچا شیدا ایک مکار انسان کے منہ سے یہ الفاظ

Marfat.com

مخاطب ہوتا ہے۔

مولا! جو دل شوہر کے فراق اور بچوں کی موت پر صبر و شکر سے آگے نہ بڑھا اسوقت اسکے پھپولے اس سرکار میں حاضر ہوئے ہیں آقا بیوہ ہوں ملک بے وارثی ہوں بے وارثیوں کے وارث رانڈوں کے والی تیرے سوا کس سے کہوں یہ آگ بھڑک رہی ہے یہ شعلہ تڑپا رہا ہے ہوک اٹھتی ہے مگر خاموش ہوں کلیجہ پھٹتا ہے مگر اُف نہیں کرتی۔

للہ میرے آقا للہ خدارا میرے مالک خدارا دکھا دے اس فریاد کا نتیجہ سنا دے اس التجا کا انجام۔

ملکہ زبیدہ امین کے قتل پر طاہر کی فریاد ماموں کے پاس لیکر گئی وہ ہارون کی بیگم تھی میں تیری کنیز ہوں مجھے اس دربار سے بہتر اس گھر سے اعلیٰ حاکم کوئی نہیں۔

کہ میں اس طاہر کے مظالم کی داستان سناؤں طلائی گنبد اور خاک پشت میں آرام کرنیوالے محبوب نیک اور بدمیرا اور غریب شہ زور اور کمزور تیرے حضور میں ایک ہیں مجھ دُکھیاری کی بپتا سُن اور میرا فیصلہ کر کر مولا میرا فیصلہ وہ جہاں کے بادشاہ غریب اور فقیر ہوں اپاہج اور مظلوم ہوں میرے کپڑوں میں پیوند میرے پیٹ کو فاقہ ہے ضرور ہے لیکن مسلمان ہوں کلمہ توحید کی پڑھنے اور تیری نام کی جپنے والی دنیا میری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی مسلمان میری صدا امر کان نہیں دھرتے مگر..... اور کہتے اتنا کہکر سجدہ سے سر اوٹھایا آسمان کی طرف دیکھا سیلی چٹکٹ کرتی ہٹائی اور کہا۔

ملاطاہر کے ساتھ کیا جماعت اور دولت کا ڈھیر ہے میرے سامنے خونکا

Marfat.com

فوارہ اور محض صداقت میری درخواست حبیب اکرم کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں پہونچی مفلس ہوں اس قابل نہیں کہ اس مزار اقدس پر ایک پیسہ کے پھول بھی چڑھا سکوں فاقوں کے مارے جسم کے یہ چند خون کے قطرے ہیں انکو قبول فرما اور مصیبت زدہ کے زخم پر رحم کی مرہم رکھ دے۔

احکم الحاکمین تجھے معلوم ہے کہ طاہر کے ساتھ جم غفیر اور میں تن تنہا شہنشاہ حقیقی اسکے پاس دولت ہے اور میرے ہاتھ میں طیبہ کی خاک وہاں زندگی کی بہار ہے اور میرا کلیجہ داغدار ادھر جوانی کا غم اور بڑھاپے کی نخوت غربت اور دولت ادھر بیکسی اور بے بسی فقر کی کیفیت اور مجبوری کی حالت لیکن سچے بادشاہ تیری قدرت کے کرشمے آنکھوں سے دیکھے اور کانوں سے سُنے۔ تیری حکومت اٹل تیرا فیصلہ سچا تیرا غضب قیامت تیرا عذاب آفت۔

آ میرے سامنے آ۔ دل جلی ہوں، سن میری فریاد سُن) بدنصیب ہوں زخم کا پہایا تیرے در تک لایا اور طاہر کی ستائی تیری دہلیز پہ آئی کلیجہ کا داغ تیرے سامنے اور داغ کی چمکیں تیرے روبرو ہیں فیصلہ کر حق و باطل کا صدق و ریا کا خلوص و مکر کا دولت و فقر کا۔

چھپ نہیں سکتے آ، جانتی ہوں اچھی طرح پہچانتی ہوں بہت اچھی طرح، طوفان نوح کی لہروں میں تو تنہا فرعون کی غرقابی میں تیری طاقت تھی شداد کی موت میں تیری قدرت تھی یعقوب کی سننے والا تو تھا۔ ابراہیم کو بچانے والا تو تھا اپنے یوسف کی شیدائی میں تیرے یوسف کی شیدا ہوں وہ بڑھاپا لیکر آئی اور جوانی پاکر گئی میں ظالم کی

Marfat.com

ماری حاضر ہوئی اور رحیم کی عنایت لئے باہر جاوں گی۔

فریادن کی آنکھ سے آنسو کی لڑیاں زار قطار بہہ رہی تھیں تڑپتی تھی لوٹتی تھی اور چھاتی میں گھونسے مارتی تھی موذن نی مغرب کی اذاں دیکر روزہ روشن کو وداع کیا مسلمانوں کے سر خدائے واحد کے حضور میں عجز کے ساتھ جھکے نماز ختم ہوئی چاندنی چھٹکی ہوئی تھی بدنصیب عورت کی نگاہ آسمان پر تھی کہ مزار اقدس کے شرق سے ایک نورانی صورت نمودار ہوئی رحم کا ہاتھ آگے بڑھا کر مظلوم خاتون کا سر اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا اسمان وزمین تیری فریاد سے تھرا اٹھے خلوص کی چشمے تیرے قدموں سے پھوٹ رہے ہیں اور صداقت کے پھول تیری زبان سے جھڑ رہے ہیں تیری التجا ہونٹوں سے نکلی اور عرش معلیٰ پر پہونچی فرشتونکی قطار تیرے صبر کی شاہد تھی حوریں تیری بے کسی پر رو رہی تھیں اور عالم بالا کا ہر ذرہ تیری فریاد پر کانپ رہا تھا مظلوم عورت خدا اور خدا کا وعدہ تیرے ساتھ ہے صبر کر اور انجام دیکھ دنیا تماشا گاہ نہیں درس عبرت ہے یہ بیوفا سیلہ کذاب اور اسود عنسی جیسے مدعیوں کو خاک میں ملا چکی نمرود اور ہامان جیسے شقی اسکے ہاتھوں تہ وبالا ہو گئے فرعون اور شداد جیسے نکرہ ام اسکی بدولت پامال ہوئے قدرت کے قانون اٹل ہیں خدا کی قدرت لچکی ہے اسکے انتظام درست ہیں ظاہر جیسا مفسدوں کے غضب سے بچنے والا نہیں کوئی شہادت امام سے خوش ہو چکا ظاہر جعفر کے تبرے اور سنیوں کی گالیوں سے خوش ہوئے تیرے آنسو کے ہر قطرہ پر تیری آہ کے ہر حصہ پر دنیا کے فانی خزانے

Marfat.com

فدا اور قربان صبر کی دیوی آنکھ اوٹھا اوپر دیکھ فرشتے اپنے دامنوں سے تیرے آنسو پونچھنے آرہے ہیں جاو اپس جا تیری دعا قبول اور تیری التجا منظور فرعون اپنی جماعت کا شداد اپنی کثرت کا اور قارون اپنی دولت کا تماشا دیکھ چکا اب طاہر اور اسکی امت خدا کی قدرت دیکھ لیگی۔

دھمکانے میں تقیہ

از خطیب دہلی ۱۴ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

تقیہ کی یہ نہایت دلچسپ مثال ہے کہ ایک گمنام صاحب نے جو غالباً بوہروں کے ملا صاحب کی ذریت میں ہونگے اخبار خطیب کو خط بھیجکر دھمکایا ہے کہ اس نے ،، داعی الی الفساد ... کے عنوان سے ولی محمد سریادہ کی مراسلہ پر نوٹ کیوں لکھا۔

خطیب اس دھمکی کی کیا پروا کرسکتا ہے جو تقیہ کے پردہ میں دی گئی ہو اگر یہ دھمکی دینے والے خود ملا طاہر سیف الدین صاحب بھی ہیں تب بھی ان کی شکایت قابل سماعت نہیں ہے۔ کیونکہ گمنام تحریروں پر کوئی شخص بھی توجہ نہیں کرتا۔ اس خط میں تین باتیں ہیں ایک ایڈیٹر کے خلاف خفگی کا اظہار دوسرے یہ کہ ملا صاحب نے کتاب صرف بوہروں کے لئے لکھی ہے سُنّی اس سے کیوں بگڑتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ سنیوں نے بھی ملا صاحب کیطرح سخت اور دل آزار کتابیں شایع کی ہیں۔

پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ اگر خطیب نے اپنی رائے ملا صاحب کی کتاب کے خلاف ظاہر کی تو یہ اس کا فرض تھا اور کسی شخص کو حق نہیں ہے کہ وہ ادائے فرض سے کسی کو روکے۔

Marfat.com

دوسری بات کی بابت یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو چیز پریس میں چھپے وہ خاص نہیں ہوتی اور پریس ایکٹ کی گرفت میں آسکتی ہے اگر کوئی شخص گورنمنٹ کے خلاف کچھ چھاپے اور صرف اپنے ہم خیالوں میں تقسیم کرے تو وہ پریس ایکٹ کی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ملا صاحب کی کتاب میں صراحتاً ایسے الفاظ موجود ہیں جو نہر مجسٹی کی رعایا میں باہمی نفرت وحقارت و توہین پیدا کرتے ہیں اور پریس ایکٹ نے ایسی چیز کو قابل ضبطی قرار دیا ہے۔ خواہ وہ چیز عام طور سے تقسیم ہو یا خاص طریقہ سے قانون کی زد سے نہیں بچ سکتی۔

تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ سنیوں نے اگر کوئی کتاب ایسی لکھی ہے جس سے بوہروں کی دل آزاری ہوتی ہے تو ملا صاحب کو اس کے خلاف چارہ جوئی کرنی چاہئے۔ ہم بہت خوشی سے اور دلی صداقت سے سنی کتاب کی مخالفت پر بھی آمادہ ہیں یہ طریقہ پسندیدہ نہیں ہے کہ ملا صاحب بھی سنیوں اور اُنکے بزرگوں کو گالیاں دینے لگیں۔ یہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لینا ہے اور ملا صاحب اس ملک کے قانونی بادشاہ نہیں ہیں۔

مکتوب نویس صاحب میں کچھ صداقت ہے تو اپنے نام و پتہ سے محمد اسمٰعیل سریاؤ کے مراسلہ کا جواب اور ہمارے نوٹ کی تردید لکھیں ہم اسکو بے تامل درج کرینگے اسطرح تقیہ کی آڑ میں اخباروں کو دھمکانا مفید نہیں ہے کہ اخبار اس سے زیادہ بڑی بڑی دھمکیاں رات دن برداشت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

اب ہمیں ایک تحریر ملا صاحب کی بھی شایع کیجاتی ہے تاکہ معلوم ہو کہ وہ اپنی کتاب کی بابت کیا جواب دیتے ہیں اسکے بعد ایڈیٹر اخبار خطیب نے جو جواب لکھا ہے وہ بھی اسکے نیچے درج کرتے ہیں۔

Marfat.com

خطیب دہلی جلد ۹ ۲۲ مئی ۱۹۱۶ء
نمبر ۱۶

کشف حقیقت

ایک مضمون مفتریات، ورکذب بیانیوں سے بھرا ہوا کتاب ضوء النور الحق المبین کے خلاف آج کل اردو کے اکثر اخبارات میں بعنوان "دین الدین عند اللہ الاسلام" شائع ہو رہا ہے۔ اس کے لکھنے والے ولی محمد اسمٰعیل سریادہ صاحب ایک ایسے گمنام حضرت ہیں جن سے اُردو داں پبلک قطعی ناواقف ہے اور جنہوں نے آج تک کوئی اسلامی خدمت انجام نہیں دی نہ اب تک عیسائیوں کی دل آزار تحریروں اور آریوں کی دریدہ دہنی کے خلاف کبھی اپنی حمیت اسلامی کا اظہار کیا۔ نہ اُن علماء کے خلاف جن کا شغل شب و روز کفر و تکفیر ہے صدائے احتجاج بلند کی۔ نہ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ میرزائے قادیانی کے خلاف کبھی ایک حرف لکھا۔ نہ کبھی مسلمانوں اور حکام سے عرض فریاد کی کہ وہ علانیہ ڈنکے کی چوٹ تمام غیر احمدی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں تعجب ہوتا ہے کہ پھر حضرت سریادہ صاحب کا ایک ایسی محدود الاشاعت اور مخصوص فرقہ کی بلیغ عربی کتاب کے خلاف جس میں فاضل مصنف نے اپنے عقاید خاص اپنے گروہ کے لئے بیان کیے ہیں اور اس پر کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے) ایسا مہمل اور اشتعال انگیز مضمون لکھنا اور پھر اس کو تمام اردو اخبارات میں شایع کرانا کیا معنی رکھتا ہے۔

چرخ کوکب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں — کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

جنہیں واقعات کا علم ہے وہ تو جانتے ہیں کہ بیچارہ ولی محمد کو کیا پڑی ہے جو ایسی دردسری مول لیتا پھرے۔ یہ تو انہیں لوگوں کا کام ہے جنہیں طاہر سیف الدین صاحب سے خاص عداوت ہے اور جو چاہتے ہیں کہ

Marfat.com

بزرگ وصوف کے وقار اور جلالت مرتبہ کو صدمہ پہنچے۔ چنانچہ ان ہی مخالفین نے اس کتاب کے خلاف اسی نیت سے گجرات کے کئی شہروں میں چند مولویوں کے ذریعہ سے جلسے کرائے تھے۔ لیکن مخالفین بالکل ناکامیاب رہے انہیں لوگوں نے اس کتاب کو اس نیت سے بمبئی کی عدالت فوجداری میں ملزم ملا رحمت علی کی طرف سے پیش کیا تھا۔ جس کے متعلق ہم عدالت اور فاضل سنی ایڈیٹر رسالہ "اسلام" کی رائے ذیل میں درج کرتے ہیں جس سے لوگوں پر اس مضمون کی حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔ اور سر یادہ کے مہمل اور رکیک مضمون سے اُردو داں پبلک کو غلط فہمی نہ ہوگی۔ نفس مضمون کی وکالت اور لغویت کے متعلق ہم آیندہ صحبت میں تذکرہ کرینگے۔

بمبئی کی فوجداری عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں ملزم رحمت علی نے اپنی بریت کے لئے کتاب نور الحق المبین کو پیش کیا تھا۔ اور یہ ظاہر کیا تھا کہ اس میں بھی سخت الفاظ فاضل مصنف نے استعمال کئے ہیں۔ لیکن منصف مزاج مجسٹریٹ رائے بہادر جنی لال سیتل ڈوصاحب نے مقدمہ کے فیصلہ میں حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

"میں اس رائے پر آیا ہوں کہ ملزم نے سیدنا طاہر سیف الدین اور سنی مسلمانوں کے درمیان مشکلات پیدا کرنے کے لئے کتاب مذکور کو عدالت میں پیش کیا ہے۔ دراصل یہ کتاب سیدنا طاہر سیف الدین کے حکم و ہدایت سے شائع کی گئی ہے لیکن فروخت کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ اپنے مریدوں میں تقسیم کرنے کے مقصد سے شائع ہوئی ہے۔

رائے ایڈیٹر رسالہ اسلام

Marfat.com

مقدمہ مذکور میں ملزم کو عدالت سے دو ہزار روپیہ جرمانہ اور جرمانہ وصول نہ ہونے پر بارہ ہفتے قید سخت کی سزا اور ایک برس کے لئے نیک چلنی کی ضمانت کا حکم صادر فرمایا گیا۔

اس فیصلہ کو بہداران اسلام نہایت غور سے پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ سیدنا طاہر سیف الدین اور بوہرہ قوم کے خلاف سنی بھائیوں کو اشتعال دلانے کے لئے یہ ناجائز راستہ اختیار کیا گیا ترجمہ از رسالہ اسلام صفحہ ۳۴ مصنفہ منشی فتح خاں احمد خاں ایڈیٹر رسالہ اسلام۔

راقم

ایک رازداں

جو مراسلہ اوپر درج کیا گیا ہے اس کی نسبت خطیب یہ لکھنا مناسب سمجھتا ہے کہ ولی محمد اسمٰعیل کی شخصیت اگر مشہور نہیں ہے تو کشف حقیقت لکھنے والے کی طرح ،، راز محض ،، بھی نہیں ہے۔ جب مراسلہ نگار کو اپنا نام لکھنے کی جرات نہ ہوئی تو دوسرے شخص کی غیر ناموری پر اعتراض فضول ہے۔

خطیب کسی فریق کا طرفدار نہیں ہے۔ جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں تنقید کی دھمکی کے عنوان کے ماتحت لکھا گیا تھا کہ سر یاوہ صاحب کے بیان کی تردید بھی جائے ہم بخوشی اسکو شایع کرینگے۔ گو یہ مراسلہ تردید نہیں ہے بلکہ طعن و تعریض ہے تاہم اس کو بھی شایع کیا جاتا ہے۔

اگر سر یاوہ نے آریوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلاف قلم نہ اُٹھایا اور صرف ملا صاحب کی کتاب درشت و دل آزار کی قلعی کھولی تو کچھ گناہ نہیں کیا۔ کیونکہ ہر شخص کا ایک ہی کام ہوتا ہے۔ ملک میں صدہا لوگ آریوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلاف تردید کا کام کر رہے ہیں۔ سر یاوہ نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی رازداں کو لکھنا چاہیئے تھا کہ پردۂ زنگاری میں کونسا معشوق پوشیدہ ہے

Marfat.com

اور اس کے سید نانے یہ کتاب کیوں شائع کی ہے۔

ہم نہیں جانتے ملا رحمت علی کون ہیں اور کس بات کا فوجداری مقدمہ تھا اور ان کو سزا کس جرم میں دی گئی ہوگی۔ کتاب ضوء نور الحق المبین کو تو انہوں نے مثال میں ملا صاحب کے خلاف پیش کیا تھا۔ جیسا کہ فیصلہ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے پھر یہ فیصلہ سنیوں کو کیونکر مطمئن کر سکتا ہے جنکی ملا طاہر سیف الدین نے توہین کی ہے۔

خطیب مجسٹریٹ کی اس رائے سے متفق نہیں کہ چونکہ یہ کتاب فروخت نہیں ہوئی۔ صرف ملا صاحب کے مریدوں میں تقسیم ہوئی اسواسطے سنیوں کی دل آزاری اس سے نہیں ہو سکتی۔"

کیا مجسٹریٹ صاحب اس شخص کو بھی سزا کے قابل نہ سمجھتے جو کوئی باغیانہ کتاب لکھتا اور فروخت نہ کرتا بلکہ اپنے ہم خیالوں کو مفت تقسیم کرتا اور لکھدیتا کہ یہ فلاں جماعت باغی کے لیئے مخصوص ہے۔ یقیناً مجسٹریٹ صاحب کو پریس ایکٹ مجبور کرتا اور وہ ایسی کتاب لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے والے کو سزا دیتے پھر کیا وجہ ہے کہ اس پریس ایکٹ کے ایک حصہ کو انہوں نے پس پشت ڈالدیا جہاں لکھا ہے کہ ایسی چھپی ہوئی چیز جو ہز مجسٹی کی رعا کے ایک فرقہ یا چند فرقوں کے خلاف نفرت و عداوت کا جذبہ پیدا کرے وہ ایکٹ کی سزا یعنی ضبطی وغیرہ کی مستحق ہے۔ خطیب کو ابتک اس امر پر اصرار ہے کہ سنیوں اور شیعوں کا دل دکھانے والی کتاب مذکور ضبط ہونی چاہیئے۔ اور مصنف کو ایسی دل آزاری سے باز رہنے کی ہدایت ہونی ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

اگر یوپی کی ملا صلح کانفرنس میں ہوتے

خطیب دہلی ۷ مئی ۱۹۱۹ء

Marfat.com

مسلمانوں کو شکایت ہے کہ صلح کانفرنس میں انکی طرف سے کوئی قائم مقام پیش نہیں کیا گیا۔ ہر شخص اپنے مذاق اور اپنے خیال کے موافق قیاس دوڑاتا ہے کہ فلاں شخص مسلمانوں کا قائم مقام بنا کر صلح کانفرنس میں بھیجا جاتا تو اسلامی حقوق کی خوب ترجمانی ہوتی۔ کوئی کہتا ہے مسٹر محمد علی جائے کوئی کہتا ہے کہ مسٹر امیر علی کو مقرر کیا جاتا۔ کسی کی رائے ہے کہ سر آغا خاں اس کی اہلیت رکھتے تھے۔

وقت گذر گیا اور کسی مسلمان کی نامزدگی نہ ہوئی تو گھر میں بیٹھکر جی خوش کرنے کو خیالی پلاؤ پکانا کچھ زیادہ برا نہیں ہے۔ لوگوں نے مسٹر محمد علی مسٹر امیر علی سر آغا خاں کے لئے کھچڑی پکائی تو ہم بوہروں کے ملا طاہر سیف الدین صاحب کے واسطے قیاسی حلیم کیوں نہ پکائیں۔ کہ قیاسات و خیالات انشاپرداز قوم کے ہر حکومت نے آزاد رکھے ہیں۔ اور کوئی قانون خیالی لہروں کی گرفت کے خلاف نہیں بنایا گیا۔

مسلمانوں کی قوم لٹریری قوم ہے۔ شاید کبھی عملی ہو گی۔ انہوں کی زندگی ادبی اور انشائی خیالات کی خوراک سے بسر ہوتی ہے۔ اسی خیالی دسترخوان پر یہ قیاسی حلیم رکھا جاتا ہے۔

کہ اگر صلح کانفرنس میں داعی ابن داعی۔ ملا ابن ملا ہز ہولی نس مسٹر طاہر سیف الدین صاحب ادام اللہ علوھم مسلمانان عالم کے قائم مقام بنا کر بھیجے جاتے تو پیرس کی کانفرنس میں کیا کیفیت آتی۔

اگر ایسا ہوتا تو مسٹر ملا صاحب کہئے ہو کر یوں تقریر فرماتے۔

اما بعد۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میں آل محمد صلعم کا غلام ہوں۔ اور ہر وقت ان کا خدمت گذار۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب نور الحق المبین کے

Marfat.com

صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے۔ میں آل محمدؐ کا مملوک اور معتمد ہوں۔ ان کی تائید و امداد ہر لحظہ میرے پیش نظر رہتی ہے (جناب ملا صاحب اتنا کہنے پائے تھے کہ جلسہ میں سے آواز آئی) بالکل جھوٹ ہے۔ آپ نے آل محمد کی کیا اور کونسی خدمت کی؟ لاکھوں سیدزادے اور سیدزادیاں فاقہ کشی کرتی ہیں آپنے ایک کی بھی امداد و تائید نہیں کی اور ان کے نام سے خمس لیکر خبر نہیں کہاں خرچ کیا۔ آپ نے کتاب مذکور کے صفحہ ۱۶ پر امداد غیبی کل حین لکھا ہے اور یہ ایسا صریح اور بڑا جھوٹ ہے جس کی کچھ حد نہیں۔ آپ کجا کوئی آدمی بھی کل حین کی امداد پر حاضر نہیں رہ سکتا۔

صدر جلسہ نے معترض کو آڈر پلیز کہکر روک دیا اور جناب ملا صاحب نے اپنی تقریر کو پھر جاری فرمایا۔

حضرات و خواتین ادھر آواز آئی یہاں عورتیں نہیں ہیں آپ فیشن کی تقلید نہ فرمائیے میرا نام محمد طاہر سیف الدین ہے۔ میں بوہروں کا داعی اور پیشوا ہوں۔ مجھکو خدا نے وہ شان دی ہے کہ محض رسولؐ اور اسکے وصی اور امام زماں کا قبول کر لینا کافی نہیں ہوتا جبتک کہ میرے اوپر ایمان نہ لایا جائے۔ جو لوگ مجھ پر ایمان نہ لائیں اور میری اطاعت کا عہد نہ کریں وہ مومن نہیں ہو سکتے کہ بغیر مجھ پر ایمان لانے کے خدا اور رسول اور امام پر ایمان لانا بالکل بیکار و بے فائدہ ہے۔

صدر جلسہ نے ٹوکا کہ آنریبل اسپیکر ذاتیات کی طرف جا رہے ہیں اور یہ ایک طرح سے وقت کا ضائع کرنا اور جلسہ کو تھکانا ہے۔

جناب ملا صاحب نے فرمایا مائی لارڈ مجھے معاف فرمائیں ..... یہ جملہ معترضہ بہت ضروری تھا اور اس کے بغیر حاضرین کو میری نیابت کاملا اور قایم مقامی

Marfat.com

اصلیہ کا مرتبہ معلوم ہونا دشوار تھا۔ میں نے اپنی کتاب ضوء نور الحق المبین کے صفحہ ۳۵ پر اپنی ذات کے علاوہ قربت کو اسی واسطے واضح طور پر بیان کیا ہے گو اسپر اعتراض کیے جاتے ہیں اور اخبارات اسپر نکتہ چینی کرتے ہیں اور مجھکو خودستا کا خطاب دیتے ہیں۔ مگر میں اس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ کیونکہ مجھکو اپنے مقلدین کے دلوں پر اپنا اثر اور وقار قایم رکھنے کی بڑی ضرورت ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ بالشویکی ہوا انکو مساوات کی بہار نہ دکھادے اور اسلام کی آزادی کہیں انکو یاد نہ آجائے اور وہ مجھ سے برابری کا مطالبہ نہ کرنے لگیں اور کہیں یہ خیال نہ پیدا ہو جائے کہ اب آل محمد صلعم ان کی خود خدمت کو آمادہ ہے اسکو اپنے غلاموں اور مملکوں کے ذریعہ سے اپنی اور امت کی امداد درکار نہیں ہے اور وہ اسپر جدید نص پیش کرتی ہے۔

صدر جلسہ نے پھر ٹوکا کہ حاضرین آپ کی قدر و عزت سے آگاہ ہیں اور یہاں کوئی بوہرہ موجود نہیں ہے۔ آپ کا وقت ختم ہونے والا ہے۔

یہ سنکر عالیجناب ملا صاحب نے مسٹر ولسن صدر جمہوریہ امریکہ کو مخاطب کرکے فرمایا میں اصل مقصد پر دو منٹ میں آجاؤنگا۔ مسٹر ولسن جانتے ہیں اقوام کی لیگ ہر درد کی دوا ہے اور قوم سرمایہ سے تیار ہوتی ہے۔ امریکہ میں جمہوریت کی زندگی سرمایہ سے قایم ہوئی ہے اور اصلی آزادی اسکو ہے جو روپے والا ہو۔ میں خود ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ بہت روپیہ میرے پاس ہے اور اسی واسطے مجکو آزاد خیال کہا جاتا ہے (قہقہہ) میں درخواست کرتا ہوں کہ بن چھوٹی اقوام کو آزادی دلوائی جائے انکو روپیہ بھی دیا جائے تاکہ وہ حقیقی طور پر آزاد ہو جائیں۔

(صدر جلسہ نے کہا اپنے منصب اور مقصد کا خیال کیجئے آپ سے دوسری

Marfat.com

اقوام کا سوال نہیں ہے۔
ملاّ صاحب نے کہا۔ کہ یہ ایک مثال تھی اس ارادہ کی جسکو ظاہر کرنے کے لیئے یہاں کہا ہوا ہوں۔
میں مسلمانوں کی قوم کا نائب اور قایم مقام ہوں اور اں کو روپے کی بہت ضرورت ہے۔ اِن کی آزادی صرف یہ ہے کہ روپیہ بہت زیادہ انکے پاس ہو۔ جنٹلمین! میں کہدینا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں نے جبراً مجکو اپنا قایم بنا دیا ہے ورنہ میں کسی مسلمان کو اگر وہ بوہرہ نہ ہو اور بوہرہ ہی ۔۔ جو مجھپر ایمان رکھتا ہو مسلمان نہیں سمجھتا۔ اور میں نے اپنی کتاب طہور نور الحق پلیس میں صفحہ ۳۴ پر لکھدیا ہے کہ جو لوگ سنت جماعت ہیں اور امام کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ کلمہ ان کے منہ پر مارا جائیگا۔ اور ہرگز قبول نہوگا کیونکہ انہوں نے مجکو قبول نہیں کیا ہے اور میں نے شیعوں کی بابت بھی کچھ اسی قسم کا خیال آزادی سے ظاہر کردیا ہے۔ آپ میری کتاب مذکور کو دیکھئے جو برٹش انڈیا پریس بمبئی میں چھپی ہے اور جسکا نام میں اسوجہ سے نہیں لیتا کہ تاریخی اعداد نکالنے کے سبب ذرا وہ بڑا ہوگیا ہے اور اگر اسکو بار بار زبان پر لاؤنگا تو حاضرین کا وقت بہت ضائع ہوگا جس کا مجھے بہت خیال ہے کیونکہ میں وقت کی قدر کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں یا کم از کم آپ کی برابر۔ کیونکہ میں ایک تاجر جماعت کا پیشوا ہوں اور آپ کو معلوم ہے کہ تاجر وقت کو کتنا عزیز رکھتا ہے۔
صدر جلسہ نے مسکرا کر کہا۔ آنریبل اسپیکر کے ساتھ جلسہ کو ہمدردی ہے۔ کہ اِن کا وقت اب وقت ختم ہوگیا اور حاضرین اس قلق میں رہ گئے کہ آنریبل اسپیکر جس مقصود کے لئے یہاں بھیجے گئے ہیں اس کے متعلق انکی زبان سے انہوں نے کچھ بھی نہیں سنا۔ اب میں آرڈر دیتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔

Marfat.com

مسٹر ہلا صاحب نے فرمایا حضرت آپکو معلوم رہے کہ میں جبتک بات ختم نہ کرونگا اپنی جگہ پر نہیں جاسکتا۔ کیونکہ قدرت نے مجھ میں اپنی ضد پر قائم رہنے اور بجبر و اصرار دوسروں سے اپنی بات منوانے کی ایک خاص قوت دی ہے بمبئی کے بعض لوگ اس خداداد ملکہ سے اچھی طرح سے آگاہ ہیں۔ صدر جلسہ ابھی بے تار کی خبر رسانی کا تار دیکر دریافت فرما سکتے ہیں۔ اسپر جلسہ میں کچھ بدرنگی کے آثار پیدا ہوئے اور بعض ممبروں نے ایسی باتیں کیں جنکو اس رپورٹ میں درج کرنا مناسب نہیں۔

ملا صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھکر فرمایا۔

حضرات! بہکانے والے بہت بُرے ہوتے ہیں ایک شخص جعفر نہر والی نے جو احمد آباد گجرات کے پاس ایک مقام میں جسکو ٹین کہتے ہیں رہتا تھا میری قوم بوہرہ کو ایسا بہکایا کہ ۱۲ لاکھ آدمی مجھ سے منحرف ہو کر سنی مسلمان بنگئے اسی واسطے میں نے اپنی کتاب لمبے نام والی کے صفحہ ۱۶۳ پر اس شخص کو خناس گمراہ۔ مصاحب ابلیس وغیرہ لکھا ہے کیونکہ میں بہکانے والے کو انہی الفاظ کا مستحق تصور کرتا ہوں۔

آواز آئی۔ مختصر کیجئے۔ اور خلاصہ کہئے۔

ملا صاحب نے بگڑکر فرمایا۔ خاموش رہو۔ میں نے اپنی کتاب طویل الاسم میں بھی مقصد کم اور الفاظ زیادہ رکھے ہیں کیا نہیں سنا پولیس کا قول کہ الفاظ میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

میں ہر موئیو اور ہر مسٹر سے رخصت ہونیکے وقت کہنا چاہتا ہوں کہ میں فلسفی بھی ہوں اور میں نے اپنی کتاب میں جسکا ذکر اوپر آیا ہے کہیں کہیں حکمت و فلسفہ کا کرشمہ بھی دکھایا ہے اور وہ یہاں بھی تھوڑا بقدر گنجایش وقت عرض

Marfat.com

کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے۔

آزادی طاقت کا نام ہے خوش حالی۔ تدبیر اور خفیہ منصوبوں کو کہتے ہیں باہمی امن و سلوک ظاہرداری کی مدارات اور دعوت کہلانے سے حاصل ہو سکتا ہے میرے یہ موتی آب زر سے اپنے دلوں پر لکھ لیجئے کہ آپ کی کانفرنس طاقت اور خفیہ تدبیر۔ اور ذاتی مقاصد پر اڑے رہنے اور لوگوں کی دلجوئی کرنے سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اندیشہ اشتراکیت و بالشویک ازم دوراتا ہے کہ خبر نہیں کل کیا ہونے والا ہے جس طرح کہ مجھکو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے کہ بوہروں کے خیالات تعلیم و آزادی اور قرآن و اسلام کی طرف جا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ میری لیڈری کا فلسفہ ٹوٹ جائے اور اسی کے لئے میں نے وہ کتاب لکھی اور شایع کی ہے اور ممبروں پر روزانہ پڑھا جاتا ہوں جس کا ذکر ابھی ہوا تھا اور جس کے نام پر تقریر ختم کرتا ہوں۔ اگر واقعی سچ مچ بوہروں کے ملا صاحب ایسا کہتے تو تعجب ہوتا مگر یہ تو ایک خیالی لہر اور خلاف واقعہ کہانی ہے (رقم ایک کانفرنسی)

بیمار کرنے والا مسیحا

از اخبار قوم دہلی ۲۴-اپریل ۱۹۱۹ء

قوم کے گزشتہ نمبر میں ملا طاہر سیف الدین صاحب کی نسبت ایک مراسلہ بطور ضمیمہ شایع ہوا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس مراسلہ کے مندرجات کی صحت و عدم صحت کے کچھ دلائل ہیں یا نہیں۔ لیکن جس دلیری سے یہ مراسلہ لکھا گیا ہے وہ معمولی نہیں ہے۔ اور جو اقتباسات ملا صاحب کی فتنہ پرداز کتاب کے ہمیں ہیں وہ ایسے اصلی معلوم ہوتے ہیں (کیونکہ خود ملا صاحب کی عبارت منقول ہوئی ہے) کہ انکی صحت میں شک کرنے کی گنجایش نہیں رہتی

Marfat.com

بوہروں کے ملا صاحب تو اپنی جماعت کے مسیحا مشہور کئے جاتے تھے۔ مگر ان کی کتاب ضوء نور الحق المبین کی عبارت کہتی ہے کہ وہ اندھوں کو بینا کرنے والے مسیحا نہیں ہیں۔ بیماریوں کو صحت بخشنے والے مسیحا نہیں ہیں بلکہ ان کی مسیحائی بینا کو نابینا۔ اور تندرست کو علیل کرنے والی نازل ہوئی ہے۔

قابل رحم ہے بوہرہ جماعت جس کے ہادی اخلاق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محروم ہیں۔ کہ اپنے سوا سب مسلمانوں کو علی الاعلان کافر اور دوزخی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت تو رحمۃ اللعالمین تھی۔ ان کو تو قرآن شریف میں یہ تعلیم دی گئی تھی کہ کفار سے کہدو لکم دینکم ولی دین۔ اور ملا صاحب غیر مسلم کفار کجا مسلم سنیوں اور شیعوں کو (جو ملا صاحب کی پیشوائی کو نہ مانتے ہوں) کافر جہنمی کہکر اور لکھکر فخر کرتے ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ اگر بوہرہ جماعت اپنے ملا صاحب اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق۔ عادات۔ اور طرز تعلیم و تلقین کو باہم مقابلہ کرکے انصاف سے غور کریگی تو اسکو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان کا مسیحا حسد وعداوت کی بیماریاں پھیلانے والا ہے اور اسکو صراط مستقیم اسلام و ایمان کی ہوا تک نہیں لگی۔ ہم دلی جوش سے مراسلہ نویس کی تائید کرتے ہیں۔

مذہب اسلام کی توہین

دہلی گزٹ ۹ رجب ۱۳۱۱ھ

آج ہم اپنے ناظرین کی توجہ اوس مضمون کی جانب منعطف کرتے ہیں جس سے آج کا تمام اخبار بھرا ہوا ہے اور جو ایسا ضروری ہے کہ ہم دیگر مضامین پر اسکو ترجیح دئے بغیر نہ رہ سکے۔

ہمارے دفتر میں جو مراسلہ موصول ہوا ہے اسکو ہم نے بجنسہ شایع کردیا ہے۔

Marfat.com

تاکہ ناظرین اوسکو پڑھکر رائے قائم کرسکیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کتاب مسمّی بہ "ضوء حق المبین" کے ذریعہ پیر جی طاہر سیف الدین نے عامۃ المسلمین کی بڑی دلشکنی کی ہے اور سنّی و شیعہ دونو گروہوں کی توہین کی ہے۔ اور مذہب اسلام کے مقدس اصول پر ناپاک حملے کئے ہیں۔ اور دونو فرقوں کو جہنم کا سزاوار بتایا ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایسی دلشکنی کس مصلحت سے روا رکھی گئی ہے اور یہ کتاب اب تک کیوں نہ ضبط کی گئی۔ ہم نے اپنے نامہ نگار کو لکھا ہے اور یقین ہے کہ وہ اُس کتاب کو حاصل کرکے ہمارے دفتر میں بھیجدینگے اوسکے موصول ہونے پر ہم انشاء اللہ اس کتاب کے جستہ جستہ مقامات کا انتخاب اہل اسلام اور گورنمنٹ کے روبرو پیش کرینگے اگر نامہ نگار کا بیان صحیح تسلیم کرلیا جائے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ صحیح تسلیم نہ کیا جائے تو پیر جی نے اہل سنت والجماعت کو صریح الفاظ میں مشرک اور کافر اور ناری بتایا ہے۔ کیونکہ جب اونکی توحید اونکے کام نہ آئی تو وہ مشرک ہے اور جسکا کلمہ طیبہ قبول نہیں وہ کافر ہے جسکا گھر جہنم کے سوا کہیں نہیں ہوسکتا۔

اسیطرح شیعہ حضرات کی نسبت بھی پیر جی نے قلم فرسائی کی ہے۔

مُلّا جی

از رسالہ نقیب بدایوں اپریل ۱۹۱۹ء

اکبر کے زمانہ سے لیکر آجتک لُغت کی کتابیں شکوہ گزار ہیں کہ مُلّا کے لفظ نے ہمارے اندر بلا چلی مچا رکھی ہے۔ اب ہوم رول کا زمانہ آیا ہے یا تو اس کو ہمارے شہروں سے جلاوطن کیا جائے! یا اسکی عادت و خصلت میں ترمیم و تبدیلی

Marfat.com

کی کوئی تجویز پاس ہو۔

اُن کا بیان ہے مُلّا۔ مولوی اور مولانا کے وسط کا ایک لقب تھا جو بہت زیادہ مولانا نہو اور مولوی سے ترقی کرکے آگے بڑھنا چاہے اس کو مُلّا کہتے تھے مگر اُنکی فوراً تردید کردی گئی اور کہا گیا کہ ملا تیسرے درجہ کی چیز ہے۔ اوّل مولانا دوم مولوی سوم مُلّا جی۔ اس مباحثہ میں کسی نے یہہ نہیں بتایا کہ ملا کے مقابلہ کا لفظ ہندی زبان میں کونسا ہے۔ اسواسطے میں خود تاریخی واقعات سے اس پر غور کرنا چاہتا ہوں۔

اکبر کے زمانہ میں بیربل اور ملّا دوپیازہ ظرافت و بذلہ سنجی کے دو ہیولے قرار دیئے گئے تھے۔ بیربل کا وجود تو ثابت ہوتا ہے ملّا دوپیازے کی شخصیت کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر ملا عبدالقادر صاحب بدایونی کو اس شہرت عام کا مفہوم قرار دیا جائے تو کسی طرح درست نہوگا۔ کیونکہ یہ ملّا صاحب اس چھچھوری ظرافت سے قطعی پاک تھے جو ملا دوپیازے کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ بیربل کی ذات میں بھی جو حاضر جوابیاں پیوست کی گئی ہیں اُنکی اصلیت بھی واقعہ کے خلاف ہے۔ وہ بچارا برہمن اس شگفتہ طبعی سے کوسوں دور تھا تاہم اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دور اکبر میں بھی برہمنی اور ملا گیری ایک ضحکہ خیز چیز تھی۔ اسی لیے تو ہندوؤں اور مسلمانوں نے مسخرہ پن کے دو پیکر ان الفاظ میں تراشے تھے کہ ایک نے برہمن دیوتا کو بھگت بازی کا مجسمہ بنایا تھا اور دوسرے نے ملا جی کو۔

اورنگ زیب کے ایام میں اُن کے استاد ملّا جیون صاحب اپنے علم و فضل میں یگانہ عصر ہونگے۔ ورنہ عالمگیر اپنی استادی کا فخر ان کو ہرگز نہ دیتا۔ تاہم چونکہ نام کے ساتھ مُلّا لگا ہوا تھا فطرت میں اُن کے بھولپن کے نمونوں

Marfat.com

افسانے مشہور ہیں جونپور کے پل کا قصہ کس کو معلوم نہیں؟ اور اسی طرح یہ حکایت بھی عام و خاص میں مشہور ہے کہ جب رخصت کے ایام پورے کر کے ملا جی گھر سے واپس بادشاہ کے پاس آئے تو بیل گاڑی والے سے پوچھا کہ واپسی میں کیا کرایہ لوگے۔ وہ بولا اب پچاس روپے دیئے ہیں واپسی میں صرف پانچ روپیہ لونگا۔ اتنا سستا کرایہ سُنکر ملا جی فوراً واپس چلے گئے اور ہاتھی کو بھیجدیا کہ گھر جانے کو پھر اتنا سستا کرایہ نہ ملتا۔ اتفاق سے پانچ روپیہ کرایہ کی گاڑی جا چکی ہے۔ اس لیئے واپس جاتا ہوں یہ قصہ درست ہو یا نہ ہو مگر اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ خلقت ملا کے لفظ میں بیوقوفی اور کنجوسی کے خزانے بھرے ہوئے دیکھتی ہے۔ اور اس کو ملا خارج از عقل ہمیشہ لفظ آتا ہے۔

ہمارے زمانہ میں ملا نے ایک نیا چولا بدلا ہے۔ اور سرحد کے جہادی مُلاؤں کے طفیل ملا کے لفظ کا نسخہ اور اہمیت پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گیا اور جنون و حشت و خون آشامی کا تخیل سامنے آگیا جتنے انگریز ادران کے اخبارات سرحدی ملاؤں سے واقف ہیں ان کو دیوانہ ملا کے نام سے یاد کرتے ہیں چند سال کا ذکر ہے۔ ملا ہاڈا کے نام نے سارے ہندوستان کو اور اس کی فوجوں کو تہلکہ میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس زمانہ میں کچھ لوگ تھے جو ہاڈا کی شخصیت و سمیت پر تعجب کرتے تھے اور ان میں سے خوش عقیدہ ادب شعار لوگ ملا بدی کہکر اور لکھ کر ہاڈا کے ثقیل لفظ کو بدلنا چاہتے تھے۔ مگر جب سرکاری اعلان نے ظاہر کیا کہ ہاڈا ہی صحیح ہے۔ تو ان کو بہت مایوسی ہوئی تھی۔

سوات بنڈ کے مشہور خون ریز ملا عبداللہ کو بھی انگریز لوگ دیوانہ ملا کہا کرتے تھے کیونکہ انگریزوں کے ہاں گوری اقوام کے خلاف خواہ مخواہ لڑنے والے کو عموماً یہی خطاب ملتا ہے۔

Marfat.com

۔ اگر خطیب اخبار اور نظام المشائخ رسالہ کے ایڈیٹر محمد الواحدی صاحب مجھکو یہہ لکھ لینے کی اجازت دیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جسدن انکے نام کے شروع میں ملا محمد الواحدی لکھا دیکھا گیا تو مجھکو ایک غیر معمولی خوف انکے پرچوں سے ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں ذبح خانہ کے ایک قصائی ملا سے بچپن میں ڈر چکا تھا۔ جبکہ وہ ایک موٹی اور پھٹی ہوئی روئی دار کمری پہنے ہوئے آستین چڑھائے ہوئے کمیلہ میں جانوروں کو ذبح کرتا پھرتا تھا۔ اور لوگ کہتے تھے ملا جی ادھر بھی آنا۔ اور وہ چھری لیئے ہوئے دوڑا ہوا ادھر جاتا تھا اور پچھڑے ہوئے جانوروں کو کمال بے دردی و بے ترسی سے ذبح کر ڈالتا تھا کمیلہ میں اکثر پچاس ساٹھ جانور برابر برابر پچھڑے ہوئے پڑے تھے اور ملا کی چھری نے ان سب کو بے جان کر دیا تھا۔ بچپن کی یاد داشت بڑی قوی ہوتی ہے۔ وہ دن اور آج کا دن جب ملا کا لفظ سنتا ہوں وہ وحشتناک خونی اور ڈراونی شکل سامنے آجاتی ہے۔ مگر شکر ہے کہ واحدی صاحب نے مجھکو جلدی بتا دیا کہ انھوں نے محض اس واسطے یہ لقب اختیار کیا ہے کہ وہ عام کی طرح انکو کوئی شخص مولوی اور مولانا نہ کہے۔ جو اخباری کام کرنے والوں کو جلدی سے لکھ دیا جاتا ہے۔

سنا ہے جوہریوں کے پیشوا کو بھی ملا جی کہا جاتا ہے۔ میں نہیں جانتا انکو ملا کا لقب کس وجہ سے ملا ہوگا۔ وہ تو اپنی جماعت کے پیر عالمگیر ہیں۔ نہ انکی ظرافت و خوش مزاجی کی خبر سنی گئی۔ نہ سادہ لوحی کا کوئی قصہ معلوم ہوا۔ نہ خونریزی کی نہ ہست میں کبھی انکا نام دیکھا لیا۔ غالب خیال یہ ہے کہ ملا کا لفظ غلط طور سے مشہور ہوا ہوگا۔ اور ان کے مریدان کو ملا جی نہ کہتے ہونگے۔

اگر کہتے بھی ہونگے تو میں ان کے قصہ پر توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

Marfat.com

مجکو تو ان ملاّجی سے بحث ہے جو مسجد میں اذاں دیتے ہیں۔ اور جمعرات کی روٹی مانگنے آتے ہیں۔ اور میرے بچّے کے مکتب میں کان پکڑواتے ہیں۔ میں ان کو ملاّ دوپیازہ نہیں کہسکتا۔ کہ ہر وقت انکی تیوری پر بل رہتے ہیں اور خوش مزاجی کی کوئی اوان میں نہیں پائی جاتی۔ میں ان کو ملاّ جیون نہیں کہنا چاہتا کہ سخت جاہل اور نہایت عقلمند ہیں۔ جمعرات کو ایک روٹی کم ملتی ہے تو لڑنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں میں ان کو ملا ہاڈا اور ملا ہمالی بھی کہنے پر تیار نہیں ہوں کہ انکی برابر میں نے کوئی بزدل نہیں دیکھا۔ کمیلہ کے ملا کی مشابہت کبھی کبھی دل میں آتی ہے۔ مگر یہ کپڑے بہت نفیس پہنتے ہیں۔ اس واسطے یہ مشابہت بھی درست نہیں رہتی کیونکہ کمیلہ کا ملاّ بہت میلا دیکھا گیا تھا۔

بوہروں کا ملا کہوں تب تو کسی صورت سے درست نہوگا کیونکہ بوہروں کے ملاّ لاکھوں کے امام ہیں اور یہ ملا صرف جمعن جُلا ہے۔ شیراستے۔ شبراتی حجام کی امامت کرتے ہیں بوہروں کے ملاّ چاندا بھائی کی درگاہ کا حساب نہیں دیتے اور یہ ملا مکتب کے چندہ کا روزانہ حساب متولی کو سمجھا دیتے ہیں۔

بوہروں کے ملا اپنے آپکو خدا کہتے ہیں اور یہ ملاّ پانچوں وقت کسی اور خدا کو کوٹھے پر چڑھکر پکارا کرتے ہیں جو کچھ بھی ہو میں مسجدی ملا کی اس عادت سے عاجز آگیا ہوں کہ رات دن لوگوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں جو انکو بچی کھچی روٹی دے وہ تو مسلمان باقی سب کافر۔ جو انکی مٹھی چاپی سے گرم کردے وہ ایماندار باقی سب بے ایمان اور دوسرے اُن کے سخت لہجہ کی لاحول سے جی متلاتا ہے کہ خود تو گھر کے اندر سب لاحول سے کلام کریں اور باہر جس کو کوئی معمولی سا بُرا کام کرتا دیکھتے ہیں تو ایک عصری لحن کی لاحول پڑھ ڈالتے ہیں۔

Marfat.com

توہین المسلمین اور طاہر سیف الدین

آگرہ اخبار، مئی ۱۹۱۹ء

مسلمانوں کی یہ خواہش حق بجانب ہے۔ اور گورنمنٹ بمبئی کا فرض اولین ہے کہ وہ رسالہ ضرورالحق المبین کی کاپیاں جہاں ملیں ضبط کرلے۔ نیز طاہر سیف الدین کے نام ایک اعلان شائع کردے کہ وہ کسی فرقہ کی دل آزاری روا نہ رکھیں۔ کیونکہ اس قسم کی گستاخیوں سے عام طور پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جبتک طاہر سیف الدین اپنے عناد وغرور کو صفحہ کاغذ پر نہ لائے تھے مسلمانوں کو اُن سے کوئی تعرض نہ تھا۔ اور نہ انہوں نے کبھی طاہر سیف الدین کے خلاف کوئی مظاہرہ کیا۔ لیکن اب کہ اُن کی خود پسندی لفظوں میں ظاہر ہو چکی ہے مسلمانوں کا فرض تھا۔ کہ اُس کے خلاف اپنی آوازیں بلند کریں اور جو اُن کے خیال میں ضرورالحق ہے۔ اُسے ظلمت الحاد ثابت کردیں۔

بیشک مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر کلمہ گو توحید پرست ہے۔ عام اس سے کہ وہ اسلام کے کسی فرقہ سے تعلق ونسبت رکھتا ہو نیز شارع اسلام کا قول صریح اس باب میں موجود ہے کہ من قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فدخل الجنۃ۔ اس میں کوئی تخصیص وامتیاز نہیں ہے حتی کہ بعض مفسرین نے ان لوگوں کو بھی جنتی اعتبار کیا ہے۔ جن کی تمام عمر فسق وفجور میں گزری اور مرتے دم انہیں کلمہ طیب نصیب ہوگیا۔ یہ اسلام کی وسیع الاثری ہے جسے طاہر سیف الدین کا پمفلٹ مٹا نہیں سکتا۔ اور نہ اس اعلان سے مسلمان طاہر سیف الدین کی پیروی کے لئے مجبور ہوسکتے ہیں

Marfat.com

یہ اچھی بزرگی اور پیشوائی ہے کہ مسلمانوں کے اکثر بزرگوں کی عظمت بزرگی پس پشت ڈالکر اپنی نخوت و خود پسندی کا علم بلند کیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے پیشواؤں کو برا بھلا کہہ کے جی خوش کیا جاتا ہے۔ بیشک طاہر سیف الدین کی اس دل آزاری کا صلہ خدائے برحق وقدیر اپنی قدرت کاملہ سے خود دیگا۔ لیکن گورنمنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ اس قسم کے اسباب توہین کا انسداد کرے۔ اور عوام میں غصہ و رنج پیدا نہ ہونے دے۔

ابتک مسلمانوں کے سرگردہ غیر قوموں پر شرک و کفر کا فتویٰ لگاتے چلے آتے تھے مگر اب ایک مسلمان خود ہی مسلمانوں کو مشرک و ملحد قرار دیتا ہے۔ اور اپنی خود رائی کو عظمت و بزرگی کے پردہ میں چھپا کر صداقت کی کاذب روشنی اس پر ڈالنا چاہتا ہے۔ لیکن ایں خیال است و محال است و جنوں ✦ یہ باطل اعلانات کچھ زیادہ اثر آفریں نہیں ہو سکتے اور اس اظہار خود پسندی سے مسلمانوں کی عقیدت کہن میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔

سنا ہے کہ بلاد گجرات کے لاتعداد مسلمانوں نے طاہر سیف الدین کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنی شروع کر دی ہے۔ امید ہے کہ عدالت متعلقہ مسلمانوں کے اس دعوئ حق پر انصاف اور عقل کے ساتھ غور کریگی۔ اور انہیں کامیاب فتح مندی کا موقع دیگی۔ نیز ضبطی رسالہ کا حکم جلد از جلد لوکل گورنمنٹ کی طرف سے شایع ہو جائیگا۔

آخر میں ہم جناب سیٹھ ولی محمد اسمٰعیل صاحب کے ممنون ہیں جنہوں نے طاہر سیف الدین کے ان اعلان پر روشنی ڈالی اور ہندوستان کے مسلمانوں کو انکی خباثت نفس پر محاکمہ کا موقع دیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء

Marfat.com

سیف در نیام

آگرہ اخبار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

جوہر نہ کچھ دکھائے یہ ہی بات حیف کی کیا زنگ کھا کے رہ گئی تلوار سیف کی

بوہروں کے پیشوائے اعظم حضرت مولانا سید طاہر سیف الدین مدظلہ العالی نے پچھلے دنوں اپنی اعلیٰ قابلیت اور مذہب فہمی کی اشاعت سے جو ستایش و داد مسلمانوں سے حاصل کی اوس کا اعادہ تحصیل حاصل ہے مسلمانوں کا کوئی اخبار اور کوئی رسالہ ایسا نہ رہا جسنے حضرت کے اس خیال و تجدید کی داد نہ دی ہو اور جدت مہتم طرازی سے فریاد نہ کی ہو ہمیں معلوم ہے کہ اب سے کچھ عرصہ پہلے طاہر سیف الدین تمام مسلمانوں میں عقیدت مندی اور محبت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے لیکن نہ معلوم شیطان نے اونکے کان میں کیا پھونک دیا کہ وہ فردوس عقیدت سے نکالکر باہر پھینک دئے گئے اور ہمیں امید نہیں کہ اونکی یہ زیادتی توبہ سے تلافی پذیر ہو کر پھر بھی انہیں اسی رتبہ کو پہنچا سکے گی۔

ہمیں ہنوز کچھ معلوم نہیں کہ صاحب موصوف کی کتاب معلومہ پر گورنمنٹ نے کیا ایکشن لیا اور اسکی اشاعت پبلک میں قابل ضبطی قرار دی گئی یا نہیں ہمیں کافی سے زیادہ یقین ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے ضرور اسطرف توجہ فرمائی ہوگی اور جو مقدمہ بعض لوگونکی طرف سے اُنکے خلاف دائر ہوا تھا وہ کامیابی کیساتھ ختم ہو چکا ہوگا۔

تماشہ ہی گھر بیٹھے ہوئے ہوا دخواہوں میں

آگرہ اخبار، رجون سنہ ۱۹۱۹ء

Marfat.com

سیف الاسلام سید البواہر حضرت سیف الدین صاحب بہادر بالقابہ نے ایک چھوٹے سے رسالہ میں عرق کی ٹانگ توڑ کے حقیقت میں اپنے اس رئیس عقیدت کا پاؤں توڑ ڈالا۔ جسکے بل بوتے پر ہندوستان کے میدان عشرت واطمینان میں کھڑے ہوئے تھے۔ اس واقعہ پر روشنی پڑتے ہی ہندوستان کے مختلف گوشوں سے وہ لے دے ہوئی کہ الٰہی توبہ۔ لیکن ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ طاہر سیف الدین صاحب کی طرف سے کوئی جوابی مضمون بھی کسی اخبار میں بغرض اشاعت بھیجا گیا یا نہیں۔ ہم منتظر تھے کہ حضرت موصوف اپنی بے گناہی کا عذر پیش کرتے ہوئے اس کتاب کی کوئی تاویل منفعل یا تفسیر مجوب بہت جلد پبلک میں شائع کر دینگے۔ لیکن افسوس ہے کہ تردید کا سامان گراں نکلا اور کوئی جوابی مضمون ابتک شائع نہ ہوسکا۔

اون کی خاموشی اس بات کا یقین دلا رہی ہے کہ وہ بیحد مجوب و مغلوب الحال ہیں۔ اب وہ سر نہیں اُٹھا سکتے۔ دنیا کا ہر حصّہ اون کے مجلّی کارناموں سے واقف ہوچکا ہے۔ اور ہندوستان کا بچہ بچہ سمجھ گیا ہے۔ کہ طاہر سیف الدین کتنے پانی میں ہیں۔

ہم اس بات کے جاننے کے لئے بیحد مشتاق ہیں کہ صوبہ دکن کے غیور مسلمانوں نے جو اُن کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی تھی۔ اوسکا کیا نتیجہ نکلا۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے مکرم سرپادہ صاحب ہمیں اس کی بہت جلد اطلاع دینگے اور اگر مقدمہ ہنوز دائر ہوگا۔ تو اُن اخباروں کو جن میں اُن کے اجتہاد بدعت انگیز کی قلعی کھولی گئی ہے۔ بطور شہادت عدالت میں پیش کردیں گے۔

طاہر سیف الدین اپنی موجودہ کشمکشوں اور ندامتوں کے ساتھ جہاں کہیں ہونگے اور پریشان ہونگے اور اونہیں مسلمانوں کے جذبات حقیقی دلّی کے

Marfat.com

ظہار ہے جو ہم پر پہنچا ہے۔ وہ قیامت تک اونہیں مجروح رکھنے کے لئے کافی ہوگا
انشاء اللہ تعالیٰ ھو العزیز:۔

ہنوز آں سیف باطل در نیام است

آگرہ اخبار ۱۲ جون ۱۹۱۹ء

ہندوستان میں رولیٹ بل کے پاس ہوجانے سے اتنا ایجی ٹیشن پیدا نہیں ہوا جتنا کہ طاہر سیف الدین کی ایک مختصر کتاب کے یک طرفہ مضامین نے ہل چل ڈالدی۔ رولیٹ بل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے میں بہت سے اخباروں نے دبی ہوئی زبان اور گرے ہوئے بیان سے کام لیا۔ مگر اس کتاب کے خلاف لکھنے میں ہندوستان کا کوئی اخبار ایسا نہیں بچا۔ جسنے پرزور مضامین نہ لکھے ہوں۔ رولیٹ بل کے خلاف موقت الشیوع رسالوں میں کوئی پراثر مضمون دیکھنے میں نہ آیا۔ لیکن فصل الخطاب فی اثبات الحسین کی جھوٹی چمک کو مٹانے کے لئے تمام اردو رسائل بھی اخبارات کے ہم آہنگ نظر آنے لگے۔

اتنے بڑے تحریری ایجی ٹیشن کے بعد بھی ہم نے آج تک نہیں سنا کہ گورنمنٹ نے اس رسالہ کے خلاف کیا طرز عمل اختیار کیا۔ مانا کہ وہ صرف بوہروں کی ایک محدود جماعت کے لئے ہے لیکن اول تو اس میں اس حد بندی کی کوئی تفصیل نہیں۔ دوسرے اس کے مضامین اس حد بندی سے بہت زیادہ متجاوز ہیں کہ تمام ہندوستان کے نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ اور جو شرک و بدعت کے پراگندہ اعلانات اس میں کئے گئے ہیں وہ حقیقت میں گورنمنٹ ہند کے لئے قابل توجہ ہیں۔ گورنمنٹ ہند

Marfat.com

کسی کی دل وزاری تحریرًا یا تقریرًا پسند نہیں کرتی نہ روا رکھتی ہے۔ اور اس سے پہلے چند در چند نظیریں ایسی موجود ہیں کہ جس کتاب۔ رسالے پمفلٹ یا اخبار میں کسی ایک شخص یا جماعت۔ یا فرقہ یا قوم کے متعلق منافرانہ کوئی مضمون شائع ہوا ہے تو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اُس کی کاپیاں ضبط کرلی ہیں۔ اور اسطرح منافرانہ جذبات کی اشاعت کو ہمیشہ کیلئے روک دیا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ کتاب ظہور الحق المبین میں ایسا کیا مدافعانہ جادو ہے کہ دنیا بھر کے اخبار چلا رہے ہیں لیکن وہ کتاب ابتک ضبطی میں نہیں آسکی ہے۔ خود بدولت اعلیٰ حضرت طاہر سیف الدین بالقابہ خاموش ہیں۔ گویا انہیں خبر ہی نہیں کہ دنیا میں اُن کے خلاف کیا ہو رہا ہے اور اُنکی یہ خاموشی ہی اُن کی غلط خیالی کا بین ثبوت ہے۔ ورنہ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ دو چار اخباروں میں بھی دنیا کے اسلامی اخباروں کے اعتراضات کا جواب دیتے لیکن جواب کون دے احتجاج آفریں صداؤں نے اُن کے ہونٹوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور صداقت اسلام نے اُن کی زبان کو الکن کر دیا ہے اُن کا قلم مرتعش ہے اُن کے ہاتھ لرزہ میں ہیں۔ اور خیالات پریشاں ایسی حالت میں گورنمنٹ کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے عام فیلنگ کا احترام کرے اور کتاب کو ضبط کرکے طاہر سیف الدین کے جذبات منتشر کو آسایش انجام بہم پہنچا دے۔ ہم گورنمنٹ کو ایک دفعہ پھر نہایت ادب کے ساتھ اس کتاب کی ضبطی کے متعلق توجہ دلاتے ہیں اور اس اندیشہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اگر ضبط نہ ہوئی اور صاحب کتاب سے باز پرس نہ کی گئی تو ہندوستان کے فرقہ صوفیہ اور طبقہ علما میں نہایت بری بے چینی پھیل جائیگی اور پھر گورنمنٹ کو ضرور کوئی انسدادی تدبیر کرنے کی

Marfat.com

ضرورت ہوگی۔ مگر اس کے بعد تمام تدبیریں بعد از وقت سمجھی جائینگی۔
ہندوستان کے تمام مسلمان متوقع ہیں کہ ان کی صدائیں بیکار نہ جائینگی
اور عنقریب طاہر سیف الدین اپنے اس فعل نامحمود پر پشیمان ہونگے۔

طاہر سیف الدین کے خلاف مسلمانان ہند کا جائز مطالبہ

آگرہ اخبار ۲۸ جون ۱۹۱۵ء

کئی مہینے گزر گئے۔ کہ اسلامی اخبارات اور رسایل میں طاہر سیف الدین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور اُس کے متعلق اب تک اکثر مصائف میں کچھ نہ کچھ لکھا جاتا رہا۔ لیکن ایک تعجب آمیز افسوس ہے کہ گورنمنٹ ہند بدستور خاموش ہے۔ اور کتاب معلومہ بدستور محفوظ۔ ہمیں معلوم ہے کہ اب تک کسی انگلش یا اینگلو انڈین اخبار نے اُس کتاب کے خلاف پروٹسٹ نہیں کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ اُس کے خلاف نوٹس لینے سے مجبور ہی لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمان اپنے مطالبات اپنے ہی اخباروں میں شائع کرتے اور شائع کر سکتے ہیں۔ اگر اینگلو انڈین اخبارات اُن کی لے نہ بڑھائیں۔ تو بیشک بجا ہے۔ لیکن یہ بات قابل انکار ہے کہ جبتک اینگلو انڈین اخبارات کسی اعتراض پر زور نہ دیں۔ اسوقت تک گورنمنٹ کسی معاملہ پر توجہ نہیں کرتی۔ معاملات کی نوعیت ہمیشہ جداگانہ ہوا کرتی ہے اور یہ معاملہ زیر بحث اُن معاملات میں سے ہے جن کا تعلق صرف اسلامی دنیا سے ہے اور پولیٹیکل وابستگی سے محفوظ۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ خالص اسلامی معاملات میں صرف اسلامی اخبارات کی رائے کو ملحوظ رکھے اور اسی پر ایکشن لے۔ ہم چاہتے ہیں کہ انگریزی اخباروں میں بھی مصلحتاً یہ مضمون شائع کر دیا جائے۔ تاکہ ہندوستان کی عام آراء [illegible]

Marfat.com

اور گورنمنٹ کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ انگلو انڈین اخبارات کے نزدیک وہ کتاب قابل اعتراض نہ تھی۔ بہت سے انگریزی اخبارات ایسے ہیں جو مسلمانوں کی ملکیت یا ایڈیٹری میں شایع ہو رہے ہیں اُن میں وہ مضمون ضرور شایع ہونا چاہیئے۔ تاکہ دفتری اقتدار کی نگاہیں اُس سے نہ آشنا نہ رہیں۔

معاملہ حقیقت میں ایسا ہے کہ اگر گورنمنٹ اُسپر توجہ کرے تو ضرور قابل اعتراض ثابت ہو مگر اردو اخباروں کی بدنصیبی سے گورنمنٹ انکی کسی بات پر توجہ نہیں کرتی۔ اور اُنکی ہر رائے کو معمولی سمجھتی ہے۔ لیکن اگر کوئی انگریزی اخبار اپنی آواز کسی کتاب یا شخص کے متعلق بلند کرتا ہے تو اُسپر گورنمنٹ اور دفتری اقتدار کی توجہ فوراً مبذول ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد ضرورت ہے کہ ایک اسلامی ڈیپوٹیشن لفٹنٹ گورنر صوبہ بمبئی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس معاملہ کو اچھی طرح گوش گزار کرے اور درخواست کرے کہ کتاب ضبط کر لی جائے۔ اور طاہر سیف الدین کو اس دل آزاری اور بدعت کے متعلق کافی فہمایش کی جائے۔ تاکہ وہ آیندہ اپنی حماقت کا اظہار کرنے کی جرأت نہ کریں ہم سے اگر کوئی سوال کرے کہ آخر اس معاملہ پر اسقدر پرجوش اعتراض و احتجاج کی کیا ضرورت ہے تو ہم نہایت آزادی کیساتھ گزارش کرینگے کہ یہ معاملہ کوئی ادنیٰ اور معمولی معاملہ نہیں ہے۔

ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ اس سے پہلے جن تاریخی یا مروجہ کتابوں میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی بات لکھی تھی۔ اور اُن کے خلاف مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ تو گورنمنٹ نے اُن کتابوں کو فوراً قابل ضبط قرار دیکر جلوا دیا تھا۔ یا ضبط کر لیا تھا۔ لاہور کی وہ کتاب جسمیں رسول اعظم کا فوٹو تھا۔ اور ہسٹری کا وہ سبق جس میں رسول اعظم کی توہین تھی اور ریڈر کا وہ صفحہ جس میں

Marfat.com

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف توہین آمیز فقرات تھے سب کے سب نکال دئے گئے۔ اور یہ صرف اونہیں اعتراضات کا نتیجہ تھا جو مسلمانوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً کئے گئے تھے۔

جب ہمیشہ ایسا ہوتا رہا ہے۔ تو اب طاہر سیف الدین کے خلاف گورنمنٹ کو ایکشن لینے میں کیوں حجت ہے۔ جبکہ تمام اسلامی اخبارات اپنی متفقہ آواز اس معاملہ کے متعلق پیش کر چکے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے فیصلہ کے لئے چشم براہ ہیں۔

تصرفات باطنی کا طلائی کرشمہ

آگرہ اخبار ۲۸ جون ۱۹۱۹ء

ابھی ہم صرف اسقدر لکھ چکے تھے۔ کہ ہمیں معزز ممبر خطیب دہلی میں ایک نئی بات دلچسپ پیس (جزو مضمون) نظر آیا جس کا اسی معاملہ سے تعلق ہے۔ اور جسکو ہم ضیافت طبع ناظرین کے لئے بجنسہ یہاں درج کرتے ہیں۔

چند دن کا ذکر ہے صوبہ گجرات کے مشہور شہر احمد آباد میں علماء کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جس میں تمام ہندوستان کے امور مولوی جمع ہوئے تھے۔ کوئی نہیں سمجھا اس جلسہ کا مقصد کیا تھا۔ جہاں ایک ایک وقت میں دس دس اور پندرہ پندرہ ہزار مسلمان جمع ہوتے تھے۔ تقریریں وہاں دھواں دھار ہوتی تھیں اور مقصد کی کسی کو خبر نہ تھی۔ اور نہ وہ مقرر کیا گیا تھا۔ آخر رفتہ رفتہ الہ آباد کے ایک صوفی نما مولوی نے احمد آباد کو اپنے جھگڑا لو مقصد و مدعا کا اظہار دیدیا اور وہ یہ تھا کہ انہوں نے بوہروں کے ملا طاہر سیف الدین صاحب کے خلاف سنی مسلمانوں کو بھڑکانا شروع کیا۔ جس سے عوام جوش میں آگئے اور الہ آبادی مولانا کی شیر دلی اور سیف بیانی کی دھوم مچگئی۔ اتفاق

Marfat.com

سے بوہروں کے ملا صاحب بھی انہیں ایام میں احمد آباد آگئے۔ مولانا نے یہ خبر سُنی تو مباحثہ کا الٹی میٹم ملا صاحب کو بھیجدیا۔ کہ جامع مسجد میں آکر مجھ سے مناظرہ کرو۔ ملا صاحب کو خدا نے روٹی دی تھی وہ اس گرسنہ مولوی کو کیا خاک منہ لگاتے۔ جواب "تاک" نہ دیا۔ مولانا نے ہر چند اُودھم مچائی مگر ملا صاحب "باشد" خموشی" پر عمل پیرا رہے۔

اسی جوش و خروش کے طوفان میں یکایک خبر سُنی گئی۔ کہ الہ آبادی مولانا سورت تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں بوہروں کے ملا صاحب کی گدّی ہے۔ جب سورت سے واپس تشریف لائے تو الہ آبادی مولانا کے دہن مبارک پر سکوت وصبر کی مہر لگی ہوئی تھی اور اُن کو ملا صاحب کے تمام مشتہرہ عقائد فاسدہ سے ذرا بھی اختلاف نہ رہا تھا کہا جاتا ہے سورت میں الہ آبادی مولانا نے ملا صاحب کے تصرفات باطنی کا بہت بڑا طلائی کرشمہ ملاحظہ فرمایا تھا۔ جسکو دیکھنے کے بعد انہوں نے شان فقر و تصوف کے خلاف سمجھا کہ دوبارہ ملا صاحب کے خلاف زبان ہلائے۔ احمد آباد نے ہر چند یاد دلایا کہ اُس کو آپ کے سابقہ مواعظ کا خیال ہے۔ اور وہ ملا صاحب کے اُن حملوں کا جواب دینا چاہتا ہے۔ جو انہوں نے سنیوں پر کئے ہیں۔ مگر مولانا نے عہد ماضی کو اسقدر فراموش کیا تھا اور وہ اتنے بیخود ہو گئے تھے کہ انہوں نے کسی کی بات نہ سُنی اور پھر ایک لفظ بھی ملا صاحب کے خلاف بولنا نہ چاہا۔۔۔۔۔"

یہ ایک بالکل سچی حقیقت ہے۔ جس کا اظہار خطیب نے دبی زبان سے کیا ہے اور ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ طاہر سیف الدین کو اگر کسی بات نے چمکایا ہے تو وہ انکی دولت مندی اور زر پرستی ہے۔ وہ دانستہ ایسی جماعت کے سرگروہ بنے ہیں جو باعتبار ثروت ممتاز ہے۔ مگر تعجب ہے تو الہ آباد کے مولانا پر جو اسقدر

Marfat.com

فخر کے ساتھ میدان مقابلہ میں کودے اور اسقدر بیخودی کے ساتھ مغلوب ہوگئے۔ افسوس یہ لالچ اور سنہری دام فریب اسدرجہ سحر آفریں ثابت ہوا ہے کہ ہمارے علمائے کرام کی تنومند طبیعتوں کو بھی کمزور کر دیتا ہے خدا اس کے فریب سے مسلمان کو بچائے۔ اور اون کے بطون کو آراستہ کرے۔

اخبار نسیم آگرہ

تاریخ ۱۵ رجون سنہ ۱۹۱۹ء

مار آستین

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ ۲۳ ماہ اپریل کو ہمارے اس اخبار نسیم آگرہ میں ایک مراسلہ ایک پکے مسلم کی جانب سے شائع ہوا تھا جس میں دکھلایا گیا ہے کہ ایک صاحب طاہر سیف الدین نے اپنے [illegible] مسمی موسومہ ضوء نور الحق المبین میں دعوی اپنی نبوت کا کیا ہے اور شہور عالم کلمۂ اسلام کو غلط قرار دیا ہے۔ اور اُسکے پیروؤں کو مشرک اور کافر اور دوزخی بنایا ہے۔ اور اہل سنت و شیعہ جماعت پر سخت حملہ کیا ہے اور دل شکنی کی ہے۔ اس پر راقم مراسلہ نے تمام دنیا کے اہل اسلام کی توجہ مبذول کرائی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایسے کفر کے کلمہ شائع کرنے والے پر قانوناً اہل اسلام جماعت کی جانب سے عمل کیا جاوے اور [illegible] ضوء نور الحق المبین سرکار دولت مدار کی جانب سے ضبط ہو کر [illegible] کرا دیا جاوے۔ اس مراسلہ کے شائع کر دینے کے بعد ہم آج وقتاً [illegible] کہ دیکھیں ہماری اس اشاعت کے بعد راطاہر سیف [illegible]

Marfat.com

اپنے آپ کو سچا دلی مشہور کیا ہے کپاڈھنگ اختیار کرتے ہیں۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ طاہر سیف الدین پنبہ در گوش ہو گئے اور اپنے جھوٹ کو صحیح قرار دینے کے لئے خاموشی اختیار کر گئے۔ اور راقم مراسلہ کے خلاف کوئی عمل کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔

سچ تو یہ ہے کہ سچا سچا ہی ہے اور دروغ کو فروغ نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ..... بیانی کو سچائی کا جامہ نہ پہنا سکے۔ اور اس دیرینہ کلمہ کو کذب ثابت نہ کر سکے ایسی حالت میں ہر گوشہ کے اہل اسلام جماعت پر واجب ہے کہ دروغ کو بیانی پر فروغ نہ ہونے دیں ماوا سکے واسطے جملہ ممبران جماعت ہوجاویں تاکہ ایسے حملہ آوروں کو سزا دلانے کا موقعہ ملے جس رسالہ سے ایک جماعت مذہب کی دل شکنی کا احتمال ہے ہماری عادل اور منصف پسند گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اسکی نسبت ایسے احکام جاری فرماوے کہ جس سے وہ طاعہ کو پہونچ جاوے

نقار خانہ

۲۱ اپریل ۱۹۱۵ء

فی الحقیقت تمام مسلمانوں کو سیٹھ دلی محمد اسمٰعیل صاحب کا ممنون احسان ہونا چاہیئے کہ انہوں نے طاہر سیف الدین کی باطل آواز کے مقابلہ میں نعرۂ حق بلند کیا اور مندرجۂ بالا مراسلت کے ذریعہ سے حق و باطل کو الم نشرح کر دیا۔ طاہر سیف الدین کی گمراہی کا جادو اب کسی مسلمان پر نہیں چل سکتا اور یہی باطل پر حق کی فتح ہے ہم گورنمنٹ بمبئی سے خاص طور پر سفارش کرتے ہیں کہ وہ ضرور نور الحق المبین کو دجل سے دلوں میں تاریکی پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اور بلاشبہ اس سے تمام مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے، فوراً بحق سرکار ضبط کرلے

Marfat.com

اور اس طرح مسلمانوں کی توہین کا بدلہ لے مقدمہ کے نتیجہ کا بے صبری انتظار کیا جاتا ہے

کچھ مُلّا طاہر سیف الدین کے متعلق

اخبار ذوالقرنین۔ بدایوں ۲۱ جون ۱۹۱۹ء

ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی پریس میں رسالہ ضوء نور الحق المبین پر جو بوہروں کے اس ملا نے تمام شیعہ اور سنی برادران اسلام کی دل آزاری کی غرض سے شائع کی تھی یا یہ کہا جائے کہ اسکو شائع کرکے اس نے مسلمین کی دل آزاری کے سامان مہیا کردئے تھے تک لے دے جاری ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس چیخ پکا۔ کا کوئی نمایاں اثر اب تک مترتب نہیں ہوا ہے یعنی نہ تو عدالت کے ذریعہ سے مُلا کو اپنی اس حرکت کا خمیازہ بھگتنا پڑا نہ انتظامی حکام نے اس موجود پریس ایکٹ کو نگاہ رکھکر نوٹس لیا ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی تحریر حضور ملک معظم کی کثیر حصہ رعایا کی توہین و تذلیل پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ اس رسالہ میں کہیں تو لکھا ہے جب تک مسلمان میرے پیرو نہ ہونگے اُن کا کلمہ قبول نہ ہوگا۔ بلکہ اکثا ان کے منہ پر مارا جائے گا۔ کہیں حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بُرے الفاظ کے ساتھ یاد کیا ہے کہیں اپنی جماعت کو اہل حق کے نام سے منسوب کرکے اپنی متابعت کو سراہا ہے کہیں مسلمانوں کے اکثر بزرگوں کو بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے ملا طاہر سیف الدین کا نام بوہروں کی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں میں خاصکر شمالی ہندوستان میں بہت کم لوگ جانتے ہونگے لیکن اس رسالہ کی اشاعت نے اس کے نام کو اب بہت کچھ متعارف بنا دیا ہے ؎ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ اور کیا عجب ہے کہ اس قسم کے انوکھے عقائد کی اشاعت کا سبب نام و نمود کی ہوس ہو۔ کیونکہ ملا صاحب کے

Marfat.com

متعلق ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ شان وشوکت کو بہت کچھ پسند کرتے ہیں۔ اسپیشل ٹرین میں سفر کرتے ہیں جس شہر میں جاتے ہیں وہاں چار گھوڑوں کی گاڑی بغیر باہر نہیں نکلتے ہیں جس مرید کے گھر جاتے ہیں بینڈ باجے کی سلامی دیجاتی ہے۔ چونکہ خوش قسمتی سے ملاّ صاحب کو اپنی مریدین اس جماعت میں سے دستیاب ہوئے ہیں جو اپنے تجارتی عروج کے سبب دولت وثروت میں ممتاز ہے۔ اس لئے ہر جگہ ملاّ کو جہاں وہ جاتے ہیں اس قسم کے سامان عیش وعشرت اور لوازمات شان وشوکت بہ آسانی میسر آجاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس ظاہری نمود ونمایش کے ساتھ ملا میں روحانیت کا جوہر بھی جگمگاتا ہے یا نہیں؟ ملا کے رسالہ مذکورہ بالا پر نظر رکھنے اور اُن کے نرالے عقائد پر غور کرنے سے بخوبی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ چیز ان کے لئے عنقا کا حکم رکھتی ہے۔ خود پسندی اور انانیت کو روحانیت سے ہمیشہ سے بَیر چلا آیا ہے۔ جو شخص دوسروں کی رہنمائی کا مدعی ہو وہ خودی کے نشہ میں مست ہو کر اپنے فرض کو ادا نہیں کرسکتا۔ اور ایسے وقت میں جبکہ موجودہ واقعات نے ملک کی حالت کو نازک بنا دیا ہو۔ دو زبردست اسلامی فرقوں کی توہین کا طوفان اُٹھانا کسی طرح دانائی پر مبنی نہیں ہوسکتا۔ ہر مسلمان خواہ وہ پورب میں ہو یا پچھم میں فرض ہے کہ اس رسالہ کے خلاف آواز بلند کرے بوہرے صاحبان جنکی پیشوائی کا ملا طاہر سیف الدین کو دعوٰے ہے ذرا غور کریں کہ یہ کہاں کی پیشوائی اور بزرگی ہے کہ مسلمانوں کے مسلمہ برگزیدہ بزرگان دین کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے اگر ملاّ اپنی کج فہمی سے ان کی عظمت وبزرگی کے قائل نہیں تو ان کو یہ حق کب حاصل ہے کہ وہ ایسے بزرگوں کو جنھیں عام مسلمان اپنا پیشوا سمجھتے ہیں علانیہ سب وشتم سے یاد کرکے اُن کے متبعین اور معتقدین کا

Marfat.com

دل دکھائیں۔ اگر ملا صاحب سیف الدین عام مسلمانوں کی دل آزاری کا سامان اپنے رسالہ حجات میں بہم نہ پہونچاتے اور وہ اپنے پیروؤں تک ہی اپنی چند نصیحت کو محدود رکھتے تو کہیں اُن سے کچھ شکایت نہ ہوتی لیکن انہیں کوئی حق نہ تھا۔ وہ اس قسم کی تحریرات شائع کریں جو دوسرے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کا باعث ہوں۔ عامہ مسلمین کو سوا اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اپنی مہربان گورنمنٹ سے استدعا کریں کہ وہ رسالہ کے متعلق قانونی کارروائی کرے تاکہ آئندہ کوئی ملا یا کوئی دوسرے شخص کو ایسی ہمت نہ پڑے کہ وہ جمہور مسلمین کے خلاف اس قسم کی مذہبی تصانیف جن سے دوسروں کی صریح دل آزاری ہوتی ہو شائع کرے ملا صاحب کو یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اس قسم کی تحریروں سے عام مسلمانوں میں سے کوئی ایک شخص بھی اپنے عقاید سے پھر کر ان کے متبعین میں داخل نہ ہوگا۔ وہ ناحق صفحات سیاہ کرنے کی زحمت اُٹھاتے ہیں ہاں انکی اس قلم فرسائی کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ عام مسلمین کے دلوں میں انکی وہ عزت جو کسی فرقہ کے پیشوا کی ہو سکتی ہے باقی نہیں رہ سکتی۔

خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ صراط مستقیم پر قایم رہیں بمقابس مذہب اسلام کی پیروی ہی میں اُنکی دین و دنیا کی عزت کا راز پوشیدہ ہے اس قسم کے برساتی کیڑے جو کبھی خدائی کا دعوے کرتے ہیں اور کبھی نبوت کا پیدا ہو جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دنیا میں ہمیشہ ایسا ہوا کیا ہی لیکن انکی زندگی عارضی ہوتی ہے اور بہت جلد فنا ہو جانے والی۔

اخبار دربار پنجاب

۱۴ جون ۱۹۱۰ء

Marfat.com

ملا طاہر الدین سیفی

اسوقت پیروں اور نام نہاد علماء سے امت مرحومہ کو جسقدر نقصان پہنچ رہا ہے اس سے باخبر حضرات واقف ہیں آج کل بمبئی و کاٹھیاوار میں ایک جدید دعوت پیدا ہوئے ہیں جن کا نام ملا طاہر الدین سیفی ہے آپ کا دعوٰے ہے کہ آپ توحید خالص کے پیامبر ہیں آپ نے ایک کتاب بھی "ضوء نور الحق المبین" ہزاروں کی تعداد میں شائع کرائی ہے اور اس میں اپنی دعوت و ظہور کا مقصد ظاہر کیا ہے اس کتاب کے حوالے جو تقریباً تمام اسلامی اخبارات میں ایک اہل علم حامی حق نے شائع کرائے ہیں اُن ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اہل سنت والجماعت اور شیعوں کو بھی مشرک و کافر خیال کرتے ہیں اسلام میں اس قسم کے خطرناک دعاۃ کا ظہور سخت تشویشناک اور فتن قیامت میں سے ایک فتنہ ہے اور حامیان حق کا فرض ہے کہ وہ ان فتنوں سے امت مرحومہ کو محفوظ و مامون رکھیں۔

طاہر سیف الدین کی کتاب

اخبار البرید کانپور ۴ رجون ۱۹۱۹ء

گذشتہ ہفتہ ہم نے ملا صاحب موصوف کے ناقص خیالات اور بیجا طرز عمل کے متعلق ایک نوٹ لکھکر بتایا تھا کہ بوہرہ قوم کے ملا اعلی العموم فرقہ اہل سنت والجماعت کی دل آزاری کرنے کے عادی ہیں چنانچہ اب معلوم ہوا کہ جس مقدمہ کے سلسلہ میں ملا طاہر صاحب کی کتاب ضوء نور الحق المبین بطور شہادت روشنی میں آئی وہ ایک دوسرے ملا رحمت علی کے مقابلہ میں عدالت فوجداری میں دائر ہوا تھا اور جب ملا رحمت علی صاحب سے سُنی مسلمانوں

Marfat.com

کی دل آزاری کا سبب پوچھا گیا تو اونھوں نے ملا طاہر صاحب کی اس کتاب کا حوالہ دیکر کہا کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں وہ اس کتاب میں بھی موجود ہیں اور اس طرح وہ اپنی صفائی میں کامیاب ہونے کے متوقع تھے مگر عدالت نے اس عذر کو نہیں مانا اور ملا رحمت علی کو سزا دیدی

اب دیکھنا یہ ہے کہ جن باتوں کے بیان کرنے سے کوئی شخص کسی ایک فرقہ کی دلآزاری کا مجرم قرار پاکر سزایاب ہو سکتا ہے وہی باتیں بلکہ اون سے بھی زیادہ جن میں تمام سنی مسلمانوں کی دلآزاری کا مواد ہو بلکہ دیگر تمام فرق اسلامی کو مشرک کافر جہنمی بتایا گیا ہو اگر کسی کتاب میں درج ہوں تو کیا وہ کتاب اوسکا مصنف اور اوسکا پرنٹر دلآزار اشاعت کا مجرم نہیں قرار دیا جا سکتا ہمارے نزدیک تو اگر پریس ایکٹ کا منشا برٹش انڈیا کے اندر ہر جگہ اور ہر شخص پر یکساں اثر انداز ہوتا ہے تو یہ کتاب بھی اوسکی زد میں آتی ہے اور حکام متعلقہ کو اوسکی دل آزار حیثیت پر نگاہ کرکے اوس کی ضبطی کی کارروائی اختیار کرکے عام مسلمانوں کی اس شکایت کو دور کرنا چاہئے

ایک اسماعیلی داعی کا حملہ شیعوں اور سنیوں بلکہ تمام مسلمانوں پر

دلگداز لکھنو۔ ماہ مارچ ۱۹۱۹ء

آج دلگداز میں ہم مولانا ولی محمد اسمعیل صاحب مقیم بمبئی کا ایک طولانی مضمون درج کرتے ہیں جس کے لئے ہم کو دلگداز میں آٹھ صفحہ بڑھا دینا پڑے۔ یہ ہم کو معلوم ہے کہ جسطرح شیعیاں اثنا عشری کے نزدیک امامت کے مانے بغیر ایمان درست اور قابل قبول نہیں ہوتا اسی طرح اسماعیلی شیعوں کے اعتقاد میں بغیر اُن کے اماموں کے مانے دین کی تکمیل نہیں

Marfat.com

ہو سکتی مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ ائمہ معصومین کے داعیوں کو بھی یہ رتبہ حاصل ہے کہ مسلمان جب تک اُن کو نہ مانیں اور اُن کے کہنے پر عمل نہ کریں نجات نہیں ہو سکتے۔ نہ اُن کی توحید مقبول ہو سکتی ہے نہ رسالت نہ امامت اور کلمہ توحید اُن کے منہ پر اُلٹا مارا جائے گا۔ اب پتہ لگا کہ ہفت گانہ ہفتم کے ساتویں اسماعیلی امام کا پتہ ملگیا اور اون کے داعی مولانا محمد برہان الدین تھے۔ جن کے فرزند ابو محمد طاہر سیف الدین نے تمام اسماعیلی بوہروں کو ایک نئی تبلیغ فرمائی ہے۔ افسوس انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ ہفت گانہ ہفتم کے ساتویں امام کون بزرگ ہیں۔ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور اُن کا نام کیا ہے اور اگر امامت مخفی ہے تو پھر مولانا برہان الدین کو وہ مخفی امام جو سبوع ہفتم کے ساتویں ہیں کہاں ملے۔ کیونکر ملے کس ثبوت اور کس شہادت سے انھوں نے اُن کو اپنا داعی مطلق مقرر فرمایا۔ اور یہاں تک آزادی دیدی کہ سارے دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنا دیں۔ اور کہدیں کہ بغیر اُن کی دعوت مانے کسی کا کلمہ توحید قبول نہ ہوگا۔

ہم کسی کے عقاید پر اعتراض کرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر پھر بھی اس کو گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی بزرگ اپنی فضیلت منوانے میں ساری دنیا کی دل آزاری کرنے لگیں مسلمانوں کی ناراضی و برہمی بجا ہے اور سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو بیشک ادھر توجہ کرنی چاہیئے ہم ضرور کہیں گے کہ اس تعلیم و ترقی کے زمانے میں جبکہ ترقی مصلحتیں تعصبات کو اُٹھا کے اسلام کے مختلف فرقوں کو ایک جماعت میں لانا چاہتی ہیں۔ جبکہ سارے ہندوستان کے مسلمانوں نے خواہ اس سے کہ شیعہ ہوں یا سنی یا اسماعیلی سر آغا خاں کو بے عذر اپنا دینوی لیڈر مان لیا اور ہر طرف سے دوستی و اتحاد کے لیے سب کے ہاتھ

Marfat.com

اور ہاتھوں کے ساتھ دل باہم مل رہے ہیں۔ ایسے وقت میں مولانا ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی کہ اپنے پیروؤں میں ایک ایسی تحریک فرمائیں جو تعصب کو بڑھانے اور باہم تفرقہ ڈال کے ساری دنیا کے شیعوں اور سنیوں کی دشمنی کرنے والی ہے مسلمانوں میں تحریک شروع ہوئی ہے کہ اُن کی اس متعصبانہ تبلیغ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کیجائے۔ ضرور کیجائی۔ مگر زیادہ اچھا ہو اگر مقتدایان ملت ناجیہ وسیع الخیالی کی بنا پر ایک مذہبی کانفرس قائم کر کے تعصب کی بنیاد کو منہدم کریں۔ اور باہم ایک قرارداد ہو جائے کہ ہر فرقے کے مقتدا باہمی جھگڑوں سے دست بردار ہو کر اپنے پیروؤں کو فقط ایسی باتیں بتایا کریں جو خدا پرستی و عبادت اور اپنی فقہ و شرع کا پابند بنانے تک محدود ہوں۔ اور ایک دوسرے میں تفرقہ ڈالنے اور رنجشیں پیدا کرنے کے عوض اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے والی ہوں۔ امید ہے کہ نئے اور انوکھے داعی ابو محمد طاہر اور راون کے پیرو بوہرے بھی ہماری اس التجا کو غور اور توجہ سے سنیں گے۔

خیر اب ہم افسوس داندوہ کے ساتھ مولانا ولی محمد اسمٰعیل صاحب کا وہ مضمون عام مسلمانوں کے سامنے پیش کئے دیتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ ان داعی ابو محمد طاہر سیف الدین نے بوہروں میں کس تبلیغ کی تحریک کی ہے۔ اور اسکے سبب سے عام مسلمانوں کی کسقدر دل آزاری ہوئی جس سے سب کو غیر مذہب عدالتوں کے سامنے آہ وزاری کرنے اور صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور کر دیا۔

ملّا ابو طاہر سیف الدین کی گمراہی

از اخبار زمانہ مراد آباد ۱۱ مئی ۱۹۱۹ء

رہنما کی گذشتہ اشاعت میں ہمنے اس عنوان سے ایک نوٹ ایڈیٹوریل میں لکھا تھا اور سیٹھ ولی محمد اسمٰعیل صاحب نے جو طویل مضمون ابوطاہر سیف الدین کی کتاب "ضوع نور الحق المبین" کے جواب میں ازراہ حمیت اسلامی شائع فرمایا ہے وہ درج رہنما کیا تحفا فی الحقیقت شیخ ابوطاہر سیف الدین کی یہ کتاب مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے والی ہے جس میں تمام اُن شیعہ و سنّی مسلمانوں کو جو ابوطاہر سیف الدین کے معتقد نہیں ہیں مشرک اور دوزخی بنایا گیا ہے۔

ضرورت ہے کہ عامۃ المسلمین اپنے فرائض مذہبی کا احساس کریں علمار کرام اس فتنہ انگیز تحریر کے نقصانات سے مسلمانوں کو مطلع کریں اور ابوطاہر سیف الدین کے ان ناروا خیالات سے مسلمانوں کو متاثر نہونے دیں افسوس ہے کہ اس وقت جبکہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے ملا ابوطاہر سیف الدین نے بلا وجہ یہ فتنہ انگیز کتاب اپنی قوم میں شائع کرکے کلمہ گو مسلمانوں میں باہمی بغض و عناد کی آتش کو بھڑکایا ہے ممکن ہے کہ ملّا صاحب کو کسی فرد خاص سے کوئی رنج ہو لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ کسی شخصیت کی بنار پر تمام سنّی و شیعہ کلمہ گو مسلمانوں کو مشرک و دوزخی بنایا جائے ہم اس رائے سے متفق ہیں کہ ہندوستان کے ہر قصبہ و شہر میں مسلمانوں کے جلسے کرکے دعوے دائر کئے جائیں تاکہ ابوطاہر سیف الدین کو اس فتنہ انگیزی کا کافی صلہ ملسکے اور گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلائی جائے کہ قانون مطابع کے تحت میں وہ اس فتنہ انگیز کتاب کو ضبط فرماکر مسلمانوں کو مشکور فرمائے۔

مُلّا ابوطاہر سیف الدین کی گمراہی

از اخبار رہنما مراد آباد ۸ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

Marfat.com

ملا صاحب نے جو مضامین اپنے رسالہ میں شایع کئے ہیں اون سے اسلام اور مسلمانوں کی سخت توہین ہوتی ہے اسلئے گورنمنٹ کو اس معاملہ میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔

اور ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ دہلی کے ایک پریس میں امروہہ کے ایک شیعہ صاحب سنیوں کے خلاف ایک دل آزار رسالہ طبع کرا رہے تھے جسپر گورنمنٹ نے توجہ فرماکر رسالہ ضبط کرلیا اور پریس سے ضمانت طلب کرلی۔ اس طرح مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ ملا صاحب کی اس دل آزار رسالہ کی تمام کاپیاں فراہم کرکے ضبط کرے تاکہ آیندہ فتنہ و فساد کا کامل طور پر انسداد ہو جائے معلوم نہیں کہ ابھی تک اس جانب گورنمنٹ عالیہ نے کیوں توجہ نہیں فرمائی۔ ہم آیندہ اسکے متعلق مزید معلومات حاصل ہونے پر اظہار خیال کرینگے۔

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں ملا طاہر سیف الدین کی رخنہ اندازی

از اخبار رہنما مراد آباد ۴ جون ۱۹۱۹ء

کاش مسلمان قرآن مجید کی مقدس تعلیم واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کو پیش نظر رکھتے تو انکا شیرازہ ملت ایسا منتشر نہوتا۔ اس فتنہ کی ابتدا ہمیشہ بعض چالاک اور وجاہت پسند لوگوں کی ذات سے ہوتی ہے اور وہ اپنے اغراض یا حصول زر کے لئے ہمیشہ اپنا جتھہ بناکر اپنے کو صراط مستقیم پر چلنے والا اور دوسروں کو گمراہ بتلایا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں آجکل سرفہرست ملا طاہر سیف الدین ہیں جو فرقہ بوہرہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں بوہروں کا فرقہ دکن و گجرات کے احاطہ میں پھیلا ہوا ہے اور تجارت پیشہ ہونے کے باعث بہت مالدار ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ملا طاہر سیف الدین نے اپنے زعم باطل میں مبتلا ہو کر آپکو صاحب الامر امام العصر کا ہم مرتبہ ٹھیرایا ہے۔ اور عام مسلمانوں کے تمام فرقوں کو جو اسکی اتباع نہ کریں مشرک قرار دیکر دوزخی بتلایا ہے۔ وہ ان خیالات فاسدہ کا اظہار کرتا ہے کہ فقط خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کافی نہیں ہے بلکہ ائمہ معصومین علیہ السلام کی امامت جس کو فرقہ شیعہ نے تبرکاً اصول دین میں داخل کر لیا ہے اور میری اطاعت کا اقرار بھی اس کلمہ کا جزو ہے جسکے بغیر مسلمانوں کی توحید ناقص و نامکمل رہتی ہے۔ اور انکا کلمہ اخلاص قبول نہوگا بلکہ انکے منہ پر مارا جائیگا۔ اور وہ مردود الشہادۃ ہو کر مستوجب عذاب دوزخ ہونگے۔

اس قسم کے ناپاک و دل آزار خیالات کے اظہار سے ملا طاہر سیف الدین نے عام طبقہ ہائے اسلامی کے عقائد پر سخت حملہ کیا ہے جسکے متعلق امید ہے کہ ہماری عادل گورنمنٹ خاص توجہ فرمائیگی۔ اور ملا طاہر سیف الدین کی کتاب "ضوء نور الحق المبین" جس میں یہ دل آزار خیالات ظاہر کئے گئے ہیں ضبط فرما کر مسلمانوں کو مشکور فرمائیگی۔

عام مسلمانوں کو اس کتاب کی اشاعت مسدود کرنے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے اُسے ہم آیندہ اشاعت میں لکھینگے۔

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں ملا طاہر سیف الدین کی خنہ اندازی

بمبئی سے

از اخبار رہنما مراد آباد ۱۱ جون سنہ ۱۹۱۹ء

گزشتہ ہفتہ ہمنے ملا طاہر سیف الدین صاحب کی ناپاک و دل آزار خیالات پر سرسری نظر ڈالکر گورنمنٹ کو اسکے انسداد پر توجہ دلائی ہے اور مسلمانوں کو

Marfat.com

اس معاملہ میں عملی کوشش کی تحریک کی ہے معزز معاصر مسلم ہیرالڈ نے جو الہ آباد سے انگریزی میں شائع ہوتا ہے یہ بالکل صحیح لکھا ہے کہ نہ صرف گورنمنٹ ہند بلکہ تمام مسلمان والیان ریاست کو اس معاملہ میں بہت جلد نوٹس لینے کی ضرورت ہے اور نہ صرف مسلم ہیرلڈ بلکہ تمام قومی اخبارات یہ ہی رائے ظاہر کر رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلا رہے ہیں اسلئے ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ جو اس قسم کی دل آزار تحریروں کی اشاعت کو ناجائز قرار دے چکی ہے اس معاملہ پر خاص طور سے توجہ فرمائیگی اور ملا طاہر سیف الدین کے رسالہ کی اشاعت ممنوع قرار دیکر تمام مسلمانوں کو مشکور فرمائیگی۔ اسیطرح مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے اپنے شہروں و قصبوں میں جلسے منعقد کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلائیں اور ملا طاہر سیف الدین کے ان نارواخیالات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ گجرات کے کثیر تعداد مسلمانوں نے ملا صاحب کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی ہے اور امید ہے کہ عدالت جلد صحیح فیصلہ پر پہونچیگی اور عدالت کا فیصلہ ایسا فیصلہ ہوگا جس سے اس قسم کے بانگ بے ہنگام بلند کرنیوالے افراد جو مسلمانوں کے لئے فی الحقیقت باعث ننگ ہیں عبرت حاصل کر سکینگے۔

ہماری خواہش یہ بھی ہے کہ مسلم مدارس و مساجد میں اس قسم کے جلسے منعقد کئے جائیں اور انکی رپورٹیں اسلامی اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجی جائیں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی واقفیت حاصل ہو اور وہ بھی اپنا فرض ادا کرنیمیں شریک ہو سکیں

علمائے فرنگی محل کا فتویٰ

ایسی کتاب کے خلاف حاکم وقت سے استغاثہ کرنا اور اوسکی اشاعت

Marfat.com

کرو کہنا ضروری ہے اور لعن طعن کسی بزرگ پر کرنا حرام ہے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات ساعۃ سے فرمایا ہے جیسا کہ مردی ہے
ان یلعن اٰخرھذہ الامۃ اولہا کما اخرج الترمذی وورد
عنہ انہ قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساءاتہم اخرجہ
اصحاب السنن ونص الامام غزالی فی الاحیاء وابن حجر المکی
فی الزواجر وغیرھما بانہ لایجوز تحقیر احد من الاموات وسبہم
وان کان من الفساق فی حیاتہ واذا کان ھذا فی حق العوام
فما بالک فی حق مشائخ الطریق قدس اللہ اسرارھم واللہ اعلم
بالصواب حررہ محمد عبد الہادی الانصاری غفرلہ الباری

صح الجواب واللہ اعلم — جواب صحیح ہے یقیناً استغاثہ ضروری ہے واللہ اعلم
محمد عبد القادر الانصاری — محمد صبغت اللہ الانصاری الفرنگی محلی لکھنوی

علمائے فرنگی محل کے رسالہ النظامیہ کا دوسرا مضمون یہ ہے

فوارہ کفر ولعنت

یعنی کتاب ضوء نور الحق المبین

از النظامیہ لکھنؤ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ

زمانہ کی نیرنگی یا مسلمانوں کی بدقسمتی کہیے کہ کل جس اسلام کی اشاعت
کے لئے ہمارے اسلاف بیلیوں پر سر لئے صحرا و بیابان کی خاک چھانا
کرتے تھے آج اسقدر ارزاں اور لاحیثیت ہو گیا ہے کہ ایک شخص اٹھتا ہے
کچھ خاص اصول کو معیار ٹھہراتا ہے پھر مسلمانوں کو جانچنا شروع کرتا ہے اور
آخر میں ما ارسلناک الا کافۃ للناس کے بجائے چند افراد رہ جاتے ہیں

Marfat.com

جو اہل دین کے حامل سمجھے جاتے ہیں جو ایک عالم کی اصلاح و تنظیم کے لئے خیر
وجود میں آیا تھا ناخوشی ربانی کو سب سے بڑی دعوت رحمۃ اللعالمین
(صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات کی سب سے زائد توہین، اجماع و عقیدت
کی سب سے اہم تحقیر تم کو ان ناپاک مقامات میں ناپاک نظر آئی جہاں چند
بوسیدہ کتابوں کا مالک ایک مولوی اپنے کو سب سے زائد خدا کا مقرب سب سے بڑا
فرمانبردار، میدان شریعت کا یکہ تازا در اسرار حکم قرآن کا مقدس ترین حامل
سمجھتے ہوئے تمغائے خوشنودی و تکفیر تقسیم کر رہا ہو۔ بیشک علماء حامل
شریعت ہیں، وہ عوام سے زاید بصیرت و معرفت رکھتے ہیں اور اولی الامر
ہونیکی وجہ سے ان کے آگے ہمارے سر نیاز جھکے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی
شک نہیں کہ موجودہ دینی تغافل، ملی مداہنۃ اور مذہبی بے نیازی کے زمانہ
میں احتساب اور سخت احتساب کی ضرورت ہے لیکن جعلناکم امۃ
وسطا اعتدال و امتیاز کا خیال مقدم ترین خیال ہے۔
ایک طرف ہم دیکھتے ہیں صرف لا الہ الا اللہ کہنے والے کو بشارت جنت
ہے دوسری طرف چند علامات ایمان کو بتیرے علامات کفر پر ترجیح ہے
کتب عقائد میں بھی نظر پڑتا ہے لا نکفر اھل القبلۃ۔ مفسر کتابیں یہ بھی
کہتی ہیں لعنت و تکفیر میں جلدی کرنا اپنے کو تکفیر کی زد میں کر دینا ہے
لیکن دوسری طرف کچھ تنگ خیال، حاسد اور نفس پرور افراد ایسے بھی
نظر آتے ہیں جو باوجود دعوی اسلام و ایمان نہ صرف دائرہ اسلام کو تنگ
کرتے ہیں بلکہ ان پاک افراد کو جو سایۂ دامن حضرت رحمۃ للعالمین میں آچکے
ہیں عذاب دوزخ کا سزاوار بناتے ہیں۔
گذشتہ ماہ میں ہمارے مکرم جناب ولی محمد صاحب اسماعیل کا معرکۃ الآرا مضمون

Marfat.com

ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا جو کتاب ضمیر نور الحق المبین کے متعلق تھا اس مضمون کے بعد کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہ تھی جو اس کتاب کے ناپاک جراثیم کو بتاتی لیکن اسکے جستہ جستہ مقامات جو میری نظر سے گذرے ہیں میرے قلب پر ایک دردانگیز اثر کیئے بغیر نہ رہے مصنف کو اسکا پورا اختیار تھا کہ وہ ان خیالات کی اشاعت کرتے جو ان کے نزدیک حق تھے، وہ اپنے جذبات کی ترجمانی میں قطعاً آزاد تھے لیکن یہ استحقاق انکو دنیا کا کوئی قانون نہیں دیتا کہ اپنے خیالات کی تبلیغ کے ساتھ دوسروں کی تحقیر و توہین کریں مذہبی احکام کی نہ بھی پروا کی جائے پھر بھی اگر تہذیب کے کچھ معنی ہیں اگر درشت کلامی کوئی مذموم فعل ہے اور اگر سب وشتم جنت شائستگی کے شجر ممنوعہ ہیں تو ہم کو اس کہنے میں کچھ باک نہیں کہ دوسرے مذہب کے بزرگوں کا جسطرح ذکر کیا گیا ہے وہ سخت ناگوار، مذموم، خلاف تہذیب اور انسانیت کا سب سے بڑا خون ہے۔

طاہر سیف الدین صاحب ایک جماعت کے مقتدا اور مسند نشینان علم میں ہیں ان کو سمجھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ اپنے اثر کو قائم رکھنے حلقہ اقتدار کو وسیع کرنے کی یہ صورتیں نہیں جنکو وہ بدقسمتی سے ذریعہ کامیابی سمجھے ہوئے ہیں ہم انکو بتاتے ہیں کہ دنیا میں صرف انکے پاس علمی قوت نہیں، تنہا وہی ایک جماعت کے سرتاج نہیں، صرف ان ہی کے ارشادات واجب التعمیل نہیں سمجھے جاتے بلکہ ہندوستان میں اور بھی افراد و خاندان ہیں جنکا علمی و مذہبی اقتدار مدرجہا ان سے اعلیٰ و اوسع ہے اور یقیناً اگر تبلیغ خیالات اور خودسرانہ دعووں کی رفتار یہی رہی تو وہ قوتیں جو اسوقت تک خاموش تھیں خاموش نہ رہینگی۔

Marfat.com

ایک صوفی بزرگ جناب جعفر نہروانی کی شان میں خناس، شیطان، مصاحب ابلیس اور اسی قسم کے اور الفاظ جو اور بزرگوں کے متعلق کتاب ضوء نور الحق المبین میں استعمال کئے گئے ہیں ان افراد کے لئے دل شکن اور اشتعال انگیز نہیں جو ان بزرگوں کے مرتبوں سے واقف نہیں لیکن جو ان کو نہ صرف جانتے بلکہ واجب التعظیم و مقبول بارگاہ خداوندی سمجھتے ہیں وہ جو اثر لینگے ظاہر ہیں کتاب ضوء نور الحق المبین کی یاوہ گوئیاں اور متضمن عنابہ ہر زہ سرائیاں یہیں پر ختم نہیں ہوتیں بلکہ دوسروں کی توہین کے بعد جب اپنا ذکر آتا ہے تو دبے لفظوں میں سنائی دیتا ہے۔

بعد از خدا بزرگ منم قصہ مختصر

چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۳۵ میں ہے۔

"خدا و رسول اور امام زماں کے قبول کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک مجکو بھی نہ پہچانا جائے اور مجھکو نہ قبول کیا جائے اسوقت تک سب گمراہ اور عذاب کے سزاوار ہیں۔

اسی صفحہ میں ایک جگہ اور ہے۔

"اس کا ایک سر خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر میرے ہاتھ میں تکو میرا سر پکڑنا کافی ہے"، یہ اور اس قسم کے دوسرے الفاظ کے متعلق اگر علمائے استفتار کیا جائے تو وہ ذات جو آج دوسروں کی تکفیر میں سرگرم جد جہد ہے خود سلاسل و اغلال کفر میں مقید نظر آئیگی۔

النظامیہ اس حیثیت سے کہ وہ علمی مذہبی رسالہ ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ اس جماعت کا ارگن ہے جو ہندوستان کے مرکز علم و مستند مرجع مذہب اس کتاب کو قابل نفرت اور ناپسندیدہ خیال کرتا ہے اور

Marfat.com

اگر ہمکو جلد اطمینان نہ دلایا گیا تو شاید النظامیہ آیندہ بھی اسکے متعلق خاموش رہیگا (از مدیر)

گمراہ مُلّا

ہندوستان کے سب سے بڑے ملکی و قومی شاعر ترجمان حقیقت جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔بیرسٹر لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

"طاہر سیف الدین کا رسالہ میں نے دیکھا ہے۔اس کی تحریک بھی ویسا ہی فتنہ ہے جیسی کہ اس سے پہلے تاریخ اسلام میں گزر چکی ہیں اہل سنت کیا تمام مسلمانوں کے دل اسکی تحریر سے دکھینگے میرے نزدیک یہ شخص گمراہ ہے واللہ اعلم"

محمد اقبال ۱۹ مئی ۱۹۳۰ء

فلسفہ کا حکم

ہندوستانی مسلمانوں کے سب سے بڑے فلاسفر نے املاک کی کتاب کے بارہ میں یہ حکم دیا ہے کیا فرماتے ہیں مولوی عبدالماجد صاحب فلاسفر اعظم ہندوستان مصنف فلسفہ جذبات و فلسفہ اجتماع غنیمہ

از روئے علم نفسیات

اس مسئلہ میں کہ زید ایک جماعت کا مذہبی پیشوا ہے اور اوس نے دوسرے عقائد کی جماعتوں کے خلاف ایک نہایت دل آزار کتاب لکھی۔تاکہ زید کی جماعت اِن جماعتوں سے متنفر ہو جائے۔اور زید کو قوت اجتماعی حاصل ہو کیا از روئے علم نفسیات زید کا یہ فعل اسکو فائدہ مند ہو سکتا ہے یعنی اسکو اجتماعی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔اور کیا زید کی جماعت کو ایسی کتاب سے کچھ فائدہ اجتماعی حاصل ہونا ممکن ہے۔اگر ہاں تو خیر ورنہ زید کا یہ فعل اپنی ذات اور اپنی جماعت کے لئے کہاں تک مضر ہے۔بدلیل فلسفہ نفسیات جواب مرحمت ہو۔

Marfat.com

جواب

(۱) زید کا یہ فعل اسکی جماعت کے حق میں قطعاً مضر ہے۔ دوسرے فرقوں کی دلآزاری کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اسکی دلازاری کرینگے اور یوں مجادلہ و منافرت کا سلسلہ قایم ہو جائیگا۔ جس میں زید کی جماعت کی بہت کچھ قوت بیکار صرف ہو گی۔ خود قرآن میں جو مذہبی حیثیت سے قطع نظر کرکے علم النفس کی بھی بہترین کتاب ہے اسکی ایک سے زاید بار تاکید آئی ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کرو۔ ورنہ وہ الٹ کر تمہاری دلآزاری کرینگے یہ نفس بشری کا ایک کھلا ہوا قانون ہے۔

(۲) زید کی ذات کے لئے ممکن ہے کہ کچھ عرصہ تک یہ فعل مفید رہے۔ لیکن بالآخر اسکے لئے بھی مضر ثابت ہوگا۔

عبدالماجد ۱۲ اگست ۱۹۱۹ء

عدوئے رب تعال

ارشاد ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خانصاحب بہادر سائل دہلوی جانشین نواب فصیح الملک داغ دہلوی

اہل قبلہ کو جو کہے کافر — قابلیت ہے دین کی ظاہر
طاہر سیف دین داعی نے — دینداروں سے جسکو ہیں کینے
کرکے تدوین فصوص حق مبین — اپنا پیدا کیا ہے اک دین
جو مخالف ہے دین نبوی کے — جو ہے برعکس خلق علوی کے
کی امامیہ دین کی توہین — سنیوں پر ہوا ہے نکتہ چین
دونوں فرقوں کے ہوگیا ہے خلاف — دونوں کو کہہ رہا ہے کافر صاف
شرع نبوی کا ہمکو ہے ارشاد — بوئے جو کشت دیں میں تخم عناد

Marfat.com

اوسکو جانو عدوّ ہے ربِّ تعال — اوسکا ہر قول و فعل ہے ابطال
جسکی بنیادِ دیں ہو بدگوئی — ایسی دعوت کو کیا کرے کوئی
ہم تو رہتے ہیں اوس سے کوسوں دور — جس کے مشرب میں پائیں کوئی فتور
اسقدر بھی جو لکھدیا ہمنے — فرضِ ملت کیا ادا ہمنے
ورنہ ہم تو دعا یہ کرتے ہیں — کلمے حق گوئیوں کے بہرتے ہیں
اے مُقَلِّبُ قُلُوْبُ کے داتا — فتنہ و شر سے تو بدوں کے بچا
لطف کر بر مزید جو نازل — پھیر بدراہیوں سے انکے دل
کاش سعی دعا ہو یہہ مشکور — بحث سائل ہے اور غیر ضرور

چار یاری رباعیاں

از جناب مولانا عاشق حسین صاحب سیماب اکبرآبادی مصنف کتب مشہور و شاعر بے مثل ہندوستان

طاہر تھی سیفِ دیں مشہور انام — آخر یہی رکھا گیا اک شخص کا نام
وہ شخص ہوا طہارتِ دیں کی سیف — اپنی ہی چھری سے کام اپنا ہی تمام

ہمنام طہارت ہے بظاہر طاہر — باطن میں نہیں قلب کا طاہر طاہر
لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ — کہتا ہے مسلمانوں کو کافر طاہر

ہیں نام خدا حضرتِ جعفر طاہر — شیعہ سُنّی کے ہیں وہ رہبر طاہر
خنّاس! انھیں اور تو گمراہ کہے — اللہ کے خوف سے ذرا ڈر طاہر

کی تو نے مسلمانوں کی ظالم توہیں — اور پھر تجھے اسلام پر اپنے ہے یقین

Marfat.com

برعکس نہند نام زنگی کافور — یاں قاتلِ دیں کون ہی؟ سیف الدین!

تو کہتا ہے کلمہ نہیں سنّی کا قبول — خاکت بدھن ماہی یہ تیرا قول فضول
مردود ہیں سب تیری دورنگی اقوال — ہیں پھول بکائن کے اثر خاکۂ ببول

ایمان نہیں ہے زر کہ غارت ہو جائے — یا لیکے کوئی چور اسے چنپت ہو جائے
مومن کے بدن میں جوش آجائے اگر — ہر رونگٹا انگشتِ شہادت ہو جائے

ہاں کشتۂ بیداد ہیں شیعہ سُنّی — ہاں منتظرِ داد ہیں شیعہ سُنّی
انصاف ہوائے خسروِ ہند و برٹن — اب مائلِ فریاد ہیں شیعہ سُنّی

بنی ہے جہالت پہ یہ ساری توہین — ہم نوریوں کو شاق ہے ناری توہین
کسطرح حکومت سے نہ فریاد کریں — توہین حکومت ہے ہماری توہین

احساس کا خورشید درخشندہ ہے — دشمن جو ہے سنّیوں کا شرمندہ ہے
دیکھی ہے اونکی زندگی اپنا ثبوت — سُنّی زندہ ہیں، اُن کا دل زندہ ہے

اثنا عشری شیعہ حضرات کا ارشاد

ذیل میں اثنا عشری شیعہ حضرات کی تحریریں کتاب نور الحق المبین کے خلاف درج کیجاتی ہیں۔ جنکو پڑھ کر گورنمنٹ ہندوستان معلوم کر سکتی ہے کہ اس کتاب کے خلاف تمام اسلامی فرقوں نے یک زبان و یک قلم ہو کر اظہار نا رضامندی

Marfat.com

کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی ہر جماعت ہس کتاب کو اپنی دل آزاری کا موجب سمجھتی ہے

پہلا ارشاد

جناب سرکار شریعت مدار حضرت شمس العلما صدر المحققین ناصر الملۃ والدین ابو الفضل نجم الدین آقا السید ناصر حسین صاحب مجتہد العصر والزماں لکھنؤ کے زیر اثر شائع ہونے والے رسالہ العوارف لکھنؤ میں حسب ذیل ارشاد بوہروں کے مُلّا کی کتاب مذکور کے خلاف ماہ مئی سنہ ۱۹۱۹ء میں شایع ہوا ہے۔

۔ یہ مضمون جو ہمارے مکرم نامہ نگار جناب ولی محمد اسمٰعیل صاحب نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجا ہے اور جسکو ہم نے اُنکی فرمائش کے مطابق لفظاً لفظاً چھاپ کر ہدیہ ناظرین کیا ہے فی الحقیقت نہایت قابل توجہ مضمون ہے مصنف ضور نور الحق المبین نے جیسا کہ اس مضمون کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے ایسے نازک وقت میں (جب کہ تمام مسلمانوں کو ایک عام سلسلہ اتفاق و اتحاد میں مسلسل ہو کر حفظ و تبلیغ اسلام کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے) اس رسالہ کے ذریعہ سے آتش نفاق کے اشتعال اور بنیاد اتفاق کے احراق و انہدام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حالانکہ کوئی عاقل اتفاق باہمی کے محاسن و فوائد اور نزاع و نفاق باہمی کے مثالب و مضار سے ناواقف نہیں ہے اور ہر باعقل و ہوش انسان بخوبی تمام بطور بداہت کے بلا دلیل و برہان سمجھ سکتا ہے کہ کوئی قوم اسوقت تک بام ترقی پر نہیں پہونچ سکتی جبتک کہ ترقی کے زینہ پر ریسمان اتفاق کو انتہائے استحکام سے باندھ کر دونوں ہاتھوں سے مضبوط نہ پکڑ لے۔ مگر افسوس کہ اہل اسلام نے اس زمانہ میں اس کلیہ سے بالکل قطع نظر کر لی اور جیسا کہ کسی زمانہ میں انکا اتفاق و اتحاد

Marfat.com

ضرب المثل تھا ویسا ہی آج انکا نفاق ضرب المثل ہوگیا ہے اور یوگا فیوگا تفرقہ اندازیاں بڑھتی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کو مشرک و کافر تک بنانے میں بھی تامل نہیں کرتا اور بعض اوقات عدالت تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔
جیسا کہ رسالہ مذکورہ کی تصنیف و اشاعت نے بعض مقامات کے مسلمانوں کو اسپر آمادہ کر دیا اور وہ اس تحکمانہ عنوان اور طرز تحریر کو برداشت نہ کر کے عدالت تک پہونچ گئے اور بیجا نہیں پہونچے۔ کیونکہ اس آزادی کے زمانہ میں کوئی قوم اور کوئی شخص کسی کے بیجا اور نامناسب تحکم کو برداشت نہیں کر سکتا اور کسی کی کوئی بات خصوصاً مذہبی معاملات میں بے دلیل و برہان قابل سماعت نہیں ہو سکتی۔
ہر ایک عالم و مبلغ مذہب اپنے مذہب کے محاسن و فوائد اور اسکی حقیقت کے دلائل و براہین بیان کرنے کے لئے انصافاً آزاد ہے اور ہونا چاہیئے لیکن کسی کو شرعاً اور عرفاً اور قانوناً یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی فرقہ کے پیشوایان کے اتباع کے لئے کھلے خزانہ ایسے سخت اور درشت الفاظ استعمال کرے جیسا کہ اس رسالہ میں استعمال کئے گئے ہیں ہمارے پاس اسوقت اصل رسالہ مذکور موجودہ نہیں ہے مگر جو عبارات اس کے اس مضمون میں نقل کئے گئے ہیں اُن میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ محض تحکمانہ اور بے دلیل اور نہایت خلاف تہذیب اور اشتعال انگیز اور ناقابل تحمل معلوم ہوتا ہے۔
ہم تو ایسے نامناسب الفاظ کا طبع کرنا بھی پسند نہ کرتے مگر چونکہ ہمارے معزز نامہ نگار نے ان الفاظ کو نقل قول اور نقل تحریر کی حیثیت سے انصاف طلبی کی خواہش میں درج مضمون کیا ہے۔ لہذا کوئی مضائقہ نہیں کیا خصوصاً اس نظر سے کہ ہمارا اثنا عشری فرقہ جو [illegible]

کے عام حملہ سے محفوظ نہ رہ سکا اور مصنف مذکور کے سلسلہ سے الگ ہو جانیوالوں کے علاوہ اُنکی عام اور ہمہ گیر عبارت کے عموم میں اثنا عشری شیعہ بھی داخل و شامل ہو گئے بحفظ طول اسوقت ہم اسی اجمالی تحریر پر اختصار کرتے ہیں زندہ رہے تو انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں کسی قدر تفصیل سے کلام کر کے دکھلائینگے کہ یہ حملات کس عنوان سے کئے گئے ہیں اور ہمارے عقائد کے خلاف کس عنوان سے خامہ فرسائی ہوئی ہے۔ (احقر اڈیٹر)

دوسرا ارشاد

رسالہ مبارک الصوارف مذکور بابت ماہ جون ۱۹۱۹ء میں دوسرا ارشاد یہ چھپا ہے

"تنقید ضوء الحق المبین" کا "تبصرہ"

گذشتہ نمبر میں ایک طولانی مراسلہ ہمارے معزز نامہ نگار جناب ولی محمد اسمٰعیل صاحب مُریادہ کا زیر عنوان باب المراسلات لفظاً لفظاً شایع کیا گیا تھا جس میں شیخ البواہر ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب کے رسالہ مذکورۃ العنوان پر ایک تفصیلی تنقید کی گئی تھی اور ہمنے بھی اُسکے آخر میں ایک مختصر نوٹ لکھکر وعدہ کر لیا تھا کہ زندہ رہے تو انشاء اللہ آیندہ اشاعتوں میں اسکے متعلق کسیقدر تفصیل سے کلام کریں گے۔

چونکہ اصل رسالہ مذکورہ ہمارے پاس موجودہ نہیں ہے لہذا ہمارے اس تبصرہ کا مستند وہی عبارتیں ہونگی جو معزز نامہ نگار نے اپنے تنقیدی مضمون میں اس رسالہ سے نقل کی ہیں اور صحت نقل اور ترجمہ کے بابت ایک دوسری تحریر کے ذریعہ سے ہمکو اطمینان دلایا ہے۔

Marfat.com

مذاہب عالم کی فہرستوں میں جہاں دنیا بھر کے مذاہب تحریر کئے گئے ہیں وہاں ایک گنجائش مذہب شیعہ کے لئے بھی نکالی گئی ہے اور مثل دیگر فرق اسلام کے اس مذہب کو بھی شعبہ ہائے کثیرہ میں منشعب کہلایا گیا ہے جیسا کہ اس موضوع کی مشہور کتاب ملل ونحل شہرستانی کے مطالعہ سے واضح و آشکار ہے لیکن ہمارے خیال میں یہ انشعاب مقابلۃً کہلایا گیا ہے اور اگر کوئی ایک شخص بھی اپنے کسی خیال میں متفرد پایا گیا ہے تو اسکو ایک فرقہ سے موسوم کر دیا گیا ہے در اصل یہ مذہب اتنے شعبوں میں منشعب نہیں ہے بلکہ ہمارے خیال میں اصل مذہب شیعہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ ہے اور بعض فرق دیگر جو موجود ہیں مثل زیدیہ و اسمعیلیہ وہ عند التحقیق اسکے دائرہ میں نہیں آسکتے اگرچہ وہ مدعی ہوں زیدی تو نصب امام میں نص کی جانب اعتنا ہی نہیں کرتے بلکہ اولاد جناب صدیقہ طاہرہ سے ہر قایم بالسیف کو امام تسلیم کر لیتے ہیں اور انکو بہت سے وجوہ سے اہل سنت سے مشابہت تامہ حاصل ہے۔

باقی رہے اسماعیلیہ جو حضرت امام ہمام جعفر بن محمد بن الصادق علیہما السلام کے بعد انکے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل کو امام جانتے ہیں اور انکی جماعت جو بہرہ جماعت کہلاتی ہے اور زیادہ تر اطراف بمبئی و سورت وغیرہ وغیرہ میں پائی جاتی ہے تو انکو بھی بوجوہ عدیدہ جنکی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے اہل سنت سے مشابہت ہے اور عجب نہیں کہ سلسلہ مذکورہ سے بعض متحرفین کو طریقہ اہل سنت و جماعت اختیار کرنے کا موجب [illegible] اور وجوہ کے ایک یہ بھی ہو۔

مضمون کے طویل اور اصل مطلب سے بعید ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو ہم اس مقام کو اس سے زیادہ بسط کے ساتھ عرض کر سکتے تھے لیکن بخوف طول

Marfat.com

تقریب فہم کے لئے صرف اتنا ہی گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ ان بوہروں میں جو شخص انکے امام کے بعد تمام فرقہ کا واجب الاحترام اور ساری جماعت کا مطاع عام سمجھا جاتا ہے اُسکو داعی کہتے ہیں اور اُس داعی کے نائبوں کو جو اُسکی جانب سے بلاد مختلفہ میں رہا کرتے ہیں عوامل بولتے ہیں۔

چنانچہ اس زمانہ کے داعی شیخ البواہر ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب ہیں اور انکے عوامل بلاد مختلفہ میں قیام پذیر ہیں۔

زمانہ کی رفتار ہمیشہ ایک ہی عنوان پر نہیں رہتی اور اطاعت کا قلادہ خصوصًا اس زمانہ میں بڑے مشکل سے زیب گلوره سکتا ہے معلوم نہیں کن وجوہ سے اس جماعت کے بعض لوگوں نے اپنے دعاۃ کے سلسلہ اطاعت سے علیحدہ ہوکر اپنی اپنی جماعتیں الگ الگ قائم کرلیں اور ہر ایک اپنی جماعت کا پیشوا بن بیٹھا۔ یہ علیحدہ ہونیوالے پانچ شخص تھے جن میں سے ایک نے تو اہل السنت والجماعت کا طریقہ اختیار کیا اور باقی چار شخص عقائد شیعہ اسماعیلیہ باقی رہے۔

داعی مذکور نے ان سب کو اپنے رسالہ میں بہت سخت و درشت الفاظ سے یاد کیا ہے اور اپنی اشتعال انگیز تحریر کے ذریعہ سے آتش نفاق کو خوب ہی بھڑکایا ہے حالانکہ یہ وقت ایسے نزاعات باہمی کے بڑھانے کا نہیں ہے، اسلام ہر چہار جانب سے گھیرا جا رہا ہے اور دنیا کا ہر ایک فرقہ اسلام ہی کے پست کرنیکو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہے۔

دہریین مادیین طبیعیین زنادقہ ملاحدہ فلاسفہ اہل حکمت اہل تجربہ اور انکے علاوہ اور ملل ونحل وغیرہ وغیرہ بھی اگرچہ ہمیشہ ہی سے اسلام کے مقابلہ میں برسرپیکار رہا کرتے تھے لیکن جسقدر جرأتیں ان لوگوں کی اس زمانہ میں

Marfat.com

بڑھ گئیں اور بڑھتی جاتی ہیں وہ اس زمانہ کے قبل عالم وجود میں موجود نہ تھیں
اسلام اسقدر ضعیف و پست نہ تھا اہل علم اور اہل دولت کی ایسی کمی نہ تھی
ہر ایک شخص اسلام کے مقابلہ میں آتے ہوئے ڈرتا تھا اور آتا تھا تو منہ کی کھاتا
تھا بخلاف اس زمانہ کے کہ اب نہ ہمارے پاس وہ علم ہے نہ دولت نہ وہ
اتفاق ہے نہ اتحاد فرق سابقہ میں ہندوستان نے آریہ سماجیوں سے اور
دیگر اقالیم نے لا اوریہ اور اہل سائنس وغیرہ سے مخاصمین اسلام کے سواد
میں اضافہ کر دیا ہے اور فرزندان اسلام میں سے جو لوگ سائنس کے پُر
فضا میدانوں کی ہوا کھا کر نکلے ہیں اونکا نمبر ان سب سے بڑا ہوا ہے کیونکہ کھلا
ہوا دشمن اسقدر مضرت رساں نہیں ہوتا جسقدر دوست نما دشمن بالجملہ یہ وقت
وہ تھا کہ اسلام کے وہ تمام کلمہ گو اور نام لیوا جو توحید و نبوت و قیامت کے
اصول مسلمہ کے معتقد تھے وہ سب یک دل و یک زباں ہو کر اسلام کی حمایت
اور اسکی حفاظت و تبلیغ کے لئے کمر ہمت کو چست باندھ کر کھڑے ہو جاتے
اور حبل المتین اتفاق کو دونوں ہاتھوں سے مستحکم تھام کر حفظ و تبلیغ اسلام میں
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ اور وہ ڈگمگاتی ہوئی ناؤ جو جہالت کی بیک
رواں میں ہوائے مخالف کے تھپیڑوں سے ڈوبا چاہتی ہے اوسکو روک لیتے
اور مدارج ترقی کے طے کرنے میں معاونت باہمی سے کام لیکر اسلام کے بول
کو بالا کر دیتے مگر خدا برا کرے اس نفاق و خود غرضی کا جو اسوقت کی نزاکت
کو ذہن میں نہیں آنے دیتی اور مسلمانوں کے باہمی مگر بے سود و نزاعات ناحق
سے گوشت کو جدا کرانے اور احیاء و اموات دونوں کو خنق سب و شتم قرار دینے
میں کامیاب ہو رہے ہیں اور اسلام کا بول بالا کرنیکے عوض اسقدر پست کیا
جا رہا ہے کہ اس بول کے بولنے والے اور اس کلمہ کے کہنے والے بالکل غیر

Marfat.com

مسموع الکلمہ اور اسلام ہی سے خارج کئے جا رہے ہیں اور انہیں مشرک و کافر
تک بنانے میں تامل نہیں کیا جاتا حالانکہ کلمہ گویوں کی تکفیر تاوقتیکہ وہ ظاہر
بظاہر ضروریات دین کے منکر نہوں بالاتفاق جائز نہیں ہے عہد کرامت
مہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسقدر منافق موجود تھے
اور خداوند عالم عزاسمہٗ اپنے حبیب کو کس وضاحت کے ساتھ اُن کے حالات
سے واقف کر چکا تھا مگر چونکہ وہ سب بظاہر کلمہ گو اور احکام اسلام کے تابع
اور ضروریات دین کے معترف تھے لہذا دائرہ اسلام میں داخل اور جماعت
مسلمین میں شامل اور اموال و نفوس انکی تمام مسلمین و مومنین کیطرح محفوظ تھے
مصنف ضوء نور الحق المبین اپنے بے نظیر تعصب و اعتساف کے باعث
تمام مسلمانوں کو بالعموم دائرہ اسلام سے خارج کئے دیتے ہیں اور معمورۂ عالم
کے رہنے والوں کے علاوہ عدم آباد کے بسنے والوں کو بھی اپنی ہمہ گیر
تصنیف کی روشنی میں لا رہے ہیں لیکن جسقدر عبارتیں اس تصنیف کی ہمارے
معزز نامہ نگار نے اپنے مضمون میں نقل کی ہیں اُن میں باستثنا اُن دو مقاموں
کے جن میں اسلام کے دو بڑے گروہوں سنی شیعہ سے تعرض کیا گیا ہے اور
کوئی مقام توجہ اہل علم اور دائرہ مباحث علمیہ میں لانے کے قابل معلوم نہیں
ہوتا۔ خدا جانے کب کب کے گڑے مردہ اکھیڑے گئے ہیں اور انہیں ایسے ایسے
سخت و درشت الفاظ سے یاد کیا گیا ہے کہ ہمیں تو بحیثیت نقل بھی اُنکا اعادہ
اپنی مضمون میں مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

اِن دونو مقاموں میں سے پہلا مقام سنیوں سے متعلق ہے اور دوسرا شیعوں
سے پہلے مقام میں اجمالاً تمام مسلمانوں کی توحید کو باستثنا اپنی جماعت کے
شرائط و حقوق توحید کے ادا اور وفا نہ کرنے سے بالکل غیر نافع اور سبب اُسکا

Marfat.com

عبد و معبود کے درمیانی حدود کی عدم معرفت قرار دیکر تفریعًا اور تخصیصًا شیعوں کے کلمہ کو غیر مقبول و مردود قرار دیا گیا ہے۔

اور دوسرے مقام میں بالتخصیص شیعوں سے تعرض کیا گیا ہے اور اُنکے لئے فقط نبی و وصی نبی و امام زماں کی معرفت بغیر معرفت داعی وقت کے غیر کافی جانکر اُنہیں بھی گمراہ اور مستحق عذاب سخت اور غیر مقبول الشہادۃ بنایا گیا ہے اور چونکہ عام مسلمانوں اور ان داعی وقت کی معرفت نر کہنے والوں میں شیعیان اثنا عشری بھی داخل ہیں لہذا اُنکی توحید بھی مصنف مذکور کے نزدیک عام مسلمانوں کے ضمن میں غیر نافع اور وہ بھی غیر عارف شیعونکے ساتھہ ان کلمات نامناسب کے مورد قرار پا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دعوائے بے دلیل کسیطرح پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچ سکتا اور یہ تحکم بیجا کسی صورت سے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ محض کلمۂ توحید کا زبان سے ادا کرنا انسان کو دائرہ اسلام میں داخل نہیں کر سکتا بلکہ اسکے ساتھہ کچھ شرائط اور بھی ہیں جو اجمالًا دو قسموں منقسم ہیں اوّل وہ کہ جو تمام فرق اسلام میں بالاجمال مشترک ہیں اور باوجود اختلافات کثیرہ کے تمام کلمہ گویوں کو ایک سلسلہ اتحاد میں مسلسل کر سکتے ہیں اور کم سے کم فائدہ اُنکا جریان احکام اسلام از قبیل احترام اموال و نفوس و طہارۃ جسد و توارث باہمی و صحت معاملات ہے اور وہ نبوت عامہ اور خاصہ اور معاد جسمانی کا اعتقاد اجمالی ہے۔

دوم وہ کہ جو ہر ہر فرقہ کے مابہ الامتیاز اور ہر ہر گروہ سے مخصوص اور اسی جماعت کے نزدیک موجب نجاۃ ہیں اور نتیجہ انکا حصول ایمان اور فائدہ اُنکا محض دار آخرت سے متعلق ہے اور وہ مباحث صفات و ذات خدا اور صفات انبیا اور مباحث عدالت و امامت اور دیگر شرائط اور اعتقادات

Marfat.com

مخصوصہ ہیں جنکی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے۔
قسم اول شرائط عامہ اور اصول دین کہلاتے ہیں اور قسم دوم شرائط خاصہ اور اصول مذہب کہلاتے ہیں اور کبھی تغلیبًا ان سب پر بھی اصول دین کا اطلاق کیا جاتا ہے اور بہرحال دونوں اپنے اپنے فائدہ میں مستقل ہیں اور یہ ایسی باتیں ہیں جو عامہ اہل اسلام کی مجمع علیہ ہیں۔
معلوم نہیں کہ مصنف رسالہ مذکور نے شرائط توحید سے کونسے شرائط مراد لئے ہیں اور انکے تردیک کن شرائط کے ادا اور وفا نہ کرنے سے توحید سی عامۃ النفع شئی بالکل لانفع ہو جاتی ہے اور وہ کون سی شرائط ہیں جنکو مصنف مذکور کے اتباع جنہیں انہوں نے طائفہ اہل حق سے تعبیر کیا ہے ادا اور وفا کر رہے ہیں اور وہ عبد و معبود کے درمیانی حدود کیا ہیں جنکی معرفت کے بغیر توحید کامل نہیں ہوتی۔
افسوس کہ اس مقام کو مصنف مذکور نے بالکل تاریک چھوڑ دیا اور ضرور نور الحق المبین نے اسے کچھ بھی مستنیر نہ کیا اپنے شرائط بیان نہ کئے اور ہمارے شرائط وحدود کو پسند نہ کیا کیونکہ اگر ہمارے بیان کردہ شرائط وحدود اُن کے نزدیک پسندیدہ ہوتے تو وہ بجز اپنے اتباع کے تمام اہل اسلام کی نسبت ایسے کلمات ارشاد فرمانا پسند نہ کرتے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جو اُنکے پسندیدہ اور انکے اتباع کے معمول بہ ہیں وہ کچھ اور ہی ہیں مگر مصنف اُسکو اس مقام پر بیان کرنا پسند نہیں کرتے اور خلاف واقع مصنفین اتنے بڑے دعوائے عظیم الشان کو بے برہان اور اتنے بڑے ادعائے پر جبروت کو بے ثبوت چھوڑے دیتے ہیں۔ خیر ہمیں تو اس سے کوئی بحث نہیں اور جس بات کو انہوں نے صراحتہً ظاہر نہیں کیا اسمیں عقل آرائی ورائے زنی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر بطور امکان عقلی کے بہت ممکن ہے کہ اُنکا ایک سچا ارادت مند سیاق عبارت کو دیکھکر یہ کہہ سکے

Marfat.com

کہ حضور کا یہ سکوت حضور کے انکسار پر محمول ہے اور مُراد ان شرائط و حدود سے خود حضور ہی کی ذات فیض آیات ہے کیونکہ جب سنیوں کا کلمہ فقط اسوجہ سے غیر مقبول و مردود ہے کہ وہ توحید کے بعد اکیلی رسالت ہی کے مقر ہیں اور شیعہ اس لئے ان نامزا کلمات کے مستحق ہیں کہ وہ معرفت نبی و وصی اور امام زمانہ کے بعد داعی وقت کی معرفت نہیں رکھتے تو یہ امر صاف صاف واضح ہوا جاتا ہے کہ مراد اُن شرائط و حدود سے خود حضرت ہی کی ذات فیض آیات ہے۔ حالانکہ یہ ایک ایسا حکم ہے جسکو بجز انکے اتباع کے کوئی دوسری قوم اور دوسرا فرقہ گوارا نہیں کر سکتا۔

تیسرا ارشاد

سرکار علامتہ الشیخ عبد العلی ہروی الطہرانی مدظلہ العالی کے زیر اثر شائع ہونے والے ماہوار رسالہ البرہان لاہور بابتہ ماہ شعبان ۱۳۳۷ھ میں کتاب ملا کی نسبت یہ ارشاد چھپا ہے

مُلّا طاہر اور البُرہان

مُلّا طاہر سیف الدین کی بابت سوائے ان امور کے جو اس خط اور اس تحریر اپیل میں مندرج ہیں ہمیں اور کچھ معلوم نہیں نہ اسکی شخصیت کی بابت ہمیں واقفیت ہے نہ یہ کہ پہلے کس عقیدے کے قائل تھے۔ اور اب ان کے تفصیلی عقاید کیا ہیں۔ اس لئے جب تک مزید واقعات معلوم نہ ہوں۔ ہم ان کی ذات اور ان کے مذہب کی بابت تفصیلی رائے زنی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس کے متعلق کچھ لکھتے رہینگے۔ یہاں پر تین باتوں کے متعلق کچھ لکھنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

اوّل کلمہ گو مسلمانوں کو علی الاطلاق کافر و مشرک کہدینا۔ **دوم** اپنی پیشوائی کا ادعا

Marfat.com

کرنا۔ اور خدا و رسول و امام کے ساتھ اپنی اطاعت چاہنا۔ اور یہی اصل چیز ہے سوم سب وشتم وگالی گلوچ کا استعمال اور لوگوں کو سخت کلامی سے خطاب کرنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو ہر حال میں قابل گرفت ہیں۔ اور جن کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت ہے کلمہ گو "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ" کے قائل کو جبتک کہ اس سے ارتداد کا ظہور نہ ہو۔ وہ کسی ضروری دین کا صریح انکار نہ کرے۔ یا اس کے فعل سے صاف انکار ضروری اسلام ظاہر نہ ہو۔ یا وہ اپنی زبان سے اقرار نہ کرے کہ وہ دین اسلام سے خارج اور دوسرے دین میں داخل ہوگیا۔ کافر و مشرک کہنا نہایت جرأت کا کام اور بڑی دلیری ہے۔ لوگوں نے تکفیر کلمہ گو ایک معمولی امر سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ خداوند عالم آن لوگوں کو بھی کافر نہیں کہتا اور کفار یا مشرکین کے لفظ سے خطاب نہیں کرتا۔ جن کے دلوں میں اعتقاد اسلام داخل بھی نہیں ہوا تھا۔ محض زبانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ خبر دیتا ہے۔ اذ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم یعنی اے محمد جبوقت یہ بدو تیرے پاس آکر کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ان سے کہدو۔ کہ تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن یوں کہو۔ کہ ہم اسلام لائے ہیں۔ اور مسلمانوں میں داخل ہوگئے ہیں ایمان تمہارے دلوں میں ابھی داخل ہی نہیں ہوا ہے۔

ایک اور مقام پر ایسے لوگوں سے یوں خطاب فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل"۔ اے ایمان کے قائلو۔ ایمان لاؤ خدا اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی گئی ہے۔ اور اُن کتب پر جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں" یہاں بھی ایسے لوگوں کو جو ایمان کامل نہیں رکھتے تھے محض زبانی کلمہ پڑھکر دائرہ اسلام

Marfat.com

میں داخل ہو گئے تھے مطلق ایمان والوں کی فہرست میں داخل کرتا ہے۔ اور یہاں ایمان وہی یعنی مطلق اسلام ہے۔

(۳) پھر دوسرے مقام پر ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر فرماتا ہے ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا (سورۃ نساء رکوع ۳) یعنی جس شخص کے حالات اور اعتقادات سے تم واقف نہ ہو۔ اور علم نہ رکھتے ہو۔ اور وہ تمکو بطریق اسلامی سلام کہے مثلاً "السلام علیکم" کہے۔ تو تم یہ نہ کہو۔ کہ تو مومن نہیں ہے۔ یہی ایک ظاہری علامت اس کے دائرہ اسلام میں داخل اور شامل ہونے کے لئے کافی ہے۔ یہاں خدا ایسے شخص کو کافر و مشرک و بیدین کہنے سے روکتا ہے۔ جو بعض شعائر اسلامی رکھتا ہو مثلاً بطریق اسلام سلام کرے۔

(۴) کلام حمید مجید میں جابجا منافقین یعنی ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو محض زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ اور دل میں ہرگز خدا اور رسول پر اعتقاد و ایمان نہ رکھتے تھے۔ کما قال عزوجل اذا جائک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون (سورۃ منافقون) اے محمد جس وقت منافقین تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ بیشک اے محمد تو خدا کا رسول ہے۔ اور اللہ بھی جانتا ہے۔ کہ بیشک تو خدا کا رسول ہے۔ اور اللہ ہی شہادت دیتا ہے۔ کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں یعنی ظاہراً اپنی زبان سے یہ کہتے ہیں۔ کہ اے محمد تجھ کو خدا کا رسول برحق جانتے ہیں۔ جیسا کہ تو فی الحقیقت ہے۔

لیکن دراصل یہ منافقین یہ اعتقاد و ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اور اس ادعا میں جھوٹے ہیں باوجود اس کے بھی منافقین خدمت رسول میں حاضر رہتے تھے اور ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے خدا یا اس کے رسول نے ان کو کافرین و مشرکین سے

Marfat.com

خطاب نہیں کیا۔ کیونکہ شرع ظاہری میں بنا، احکام ظاہر پر ہے۔ اور وہ ظاہر
میں قائل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھے۔ پس ان کو علی الظاہر کافر و مشرکین
کہنے کی کوئی ایسی حجت نہ تھی جو دوسروں کے لئے بھی دلیل ہو سکے۔ اور وہ
منافقین بھی ساکت ہو سکیں۔ کیونکہ اگر انکو علی الظاہر کافر و مشرک کہا جاتا جبکہ
وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ توحید و رسالت و معاد کے قائل تھے
بظاہر قرآن پر عمل کرتے تھے۔ روزے نماز میں سچے مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتے
تھے۔ تو وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل روزہ نماز کا قائل
قرآن کا عامل کافر و مشرک کہلاتا ہے۔ تو پھر مسلمان کس کو کہتے ہیں؟ اور ان کے
اور دوسرے لوگوں کے لئے کوئی مسکت جواب نہ تھا۔ ہاں خدا کے یہاں اور
روز قیامت چونکہ ظاہر و باطن سب کا کشف تام ہو جائیگا۔ اور وہاں ایمان
واقعی ہی کی جزا ملیگی اور منافقین در باطن کافر و مشرکین ہیں تو ان کیساتھ قیامت میں وہی
سلوک کیا جائیگا جو کافروں و مشرکوں کے ساتھ ہوگا۔ اور یہاں بھی انکو اور سب کو سنا دیا ہے
ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ منافقین جہنم کے سب سے برے درجہ میں ہونگے۔
خلاصہ یہ ہے۔ کہ کلمہ گو ہرگز کافر و مشرک کے لفظ سے خطاب نہیں کیا جا سکتا
جب تک قولاً یا فعلاً اس سے ارتداد ظاہر نہ ہو جائے۔ یا وہ خود اسلام سے علیحدہ
اور دوسرے دین میں چلے جانیکا اقرار و اعتراف نہ کرے۔ اور حقیقت امر یہ ہے
کہ مدار مطلق اسلام ظاہر پر ہے اور مدار ایمان باطن پر۔ اور اسلام و ایمان میں
فرق بین ہے۔ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے اور اقرار کرنے سے
ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ اور دائرہ اسلامی میں داخل سمجھا جا سکتا ہے
اگرچہ دل میں معارف دین اور حقائق اسلام کا اعتقاد کامل اور صحیح نہ بھی رکھتا ہو
صرف ایسا کہنے سے اس کا جان و مال محفوظ سمجھا جائیگا۔ اس سے مناکحت

Marfat.com

صحیح ہوگی۔ اس کا ذبیحہ حلال سمجھا جائیگا۔ اور اس کے ہاتھ کی تر چیز یا جس کو اسکا تر ہاتھ لگ جائے طاہر سمجھی جائیگی۔ بطریق اسلام اس کو سلام کرنا اور جواب سلام دینا درست ہوگا۔ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہو سکیگا۔ غرض تمام کلمہ گو دائرہ اسلامی میں داخل سمجھے جائینگے۔ سوائے اس کے جو مرتد ہو جائے اور ظاہر بظاہر اس سے ضروری دین کا انکار قولی یا فعلی ظاہر ہو۔ یا پیشوائے دین کی توہین صریح ظاہر ہو۔ جیسے خروج و نصب خوارج و نواصب اور اسی طرح غلاۃ۔ کسی کو کافر و مشرک نہیں کہا جاتا ہے۔ اور یہ حرمت و عزت کلمۂ شہادت و صاحب شریعت ہے فافہم۔ لیکن نجات آخرت۔ دخول بہشت رستگاری از عذاب یہ کمال ایمان پر موقوف ہے۔ کہ انسان خدا و رسول و روز قیامت پر اعتقاد کامل رکھنے کے ساتھ کل ان چیزوں پر ایمان رکھے۔ جو آنحضرت منجانب اللہ لائے ہیں۔ اور ان کو دل سے مان کر پیشوایان برحق کی پیروی اور تاسی میں عمل کرے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ اور اپنے اولے الامر یعنی اپنے امام وصی رسول کی الایہ۔ اطاعت کرو خدا اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے عملوں کو باطل نہ کرو۔ جو عمل اطاعت پیغمبری سے خارج اور طریق نبوی سے جدا ہو باطل ہے اور اگر اطاعت رسول کے ساتھ اپنے زمانے کے امام ولی الامر وصی اور جانشین رسول کی اطاعت نہ کیجائے۔ عبادت حرام ہے جسطرح اقرار نبوت و اطاعت نبی لازم ہیں توحید ہے۔ اور توحید بغیر اقرار نبوت صحیح نہیں ہو سکتی۔ اسیطرح اقرار امامت و اطاعت امام لازم ہیں نبوت و رسالت ہے۔ اور بغیر اطاعت امام اقرار نبوت مفید نہیں بلکہ انکار امامت تکذیب نبوت ہے کیونکہ امام النبی میں داخل ہے اور فی الحقیقت نبوت و رسالت و امامت و وصایت و ولایت سلسلہ خلافت الٰہیہ کے شعبے ہیں بلکہ ہی و تکملہ ہیں

Marfat.com

خلافت الٰہیہ کبھی نبوت و رسالت کے منصب کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب نبی نہ ہو تو امامت و وصایت کے مناصب میں ظہور کرتی ہے۔ پس کمال ایمان کے لئے اطاعت اس ولی الامر اور امام وقت و وصی رسول کی مثل اطاعت رسول واجب ہے۔ جو منجانب اللہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور رسول اللہ نے نص فرمائی ہے۔ اور ہم اس پر مفصل لکھ چکے ہیں (اور جو تفصیل دیکھنی چاہتے ہیں۔ وہ ہماری کتب خلافت الٰہیہ کشف الاسرار۔ الصراط السوی میں دیکھلیں۔ اور نور ایمان کو روشن کریں) اسی واسطے امام ضامن ثامن حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بہ نسبت مقدر سہ روایت سلسلۃ الذہب اقرار امامت کو شرط لا الہ الا اللہ قرار دیا ہے۔ اور بعد ذکر کلمہ توحید فرمایا۔ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔ لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن عذابی۔ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ ولکن بشروطہا وشروطہا وانا من شروطہا۔ یعنی یہ ہے۔ اس کے لئے جو لا الہ الا اللہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ قائل و عامل ہو۔ اور میں اس کی شرطوں میں سے ہوں۔ کیونکہ آپ اس وقت امام تھے۔ اور امامت شرط توحید ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس کی شرطوں میں سے ہوں۔ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور ہماری امامت و ولایت کا قائل نہ ہو۔ وہ عذاب خدا سے محفوظ و مامون نہیں ہو سکتا بلکہ فائدہ اسلام محض بلا ایمان کامل و شرائط کاملہ دنیا میں وہی ظاہر ہوتا ہے۔ جو ہم نے ذکر کیا۔ یعنی اس کا جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ مناکحت وغیرہ صحیح ہو جاتی ہے۔

قال الصادق الاسلام یحقن بہ الدماء وتودی بہ الامانات وتستحل بہ الفروج والثواب علی الایمان (کما فی الکافی) یعنی اسلام لانے سے

Marfat.com

خون محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قتل کرنا کسی مومن و مسلمان کو جائز نہیں ہوتا۔ "الا بالحق"۔ امانات اس کے ذریعہ سے ادا کیجاتی ہیں مسلمانوں کے ساتھ مناکحت صحیح ہو جاتی ہے۔ اور ثواب آخرت اور جزا یہ ایمان پر موقوف ہے۔ وقال علیہ السلام الاسلام ھو الظاھر الذی علیہ الناس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصیام شہر رمضان فھذا الاسلام وقال الایمان معرفۃ ھذا الامر مع ھذا فان اقر بھا ولم یعرف ھذا الامر کان مسلما وکان حتا لا یعنی فرمایا۔ کہ اسلام تو وہی ظاہری صورت ہے۔ جو عام اہل اسلام میں پائی جاتی ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کہنا۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا اور حج بیت اللہ اور ماہ رمضان کے روزے۔ پس یہی اسلام ہے۔ اور ایمان یہ ہے۔ کہ ان باتوں کے ساتھ ان کی معرفت بھی ہو۔ اور معرفت مقام اعتقاد و اذعان ہے۔ نہ محض اقرار باللسان۔ پس ایمان میں اعتقاد قلبی مع معرفت ضروری ہے۔ پس جو شخص ان باتوں کا اقرار رکھتا ہو۔ مگر معرفت ایمانی نہ رکھتا ہو۔ وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور راہ ایمان سے جدا سمجھا جائیگا۔ اور اسی معرفت میں معرفت ولی الامر داخل ہے۔ جو لازم نبوت و رسالت ہے۔ بلکہ اصل یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ان تمام امور کا اقرار رکھتا ہو۔ اور عمل بھی نہ کرتا ہو۔ مگر منکر نہ ہو۔ وہ مسلمان سمجھا جاتا ہے ایمان سے گرا رہیگا۔ مگر اسلام سے اس کو بھی خارج نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ صادقین میں سے ایک صاحب سے مروی ہے۔ کہ فرمایا۔ الایمان اقرار و عمل۔ ایمان اقرار اور عمل ہے۔ والاسلام اقرار بلا عمل اور اسلام اقرار بلا عمل ہے۔ اور آیہ مبارکہ اذ قالت الاعراب آمنا الایہ۔ ان بزرگوار دل

Marfat.com

نے اسلام اور ایمان کے فرق پر استدلال کیا ہے۔ اور فرمایا۔ جو انسان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی زبانی قائل و مقر کو مسلمان نہ سمجھے وہ جھوٹا ہے۔
اور جو شخص ان کو مومن کہے۔ وہ بھی جھوٹا ہے (دیکھو اصول کافی) ایک روایت جناب باقر العلوم سے یہ بھی مروی ہے۔ الایمان ما استقر فی القلب وفضی به الی الله وصدقة العمل بالطاعة لله والتسلیم لامره یعنی ایمان وہ ہے۔ جو قلب میں مستقر و ثابت ہو۔ اور خدا تک اس سے پہنچا جائے۔ اور معرفت حق حاصل ہو جائے۔ پھر طاعت خدا اور تسلیم رضا کے ساتھ عمل اس ایمان کی تصدیق کرے یعنی جو کچھ دل میں ہے۔ وہ باخلاص عملی صورت میں ظاہر ہو۔ والاسلام ما ظهر من قول وفعل وهو الذی علیه جماعة الناس من الفرق کلها وبه حقنت الدماء وعلیه جرت المواریث وجاز النکاح واجتمعوا علی الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج ففی جوابه ذلك من الکفر واضیفوا الی الایمان۔ اور اسلام وہی ظاہرًا قول و فعل سے اقرار شہادتین ظاہر ہو۔ اور یہی وہ درجہ اسلام ہے جو تمام فرق اسلام میں پایا جاتا ہے (اور مومنین صرف ایک فرقہ ناجیہ ہے) اور اسکی وجہ سے خون محفوظ ہو جاتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے شرعی وارث ہوتے ہیں۔ اور نکاح آپس میں درست ہوتے ہیں۔ اور صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و حج پر اجتماع رکھتے اور شریک ہوتے ہیں پس اس صورت سے وہ کفر سے نکل گئے۔ اور ایمان کی طرف منسوب ہو گئے۔ اگرچہ مومن نہ ہوں۔ والایمان لا یشرك الایمان والایمان به لفوق الاسلام وهما فی القول والفعل یجتمعان وکما صارت الکعبة المسجد والمسجد لیس فی الکعبة فکذلك الایمان یشرك الاسلام والاسلام لا یشرك الایمان وقد قال الله تعالیٰ اذ قالت الاعراب امنا الآیة۔ اور اسلام

Marfat.com

ایمان کو شامل نہیں۔ یہ ضرور نہیں۔ کہ جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہو۔ اور ایمان اسلام کو شامل ہے یعنی جو مومن ہے وہ مسلمان ضرور ہے۔ اور قول و فعل کی صورت ظاہری میں وہ دونو جمع ہوتے ہیں۔ مگر باطناً فرق ہے۔ اور ان دونو میں ایسا فرق ہے۔ جیسے کعبہ اور مسجد الحرام میں۔ کہ کعبہ مسجد الحرام کے اندر ہے۔ اور مسجد الحرام کعبہ کے اندر نہیں ہے۔ پس جو شخص کعبہ میں ہوگا۔ وہ مسجد میں ضرور ہوگا۔ اور جو مسجد میں ہو۔ اس کو ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ کعبہ میں بھی ہو۔ بلکہ ممکن ہے کہ وہ کعبہ سے باہر مسجد میں ہو۔ پس ایمان کعبہ ہے اور اسلام مسجد الحرام۔ جو مومن ہے وہ کعبہ میں ہے اور مسجد میں بھی ہے اور جو مسلمان ہے۔ وہ مسجد میں ہے کعبہ میں نہیں ہے۔ اور کعبہ مسجد سے افضل ہے۔ یہ مضمون متعدد احادیث میں متعدد طرق سے مروی ہے۔ اور ماحصل سب کا ایک ہی ہے۔ اور ان تمام بیانات اور استدلالات و نصوص آیات و روایات سے ثابت ہے۔ کہ سوائے ان کے جو بالنص خارج از اسلام ہیں۔ تمام فرق اسلامی دائرہ اسلام میں داخل ہیں۔ اور ان کو ہرگز کافر و مشرک کے خطاب سے مخاطب نہیں کیا جاتا اور جو تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا ہے۔ وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ اور ملا طاہر سیف الدین نے فی الحقیقت تمام اہل اسلام کو کافر و مشرک کہنے میں سخت جرأت کی ہے۔ یہی وہ سنت ہے جس پر اس قسم کے مدعی چلا کرتے ہیں اور تمام اپنے مخالفین کو کافر و مشرک کہہ دیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی تمام عالم کے مسلمانوں کے کفر کا فتوے دیدیا تھا۔ اور کتب میں موجود ہے۔ سنۃ الذین خلوا من قبل۔ یہ ملا طاہر صاحب کے ہم پیشہ بزرگوں کی سنت قدیمہ ہے جس پر وہ چل رہے ہیں۔

Marfat.com

چوتھا ارشاد

پھر رسالہ البرہان لاہور بابتہ رمضان ۱۳۳۷ھ ہجری میں یہ ارشاد شائع ہوا۔

نیا فتنہ

(مُلّا طاہر سیف الدین)

(نمبر ۲)

گزشتہ نمبر میں ملا صاحب موصوف کی دعوت اور فتوائے کفر اہل اسلام کے متعلق کچھ لکھا جا چکا ہے یعنی یہ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل کو جب تک کہ وہ صریح مرتد نہ ہو جائے کافر نہیں کہہ سکتے۔ اور ایمان و اسلام کا فرق اور احکام اسلامی کا بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اور امر معلوم میں اطمینان حاصل کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ آخر مضمون میں ہم نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔ کہ کمال ایمان کے لئے اقرار امامت مثل اقرار نبوت لا الہ الا اللہ کو لازم ہے۔ ورنہ لا الہ الا اللہ کے کوئی معنی نہ ہونگے۔ اور اسی واسطے اقرار امامت کو مشروط لا الہ الا اللہ میں شامل کیا گیا ہے۔ الہ کے مفہوم اور اعتقاد کو جس طرح مالوہ کا تصور اور تعلق ضروری اور بدیہی ہے۔ یا یوں کہیئے۔ کہ معبود کے تصور کے ساتھ عبد اور عابد کا تصور لازمی ہے اسی طرح اس کے ساتھ عبادت کا تصور بھی لازم ہے۔ اور اسی کے اندر رسالت و امامت اور شروط لا الہ الا اللہ کا راز پوشیدہ ہے۔ اور اسی میں ملا طاہر صاحب کے ادعائے باطل کا معما مخفی ہے۔

تفصیل۔ اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ کا مصداق ذات پاک واجب الوجود ذات بسیط بحت و مجرد مطلق جسم و جسمانیات سے بری اور ادراک عقل و فہم سے بالا ہے۔ اور جس طرح اس کی معرفت حاصل کئے بغیر اس کی تحمید و تسبیح اور

Marfat.com

تقدیس و تہلیل جو اوّل فرض عبد و مکلف ہے محال ہے۔ اسی طرح بغیر اس کی معرفت کے مکلف کے لئے یہ بھی دشوار بلکہ محال ہی ہے۔ کہ وہ عبادت خاصہ کو معلوم کر سکے۔ جو مرضی الٰہی اور پسندیدہ بارگاہ خداوندی ہے۔ آنکھ اس کے جمال کے دیکھنے سے عاجز اور خطاب پر عتاب لن ترانی ولا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار سننے والی ہے۔ اور عقل اس کے کمال کے مشاہدہ سے قاصر اور والی ربک المنتھیٰ پڑھنے والی ہے۔ انقطعت دونہ الغایات وھو نھایۃ کل شئ۔ ھو الاول وھو الاٰخر والیہ ترجع الامور کلہا۔ اور عالم فعلی جسمانی ظلمانی میں ذات بسیط بحت و مجرد مطلق نورانی سے بلا واسطہ فیض حاصل کرنیکی قابلیت و استعداد مفقود۔ لان ارتباط الحادث بالقدیم بلا واسطہ محال۔ پس اس کے عالم اجسام میں ظہور کے لئے ایک نمونہ کمالات و آئینہ اوصاف کی ضرورت ہے۔ جو قدم و حدوث کی صورت جمعی رکھتا ہو۔ اور اسی آئینہ میں اس کی صورت صفاتی اس عالم اجسام میں نظر آسکتی ہے۔ قریب الفہم مثال بلاشبہ یوں ہو سکتی ہے۔ کہ آفتاب جب خط نصف النہار پر اپنی پوری تجلی پر ہوتا ہے۔ تو آنکھ اپنی قصور قابلیت کی وجہ سے اسکی طرف دیکھ نہیں سکتی۔ اور ادھر نگاہ نہیں کیجا سکتی۔ لیکن جب اس نور کی تجلی جرم قمر میں ظاہر ہو کر ہمارے سامنے سے جمال مہر نیم روز بنتی ہے۔ تو ہم نہایت آسانی سے اس آئینہ میں اس کا جلوہ دیکھتے ہیں۔ نظارہ کرتے اور تماشہ دیکھتے ہیں۔ اور نور القمر مستفاد من نور الشمس کو پیش نظر رکھکر ہم نور آفتاب کی عظمت و جلالت کو پہچانتے ہیں۔ کہ وہ کیا ہے۔ اس حسی مثال کو آپ معقولات کی طرف لے جائیں۔ اور سمجھ لیں کہ ذات واجب الوجود قدیم ازلی کے انوار جلال و جمال کی تجلی اس کے آئینہ اوصاف میں نظر آتی ہے۔ اور بغیر اس کے ہم اس کی معرفت ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ اور

Marfat.com

اس آئینہ میں دیکھنے کے اس کو نہیں پہچان سکتے۔ لا الہ الا اللہ کا ظہور اسی آئینہ میں ہوتا ہے۔ اور معاً عابد و معبود و عبادت یہیں سمجھ میں آتا ہے۔ راز خالق و مخلوق و خلق۔ آمر و مامور و امر۔ صانع و مصنوع و صنع یہیں سے پہچانا جاتا ہے یہی راز ان الفاظ میں جلوہ گر ہے۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف۔ اہل عقل چشم بصیرت کھولیں۔ اور شعور فطری سے کام لیں۔ کہ ان کلمات میں کتنے راز ہائے سربستہ مخفی ہیں۔

حیف صد حیف۔ گوش سخن شنو کجا است دیدۂ اعتبار کو۔

اس آئینہ کو اصطلاح اور تحقیقی اصطلاح۔ خدائی اصطلاح اور عالم الوہیت کی زبان میں خلیفہ کہا جاتا ہے۔ اور اس راز کا انی جاعل فی الارض (عالم اجسام) خلیفۃ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین، میں اظہار ہوتا ہے۔ عالم ملکوت نمونہ اوصاف و آئینہ کمالات و خلیفہ خدا کی تعظیم و تکریم پر مامور ہوتا ہے۔ اس تعظیم سے استکبار و استکاف کرنے والا ابلیس مردود و رجیم ہو کر ابیٰ و استکبر و کان من الکافرین کا خطاب پر عتاب سنتا ہے۔ اور خلقتنی من نار و خلقتہ من طین کے قیاس سے حکم باری میں شریک ہو کر مشرک بنتا ہے۔ اور یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لا الہ الا اللہ کا قائل اور بعض صوفیہ کے خیال کے موافق اعلم علماء الموحدین ابلیس راس رئیس مشرکین قرار پاتا ہے۔ اب بھی جو شخص شروط لا الہ الا اللہ کا مطلب نہ سمجھے۔ اس کی عقل پر دو اشک حسرت و افسوس بہانیکے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ خدا اسکی حالت پر رحم کرے (مزید تفصیل ناظرین دوسرے مضامین آئندہ کے تحت۔ ضمن میں ملاحظہ فرمائیں)۔

یہی خلافت الٰہیہ ہے۔ جسکی بدولت لاکھوں بندگان خدا نے ہدایت پائی۔

Marfat.com

اور کروڑوں گمراہ ہوئے۔ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔ واللہ لا یھدی القوم الکافرین۔ واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ یہی وہ خلافت الٰہیہ ہے جس کی وجہ سے سب سے پہلے اختلاف کی بنیاد قائم ہوگئی یہی وہ وہ خلافت الٰہیہ ہے جسکی خواہش میں ملاء اعلیٰ اور عالم ملکوت میں نحن نسبح بحمدک ونقدس لک کی صدائیں بلند ہوئیں۔ اس کی معرفت میں بڑے بڑے فحول علماء گمراہ ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اور زبردست اختلاف پڑا ہوا ہے دلائل سابقہ الذکر شاہد و دال ہیں۔ کہ یہ خلافت الٰہیہ تا قیام قیامت باقی ہے اور آئینہ خداوندی کا وجود عالم وجود میں ضروری ہے جب اس خلیفہ خدا کے مرتبہ عالیہ و علوشان کی طرف نظر کیجاتی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کسی قوم پر خصوصیت سے مامور و مبعوث ہوا ہے یا نہیں۔ تو اس کو مطلق نبی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اور جب اس کو اس حیثیت سے دیکھا جائے۔ کہ وہ کبھی کسی خاص قوم اور ملک پر مامور و مبعوث ہوا۔ اور کچھ احکام خاص تشریعی لیکر بھیجا گیا ہے تو وہ رسول کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ لقد ارسلنا رسلنا وانزلنا معھم الکتاب والمیزان۔ اور جب اس کو بعض جبابرہ زماں کے مقابل عزم و ارادہ کے ساتھ مقابلہ کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ تو اس کو اولوالعزم کا خطاب دیا جاتا ہے۔ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل۔ اور جب اسکو تعلیم علمی و عملی دونوں میں پیشوا اور پیشوائے خاص بنا دیا جاتا ہے۔ تو اس کو امام خلق کے مبارک نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور اس لئے خلافت الٰہیہ کبھی محض صورت نبوتی میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور کبھی صورت رسالتی میں کبھی رسالت اولوالعزم میں اور کبھی صورت رسالتی و امامتی میں۔ پس ہر ایک نبی رسول اور امام خلیفۃ اللہ ہے مگر کچھ خلیفۃ اللہ [illegible]

Marfat.com

بھی ہو۔کیونکہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیینؐ نے نبیوں کے ختم کا اعلان کردیا۔اور وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض نے بقاء خلافت بعد نبوت خاتم النبیینؐ کا اظہار فرمایا۔فلا شک یہ خلافت الٰہیہ تا یوم قیامت باقی ہے۔جو اس کو انکار کرے وہ زمرۂ منکر اول خلافت الٰہیہ میں داخل اور حوزہ اسلام سے خارج ہے۔وہ ہرگز اس لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں ہے۔جس کی بنیاد شیطانی قیاس پر ثابت ہے۔اصل توحید وہی ہے۔جو خود خدا تعلیم دے۔اور وہ تعلیم نہیں ہے مگر بذریعہ خلیفہ وآئمہ جمال خدا۔اور ایہ مجیدہ انی جاعلک للناس اماما۔ وقال من ذریتی قال لا ینال عھدی الظالمین سے جہاں یہ ثابت ہے۔کہ امامت منصب نبوت ورسالت کے منافی یا اس سے جدا چیز نہیں ہے بلکہ اسی منصب رسالت پر بعض حقوق فرائض اور اختیارات کی زیادتی ہے اور اسوقت اعلان امامت ابراہیمی سے ذریت ابراہیم کے تمام انبیاء جامع رسالت وامامت ہیں۔خواہ بنی اسرائیل ہوں یا رسول نبی اسمٰعیل۔رسول مکی مدنی عربی رسالت وامامت کو حاوی وجامع ہیں۔فقال عزوجل ان اولی الناس بابراھیم الذین اتبعوہ وھذا النبی والذین اٰمنوا واللہ ولی المومنین (آل عمران ع ۷) بیشک منصب ابراہیمی کے مستحق اور سزاوار اور اس کے ولی وارث وہ لوگ ہیں جو اس کے پیچھے پیچھے آئے اور اس کے وارث ہوئے مثل اسحاق واسمٰعیل ویعقوب وغیرہم من انبیاء وبنی اسرائیل اور یہ نبی (عربی) جو بنی اسمٰعیل سے ہے۔اور وہ لوگ جو اس کے مصادق ہیں۔اور علماً وعملاً وقولاً وفعلاً ہر ایک حیثیت ہر ایک جہت اور ہر ایک نشاۃ اور عالم میں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔اور اللہ ولی ہے مومنین کا۔وہاں یہ

Marfat.com

بھی ثابت ہے۔ کہ قیامت تک اس سلسلہ امامتی کا انقطاع محال ہے۔ اور جعل الٰہی کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ جو اس کے خلاف کا مدعی ہو۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اسپر برہان قائم کرے۔ کہ کونسی عقل استحالہ بقاء امامت ذریت ابراہیم الی یوم القیام پر حکم کرتی ہے یا کونسی آیت قرآن اس کو مسخ یا اس سلسلہ کو کسی خاص وقت پر منقطع کرتی ہے۔ کون شے مجبور کرتی ہے۔ کہ رسالت و امامت نبوتی کے ماننے والے اور قرآن پر اعتقاد کامل رکھنے کا ادعا کرنیوالے بعد آنحضرتؐ سلسلہ امامت کا انکار کریں۔ اور اسپر اعتقاد نہ رکھیں۔ الا حسدا من انفسہم۔ انومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ جو اپنے مطلب کی آیات ہوتی ہیں۔ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے خود ساختہ عقیدے یا مقصود دلی کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون۔ اور اگر یہ صحیح ہے۔ کہ ختم نبوت کے ساتھ سلسلہ امامت بھی ختم ہو گیا۔ تو خلاف رسولؐ اور اس کا اعتقاد اور بعض اصحاب رسول کے لئے اس کا ادعا محض بے معنی ہیں کیونکہ جب عہدہ نبوت و امامت و خلافت الٰہیہ ہی ختم ہو گیا اور ٹوٹ گیا۔ تو اس عہدے پر قائم مقامی کیسی؟ اور جانشینی کیا معنی رکھتی ہے؟ زیادتی فرع پر اصل محال ہے۔ چہ جائیکہ وجود فرع بغیر اصل یہ جانشینان رسول کسی منصب اور عہدے میں قائم مقام رسول متصور ہونگے؟ فافہم وتدبر فیہ ولا تکن من الجاہلین۔ بہر نہج اسلامی اعتقاد کے موافق اور قرآنی تعلیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چند جہتیں ہیں۔ آپ خلیفہ خدا ہیں۔ رسول خدا ہیں۔ امام خلق ہیں۔ اور اس کے بعد ایک خطاب خاص اور ہے۔ جو اس سے پہلے خلفاء اللہ کو نہیں دیا گیا۔ وہ ولایت مطلقہ ہے۔ کما قال عزوجل انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین

Marfat.com

اس کے نہیں ہے کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اس کا رسول ہے الخ - اور کلام پاک سے صرف اسی قدر معلوم ہے - کہ نبیین ختم ہو گئے - اور اب آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا - اور کسی ہادی یا پیشوا یا خلیفہ خدا کو اس لفظ سے نہ پکار سکینگے لیکن ولایت - امامت اور خلافت کے انقطاع پر کوئی دلیل عقلی و نقلی قائم نہیں ہے ومن ادعا فعلیہ البینہ - اور منکر منکر نصوص آیات ہے - اور چونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے - کہ ظہور لا الہ الا اللہ خلافت الٰہیہ سے ہوتا ہے - اور بغیر اقرار خلافت الٰہیہ غیر متصور اور اس کا منکر نص آیات کا فر ہے - تو بعد آنحضرتؐ خلفاء اللہ کے لئے امامت و ولایت کا اقرار لازمی و حتمی ہے - اور امامت مثل نبوت لازم بیّن توحید ہے - جو توحید کہ بلا واسطہ آئینہ توحید و خلیفہ خدا حاصل ہو گی وہ توحید نہیں شرک محض ہے - وہ توحید قرآنی نہیں توحید شیطانی ہے - پس اطاعت خلیفہ خدا اطاعت خدا کے ساتھ توام ہے - بغیر اطاعت خلیفہ اطاعت خدا غیر معقول ہے - فقال اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول الخ - اللہ کی اطاعت کرو - اور اس کے رسول کی اطاعت کرو - لیکن چونکہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ خلافت کا وجود ہمیشہ ضروری ہے - اور نبوت آنحضرتؐ پر ختم ہے - اس لئے بعد رسول اللہ اطاعت خلفاء للہ لازم ہوئی - اور یہ خلفاء اللہ مناصب نبوت میں سے ولایت مطلقہ و خلافت الٰہیہ اور امامت خلق میں قائم مقام رسول اور اس کے جانشین ہونگے - اور یہی وجہ ہے - کہ یہ خلفاء اللہ خلفاء رسول اور اس کے جانشین بھی کہلاتے ہیں - وقال عزوجل اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اطاعت کرو اللہ کی - اور اطاعت کرو اس کے رسول کی - اور اپنے میں سے اولی الامر کی" آیہ امامت سے ثابت ہو چکا ہے - کہ امامت ذریت ابراہیم میں

Marfat.com

ہمیشہ باقی رہیگی۔ اور رسول اللہ کے بعد یہ سلسلہ قیامت تک متصل ہے۔ اور اماموں کی یہ صفت قرآن میں ہے۔ وجعلنا منہم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیہم فعل الخیرات واقام الصلوت وایتاء الزکوۃ وکانوا لنا عابدین۔ یہ حکم خدا سے لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور خدا ان کو جملہ افعال خیر کی وحی کرتا ہے بحکم خدا باذن اللہ ہدایت کرنا اور مثل رسول اللہ وارد وحی ہونا ائمہ کی صفت ہے۔ وقال عزوجل انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔ سوائے اس کے نہیں ہے کہ اے حبیب تو پیغمبر نذیر ہے۔ اور نبوت و نذارت تجھ پر ختم ہے۔ اور ہر ایک قوم اور ہر ایک نسل اور زمانے کے لئے ایک ہادی ہوگا پس بعد رسول اللہ ہادی خلق ائمہ ہیں۔ جو بامر خدا ہدایت کرتے ہیں۔ اور اتباع واطاعت ہادیان برحق واجب ہے۔ فمن تبع ھدای فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون "جو اب میرے ہادی کی ہدایت کی پیروی کرینگے۔ اُن پر کوئی خوف نہیں ہے۔ اور وہ روز قیامت محزون نہ ہونگے"۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ آیہ اطاعت "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" میں اگر اولی الامر سے مراد غیر امام مفترض الطاعۃ ہادی من اللہ ہو۔ اور اس کی اطاعت فرض۔ تو تدافع وتنافی اطاعتین لازم آئیگی۔ اور اوصاف امامت میں "یھدون بامرنا الخ"۔ اس امر پر دال ہے۔ کہ امام جو کچھ کرتا اور کہتا ہے۔ وہ بامر خدا کہتا اور کرتا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا اور کچھ نہیں کرتا۔ اور ما تشاءون الا ان یشاء اللہ اس کی شان ہے۔ اور کانوا لنا عابدین سے اس کی عصمت کی طرف صریح اشارہ ہے۔ اور جعلنا نص الٰہی پر شاہد ہیں۔ پس امام کا مورد وحی اور معلم تعلیم الٰہی اور معصوم ہونا ضروری ہوا۔ اور یہی اوصاف نبی کے ہیں۔ وانہ علیہ السلام

Marfat.com

اور یہی راز ہے ان کی اطاعت کے فرض ہونے میں۔ اور اطاعت خدا کیساتھ تو امر ہوتے ہیں۔ کہ ایسے شخصوں کی اطاعت عین اطاعت خدا ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ اور اسی طرح جانشین اور امام کی اطاعت عین اطاعت خدا ہے۔ اور اس لئے خدا نے ان کو اپنی اطاعت کے ساتھ واجب کیا۔ اور پھر رسول اور اولی الامر یعنی امام خلق کی اطاعت کو ایک ہی جیسی اطاعت قرار دیا ہے۔ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اور یہ امر بدیہی ہے۔ کہ اہل اسلام میں سوائے اولاد رسول جو ذریت ابراہیم سے ہیں اور کسی نے دعوے عصمت و وحی والہام نہیں کیا۔ اور نہ سوائے ان کے کسی اور کے لئے یہ دعوے کلام پاک سے ثابت ہو سکتا ہے۔ اور جب اہل اسلام میں سوائے ان کے وجود معصوم و مورد وحی والہام محال ہے۔ تو غیر مسلمین میں محال اور محال ہوگا اور اس لئے اولی الامر سے شاہان وقت مراد لینا محض بے معنی ہے۔ اور آیات کو مسخ کرنا ہے۔ شاہان وقت قطع نظر اس سے کہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان ان کی اطاعت اطاعت رسول اور خدا سے کبھی تو امر نہیں ہو سکتی ہے۔ اور ان پر اولی الامر کا صدق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بادشاہت محض اور درجہ ہے اور وہ اطاعت اس اطاعت سے علیحدہ۔

جو لوگ اس زمانہ کی ضرورت کو محسوس کر کے برخلاف لا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا نہ صرف آیات فروشی اور وہ بھی بثمن بخس دراھم معدودۃ کا اعلان کر رہے ہیں بلکہ مطلق دین کو علی رؤس الاشہاد بیچ رہے ہیں۔ اور اس ضرورت سے اب "منکم" کے معنی بیان غیر مسلمین لئے جاتے ہیں۔ ان سے ہمیں بحث نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا روئے خطاب مسلمانوں سے ہے۔ اور نیز ان

Marfat.com

میں سے بھی اہل عقل سے۔ نہ ایسے شخصوں سے جو صریح یا ایہا الذین اٰمنوا کے معنی "یا ایہا الذین کفروا" بتائیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ صاف و صریح ترجمہ آیہ مبارکہ کا یہ ہے۔ کہ "اے ایمان والو اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو رسول اور اپنے میں سے اولی الامر کی"۔ یعنی تم مومنین سے جو تمہارا اور ولی امر خدا اور قائم مقام رسول ہو جس کی اطاعت میں اطاعت خدا و رسول ہو۔ نہ یہ کہ "منکم" کے معنی یہ لئے جائیں۔ کہ اطاعت کرو کسی غیر مسلم بادشاہ وقت کی۔ خطاب اہل ایمان سے ہو۔ اور ضمیر "کم" راجع طرف کفار۔ "یا ایہا الذین اٰمنوا" کے معنی "یا ایہا الذین کفروا" یہ ہے چودہویں صدی کی تعلیم اور اس کے اثرات۔ جو لوگ کفر و ایمان و اسلام میں تمیز نہیں کر سکتے وہ ہادیٔ دین اور داعی اسلام ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ اور تمام دنیا کو چیلنج دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ غیر مسلمین کو اپنا پیشوا اور امام مفترض الطاعۃ بنائیں۔ اور پکے مسلمان اور داعی اسلام ہونے کا ادعا لبیک علی الاسلام من کان باکیا خدا فرماتا ہے۔ لم یجعل اللہ علی المومنین الکافرین سبیلا۔ خدا نے ہرگز مومنین پر کافرین کا کوئی حق قرار نہیں دیا ہے۔ وقال اللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ وقال لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم۔ ان لوگوں کو اپنا ولی نہ بناؤ۔ اور ولی الامر نہ کہو۔ جن پر خدا کا غضب نازل ہو چکا ہے۔ ومن یتولہم فہو منہم۔ جو شخص ان کو اپنا ولی بنائے۔ وہ بھی انہی میں سے ہے۔ وان الکافرین لا مولی لہم۔ ولعنۃ اللہ علی الکافرین وما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔ ان اللہ لا یہدی القوم الکافرین خدا کبھی کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔ ولا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء الخ

Marfat.com

(آل عمران ۳)۔ اور مومنین کبھی مومنین کو چھوڑ کر کافرین کو ولی الامر نہیں بناتے ہیں۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ ان کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ دل میں کچھ ہے اور زبان سے کچھ کہتے ہیں۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ ھل یستوی الخبیث والطیب افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون۔ کیا وہ شخص جو مومن ہیں وہ مثل فاسقین کے ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ سب برابر نہیں ہو سکتے۔ ویرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ اللہ تم میں سے اہل ایمان اور ان کو جنہیں علم دیا گیا دوسروں پر بدرجہا فضیلت دیتا ہے اور بلند مرتبہ قرار دیتا ہے۔ ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر۔ فاعتبروا یا اولی الابصار وذوی البصائر۔ منکم کے معنی حجاج بن المسلم سے پوچھئے۔ جو یہ حدیث لکھتے ہیں۔ کیف اذا نزل بن مریم فیکم واما مکم منکم۔ کیا ہوگا اس وقت جب عیسےٰ بن مریم نازل ہوگا حالانکہ تمہارا امام تم میں سے ہے یعنی مسلمانوں پر عیسیٰ کی امامت فرض نہیں ہو سکتی۔ ان کا امام خود انہی میں سے ہوگا۔ یعنی مہدی آخر الزماں۔ اور سب اس کے مطیع ہونگے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اور اس کی تفصیل بھی آئندہ کسی ضرورت کے موقع پر آئیگی۔ یہاں مقصود صرف یہ ہے کہ دینی اطاعت کے تین درجہ ہیں۔ اول اطاعت خدا۔ دوم اطاعت رسول۔ سوم اطاعت اولی الامر و امام زمانہ۔ اور ہر ایک امر میں رجوع انہی طرف ہے۔ فقال عزوجل فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والی الرسول الخ۔ جب کسی امر میں اختلاف و تنازع ہو۔ تو اس امر متنازع فیہ میں خدا اور اوسکے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر کلام خدا میں صریح حکم کا پتہ نہ ملے تو قول رسول اور بیان پیغمبری سے حل کرو۔ اور بیان نبوی سے بھی حل نہ ہو۔ تو اولی الامر سے

Marfat.com

پوچھو۔ کہ وہی اسکی حقیقت کو جانتے اور اسکو خوب سمجھتے ہیں۔ واذا جاءھم امر من الامن من الخوف اذاعوہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا (نساء ع ۱۰) اور جب کوئی امر امن یا خوف کا پیش آیا۔ تو ان لوگوں نے اس کی اذاعت واشاعت کرکے اس کو ضائع کردیا۔ اور اگر اس کو رسول اور اپنے ولی الامر کی طرف لوٹاتے اور پیش کرتے۔ تو بیشک وہ اس کو سمجھ لیتے۔ جو اس کی حقیقت کو جانتے ہیں اور استنباط کرتے ہیں۔ اور اگر خدا کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی۔ تو سوائے قدرے قلیل تو سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔ پس بعد رسول تمام امور دینی ودنیوی میں اولی الامر کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اور اطاعت خدا کے ساتھ ان دونو کی اطاعت اپنے اپنے وقت پر فرض۔ اور علت اسکی یہی ہے۔ کہ انکی اطاعت عین اطاعت خدا ہے۔ کیونکہ یہ معصوم ہیں۔ کبھی خطا نہیں کرتے۔ اور معلم تعلیم الٰہی ہوتے ہیں۔ کبھی ان سے غلطی نہیں ہوسکتی۔ اور ما تشاءون الا یشاء اللہ ان کی شان ہے۔ اور عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعلمون انکا خاصیہ وہ خدا کے مکرم بندے ہیں کبھی کسی امر میں رسول سے سبقت نہیں کرتے۔ اور اپنی بات اور اپنی رائے کو حکم خدا پر [illegible] دیتے۔ اور اس کے امر پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس لئے یہ اطاعت رسول واولی الامر لا الہ الا اللہ کے منافی نہیں بلکہ عین معنی لا الہ الا اللہ میں داخل ہے۔ کیونکہ اسی کے حکم اور اذن اور تعلیم کے موافق ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو کبھی اطاعت خدا کے ساتھ انکی اطاعت فرض نہ کی جاتی۔ اور جب علت یہ ہے

Marfat.com

توجہاں علّت نہ پائی جائیگی معلول متحقق نہ ہوگا۔ جہاں عصمت و تعلیم الٰہی اور جعل الٰہی نہ ہو۔ وہاں اطاعت فرض نہ ہوگی۔ اور کلام پاک میں کہیں چوتھی قسم کی اطاعت کا ذکر نہیں۔ نہ عالم کی نہ غیر عالم کی۔ ہاں دنیاوی امر میں بادشاہ کی فرماں برداری ضروری ہے۔ مگر وہ علیحدہ شے ہے۔ اس کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح سے ولایت بھی تین ہی درجے رکھتی ہے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ خدا کی ولایت رسول کی ولایت اور ان مومنین و مصدقین رسول کی ولایت جو نماز کے قائم کرنے والے اور حق زکوٰۃ ادا کرنے والے راکعین ہیں۔ وارکعو مع الراکعین۔ یہی خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔ اور اس سے بھی معلوم ہے۔ کہ اطاعت انہی کی ہوسکتی ہے۔ جو حق تصرف ولایتی رکھتے ہوں۔ پس اولی الامر اور ولی درجہ سوم ایک ہیں اور اولی الامر ایک۔ لہذا ان کے بعد جو کوئی اپنے مطاع اور مقتدار ہونے کا دعوٰے کرے۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اطاعت دینی اور ولایت اس تیسرے درجہ پر ختم ہے اور اسواسطے ملا طاہر سیف الدین کا یہ دعوٰے کرنا کہ بعد امامت کے اقرار کے اس داعی کی پیشوائی کا اقرار ہر مسلمان پر واجب ہے اور اسوقت داعی اسلام وہ ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے محض بے بنیاد ہے۔ اس کی اصل کتاب و سنت میں نہیں ہے۔ اور کوئی مسلمان مسلمان ہوکر از روے اصول و قواعد اسلام یہ دعوٰے نہیں کرسکتا کونسی دلیل ہے کونسی آیت ہے کونسی حدیث ہے جس کی رو سے ملا صاحب مسلمانوں کو اپنی اطاعت اور اپنے پر ایمان لانیکی دعوت

Marfat.com

دیتے ہیں۔ اور کس حکم خدا کی رُو سے مسلمان انکی اطاعت پر مامور اور مجبور ہیں؟ بیانات سابقہ سے بخوبی واضح ہے۔ کہ ایسا مدعی دین اسلام سے خود بہرہ ور نہیں ہے چہ جائیکہ تمام کلمہ گویوں کو دین اسلام سے خارج بتلائے۔ مسلمانوں پر بعد رسول اللہ اگر کسی کی اطاعت دینًا فرض ہے۔ تو بس جانشیناں رسول اور پیشوایان برحق کی۔ نہ کسی اور شخص کی۔ اور یہ اطاعت اور یہ امر ایسا ضروری تھا۔ کہ مسلمانوں نے اپنے خیال میں اس کے انتخاب و تقرری اور خانہ پری کو تجہیز و تکفین صاحب شریعت پر مقدم رکھا دیکھو درمختار۔ ذکر امامت کبریٰ) اور تمام اہل اسلام کے نزدیک بغیر خلافت و امامت پر اعتقاد رکھے مومن نہیں ہو سکتا۔ نہ سنّی نہ شیعہ۔ اگرچہ تشخیص میں اختلاف ڈالا گیا تھا مگر جس طرح شیعوں کے نزدیک بغیر امامت اہل البیت کے قائل ہونے کے کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح سُنیوں کے نزدیک بھی کوئی مسلمان خلافت اصحاب رسول خصوصًا اصحاب ثلثہ پر اعتقاد رکھے بغیر پکا مسلمان اور مستحق نجات نہیں ہو سکتا اور یہ قول محض مہمل ہے۔ کہ یہ اعتقاد شیعوں سے مخصوص ہے۔ ہاں اعتقاد امامت ائمہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیشک شیعوں سے مختص ہے۔ اور اہل سنت اس میں حصہ نہیں رکھتے لیکن بعد اس امامت کے چوتھے مرتبہ پر اہل اسلام کے نزدیک کسی کی اطاعت دینی فرض نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کہنا اصول اسلام سے باہر ہو جانا ہے۔ ہاں ملّا طاہر سیف الدین صاحب نے جہان سے یہ ادعا کیا ہے۔ اسکو ہم آئندہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کھولتے ہیں۔ کہ یہ کونسے عقیدے کو زندہ کیا گیا ہے۔ اور یہ کونسے بام پر چڑھنے کا زینہ ہے۔ اور یہیں سے اس قسم کی ترقی کرنے والے درجہ بدرجہ ترقی کیا کرتے ہیں۔ اور گو نام مختلف ہوتے ہیں مگر مطلب

Marfat.com

اور مقصد ایک کوئی پہلے مجدد ہونے کا مدعی ہوتا ہے۔ اور کوئی باب امام۔ اور کوئی داعی اسلام وغیرہا۔ لیکن بفحوائے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش من انداز قدت را می شناسم

ہم ہر ایک کو ہر ایک لباس میں پہچانتے ہیں۔ اور انکی حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ اور ہمارے پیشوایان برحق ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام پہلے ہی سے ایسے لوگوں کی خبریں ہم کو دے چکے ہیں۔ اور انکا پردہ فاش کر چکے ہیں۔

پانچواں ارشاد

تیسری بار رسالہ البرہان لاہور بابتہ ماہ شوال ۱۳۵۳ھ میں یہ ارشاد اشاعت پذیر ہوا

شافتہ

(مُلّا طاہر سیف الدین)

(نمبر ۳)

ہمارے بیان سابق سے محقق و مبرہن ہو چکا ہے۔ کہ اطاعت منحصر ہے اولیاء میں۔ اور اولیاء کے تین ہی درجہ ہیں۔ اوّل خدا ولی ہے۔ اللہ ھو الولی۔ دوم رسولؐ اور سوم ائمہ و اولی الامر ولی ہیں۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین أمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ اور خدا کی اطاعت کے ساتھ اطاعت رسولؐ و امام کا شریک ہونا اسی وجہ سے ہے کہ وہ معصوم ہوتے ہیں کبھی خطا نہیں کرتے۔ وہ منجانب اللہ مقرر اور ملہم بالہام ربانی و معلم تعلیم الٰہی اور مورد وحی ہوتے ہیں۔ اس لئے انکا قول عین قول خدا ہے۔ اور ان کا ہر ایک فعل عین مطابق منشاء الٰہی۔ پس انکی اطاعت عین اطاعت

Marfat.com

الٰہی ہے۔ اور تینوں اطاعتیں دراصل ایک ہی اطاعت ہے یعنی باقی دونو اطاعتیں بھی اطاعت خدا ہی طرف راجع ہیں۔ اور بلا ائمہ کسی کی عصمت ثابت نہیں ہے۔ اور کوئی منجانب اللہ ہادی مقرر نہیں۔ اور کوئی مورد وحی و معلم تعلیم الٰہی نہیں ہے پس غیر رسول و امام کے لئے بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ وجعلنہم ائمۃ یھدون بامرنا۔ وما یشاؤن الا ان یشاء اللہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بعد خدا و رسول و ائمہ ہدیٰ کسی کی اطاعت اطاعت خدا کے ساتھ شریک نہیں ہوسکتی ہے۔ اور کوئی دلیل عقلی و نقلی چوتھی اطاعت پر قائم نہیں ہے۔ اور کسی کی معرفت عینا ثابت نہیں ہے۔ جو دعوے کرے جھوٹا ہے پس ملا طاہر سیف الدین صاحب کا یہ ادعا کہ بندہ پہلے خدا کی معرفت حاصل کرے۔ رسول مقبول اور وصی حضرت علی اور امام وقت کی معرفت حاصل کرے۔ اور پھر میری اطاعت و معرفت کرے۔ تو وہ فی الحقیقت توحید کرنیوالا جنتی ہے۔ اور جس نے خدا کی وحدانیت اور رسول مقبول کی رسالت اور حضرت علی کی ولایت اور ائمہ معصومین کی ولایت کا اقرار کیا۔ اور مجھ کو داعی الوقت نائب العصر اپنا نہ مانا اور نہ جانا۔ تو اس کی توحید اور رسالت و ولایت کا اقرار اس کو ذرہ بھر کام نہ آئیگا الخ محض لغو اور بالکل بے بنیاد ہے خدا و رسول اور ائمہ کے بعد یہ میری اطاعت و معرفت کا ادعا کذب صریح ہے اس کا کوئی مدرک و منشاء قرآن میں نہیں ہے۔ اول نص و تجعل الٰہی اپنی ولایت ثابت کریں۔ پھر دعوئے اطاعت و معرفت کریں۔ یہ اپنی اطاعت کو بعد اطاعت واجب گردانا اور شریک اطاعت ثلثہ قرار دینا توحید نہیں۔ خالص شرک ہے۔ خدا اور ولی الامر کی اطاعت کو نص قرآن خود خدا نے قرار دیا ہے۔ اور ملا صاحب نے اپنی اطاعت محض اپنی رائے سے شامل کی ہے۔ نہ کہ خدا نے۔

Marfat.com

پس ملا صاحب شریک خدا بنے۔ اور مشرک ٹھیرے نہ کہ موحد۔ خدا فرماتا ہے۔ اللہ یخلق مایشاء ویختار ماکان لہم الخیرۃ سبحان وتعالیٰ عما یشرکون خدا ہی جو کچھ چاہتا ہے خلق کرتا ہے۔ اور جس کام کے لئے چاہتا ہے اختیار اور پسند فرماتا ہے۔ لوگوں کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ کسی کو نبی بنا دیں اور امام مقرر کر دیں یا ولایت کا درجہ عطا کر دیں۔ خدا کی ذات پاک ہے اس سے جو لوگ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں تعین وجعل امام وولی میں اس کے شریک بنتے ہیں۔ پس جو لوگ امامت وولایت ائمہ ہدیٰ واولی الامر واوصیاء رسول کو چھوڑ کر اپنی طرف سے دوسروں کو پیشوا اور امام بناتے ہیں یا بعد ائمہ ہدیٰ کسی کو ان کے درجہ میں سمجھتے ہیں۔ اور ہادی خلق اور داعی الحق بنتے ہیں۔ اور انکی اطاعت واجب جانتے ہیں۔ یا اپنے لئے اس کا ادعا کرتے ہیں۔ وہ موحد نہیں بلکہ صریح شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

بہر حال کسی مسلمان کو جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔ رسول خدا کو اپنا سچا رسول جانتا ہے اس کے لئے کوئی راہ نہیں کہ وہ چوتھے درجہ میں کسی کی اطاعت ومعرفت وولایت کا قائل ہو۔ صرف مسلمانوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جسکی آڑ میں خود غرض لوگ خود گمراہ ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں

ایک وجود مہدی آخر الزماں کا اعتقاد اور دوسرا نزول عیسیٰ۔ چنانچہ جسقدر لوگوں نے اہل اسلام میں اس قسم کے ادعا کئے ہیں اور باوجود خود بیدین ہونیکے کل مسلمانوں کو جو انکی بات نہ مانے اور انکی پیروی نہ کرے کافر بنایا ہے۔ اور اپنی جماعت پیدا کی ہے۔ وہ اسی سلسلہ میں ہیں۔ اور عام طور پر اس میں مسلمانوں کے موافق درجہ بدرجہ ترقی کیجاتی ہے۔ اور اسطرح سے لوگوں کو پھنسایا جاتا ہے۔ اگر اہل سنت میں کوئی شخص ایسا دعوے پیشوائیت کرتا ہے۔ وہ پہلے مجدد ہونیکا مدعی

Marfat.com

ہوتا ہے۔ بعدازاں رفتہ رفتہ جزئی نبی ہونیکا دعوے کرتا ہے۔ پھر عیسویت کا دعوے کرتا ہے۔ اور جب اس جال میں کچھ لوگ پھنس گئے۔ تو پھر صاحب شریعت پیغمبر ہونے کا مدعی ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے یہاں سے خدائی تک ترقی کی ہے یہ اپنی اپنی ہمت پر مبنی ہے۔ "فکر ہر کس بقدر ہمت اوست" اور اگر شیعوں میں کوئی ایسا مدعی پیدا ہوتا ہے اور دعوے پیشوائی کرتا ہے۔ تو پہلے نائب خاص امام عصر اور انکی طرف باب ہونیکا دعوے کرتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ خود مہدی عصر ہونیکا مدعی ہوجاتا ہے۔ پھر صاحب شریعت پیغمبر بھی وہی ہوجاتا ہے۔ وقس علی ذالک چنانچہ اس قسم کے جتنے مدعی گزرے ہیں۔ سب نے اپنے ادعا کی ابتدا یہیں سے کی ہے اور یہیں سے ملا طاہر صاحب چلے ہیں۔ اور آیندہ معلوم نہیں کہاں تک پہنچیں مہدویت کے دعوے تک ترقی تو ضروری اور لازمی ہے۔ اس سے آگے بڑھ جائیں تو انکی ہمت۔ وفیہ مافیہ۔ ملا طاہر صاحب نے نیابت امام عصر کے دعوے سے اپنی اطاعت اور معرفت کا بندگان خدا پر فرض و لازم ہونا قرار دیا ہے۔ مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ وہ کس طرح سے امام زماں کے نائب خاص قرار پائے۔ اس کی سند اور دلیل کیا ہے۔ جبکہ ہمارے علماء کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ یہ نیابت بغیر نص امام ثابت نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ جو نواب خاص امام زماں گزرے ہیں۔ مثلاً عثمان بن سعید و محمد بن عثمان بن سعید و محمد بن عثمان و حسین بن روح و محمد سمری یہ سب کے سب نص امام زماں سے ہیں۔ چنانچہ ہم کتاب ابراط السوی فی احوال المہدی میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ اور حصہ دوم میں بھی اس کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ملا طاہر سیف الدین صاحب کیا اپنی نیابت خاصہ کے ثبوت میں کوئی سند تحریری امام عصر کی دکھلا سکتے ہیں؟

اگر کسی الہام یا خواب کا دعوے کریں۔ جیسا کہ اس قسم کے مدعی اکثر [illegible]

Marfat.com

کیونکہ یہ باطنی شے ہے کسی شخص کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص جو دعوے الہام کرتا ہے۔ الہام ہوا ہے یا نہیں ہے۔ اور کذب و صدق دیر میں معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اہل علم و عقل جو الہام کی حقیقت سے واقف ہیں۔ وہ فوراً ملہم شخص کو پہچان سکتے ہیں۔ مگر عوام بیچارے اس فریب سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اور وہ اکثر اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ پنجاب میں قادیانی کے ادعاء کو دیکھو تو سوائے اپنے خود ساختہ الہاموں کے ادعا کے اور کوئی آیت بینہ وہ اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ آیات و بینات و معجزات انبیاء کے منکر تھے۔ اور ایسا ہی آج کل ان کے جانشین اور مرید کر رہے ہیں۔ اور یہ محض عام فریبی ہے مگر طاہر سیف الدین پہلے اس کا ثبوت دیں۔ کہ وہ منجانب اللہ داعی حق ہیں اور نائب العصر۔ بعد ازاں دعوت دیں۔ ثانیاً نواب خاص امام عصر کی اطاعت و معرفت مثل اطاعت و معرفت رسول و امام کسی عالم کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ اور کوئی ثبوت اس کا قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ اور نہ کسی نائب العصر نے یہ دعوے کیا۔ کہ جو مجھ کو نہ پہچانیگا۔ اور میری اطاعت کو فرض نہ جانیگا۔ وہ معاذ اللہ جہنمی ہوگا۔ کوئی ثبوت اس کا ملا صاحب نہیں دے سکتے۔ لہذا یہ دعوے محض تحکم ہے جو عقلاء کے نزدیک ہرگز قابل حجت و سند نہیں ہو سکتا۔ ثالثاً کسی نائب عصر نے نائب مطلق ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ کہ جملہ امور متعلقہ امامت و ولایت میں وہ قائم مقام امام ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض امور خاص میں نیابت امام رکھتے تھے۔ ان کا فرض یہ تھا۔ کہ چونکہ امام عصر مخالفین و جبارانِ زمانہ کی وجہ سے پوشیدہ رہتے تھے۔ اور عام لوگوں سے نہ ملتے تھے۔ عوام انکی خدمت میں حاضر نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے نواب خاص مقرر کئے تھے۔ کہ عام مومنین اپنی ضروریات نائب کے سامنے پیش کر دیں۔ اور مسائل وغیرہ ان سے دریافت کریں۔ اور وہ امام عصر تک

Marfat.com

ان مسائل کو پہنچا دیں۔ اور جواب امام کی طرف سے ان سائلین کو دیدیں۔ اور جو حقوق و وجوبات از قسم سہام امام وغیرہ وہ لائیں۔ وہ نائب کے سپرد کریں۔ اور نواب ان کو حسب حکم امام صرف کردیں۔ اور مستحقین کو پہنچا دیں۔ اسیواسطے وہ نواب وکلاء کہلاتے تھے۔ نہ یہ کہ وہ امامت و ولایت میں قایم مقام امام تھے۔ معاذاللہ! معاذاللہ! یہ مومنین کاملین و عارفین محل و منصب ایسا ادعا کرسکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ نہ کبھی ایسا کیا نہ کرسکتے تھے۔ اس وکالت کو وجوب اطاعت و معرفت سے کوئی تعلق نہیں۔ (آبعاً) توقیع امام محمد بن سمریؒ کے نام صریحاً صادر ہوچکی ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی نائب خاص امام عصر نہ ہوگا۔ کیونکہ غیبت کبریٰ واقع ہوگئی۔ چنانچہ ہم کتاب موصوف میں لکھ چکے ہیں۔ یعنی حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ علی بن محمد سمری خدا تیری مصیبت میں تیرے برادران ایمانی کا اجر زیادہ کرے۔ تو چھ روز بعد اس دنیا سے رحلت کرجائیگا۔ پس تیاری کر۔ اور اپنے بعد کسی کو اپنا قائم مقام مت کر۔ کیونکہ غیبت نامہ واقع ہوگئی۔ اور اس کے بعد اس طرح سے کسی کے لئے ہم ظاہر نہونگے مگر بعد اذن خدائے تعالےٰ اور یہ ظہور اس وقت ہوگا۔ جبکہ زمانہ غیبت بہت طولانی ہوجائیگا۔ اور لوگوں کے دل بہت سخت ہوجائینگے۔ اور زمین ظلم و جور سے پُر ہوجائیگی۔ اور اس کے بعد کچھ لوگ ہمارے اس طرح کے مشاہدے کا ادعا کرینگے۔ جو شخص قبل خروج سفیانی و ندائے سماوی ایسا دعوےٰ کرے۔ کہ وہ ہم سے ملتا ہے اور ہمارا ایلچی سے وکیل و نائب ہے وہ دروغ گو اور افترا کرنے والا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پس ۳۲۹ھ یعنی اول غیبت کبریٰ سے بعد علی بن محمد سمری جو شخص نائب خاص امام عصر ہونے کا دعوےٰ کرے۔ وہ کاذب مفتری ہے۔ چہ جائیکہ اس کی اطاعت و معرفت

Marfat.com

واجب ہو۔

اس میں شک نہیں۔ کہ بعد علی بن سمری اس زمانہ سے ایسے لوگ ہوئے اور ہوتے رہے ہیں۔ جن کا ہم آئندہ ذکر کرینگے۔ اور کتاب موصوف میں ہم نے مفصل لکھا ہے۔ اور یہ سلسلہ جو ملا طاہر صاحب نے شروع کیا ہے۔ وہی سلسلہ اور فرقہ رکنیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور آئندہ یہ صاحب شریعت اور امام عصر ہونے کا دعوے کرینگے۔ اسوقت میں تمام اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ اس اٹھتے ہوئے طوفان کو یہیں روکنے کی پوری کوشش کریں اور سب سے اولیں فرض یہ ہے۔ کہ تمام اہل اسلام پر خوب واضح کر دیں۔ کہ ایسے اشخاص کو جو اس قسم کے دعاوی کریں۔ ان کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اہل اسلام ان سے علیحدہ اور محترز رہیں۔ تو یہ طوفان بڑھنے سے رک جائیگا۔ اور عوام اس جال میں زیادہ نہ پھنسینگے اور گورنمنٹ عالیہ میں بھی ضرور کوشش کریں۔ کہ اس کی زبان درازی کم ہو۔

چھٹا ارشاد

شیعہ حضرات کے ماہوار اخبار اتحاد امروہہ کے ایڈیٹر صاحب اپنے پرچہ مورخہ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۹ء میں رقم طراز ہیں۔

رسالہ ضوء نور الحق المبین کی عبارت پر سرسری نظر

(نمبر ۱)

افسوس صد افسوس کہ فی زمانہ اہل قلم کے قلم و زبان سے ایسے ایسے دلشکن اور دلخراش اور مخرب اخلاق مضامین مذہبی جامہ پہنکر نکل رہی ہیں جو دوسرے مذاہب حقہ کے روشن اور پر ضیا نجوم کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں ڈالکر

Marfat.com

نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حق تعالیٰ قرآن مجید میں مذہب حق کی تائید کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۵ (مشرکین یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور (اسلام) کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور خدا کو منظور ہے کہ ہر طرح پر اپنے نور (کی روشنی) کو پورا کرکے رہے اگرچہ کافروں کو برا (ہی کیوں) نہ لگے۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اس آیہ مبارکہ اور اس شعر کے موافق۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد — اگر کس پف زند ریشش بسوزد

کہیں نور خدا اور شمع دین ائمہ ہدیٰ بھی کسی کی پف لگانے سے فرو ہو سکتا ہے۔ جس دین کی خدائے برتر نے خود تصدیق و تائید فرمائی ہو۔ جس ملت کو اپنے افضال غیر متناہیہ سے رونق بخشی ہو کسی کے محو کرنے سے محو ہو سکتا ہے۔

این خیال است محال است و جنوں

اخبار اتحاد مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون جو بطور تنقید مرتبہ مکرمی ولی محمد اسمٰعیل سریادہ ساکن ریاست جوناگڈھ (کاٹھیاواڑ) زاد توفیقانہ نقل کیا گیا تھا جسکو نہایت کراہت کے ساتھ ہمنے دیکھا اور نقل کیا۔ رسالہ موسومہ شیخ بوہر طاہر سیف الدین (برادر غلام احمد قادیانی) کی تصنیف ہے یہ رسالہ بزبان عربی ۱۳۲۵ھ برٹش انڈیا پریس بمبئی میں پانچہزار کی تعداد میں طبع ہو کر شایع ہوا ہے۔ اور مصنف نے اپنے علماء کو اس کی ایک ایک کاپی دیکر یہ حکم فرمایا کہ اسکو مختلف بلاد و امصار میں مجالس عشرہ میں برسر منبر ڈنکی چوٹ پڑھکر سنائیں اور علی الاعلان عوام کالانعام کو دام مکر و تزویر میں پھانسیں۔ چنانچہ وہ صناع اسکی تعلیم میں سرگرم ہیں اور ہر ممکن طریقہ سے اسمیں کوشاں ہیں۔

ہم مصنف کی رائے عقل۔ علم۔ پر نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اسنے یہ رسالہ لکھکر

Marfat.com

اسلام اور ربانی اسلام کے قلوب کو سخت صدمہ پہنچایا اور بجائے ضیا گستری کے تمام عوام الناس کو گمراہی و ضلالت کے گڈھے میں دھکیل دیا۔ اور اپنے دین و دنیا کو خراب کر کر ضلالت کی یونیورسٹی سے "غادی و ضال" کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ اور قادیانی صاحب کے دوش بدوش چلنے اور اتباع و پیروی کرنے کا تمام عالم پر اظہار کر دیا۔

ہم مصنف صاحب سے خطاب کر کے کہتے ہیں کہ کیوں جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو حدیث ثقلین (انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض) فرما کر صرف تمسک بالقرآن و اہلبیت کا حکم دیا ہے۔ نہ آپ کی ذات الصفات کی متابعت کا۔ اور آپ کے ضور نور الحق المبین صفحہ ۳۵ سطر اسے ۱۲ تک کی عبارت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنی و شیعہ دونوں فریق چونکہ آپ کو اپنا داعی و مجتہد و ہادی نہیں جانتے اور نہیں مانتے اس لئے مشرک و کافر ہیں۔ ماشاء اللہ کیا دعوے ہے اور کیا ثبوت ہے۔

برین عقل و دانش بباید گریست

ساتواں ارشاد

پھر ایڈیٹر صاحب اخبار اتحاد اپنے پرچہ مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۱۹ء میں تحریر فرماتے ہیں

رسالہ ضوء نور الحق المبین کی عبارت پر سرسری نظر

(نمبر ۲)

بسلسلہ سابق ایسی ہی تحریروں اور تقریروں نے اسلام میں بہت سے تفرقے پیدا کرا دئے اسکی مستحکم بنیاد کو ہلا ڈالا۔ صدہا فرقے پیدا ہو گئے اور مختلف عقاید کے

Marfat.com

لوگ انھیں مسلمانوں میں اپنا ایک نیا مذہب ایجاد کرکے الگ ہو بیٹھے۔
سب سے زیادہ اور خطرناک طرز عمل آجکل مناظرہ کرنے والے حضرات کا دیکھا جارہا ہے۔ اور اس اکھاڑہ میں کودنے کے لئے خم ٹھونک کر جو لوگ آمادہ ہوتے ہیں ان میں بڑا حصّہ نیم ملاؤں، اور جاہل لوگوں کا ہوتا ہے۔ تھوڑی سی عربی فارسی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی شہرت اور اپنا اثر قائم کرنے کے لئے یا تو وعظ کہنا اور لیکچر دینا شروع کر دیتے ہیں یا تنہائی میں بیٹھکر دوسرے فرقوں پر اعتراض کرتے ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ اس قسم کی تالیفات میں اخلاق محمدی کو قطعی طور پر دل سے محو کر دیتے ہیں انکے مباحثہ اور مناظرہ کا انحصار محض گالی گلوچ پر ہوتا ہے تاکہ عوام کی نگاہ میں انکی قابلیت اور دریدہ دہنی کی وقعت قائم ہو کر انکا دائرہ وسعت دن بدن ترقی حاصل کرے۔

ہماری مجالس عزا میں بھی بعض ذاکرین اور واعظین کا یہی طرز عمل دیکھا جارہا ہے کہ وہ منبر پر بیٹھکر بجائے ائمہ اطہار علیہم السلام کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کے دوسرے لوگوں پر چوٹیں کرتے ہیں اور بعض اوقات نہایت رکیک الفاظ استعمال کرنے لگتے ہیں جسکا ظاہری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی دوسرے مذہب کا شخص ان مجالس میں موجود ہے تو وہ بجائے اسکے کہ اس مجلس کی شرکت سے ائمہ اطہار علیہم السلام کے فضائل اور مراتب سے آگاہی حاصل کرتا اور واقعات کربلائے معلی اور جناب سید الشہدا علیہ السلام کے جانکاہ واقعہ پر آنسو بہا کر کچھ اثر لیتا ان ذاکر صاحب کے طرز عمل پر اور بھی بدظن ہو جاتا ہے اور پھر کبھی ہماری مجلس عزا میں شرکت کا نام نہیں لیتا۔

ہم نے چند مرتبہ بچشم خود یہ بھی دیکھا ہے کہ انہیں مجالس میں محض ذاکرین حضرات کے بیان اور واعظین کے وعظ پر دوسرے فرقوں کے مسلمان حضرات اپنا مذہب

Marfat.com

چھوڑکر شیعہ ہوگئے ہیں غرض مناظرہ ہو یا ذاکری ہمیشہ مہذب الفاظ میں ہونا چاہئے
تاکہ اُس سے اصلی مقصد فوت نہو سکے۔
طاہر سیف الدین صاحب نے اپنی تالیف میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ ضرور
دلشکن ہیں اور طریقہ مناظرہ کے بالکل منافی ہیں آپ توحید کے سلسلہ میں تحریر کرتے
ہیں کہ بندہ پہلے خدا کی معرفت کرے اور رسول مقبول اور وصی حضرت علی اور امام
وقت کی معرفت کرے خیر یہانتک تو اُن کے عقائد صحیح و درست ہیں لیکن اسکے
بعد آپ فرماتے ہیں کہ "میری اطاعت و معرفت کرے جو ایسا کریگا وہ فی الحقیقت
توحید کرنیوالا جنتی ہے اور ائمہ معصومین سلام اللہ علیہ کی ولایت کا اقرار کیا اور
مجھکو داعی الوقت نائب العصر اپنا نہ جانا اور مانا تو اسکی توحید اور رسالت و ولایت
کا اقرار اسکو ذرہ بھر کام نہ آئیگا۔ وہ توحید و رسالت و ولایت کی گٹھری باندھکر
بالائے طاق رکھدے سب فرق اسلام کیا سنی اور کیا شیعہ دونوں مردود اشہاد
ہونیکی وجہ سے مشرک و کافر ہیں۔ کیونکہ میں صاحب العصر کا ہمرتبہ ہوں اور رسول
مقبول کا ہمسر اور خدا کی عرش پر خدا کے ساتھ برابر کا بیٹھنے والا ہوں خدا کی
وحدانیت کی شہادت میری طاعت بغیر نامقبول اور مردود ہے فرق اسلام کے
تمام پیرو مرشد اور ائمہ معصومین جو کہ میرے سلسلہ سے الگ ہوکر میری مخالفت پر نیا
مذہب قایم کرکے میری طاعت سے لوگونکو بہکا رہے ہیں وہ سب فی الواقع گمراہ ہیں"

آٹھواں ارشاد

پھر ایڈیٹر صاحب اتحاد یکم جون ۱۹۰۹ء کے پرچہ میں یہ ارشاد شائع کرتے ہیں

مُلّا طاہر سیف الدین صاحب کو مشورہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

Marfat.com

آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ میری اطاعت و معرفت کرو۔ کیونکہ میں صاحب العصر کا ہم رتبہ ہوں اور رسول مقبول کا ہمسر اور خدا کے عرش پر خدا کے ساتھ برابر کا بیٹھنے والا ہوں۔ خدا کی وحدانیت کی شہادت میری طاعت بغیر نامقبول اور مردود ہے اسلام کے پیرو مرشد اور ائمہ معصومین جو کہ میرے سلسلہ سے الگ ہو کر میری مخالفت پر نیا مذہب قائم کر کے میری طاعت سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔ وہ سب فی الواقع گمراہ ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو علمی قابلیت تو کچھ نہیں ہے لیکن اپنا ذاتی ایک نیا مذہب گھڑنے اور ؎

تا کہ مشہور ہوں ہزاروں میں ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

کا اپنے آپ کو مصداق بنانے کے لئے یہ ڈھکوسلے بازی کرنی شروع کی ہے (خداوند عالم آپ کو اس فعل سے باز رکھے اور لوگوں کو آپ کے دام فریب سے محفوظ رکھے اور جو نادان آپ کی خدائی کے پھندے پھنس چکے ہوں اون کو اپنی توفیق سے رہائی بخشے۔)

لیکن آپ کو یہ ضرور خیال کر لینا چاہئے کہ آپ سے پہلے بہت سے لوگ مثل فرعون و ہامان و شداد و نمرود بھی دعوے (جو اسوقت آپ کر رہے ہیں) کر کر کے گذر گئے (ہمیں یہ خوف ہے کہ کہیں تھوڑے دن کی دنیوی زندگی میں لوگوں کو گمراہ کرنے کا وبال سمیٹ کر آپ بھی انہیں کے ساتھ میں شمار نہ کئے جاویں۔

حضرت ذرا سوچیے اور غور سے کام لیجئے اور اپنے اشتعال کے طریقے کو چھوڑ دیجئے آپ بحیثیت ایک انسان اور صاحب دماغ ہونے کے ضرور ہماری تحریر کو سمجھ سکتے ہیں اور فیصلہ کر سکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ آپکی عقل اسکے سمجھنے سے قاصر ہے تو دوسرے عالموں سے مدد لیجئے اور سمجھنے کا ارادہ کیجئے خدا آپ کی [illegible]

Marfat.com

غور کیجئے کہ آپ کو مسلمان ہونیکا دعوے ہے اور مسلمان بھی کیسا؟ رسول مقبول کا ہمسر کیا رسول مقبول کی برابری کرنیوالا اپنے کو مسلمان کہہ سکتا ہے جبکہ آنحضرت خاتم النبیین تھے تو اس حیثیت سے آپ بھی خاتم النبیین ہوئے اور یہ ممکن نہیں کہ جسپر نبوت ختم ہو چکی ہو اسی کی مثل و مانند وہی نبوت کا ختم کرنے والا نبی ہو سکے لہذا آپ نبی تو یقیناً نہیں۔ یہاں سے آپ کا رسول مقبول کی ہمسری کا دعویٰ تو صاف طور پر باطل ثابت ہو گیا۔ اگر ہماری اس پیش کردہ دلیل کے ثبوت کو آپ ناکافی سمجھتے ہوں تو اور دیکھئے۔ یہاں تو۔ دروغ گو را تا بہ دروازہ بایدرسانید پر عمل کیا جاتا ہے۔

آپ پر مثل قرآن کے کونسی نئی کتاب اتری ہے ذرا اس کتاب کو بھی تو لوگوں کو دکھلائیے جو قرآن کے بعد آپ پر آپکے پاس بیٹھنے والے خدا نے اتاری ہو یا آپ پرائے مال پر یا حسین کہنے والے ہیں یعنی اسی قرآن کو جو محمد مصطفےٰ صلعم پر منجانب اللہ نازل ہوا ہے اپنے ہاتھوں میں لیکر رسول مقبول کی ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں اور آپ پر بفرض محال کوئی کتاب یا ورق اترا ہے تو وہ ضرور ناسخ قرآن ماننا جانا چاہیئے۔ تو اس صورت میں آپ کا دعوی باطل ہو گیا کیونکہ آپکا دعوی تو ہمسر ہونے یعنی برابر ہونیکا ہے۔ اور اس حیثیت سے آپ رسول مقبول سے افضل تر ہوئے جاتے ہیں لہذا ثابت ہو گیا کہ آپ غلطی پر ہیں۔ اور اگر یہ نہیں اور اسی رسول مقبول کے قرآن کو لیکر آپ دعویٰ کریں کہ میں رسول مقبول کا ہمسر ہوں اس حیثیت سے کہ جو ہدایات و فرائض خدا کے انکے ہاتھ میں تھے۔ میری بھی ہاتھ میں ہیں تو اس طریقہ سے بھی آپ کا قول غلط ہوتا ہے کیونکہ جب آپ پر کوئی قرآن کریم جیسی کتاب نہیں اتری اور آپ نے رسول مقبول ہی کے قرآن کو اپنے ہاتھ میں لیا تو اس سے آپ کی مجبوری پائی جاتی ہے اور دوسرے کی

Marfat.com

کتاب کے آپ محتاج ثابت ہوتے ہیں اور اس محتاجی کی وجہ سے آپ کے ہمسر رسول ہونے کا دعوے آپ کی غلطی ثابت کرتا ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ آپ نے رسول مقبول کے ہمسر ہونے کا جو دعوے کیا ہے۔ اس کی حیثیت اور نوعیت تحریر نہیں کی۔ اگر ہم ہر حیثیت سے آپ کا رسول مقبول کے ہمسر ہونے کا جداگانہ بطلان کریں تو اس میں نہایت طوالت ہوگی۔ اس لئے ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے آپ کو تنبیہ کرتے ہیں کہ آپ اپنے ایمان کے گھوڑوں نہ پڑیں۔ اور اپنی پیمبری، نبوت، معصومیت، اور خدائیت کے اسپ تیز رفتار کو میدان عمل جولاں نہ ہونے دیں۔

نواں ارشاد

حضرات شیعہ کے مشہور رسالہ الکلام کبجوہ ضلع سارن کے ایڈیٹر صاحب اپنے رسالہ میں یہ رائے ظاہر فرماتے ہیں

الکلام

قائل توحید و مدعی اسلام کو کافر و مشرک کہنا ارشاد الٰہی و احکام رسول و ائمہ کے خلاف ہے جو لوگ دل سے اسلام نہ لائے بلکہ نفاق کو دل میں پوشیدہ رکھے رہے انکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام سے خارج نہ کیا تو اس زمانہ کے موحدین مسلمین کو کافر اور مشرک کہنا یقیناً خدا اور رسول و ائمہ طاہرین کی تکذیب کرنی ہے۔ بڑے تعجب کا یہ امر ہے کہ ملا طاہر کی صاحب کی وہ عبارتیں جو اس رسالہ میں نقل کی گئی ہیں بکثرت لفظی و معنوی اور اصولی فروعی غلطیوں سے پُر ہیں پس ایسی استعداد [illegible] اور نائب امام ہونے کا دعوی کرنا کس درجہ حیرت خیز ہے۔ اگر موقع ملا اور بعض کتاب ضوء نور الحق المبین نظر سے گذری تو آئندہ نمبروں میں اس کتاب اور اس کے عقائد پر تحقیقی نظر ڈالی جائے گی۔

Marfat.com

لکھنؤ کے مجتہد اعظم کا ارشاد

مضمون استفتاء

مجتہد العصر والزمان حضرت مولنا وسیدنا نجم الحسن صاحب قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی

کیا ارشاد ہے حضرت اقدس وعلی کا اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک کتاب عربی زبان میں لکھی اور اس میں تمام مسلمانوں کو اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے سوا کافر قرار دیا۔ اور دیگر مسلمانوں کے بزرگوں کو سخت الفاظ سے یاد کیا اور جس کے صفحہ ۳۵ پر یہ عبارت ہے۔

فمن زعم ان معرفتہ لنبیہ اووصی نبیہ اوامام زمانہ تکفیہ
دون معرفتہ داعی اذا نہ ضل عن قصد السبیل وباء
بالعذاب الوبیل وکانت شہادتہ للہ غیر مقبولۃ لان
اسبابہ بجمیع الحدود غیر موصولتہ

پس کیا حکم ہے شریعت طاہرہ کا ایسی کتاب ایسے مصنف اور ایسی تحریر کی بابت۔ کہ یہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے خلاف ہے یا نہیں اور اس سے شیعہ مومنین کی دل آزاری ہوتی ہے یا نہیں۔ اور شیعوں کو ایسی کتاب کے خلاف حاکم وقت سے استغاثہ کرنا اور اسکو ممنوع الاشاعت کرانا ضروری ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

باسمہ سبحانہ

عبارت مذکورہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد کے بالکل خلاف ہے ہر ایسی کتاب جو مضمون مذکورہ کیلئے دل آزار یا اسلام کیلئے موجب نقصان ہے سعی وکوشش کرکے ممنوع الاشاعت کرادینا فرد ہی والہ اسلم

نجم الحسن عفی عنہ

Marfat.com

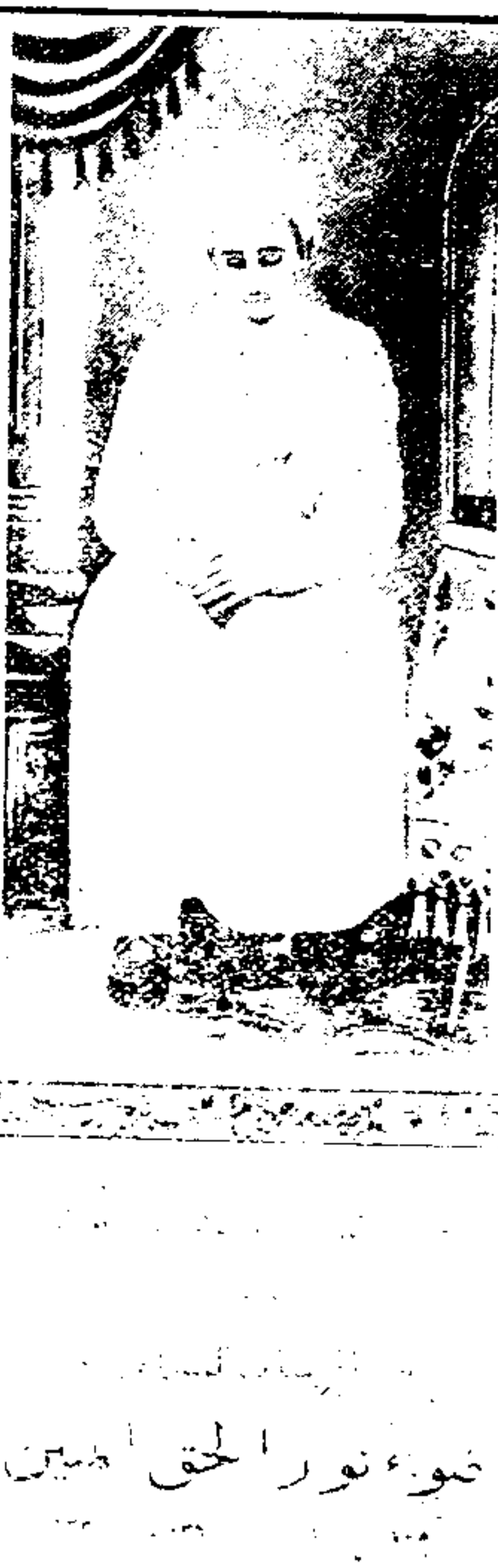

ضوء نور الحق

١٣٣٥

الاعتصام بحبل

Marfat.com

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

الرسالة السماة

ضوء نور الحق المبين

٧٠٨ ٢٥٦ ١٣٩ ١٣٣

(بمصر)

سنة ١٣٣٥ هجرية

Marfat.com

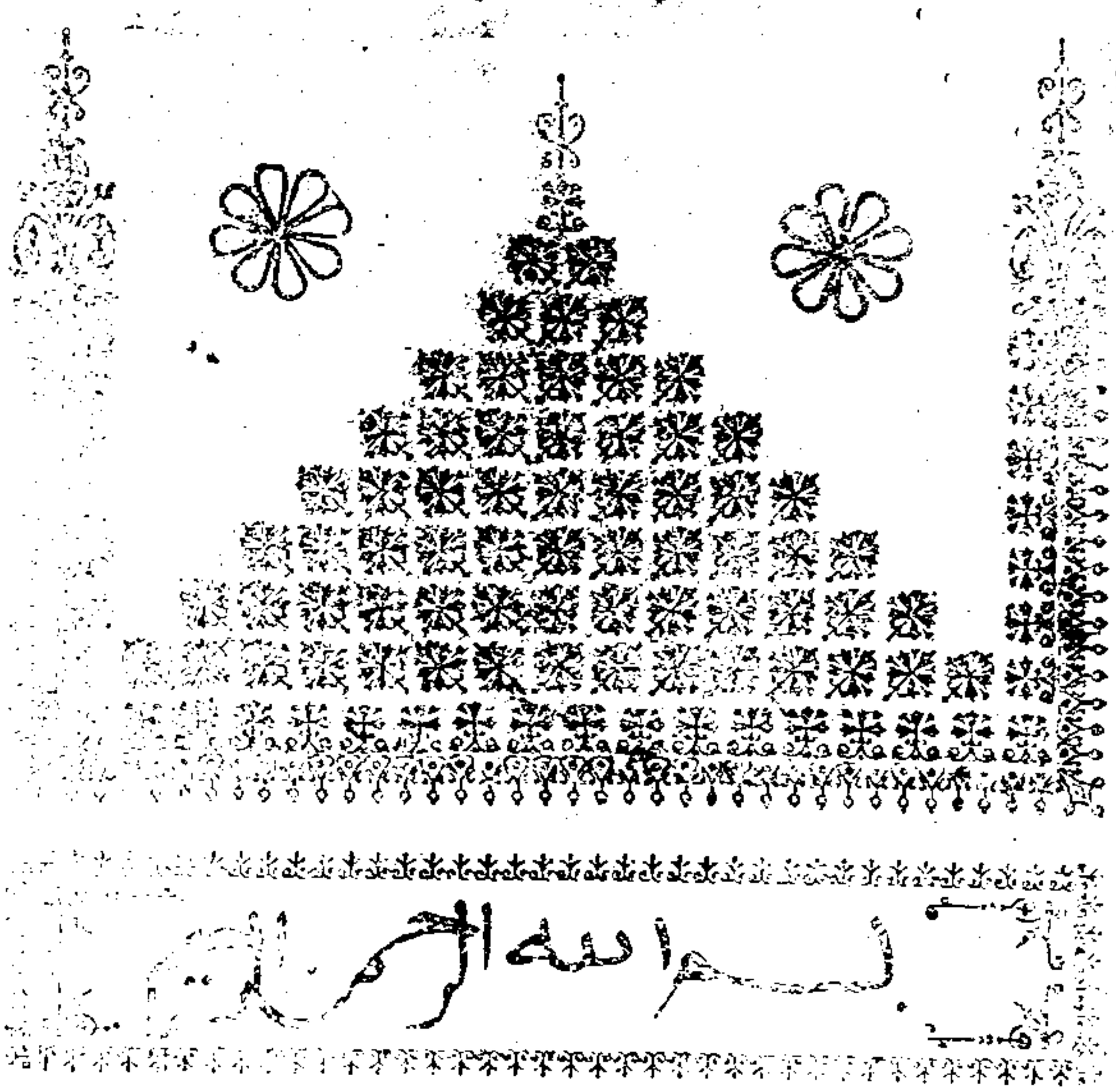

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الكبير المتعال * رب العظمة والجلال * الملك القدوس شديد المحال * له دعوة الحق والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشيء الا كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه وما دعاء الكافرين الا في ضلال * نحمده على ما اسبغ علينا من نعمته * واكمل لنا من منته واسكننا حرما آمنا من دعوته * وجعلنا من المخلصين بعروته * السالكين طريقا يؤدي الى جنته * بولاية حجته

Marfat.com

وشفعاءنا * واجمع على التقوى امرنا * واصلح لنا شؤننا * وتب علينا * وسق سوابغ نعمك الينا * وثبتنا على طاعتك * وطاعة اوليائك * وانصرنا على اعدائك * واعزنا بعزك الذي لا يضام * واحرسنا بعينك التي لا تنام * والحقنا باوليائك الكرام في دار السلام * انك اعز الناصرين * وخير الغافرين * وأكرم الاكرمين * وارحم الراحمين * اما بعد * فاني عبد آل محمد الموالي الفرائضة المؤمنين المفلحين * ومملوكهم المعتمد على امدادهم وتاييدهم في كل حين * المبتهل الى مولاه ومالك امره وصاحب عصره الوارث عن آبائه الطيبين * في التماس النصر العزيز والفتح المبين * ابو محمد طاهر سيف الدين * نجل داعي امام المتقين * سابع الاسبوع السابع من الدعاة المطلقين * علم الاعلام المفردين * المقدس في اعلى غرفات المخلدين * مولانا محمد برهان الهدى والدين * اسعى لآثار دعاة قبلي هداة مقتفيا * وبهداهم مقتديا * ادعو الى ما دعوا من الحق * واسلك

Marfat.com

Marfat.com

وبه لاعتصامهم يحصل النجاة من طوفان الضلال
ومن عروة الله الوثقى وحبل الله الممدود * ونذكر ههنا
شيئا مما جاء عن بعض العلماء الموحدين * في رسالة
فيها الثواب للمهتدين * والعذاب الواصب
للمعتدين * اعلى الله قدسه في غرفات المخلدين *
(معشر المؤمنين) واخواني المحسنين الموفين بعهد الله *
واليمانهم * والموتين كتابهم بايمانهم * اعلموا احسن
الله توفيقكم * وسدد على الهدى طريقكم * ان اول
المعارف في الدين * توحيد رب العالمين * وانه منتهى
طاعة العابدين * وغاية خشية المتقين * وعبادة ملائكته
المقربين * وانه هو الذي دعى اليه كل قائم من الانام *
وادعاه كل فرقة من فرق الاسلام * ولانعلم احدا
يقول بغير التوحيد مقالا لنحلته * اومعتقدا لسره وعلانيته *
وهم بشرائطه غير موفين * ولحقوقه غير مؤدين * فلا
يغني توحيدهم عنهم فتيلا * ولا تهدي لذلك غير طائفة
اهل الحق سبيلا * وذلك ان توحيد العبد للمعبود *

Marfat.com

الفلك المشحون * ومن ركبها فاولئك هم المفلحون * ومن تأخر عن الفلك * فقد تعرض للعطب والهلاك * لم تزل سلفنا الدعاة الكرام * قدس الله ارواحهم في دار السلام * بحيازيمها امواج الفتن يمخرون * وان سخر منهم الاضداد قالوا ان تسخروا منا فانا نسخر منكم كما تسخرون * ان استضعفوهم لم تضعف منهم العزائم * ولم تاخذهم في الله لومة لائم * وان كذبوهم واذوهم صبروا على ما كذبوا واوذوا * ولم يلوذوا بغير ربهم ولم يعوذوا * وان تواعدهم ظالم بالقتل * قالوا اقض ما انت قاض انما تقضي هذه الحيوة الدنيا * وان قتل منهم قالوا لا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء * لم يكن همهم في هذه المحن الا ان يجعلوا كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة الله هي العليا * ولولاهم لم يقم للدين منار * ولم تعمر بذكر الامام الطيب ع دار * فمن وسوس شيطان * [illegible] في صدور الناس * فعضل واضل كثيرا من الناس [illegible] جعفر النهروالي النهرواني قرين ابليس الواغل به من

Marfat.com

رحمة الله الابلاس *) حتى رجعوا القهقرى * وناصبوا
سادات الورى * اراذان يستفزكم من الارض *
ويبيركم بالالحاد والرفض * اوتدينوا بدين النصب
لاولياء الله والبغض * ومسكم ذلك الشيطان و
مواليكم بنصب وعذاب * فاعاذكم الله بسعيهم من فتنة
في الدين رحمة منه وذكري لاولي الالباب * ومن مدع
للامر وهو منه خلي * منكر للنص الجلي * مباهت
للعيان * متعلق بدعوى بلا برهان * (يعني عدو الله
سليمان * المتبدل للكفر بالايمان *) بباطل للناس لفقه *
وكتاب نص افتعله واختلقه بعد سنين * كان فيها لمولاه
من المذعنين * يكاتبه بما يكاتب بمثله العبد مواليه المحسنين
وقد قال الله تعالى فيه وفي امثاله ومن احسن من الله
قيلا * فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون
هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا * عصمكم الله
بارشادهم من سحره * وردكيده في نحره * فخرج منها
مذؤما مدحورا * وقيل له اذهب فمن تبعك منهم فان

Marfat.com

لايكون الا بمعرفة ما بينه وبينه من الحدود * فالمسلمون الذين يشهدون بكلمة الاخلاص وهم كافة اهل الجماعة والسنة * وكلمة الاخلاص هي التي قال فيها رسول الله صلى الله عليه واله انه من قالها مخلصا دخل الجنة * وهي لا تقبل منهم وترد عليهم لانهم لم يقروا الا بالرسول وحده * وانكروا مرتبة الوصي الذي هو اول الحدود بعده * ولو كان اقرار الرسول دون اقرار الوصي صادق القبول * كانت الشهادة لله كافية دون الشهادة للرسول * وابى الله ان يقبل ممن اخل بحد من الحدود شهادة * او يرفع له عملا او يشكر له عبادة * بل لا يقبل شهادة الا على شرع دون شهادة الادنى * ولا ينفعها اقراره للاول اذا جحد للاخر مقامه الاسنى * لانه حبل الله الذي طرف منه بيد الله وطرف منه بيد العباد * وانه لانجاة لاحد دون معرفة عالمهم وداعيهم في المعاد * قال الله تعالى واعتصموا بحبل الله جميعا و اذا عرفتم هذا بالوجيز من المقالة * لان الرسالة لا

Marfat.com

تحمل الا طائفة * فنقول ان الحبل الذي ندبكم الله
الى الاعتصام به احد طرفيه بايديكم * هو اخوكم
واقل عبيد امامكم الذي يدعوكم اليه ويهديكم *
والطرف الآخر الذي بيد الله هو منتهى حدود
عالم النفس * وهو رسول ربكم المؤيد بروح القدس *
الحال من عالم الدين محل الشمس * وان امام زمانكم
محله من الدين محل الرسول * فهو في وقته منتهى
حدود عالم الطبيعة ومطرح اشعة عالم العقول *
فمن زعم ان معرفته لنبيه او وصي نبيه او امام
زمانه * تكفيه دون معرفة داعي اوانه * ضل عن قصد
السبيل * وباء بالعذاب الوبيل * وكانت شهادته لله غير
مقبولة * لان اسبابه بجميع الحدود غير موصولة * وقد
جاء عن باب الابواب المؤيد في الدين في بعض مجالسه
على الله قدسه * ورزقنا شفاعته وانسه * وذلك ان
للدين وسائط منهم اكبر الكبير في دار العقل * واصغر
الصغير في دار النفس * والتوبة معناها الانابة والرجوع *

Marfat.com

جهنم جزاؤكم جزاء موفورا * و آخر مثله قام بدعوى زور
آثما * بعد ماقام لمولاه بحق الطاعة ملازما * (يعني رئيس
الفرقة الضليلة المريض القلب العليل * الهائم في وادي
الهلاك الضليل *) ثم رجع لما بناه هادما * وعما جناه
تائبا نادما * ثم ادبر يسعى في وادي غيه هائما * يضل
الناس ويكذب على مولاه مفتريا ظالما * فكان قول
الله جل ذكره عليه دليلا * ان الذين آمنوا ثم كفروا ثم
آمنوا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم
سبيلا * حاكم الله بينهم من فتنته الهوجاء * وان غريمه
به شرذمة عمياء * ومن سقاط رجم * ثم جثالة
طاغية رعاع * وحثالة سفلة بلاد يمن ساعدوه على بغيهم
كما قال الله تعالى ليدمغ شكم وايديكم منهم * ثم اظفركم
عليهم وقتلكم منهم * وعدوا بموعظتهم الحسنة وترامهم
السديد * الى النطيب من القول وهديا الى صراط
الحميد * (يعني الهجوميين العائدين * الى حرم
× × × ×
الدين * في زمن الداعي مولانا زين الدين * علم الهداة

Marfat.com

المهتدين *) ومن رجل افترى على الله كذبا * اوقال اوحي
الي ولم يوح اليه شيء * وزعم ان له اتصالا بالامام
عليه صلوات الله الحي * (يعني المجدوع الشيطان الذي
يتزيا الناس من زي العلماء في زي *) وخلط كل
حسن من القول دسيس * حتى فتن به رهط من
الضلال الراشدين * الى ان تبين الرشد من الغي * عمى
الله آية الليل وجعل آية النهار من داعيه المؤيد
بصيرة * وكان الله مليابان يؤيده ونصره * وهتك ستر
ستر الرجل فرفضه الذين كانوا له مستجيبين *
وعلموا انهم كانوا في احسانهم الظن به غير مصيبين *
ورجعوا الى مولاهم تائبين * ومن هفوتهم منيبين *
ثم ذكر رجلا من اهل الهند ادعى في عصر آخر دعاة
اليمن * مولانا محمد بن الداعي الحسن * ان له اتصالا
بصاحب العصر سلام الله عليه * بوساطة جني يرسله اليه *
فاغتر به بعض الناس * وسلموا اليه النذور والصلات و
الاخماس * وزعم انه يوصلها الى الامام عليه السلام وهوى

Marfat.com

به طمع حطام الدنيا في مهاويه * واقترى من اعطاء مساويه
ما ظهرت به مساويه * فاغتنى بابطال قرينه الداعي
منصوص الداعي محمد * كما امره مولاه الامام
في الناس اقتراحه * وامرهم بامتثاله ورفضه
تائب الرجعي وانابه * وتفضل عليه بالهداية
بامتحانات صبر * فتلافى الداعي
العهد عليه وجبر * الى ان
ماحدث في زماننا هذا من هذا الضال المدعي ما ليس له
بحق * والمقول كل قول مخلق * (يعني شيطان
المدعي الذي ارتد من الدين وفسق *) ينسب الى
بعض الداعاة العظام * والحدود التي تلاه الكرام
الله عنهم ورضوا عنه * ما برء الله
بالدليل * اتى بالاباطيل والاضاليل * ارتضاني
فاياكم وان تصغوا الى مقالة حشرها
في ضلالة * فالرجل ممن عرفتم حاله
تعالى ما اجل اجلاله * يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسق

Marfat.com

بنبأ فتبينوا الى تصيبوا قوما بجهالة * وان الذين اتيدوه
منا ما تبع اكثرهم الاظنا * وظن كذب صريح
فوجدين وتقوى الفتح بظاهر حاله * اذا كشف الطرف حاله *
ان الذين اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا
فاذا هم مبصرون * واخوانهم يمدونهم في الغي ثم لا
يقصرون * (فصل) واعلموا علم اليقين * ان الله اصطفى لكم
الدين * من * عموة دعاة المهتدين * فبها فاعتصموا فانها
حبل الله * وبها فاستظلوا فانها ظل الله * وبها فاستمسكوا
فانها العروة الوثقى * ولا يتجنبها الا الاشقى * وتيقنوا ان هذه
وشباهها من المحن يبتلي الله بها منازل عباده الابرار * فلا
تركنوا الى الذين كفروا فتمسكم النار * وليعمل كل امرء
منكم ابتغاء وجه ربه * واعلموا ان الله يحول بين المرء و
قلبه * واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة
واعلموا ان الله شديد العقاب * ان الذين يحبون ان تشيع
الفاحشة في الذين آمنوا لهم عذاب * وان ذوي البصيرة
الذائدين عن حوزة الدعوة كل وسواس خناس من الناس *

Marfat.com

النصير ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الرسالة في شهر ذي الحجة الحرام من

الف وثلثمائة وخمس وثلاثين من الهجرة

المباركة سلام الله على صاحبها

وآله الطيبين

الطاهرين

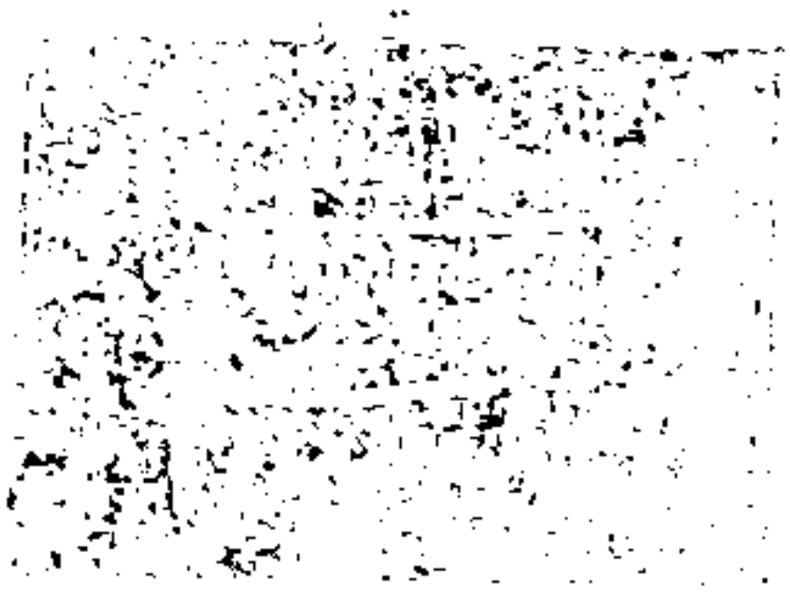

هذه نصيحة للفرقة الناجية

ان علي بن ابي

سيد البشر من على ناصبه

Marfat.com

Marfat.com

جو رہ گیا

ں کے ملا کی کتاب "نور الحق المبین" کے خلاف تمام اسلامی پریس نے مسلسل
ن شائع کیے ہیں۔ اور ابتک انکی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اگر میں ان سب کو
اب میں جمع کرتا تو یہ کتاب بہت ضخیم ہو جاتی۔ اسواسطے صرف چند اخبار و رسالوں
ا مین لیے گئے۔

متعدد علماء و مشائخ کی طولانی تحریریں جو انہوں نے اِس کتاب کے رد میں قلمبند
نہیں درج نہو سکیں۔ کیونکہ کتاب کے طویل ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

جو آسکا

تاب ہذا میں شامل کر دیا گیا اور جو رہ گیا وہ عن قریب دوسرے حصہ میں شائع کیا جائیگا
ضرورت کو ضرورت ہو وہ مجھ سے یا جناب ولی محمد اسمٰعیل صاحب ثریا تار دیو بمبئی سے
ا فرما سکتے ہیں۔

اصل کتاب کے فوٹو

ب چونکہ بہت زیادہ تعداد میں چھپی ہے اس واسطے سب کتابوں میں تو نہیں البتہ تین ہزار (۳۰۰۰)
ا میں ضرور نور الحق المبین کی اُن عبارتوں کے فوٹو جنہوں نے مسلمانوں کا دل دکھایا ہے
لیکچر دیے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کے اس بغیر فوٹو کے کتاب پہنچے اور انکو اصل کتاب دیکھنی منظور
و مجھسے فوٹو والی کتاب اس پتہ سے طلب کریں۔

حاجی عمر حاجی احمد۔ چوک بازار شہر سورت

Marfat.com

ممبرانِ کونسل سے عرض

یہ کتاب نہایت ادب سے ہندوستانی کونسلوں کے آنریبل ممبرصاحبان کی خدمت میں اس غرض سے روانہ کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستان کی متفقہ رائے ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے اور اُنکے پیشواؤں اُن کے ہم خیال اخباروں اور رسالوں نے بوہرہ ملّے کے ملّا صاحب کی کتاب نشانہ کے خلاف اپنی زبردست ناراضی ظاہر کی ہے۔

لہٰذا امپیریل کونسل اور تمام صوبہ جات کی کونسلوں کے ممبر صاحبان سے کہ وہ اپنی اپنی گورنمنٹوں سے اس دل آزار کتاب کی نسبت کونسل میں کریں۔ تاکہ گورنمنٹ مسلمانوں کی متفقہ آواز کا لحاظ کرکے اس کتاب کو ضبط اور ملّا صاحب کو ہدایت کی جائے کہ وہ آیندہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد کے خلاف توہین نہ فرمائیں۔

عرض کرنیوالا

حاجی عمرؓ۔ حاجی احمد تاجر

چوک بازار شہر سورت

Marfat.com

حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

نسخۂ نادر الوقت وصحیفۂ نایاب

از تصانیف

نواب مستطاب الالقاب نواب احمد یار خاں گورگانی چغتائی
شہزادۂ دہلی منصبدار عہد سلطان اورنگ زیب عالمگیر

مثنوی یکتا

یعنی

داستانِ ہیر رانجھا

بہ تصحیح و اہتمام جامع الفضائل مخدوم محترم عالیجناب مولوی محمد باقر صاحب مابقا
پروفیسر فورمن کالج لاہور۔ پنجاب
بسعی و سرپرستی مولوی ابو سعید محمد الدین ڈھڑیالوی جہلمی
مالک کتبخانۂ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور

مطبع مفید عام لاہور میں طبع ہوکر سے راستہ ہوئی

بار اول ۱۰۰۰

Marfat.com

فہرست کتب جدید قابل دید موجودہ
کتب خانہ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور

رواح } یہ کتاب تصوف میں حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رح کی تصنیف ہے۔ اس کا طریق بعینہٖ طریق لوائح حضرت مولانا جامی رح کا ہے۔ اور اُس کی رباعیات بہت ہی پُر مذاق اور مرغوب القلوب ہیں۔ جن کو سالک بار بار پڑھ کر محظوظ ہوتا ہے۔ اور فیض و تجلیات حاصل کرتا ہے۔ قیمت بلا محصول ۳ر *

نجاۃ المسلمین } یہ کتاب نایاب ایک قصیدہ نونیہ فارسی قابل دید ہے۔ جس کو بادشاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں مولانا مولوی عبد النبی جامی رح نے تصنیف فرمایا۔ جس کو پڑھ کر آدمی ضروری مسائل شرعیہ سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ خصوصاً بچوں کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قیمت بلا محصول ڈاک ۶ر *

سیرۃ الغوث } یہ کتاب حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رح کے حالات میں آپ کی ولادت سے وفات تک بے نظیر ہے۔ قیمت بلا محصول ڈاک ۴ر *

Marfat.com

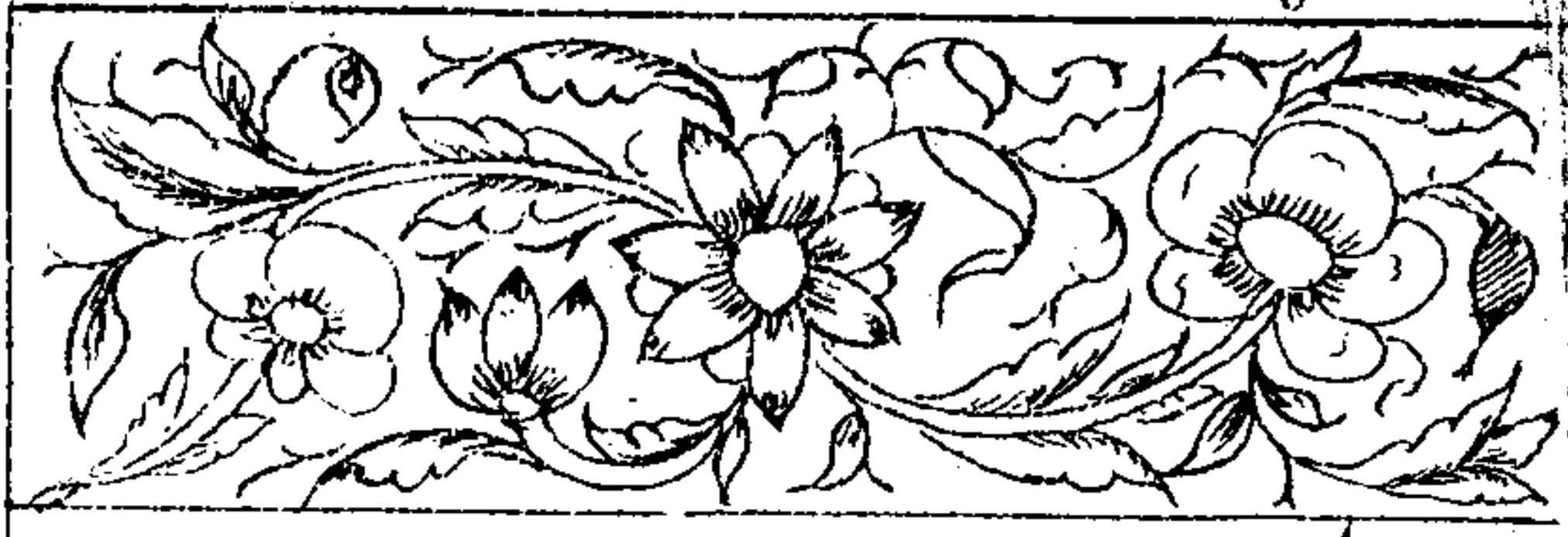

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آن ز بانیکہ موجۂ خون است — شعلۂ نورِ حمد بچون است
نفس از نامِ او کبوتر مست — ذکر یا ہو ربودہ اش از دست
ہر دمی کز دہان برون آید — نامِ او را طلسم بکشاید
عشق را موسمِ بہار آراست — از دل و داغ لالہ زار آراست
از خیالش کہ فصل نیسانست — مژہ ابر است و اشک باران است
نالہ یک نغمہ زیرِ بلبلِ او — وو و دل طرۂ سنبلِ او
دلِ پر خون گلے ز بستانش — آہ یک سرو از خیابانش
دیدہ غربال خونِ دل بیز است — مژہ ہا شاخ ارغوان خیز است
ہر دلی کز غمش پریشان است — از طپش نخل برگ ریزان است
چرخ سرگشتہ ز سودایش — بستہ زنجیر کہکشان پایش
گر مہر را چنان بشکست — کہ شرارِ کواکب از وی جست

تا زمین دیدہ تیغ مژگانش
دیدہ یک بسملیست حیرانش

باد آشفتہ گرد بے سر و کو
آب دیوانہ پریشان مو

آتش از سوزِ عشق سوختہ جان
شعلہ از وجدِ شوق دست افشان

ابر را تا غبارِ غم پیچید
رنگ آئینہ فلک گردید

رعد آہی بجان رسیدہ اوست
برق یک بسملِ طپیدہ اوست

دشت یک سینہ جاے جولانش
محشرِ داغ لالہ زارانش

کوہ یک خرقہ پوش خاموشش
مئ حیرت گسار مدہوشش

ذرہ ہا در ہواے او رقصان
ہمچو طاؤس مست چرخ زنان

ہمہ اشیا گواہِ وحدتِ او
معترف ہر یکی بقدرتِ او

خس و خاشاک و سرو و سبزہ و گل
پئے اثباتِ ذاتِ او بلبل

بحر تا بسر بیان گشتہ
موج جملہ بتن زبان گشتہ

نیست بی ذکرِ او اگر گاہ است
این سخن قول جمع آگاہ است

ہر گیاہے کہ بر زمین روید
وحدہٗ لا شریک لہ گوید

وحدتش از دوئی گسیختہ است
حسن یک رنگ جلوہ ریختہ است

تا نگہ برزند چمن بیند
گل و نسرین و یاسمن بیند

Marfat.com

ازداده ز رنگ بویش گل
سایه پرورده طرّه اش سنبل

لشن از عکس او دل مجنون
نقش بندد خیال بوقلمون

هر کجا حسن او چمن خندد
مژه گلدستهٔ پری بندد

بیده را دعوی انا الشرق است
هر نگه موج شعله برق است

بلوه اش دیدم و زدست شدم
خندلیب چمن پرست شدم

خواجه معذور مست می آیم
مست بزم الست می آیم

ر بلغزد زبان بگاه سخن
همه تن گوش باش و طعنه مزن

بادهٔ عشق پر زبردست است
هر که بوئی شنید بدست است

شکم از دیده مست می غلطد
شیشه ام در شکست می غلطد

بدلم هجر او فغان داده
شعله را سوختن زبان داده

از نسیم خمش ز اشک بارام
دیده ریزد شگوفهٔ بادام

آنطرف غمزهٔ تشاغل ناز
اینطرف سوز داغ عجز و نیاز

جرس یکدسته چون صدا آرد
از دو سو عشق نغمه ها دارد

آن نگاه سیاه مست کجاست
شیشه آمادهٔ تزنگ رساست

شیشه گفتم ولے که خون باشد
خم مئے خانهٔ جنون باشد

Marfat.com

نخمرہ کوتہ نابدستہ خوشخوار
بشگفاند زلختِ دل گلزار

از جگر آہِ گل نشان آید
ببلِ نالہ در فغان آید

چیکنم دلبرِ تغافل خوست
نرگسش مست نازعربدہ جوست

چہ شنود کز تبسمِ شیرین
شرہ بندد نیشکر آئین

گر نخاید اشارۂ ابروئے
زان سیاہی تاب تیغ آتش خوئے

جان نثاری نثارِ او سازم
سر بجائے کلہ براندازم

قطرۂ خون کہ بر زمین ریزد
سر دآہِ شرر فشان خیزد

چہ بود عشق با دو فصلِ خزان
حشر گل برگ لخت دل ریزان

یا بود عنفوان فصلِ بہار
دلِ افسردہ را کند گلزار

چون نسیمِ صبا گر تازد
سینہ ہا دشت ارغوان سازد

شورِ او گر نمک فشان گردد
زخمِ دل محشرِ فغان گردد

قلزمِ عشق موجہ خون است
دلِ یک قطرہ اشکِ جیحون است

ہر کجا عشق جلوہ آراستہ
ذرہ شد دشت قطرہ دریا شد

عشق چیلود بصورتِ نیرنگ
نقش بندِ خیال رنگا رنگ

حسن را دستہ بندِ گل گردد
عشوہ را موجِ کیفِ مل گردد

Marfat.com

عجب آتشین نزاشیده — بر سرش گل ز برق پاشیده

آن یکے را لقب نموده نگار — دیگرے را خطاب عاشق زار

شمع را کرد و بسر کش — شعله شد سرو گلشن آتش

عشق پروانه تا عیان گردد — گرد او گشته جان فشان گردد

بلبل از عشق گل فغان دارد — نگسلد نالہ تا کہ جان دارد

حسن عشق است جلوه یکذات — پرتوے زان تجلی است صفات

حسن مطلق چو جلوه آراشد — شوق طوفان جوش دریا شد

خواست تا حسن خویشتن بیند — گلبن گلشن و چمن بیند

ساخت آئینہ محمد نام — دید در وی جمال خویش تمام

وہ چہ نکتہ بدلبری جالاک — صدر آرائے مسند لولاک

موج دریائے حسن بیرنگی — برق ابر خیال نیرنگی

قطرہ صاف سر خم ہستی — صد جہان نشہ ریز بخش مستی

بت بنگر فریب طنازی — از گل لخت دل چمن سازی

پرتو آفتاب جلوہ ذات — رقص آموز محشر ذرات

حسن و عشق است یک گل رعنا — بستہ بینی ازین دو رنگ قبا

Marfat.com

حسن چون برق در درخشیدن — عشق محوِ گلِ ستم رسیدن
نیست خالی فضائے ہفت اقلیم — کہ نیالی ز حسن و عشق شمیم
در عرب قیس و در عجم فرہاد — عشق از جور حسن در فریاد
ہند و چین و فرنگ و توبہ و روم — نیست زین دولتِ ابد محروم
سر زمینے کہ عشق را باب است — کشورِ حسن خیز پنجاب است
بیشتر عاشقانِ معشوقان — ہمچو بید و مثالِ سروِ عیان
زین چمن رشتہ رخت بربستند — از غمِ درد داغ وارستند
زان ہمہ ہیر را بنجا ممتاز اند — در جدل گاہ عشق سربازاند
قصۂ آن دو بیدلِ مدہوش — میکنم شرح گر نہ لغزد ہوش

در بیان وصف پنجاب

اولاً کلکِ گلفشان تحریر — وصفِ پنجاب میکند تصویر
سخن ابرِ بہار نیرنگ است — صفحہ گلموج جلوۂ رنگ است
صفقتش را کہ گل زبان گردد — نطق باغِ ارم فشان گردد
تا بگلگشت وصفِ او زدگام — گشت گلبرگ تر زبان در کام
از بیانش رقم خجل مدبر — خرفہا مشک نافۂ او فر

Marfat.com

لفظ گلدستہ بند شعلۂ نور — سطر سنبل طراز طرۂ حور

وہ چہ کشور طراز چین و چگل — گلستانِ خیالِ عالم زال

مزرع حسن و دشت محبوبی — گلشن نازو جنت خوبی

از ہوالیش کہ روح را جان است — زندگی زندہ کردۂ آن است

زان ہوا ہر تنے کہ دید فتوح — تا ابد زندگی کند بے روح

بردہ آلیش گر ز آب حیات — زہر جانگیر رنج مرگ مہات

ہست ہر گل زمین آن اقلیم — پاک و روشن چو رے و دستاکلیم

از زمینش ہر آنچہ رستہ برون — ہمہ حسن است و عشق سوز جنون

نہ زراعت بود دران کشور — شوق مابعد ہر طرف یک سر

گندم او کہ رستہ از خاک است — محشر خوشۂ دل چاک است

گنجدش خال عارض یار است — کہ بدل دانہ اش جنون کار است

گر چراغ نظر برافروزی — در شرر زار شش سوزی

ہر طرف چاہ و چرخ دولابی — نغمۂ گریہ اشک تابی

کوزہ ہائیش قطار بسملہا — خونچکان سلک مہرہ ہا

پنج دریا چو پنجۂ احسان — سیل سیم و زر است و طغیان

Marfat.com

شہر دوہ باغ خرم و دلکش
از گل حسن گلشن آرائش

ہمہ جا خاک عشق بیختہ اند
گردہ رنگ حسن ریختہ اند

ہر طرف حسن و عشق را ماواست
ہر دمش گلبن گل رعناست

گرچہ ہر گوشہ اش طرب خیز است
از می شوق جام لبریز است

بیک اشارہ ہوس مصر محبوبی را
یوسفستان عالم خوبی است

شہر فش داد آنقدر رفعت
کہ بشانش نمیرسد شوکت

از بلندی گذشت پایہ او
نہ فلک پست زیر سایہ او

از صفا لوح سینہ ابرار
صدق جنس دوکان ہر بازار

صبح صادق کہ مطلع نور است
یکی از کوچہ ہای لاہور است

آسمان گنبد نمودارش
کہکشان رستہ زبازارش

از ہوایش کہ رنگ میریزد
با غبارش فرنگ میریزد

ہست ہر باغ آن خجستہ دیار
دائم از جوش گل ہمیشہ بہار

صبح و شامش ز رنگ جلوہ گری
گردش چشم عشوہ ریز پری

خوبرویان آن بہشت اورنگ
ہمہ آدم فریب گندم رنگ

ہر طرف خیل خیل ماہ رویان
صندلی چہرہ عنبرین مویان

Marfat.com

هر یکے نو نہال سرو اندام — جلوہ بد مست مے نشہ خرام
غمزہ ہا برق ریز خرمن دل — مژہ ہا فوج دشنہ قاتل
چشم ابرو بکینہ ہمدستان — تیغ در کف صف سپہ مستان
سنبلستان ز لفہائے کمند — کجکہان ہر خم دل فگنندہ بہ بند
شہر بستان ہمہ لالہ رویان گل — سنبل و سبزہ اش خط و کاکل
از ہمین شہر جلوہ خانہ نور — رشتہ این شعلہ ہا کے آتش طور
حسن آتش بہار جلوہ ناز — عشق شبنم بہ ابر سوز گداز
ناز ہین شہر حسن بنیاد است — چمن محفل بہ نیرنگ داست
تا سوادش ز دور کردہ نگاہ — از حسد رو ہند گشتہ سیاہ
دیدۂ عالم است مطلع نور — چشم بد زین سوادِ اعظم دور

در بیان آغاز داستان قصہ بہیر و رانجھا

گہنہ تاریخی سخن پرداز — کرد این قصہ را چنین آغاز
کز مضافات سرحد این شہر — ہست شہری دگر فضا حصہ دہر
وہ چہ معمورۂ بہشت نسب — عشق را گلشنے ہزار مناقب
جائے شوق و مکان شورش دل — مردمش جملہ بہ جنون مائل

Marfat.com

بپرسش کالای عشق بازارش
جمع سودائیان خریدارش

همه یا عشق یا جنون گویان
همه یا عشق یا جنون گویان

از لبش برق آتشین خیزد
از لبش برق آتشین خیزد

اشک آب و هوایش آه رسا
اشک آب و هوایش آه رسا

پرورش گل لیک پاره های جگر
پرورش گل لیک پاره های جگر

نخل او غیر بید مجنون نی
نخل او غیر بید مجنون نی

هر چه رویید رسته عشق بجان
هر چه رویید رسته عشق بجان

شیوه نشو داغ و سوز و چنگ زنان
شیوه نشو داغ و سوز و چنگ زنان

همه نیرنگ و درد و سوز جنون
همه نیرنگ و درد و سوز جنون

سرور شهر برگزیده دهر
سرور شهر برگزیده دهر

از ره و رسم سروری آگاه
از ره و رسم سروری آگاه

نصفتش آبیار گلشن دین
نصفتش آبیار گلشن دین

چون بجوهم کواکب گردون
چون بجوهم کواکب گردون

همه منقاد حکم او یکسر
همه منقاد حکم او یکسر

دست او پرزگوهر افشان بود
دست او پرزگوهر افشان بود

پرورش کالای عشق بازارش
جمع سودائیان خریدارش

صوفیان از نگرده حق جویان
همه یا عشق یا جنون گویان

گرمی خیزش از نهیب انگیزد
از لبش برق آتشین خیزد

چهره پاکیزه رو ز صیقل آب و هوا
اشک آب و هوایش آه رسا

لاله اش غیر چشم پرخون نی
پرورش گل لیک پاره های جگر

چشمش را نخل او ریشه نیالسته
نخل او غیر بید مجنون نی

بلبلش اشک خون چکان گویا
هر چه رویید رسته عشق بجان

سرزمینش ز عشق پوقلمون
شیوه نشو داغ و سوز و چنگ زنان

مالک ملک و حاکم آن شهر
همه نیرنگ و درد و سوز جنون

صاحب دولت و خزینه و جاه
سرور شهر برگزیده دهر

تا دل آگه ز سینه او با تمکین
از ره و رسم سروری آگاه

کامد و لشکرش ز حد افزون
نصفتش آبیار گلشن دین

سرزده پایه اش ز کنگره نه
چون بجوهم کواکب گردون

در نخارش نسیم فصل نیسان بود
همه منقاد حکم او یکسر

دست او پرزگوهر افشان بود

Marfat.com

هر گدا را ازان کرم گستر — دامن و جیب پُر ز دُر و گوهر
با همه جاه و مال نصفت جود — چار گوهر ز نسل پاکش بود
لیک چار م بباطن و ظاهر — در رباعی چو مصرعِ آخر
آنچنانی نامی بحسن و خوبی طاق — همچو خورشید شهره آفاق
نازنین بعلتی پریزادی — در فنِ دل ربودن استادی
نوجوان سرو گلشنِ خوبی — همه تن رشک جنت و طوبی
نونهال شگوفه صد گلشن — روچمن سو چمن کرشمه چمن
برق گلبرگ ریز شعلهٔ ناز — از ادا شوخیش بخود گلباز
لب لعلش فروغ شعلهٔ گل — دهن و خنده رشک غنچه و گل
دُر دندانِ آن پری پیکر — در صفا برده آب از گوهر
شفقی چهره درخشنده — برق در چشم دیدن افگنده
ابروش موج برق آتشبار — لیک از تاب رنگ آن رخسار
آنچنان گونه اش تباه گشته — که ز بس سوختن سیه گشته
صف مژگان قطار دشنه تیز — همه آماده از پی خونریز
چشم مستش غزال رم دیده — میکند وحشت از سیاهی خویش

Marfat.com

نگہے شعلہ خیز نشئہ مے
عشوۂ دور جام پے در پے

غمزۂ ابتلاس ریزہ طاقتہا
خون چکانندہ از جراحتہا

ناز را جلوہ خیز ہر سو ساز
سحر و کل ریز شوخی انداز

چہرہ گلبرگ باغ نازش
حور زادہ غلام غمازش

با جبینش دلیری و محبوبی
شوق دیرینہ خانہ زادوشی

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

طبع سرمستی و دل آشوبی
خلق و خو نازکی و بیتابی

ناز را جلوہ گاہ خلوت او
انجمن تہمت ملاقات او

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

شورہ وشتہ آبی

چون و چند و قیاس و تمثالیتی

چہرہ گلبرگ باغ نازش
حور زادہ غلام غمازش

با جبینش دلیری و محبوبی
شوق دیرینہ خانہ زادوشی

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

طبع سرمستی و دل آشوبی
خلق و خو نازکی و بیتابی

ناز را جلوہ گاہ خلوت او
انجمن تہمت ملاقات او

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

شورہ وشتہ آبی

چون و چند و قیاس و تمثالیتی

عشوۂ دور جام پے در پے
خون چکانندہ از جراحتہا

سحر و گل ریز شوخی انداز
حور زادہ غلام غمازش

با جبینش دلیری و محبوبی
شوق دیرینہ خانہ زادوشی

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

طبع سرمستی و دل آشوبی
خلق و خو نازکی و بیتابی

ناز را جلوہ گاہ خلوت او
انجمن تہمت ملاقات او

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

شورہ وشتہ آبی

چون و چند و قیاس و تمثالیتی

دلنشیں آبروی وارفتی
وحشتی شورہ وشتہ آبی

شورہ وشتہ آبی

چون و چند و قیاس و تمثالیتی

دیدہ آئینہ خانہ حیرت
با تلونش کارخانہ سودا

دوست با دوستاں دشمن شہر
بیدلی از حسب جاہ و شوکت و شان

دلنشیں از نگارہائے ونیا سرد
جانب حسن و عشق میلش بود

والہ نغمہ ہائے برق اثر

بیوفائش ستیزہ با الفت
مردہ از روح نغمہ گشتہ بہ

چون و چند و قیاس و تمثالیتی

Marfat.com

هر نوا کز لبش برون میریخت
از دل کوه صد جنون میریخت

بسکه می راند نغمه تیغ اثر
می شد سنگ لخت لخت جگر

سر و کارش به نغمه بود و جنون
دل همه آتش و جگر همه خون

میل طبعش ز صفحه های شگرف
که در و بام شد از نقش صور

وطن آواره اگر دیدی
زان حزین سرگذشت پرسیدی

روز سی آزاده سرو بی سر و پا
گشت دلدار و یار را رسوا

صاحب خانه بود و مهمان دوست
در چمن آشیان نمود و نشست

از حد بیشتر تلطف کرد
در خیابان بسی شگفت و گرد

شد چو فارغ ز رسم مهمانی
مهر احسان افکند بر دامان

پرسش و جوی حال او سر کرد
دامن صبر و هوش را بر کرد

کرد تکلیف سرگذشت از او
از وطن از همه گذشت گرد

گفت ای نوجوان نیاید چیز
همه لطف است تا که شد دلریز

مرد آزاده ام مسافر فرد
وشت و بیگانه از همه گرد

وطنم چون سواد دیده تر
بر لب جوی و دامن صحرا

واه چه رود و فرخ است آن
[illegible]

Marfat.com

واه چیه رود گاهم و بلده سرود
نغمه پرداز ترز نالهٔ رود

سحر بسحر بیغزار چون سیماب
ورصفا گوتر و باسم چناب

خیل ماهی دران شط جنون
پاره های دل طپیده بخون

در کنارش سفینه ها پیدا
چون در آئینه عکس اوها

صفت شهر اگر کنم تقریر
مشک ریزد ز خامه ام تحریر

طرفه مشکین سواد نور فضا
سرمهٔ چشم و دیدهٔ بینا

عشق را جان حسن را کان است
نام آن جھنگی سیال است

از بهارش گرفته سرکش
چمن برق و گلشن آتش

عنبر افشان نسیم از گردش
حور و غلمان همه زن و مردش

صحن هر خانه گلستان ہے
جوش حسن بهار جلوه گرے

هر طرف دلبران سحر پرداز
جلوه نیرنگ شوخی و انداز

خیل خیلش غزال رم خورده
از خطا و ختن گرو برده

طرفه معمورهٔ پری زادے
در اقالیم حسن فرخ دے

چمن عشق و سیرگاه جنون
قطعهٔ نقش حسن بوقلمون

عشق را جاؤ حسن را ماواست
وحشتان شورش دلهاست

Marfat.com

سرو بهر دار شهر و آن بر و بوم
هست مردے بهر طرف موسوم

در سخاوت بگانهٔ آفاق
در مروت زخان عالم طاق

کرده وصفش ز لطف عالمگیر
دل مردم بدام خلق اسیر

مرهم جان آرزومندان
صاحب مال چاه و فرزندان

لیک از ان زادگان نیک اختر
هشت یکدختر ش ز به انظر

دختر بکر کمال رعنائی
گلشن دیدهٔ تماشائی

هیر نامی بهشت دیدنها
دور لیکن گلشن ز دیدنها

داستان پیکرے پریزادے
حور عصمت سرشته آزادے

آتشین جلوه برق شعله خرام
غنچه لب گلعذار [illegible]

جلوه طاؤس شوخی انداز
عشوه رنگین [illegible]

ابرویش تیغ مغربی مانند
[illegible]

چشمش آهوے شوخ وحشت خو
میکند رم ز سایهٔ ابرو [illegible]

نگهش برق پاش مزرع دل
[illegible]

غمزه ابرے کز و پری ریزد
همه جور و ستم [illegible]

بر خراش جگر زند بے رو
با که [illegible]

Marfat.com

گوئے پیشانی گیسو پشتِ چوگانش
برده گوئی دل از سینهٔ ویران

بسر انگشتها حنا بسته
گوئی از غنچه دسته ها بسته

تاب رشکِ میان چون مویش
داده با پیچ و تاب گیسویش

قامتش خیل فتنه را سالار
حشر برق افگنِ قیامت بار

تا کجا وصفِ حسنِ او گویم
در رهِ دشت شعله چون پویم

هست آن شوخ جمله تن آتش
گلستانِ شعله سرکش

سوخته عقلان کباب گریانش
خام سوزند در نیستانش

هیچکس را چو خود نپسندد
همه گر یوسف است میراند

هست او محو حسنِ خویش چو گل
عالمی از محبتش بلبل

مادرش را ز جان عزیز تر است
پدرش را ز اندل و جگر است

خواهران و برادران مح پدر
همه محو رضائے او یکسر

با همه خوبیٔ خداداد ش
مائلِ سیرِ طبع آزادش

دختران خیل خیل چون طاؤس
گشته با آن پری نسب مانوس

همه در سال عمر و همسالش
همچو سایه روان بدنبالش

گه بدریا گهِ در صحرا
گاهِ در شغل سیر گاهِ نشا

Marfat.com

گاه شوخش چو در سرود آرد — زهره از آسمان فرود آرد

چون سراید نوائے درد اثر — دیده را رخنه خون کند در بر

نیست خالی دلش ز عشق چنین — هست لیلی ولیک بے مجنون

بے مثال است حسن والائیش — یا مگر ذات نیست همتائیش

منکه عمرے جهان نورديدم — خوبرویان جهان جهان دیدم

در نیامد بچشم عبرت بین — چو تو یارے بسطح روئے زمین

چون شرر نغمه ریز آتشگر — کرد ختم این سرود شعله اثر

یعنے از حسن بے نظیر داد نشان — بر نیوشنده جلوهٔ طوفان

با کمان ابروے دو چار شکرد — هدف تیر نار بارش کرد

رنجها را ریخت عشق عقل گسل — حشر برق بلا به خرمن دل

دیده همچشم ابر نیسان شد — گل صفت خاطرش پریشان شد

فوج خونخوار درد استیزان — آمد از هر طرف جلو ریزان

از نشانگاه خلش در بر — جگرش گشت کیسه نشتر

نوبهار خوش خزان گردید — همه گلزار زعفران گردید

رنگ از خون دل شگفت بهار — گشت مژگان چو سنه گلزار

Marfat.com

نہ ز آغوشِ دیدہ خون بیرخت
لخت لختِ جگر برون بیرخت

برد بے رحم عشق غارت گر
دل و ایمان و جان او یکسر

ہر چہ آمد بچنگ زو برداشت
اثرِ رنگِ ہستیش نگذاشت

جگرے ماند آتشے در بر
ہمچو اخگر بزیرِ خاکستر

لیک میداشت راز دان نہان
از پدر واز جماعتِ اخوان

کس نہ واقف ز سوزِ پنہانش
محرمِ او خیالِ جانانش

دیگ دیوانگی چو میزد جوش
کردے از صبر بر سرش سرپوش

لبِ لعلش رہِ فغان می بست
گرچہ فوارہ ہائے خون میجست

نشدش نالہ ز سینہ بدر
کہ بقراضِ لب بریدے سر

ساختی تا برون نیابد راہ
قفس از دل ز بہرِ طائرِ آہ

بر چراغانِ اشک دیدہ نم
شعلہ اش آستین زدے ہر دم

شیون از سر زدے بہم و زیرش
خامشی میشدے گلوگیرش

اینچنین روزہا بسر میبرد
گاہ میگشت زندہ گاہ می مرد

نمکے داشت شورِ بختیٔ او
تلخیٔ تند عشق و سختیٔ او

Marfat.com

در بیان وفات پدر رانجھا

بود چندے بقیدِ غم ناچار — که بناگه زمانهٔ غدار
باز انگیخت شورشِ دیگر — بسرِ آن حزینِ خستهٔ جگر
این بود عادتِ زمانهٔ دون — که نه پیچد بجمع سهل و زبون
کارِ او با دلاوری کار است — در کشش خواری و دلازار است
چون کمان چرخ خونفشان گردد — کهکشان چلهٔ کمان گردد
از خدنگِ حوادثِ آفات — نرهند جز بمردِ نیک صفات
ترک بیرحم مردم آزار است — بیمروت چه پل جگرخوار است
کز لکش تنگ دم برآرد است — میکند ریزه ریزه گر خار است
چون بقطع جگر بپردازد — لخت لخت و ورق ورق سازد
با عزیزان عداوتش ازلیست — بیحد و بیحساب لم یزلیست
دشمنِ جان پاکبازان است — کهنه بدخواه نو نیازان است
بعد عمرے که مادرِ ایام — زاد طفلے عزیز رانجها نام
ناتوان بین سپهر ناهنجار — سوخت آن جان رسیده زنگار
بدلش بس نمود داغ جنون — شورشِ عشق دیدهٔ پرخون

Marfat.com

کہ چیا نفش نزد و دارنج و گر
وشش نزد تخم و نات پدر

فا نفش زیر بار غم خم شد
دیدہ ہیچش نشورش سیم شد

پسر بیرا کز دیگر و بخت
ہست مرگ پدر مصیبت سخت

را نجہا با نیم پدر پیوست
اشک ریزان بگوشہ بنشست

پسر ان دگر پئے میراث
بھر تحصیل نقد جنس و اثاث

رشتۂ الفش زکف دادند
از خصومت بہم در افتادند

بعد ہر جا نبش نہ پیش نہ کم
صلح کردند ہر یکے با ہم

حصۂ خویش ہر یکے برداشت
خانہ را با قماش زر انباشت

را نجہا آن سیہ چشم روزا زل
ہمنش زین او ندید خلل

دل بریں جاہ چند روزہ نہ بست
گنج جاوید عشق داشت بدست

عاشقانرا نہ رغبت جاہ است
دو جہان نزد شان یکاہ است

مدتے بود کز غم دلبر
غنچہ سان می نہفت زخم جگر

گر حیا سد راہ رفتن بود
مانع راز دل شگفتن بود

این زبان مطلق العنان گردید
عشق را میر کاروان گردید

بر رہ عاشقی قدم برداشت
جیفہ را با سگان دون بگذاشت

Marfat.com

راه شهر نگار خود کسر کرد
چهره از گرد راه معطر کرد

پیر میگفت صبح خیز و قدم
با دل آشفته خود بیدرنم

باسحر گه کوبان رسید بلب رود
گفت با ماهشتنان سلام درود

فلزی دید چهره نوخوار
مظهر قهر قهر پیشه شهسوار

همگنین بحر بی کنار ژرف
صید جهان شور و رخنه شگرف

تا تناهی فضای وحشتناک
پیچ در پیچ کینه او در اوراک

موج آشفته مست کف بدهان
کرده تیغ صیاقل آویزان

عاشق خسته راز دیدن رود
غم در انباشته کمر آهیزد

زانگمان روز زین نشیب گهر
بود شهر سیاه سکن میبر

چون کبوتر دل پرافشان را
قصد پرواز کوی جانان داشت

گشته ناوم که گیرد دامن آب
شتاب بیگانه زود شتاب

خاست تا چاره برانگیزد
قطره گردد به بحر آمیزد

پای تا سر چو تیغ عریان شد
رخت از برکشید و حیران شد

دید از دور مرد کشتیبان
بانگ زد کای جوان هیجدان

زین اجل نوش در نظر دریا
کرده آشوب حشر کرده بپا

Marfat.com

جز بکشتی عبور نتوان کرد
نتوان ظلم بر دل و جان کرد

کشتی آدم بر آنه آب
بنشین و بمرگ خود مشتاب

چون ز ملاح این مروّت دید
باز گردید یا ز آب گشید

رفت با صد نشاط قطره زنان
تا بکشتی و تا بکشتیبان

گلشنی یافت با نظر مانوس
لخت قوس قزح و لعکوس

وه چه کشتی نگار خانهٔ چین
چون کف دست گلرخان نگین

همچو کشتی باده هوش ربا
هر که آنجا نشست رفت از جا

در میانش ز فرش رنگارنگ
کرده گل هر طرف بهار فرنگ

یکطرف جائے استراحت هیر
جامه خوابی نفیس پر ز حریر

تا رپودش همه رگ جان بود
پردهٔ چشم حور و غلمان بود

از حریر حیا ملائم تر
ز رو سیمش فروغ شمس و قمر

نقش ابر خیال بوقلمون
نظم آیینه ساز عقل جنون

را نجها از دیدنش خرد را باخت
ز تعجب به پرس و جو پرداخت

گفت ملاح را که ای سره مرد
رند ساحل نورد دریا گرد

باز گو زین سفینهٔ نیرنگ
که نگارین بهشت نگارنگ

Marfat.com

بزم گاہِ کدام سلطان است
عقل آوارہ دیدہ حیران است

کہ درین گلشنِ نشاط افزا
مے نماید نظارہ دریا

صاحبِ این سفینہ کیست بگو
نامِ آن برگزیدہ چیست بگو

گفت این گلشنِ بہشت نظیر
قطعۂ باغ پر گل کشمیر

چمنِ جلوہ گاہِ طنّازیست
جائے عیشِ بتِ پری نازیست

ہیر نامی غزال دشت نظر
صنمِ گلبدن پری پیکر

دخترِ منعمِ فلک شان است
صاحبِ جھنگی سیالان است

رانجھا از نامِ ہیر شد بیتاب
اشک بر چہرہ اش فشاند گلاب

شد ز صہبائے شوق دالہ و مست
دادہ سر رشتۂ خرد از دست

ہمچو شاہے باوج گاہِ سریر
بی محابا بروئے بستر ہیر

رفت غلطید آن جنون توأم
ہمچو بر روئے برگِ گل شبنم

اہلِ کشتی ہمہ خروشیدند
از رہِ قہر غصّہ جوشیدند

ہر یکی شد برائے منع دوان
لب بدندان گزیدہ ملّاحان

لیک از شانِ حسن و شوکتِ عشق
دیگر از دور باش صولتِ عشق

ہیچکس را مجالِ منع نبود
تا کہ بگذشت آن سفینہ ز دود

Marfat.com

زنا بخبا آن شهر بستند افتوش سا
در شتر خواب رفته بی پروا

زبانها ملاح چون بدید از دور
دلش از هم بچکید چون نا سور

بر شتابید بگیر تش بزنجیر حمال
گشتم در پیچ و پیچ دلال

شتر نشیم و دویه چابک چیر
گر در او فتاد گریه گر دخیر

اشکها بر بیان جزو بحر آمد
بر در شاه دل بسر آمد

دست بر سر زنان فغان بر داشت
حشر انگیخت آسمان بر داشت

گفت ای نو نهال نازک پشت
خورد محنت سر شتا نیکو سرشت

شرم بادت کمترین پرستارت
با ادب بنده نمکخوارت

عفت از زمره کنیزانت
از دل و جان مطیع فرمانت

گر چیا نام پاکت آغاز د
اولاً از عرق وضو سازد

گر صبا خرمنش بسنده روید
گرد بر پشت پیلوش کوبد

بر درت گر پری گذر سازد
باز روئے ادب ز سر سازد

چه مجال و چه قدرت آدم
که گذارد به بستر تو قدم

لیک از بازی زمانه دون
از خیال سپهر بوقلمون

طرفه امرے غریب رو داده
ماجرائے عجیب رو داده

Marfat.com

کز ادب دور زند بے سر و پا — مرد بیباک کہ چپ گردد ازا

ہمچو بد مست بے خرد ناگاہ — جست آشفتہ از کمین چو آہ

جرأتش منع ہیچکس نشنید — رفت بر جاسہ خواب تو خلید

پاسبانان ز ہر طرف جستند — پئے بد اندیش او کمر بستند

لیک کس را نبود آن بازو — کہ تواند شدن مزاحم او

غالب آمد صلابتش بہمہ — [illegible]

ظاہراً ساعد است بالا دست — [illegible]

خفتہ بر بستر تو بے دمساں — نہ ز کس بیم دارد و نہ ہراس

از تو این امر را نہان کردن — رحم بر حال آن جوان کردن

دور بود از رہ مسلمانی — با تو گفتم وگر تو میدانی

نتوانستم این بلا بردا شت — زانکہ حق نمک در انگذا شت

پیر چون این سخن از و بشنید — رنگش از غصہ ارغوان گردید

ز خشم لالہ چہرہ اش گل شد — خون دل ز نگ شیشہ و مل شد

سرو قدش ز جائے خود برخاست — فتنہ زد طبل جنگ از چپ و راست

غلغلہ صد گونہ برق جولان شد — محشر غلبہ گلستان شد

Marfat.com

بسوئی بحر کرد رفتن ساز
تا نماید سراغ گوہر راز

رفتنش تا قدم کمین میزد
برق بر خرمنِ زمین میزد

نگہ از خشم تا ختن ہر سو
چون سیاہ مست ترک آتش خو

می فگندی ز غصہ چین بجبین
گاہ برابرو گہے بجبین

اینچنین تا بہ بحر آن طناز
پرزنان در رسید چون شہباز

یک نگاہ چون خدنگِ آلودہ
کرد در کارِ اہلِ کشتی دود

اہلِ کشتی ز بیم باختہ رنگ
جامہ لرزہ کردہ در بر تنگ

ہر یکے معترف بسہو و خطا
رفتہ از بیم جان ز قہر خدا

بعد تہدید آن جماعۂ زار
زد بکشتی چو برق آتشبار

غمزہ صد رنگ بر جفا آمد
بر سرِ یار با وفا آمد

دید نقشے بہ مسند انصویر
کہ چکیدہ ز خامۂ تقدیر

بوستانے شگفتہ بر بستر
ہمہ گل گل چمن چمن مگسر

لؤلؤ جانے غبار دل رفتہ
ہمچو رنگے بہ برگِ گل خفتہ

پیر را دید نشئہ ربود از خویش
شد درونش چو غنچہ محشر ریش

ہوشش از سر پرید صبر از دل
ماند یکجا چو سرو پا در گل

Marfat.com

دل سراسیمه دیده سرگردان — هوش پروانه و خرد حیران
بیخبر شد ز خویش و معرفت کار — شد ز حیرت چو صورت دیوار
بود چندی اسیر خاموشی — غنچه‌اش سر بمهر بی‌هوشی
چون بخود آمد از خودی برخاست — همه تن عشق گشت دل کم و کاست
ناوک آه از پی جستن — صبر در اضطراب ره بستن
اشک چون طفل گرم غلطیدن — شرم در قصد گوش تابیدن
همه تن ناله همچو شعله زنان — پی اطفال آن حیا حیران
گشت مشکل که چون نهان سازد — ماه را پرده از کتان سازد
لیک از بس حیا و عفت و شرم — شد نهان در حمایت آزرم
زهر غم جرعه جرعه مینوشید — راز دل راز غیر می‌پوشید
از تجاهل بسوی خادم دید — دامنی برزد آستین مالید
گفت این خفته را کجن بیدار — تا برآرم ز خود سر این دمار
خادم آمد بصد ستیزه و خشم — گفت کای خفته بخت واکن چشم
صبح شد صبح رفت عشرت خواب — جلوه آفتاب را دریاب
را نجها زان نغمه‌های دلکش خیز — واز نواهای تند شور انگیز

Marfat.com

جستہ از خواب و چشم بالا کرد
طرفہ ہنگامہ تماشا کرد

دید بر گردِ خویش بستانے
ہر طرف از بہی گلستانے

زیرِ او چون بسیط سبز اقیاد
رفتہ گیہا ز ہیبتش از یاد

از درو دیوار شاخ و برگ آویخت
خوشہ و خرمن گروہ گروہ شہد

شہد گیاندہ از حبابِ دو سر شتہ
خوشہ از شاخ بر زمین گشتہ

نگہ ہر شاخ گرم و پر ثمر از
ہر درو از شیخ یک دو گز بالا

سلسلے چون پرند و تیر و کمند
بیہ را شتہ ز حالِ خویش ستیز

پیکہا شتہ ز رو ستے ناچاری
خوشہ اش نگہا شتہ و نگہ کردہ

گفتہ ای نوجوان ز بیداد و
از تہی کردہ بستانی

از کجا آمدی و نامِ تو چیست
از تو اسکار گشتہ ام جایی

طرفہ ہنگامہ تماشا کرد
ہر طرف از بہی گلستانے

رفتہ گیہا ز ہیبتش از یاد
خوشہ و خرمن گروہ گروہ

شہد گیاندہ از حبابِ دو سر شتہ
خوشہ از شاخ بر زمین گشتہ

ہمہ شاخ یک دو گز بالا
ہر درو از شیخ یک دو گز بالا

سلسلے چون پرند و تیر و کمند
بیہ را شتہ ز حالِ خویش ستیز

پیکہا شتہ ز رو ستے ناچاری
خوشہ اش نگہا شتہ و نگہ کردہ

گفتہ ای نوجوان ز بیداد و
از تہی کردہ بستانی

از کجا آمدی و نامِ تو چیست
از تو اسکار گشتہ ام جایی

ز نجو دلہا ز خم ہجر شکوح
ز نجہا را دید و تبسم کرد

ماندگی ہوش گرد دلہا گشت
سرو قد گلعذار شکین مو

دید خود را سپہر خمار شگر
جگر و دیدہ و دل و جانی

خویشتن را بخویشتن داری
در چہ اندیشہ و کامت چیست

را نجہا را دید و تبسم کرد
گر چہ گستاخیے عجب نمود او

Marfat.com

که نهاد می قدم سبز بسبزها — از کمر آید چنین باریک خطا

یک آئین ما همه رحم است — ملت دین ما همه رحم است

عفو کردم گناهت ای محزون — که نگیرند خورده ها بر مجنون

غم مخور سرگذشت خویش بگو — هم همه هم زبیش بگو

رانجها آن عندلیب آشفته — گل خود را چو دید بشگفته

در نوا آمد و گلستان شد — نو بهار هزار دستان شد

گفت ای شاه کشور دلها — جلوه ات برق ریز حاصلها

بنوازند شربم آزاد — مست آشفته خوی ما در زاد

روز اول چو چشم بگشادم — عشق گیرد بپیر و استادم

رفت سر رشته خود از دستم — گشتم از حکم عشق حسن پرستم

لبم از نام حسن گویا شد — نظر و دیده حسن جویا شد

هر کجا جوش حسن کرد بهار — نگهم پر زدی و دامن گلزار

مدتی سیر گلرخان کردم — دیده آئینه بتان کردم

در بنیاد دلی بچشم و نظر — یک گلاوسته حسن صد شعله اثر

که جگر را محیط خون سازد — عقل را مشتمل جنون سازد

Marfat.com

دمِ چندین بایین و آن شد صرف
نقدِ اوقات رائگان شد صرف

عشقِ ناقص جنونِ نیم سرشت
نه بدوزخ قرار و نے به بهشت

دل تهیدست و دیده هیچ بکف
نالهٔ افسرده مطرب بیدف

گشتم آخر ز یاس درمانده
اینطرف مانده زانطرف رانده

که بنا گه سروش عالمِ غیب
ریخت یک حشر آتشم در جیب

گفتم اے ابلهِ هوس پیشه
وه چه کاری و در چه اندیشه

از تو هم اسیرِ خناسی
همه اندیشهٔ وسواسی

نظرت از چه روپریشان است
سنبل گلستان حرمان است

نسزد عاشقانِ کامل را
خاصه آشفتگانِ یکدل را

دعویِ عشق و هرزه پیمودن
هر دمی هر طرف گرویدن

در ازل جلوهٔ نمودندت
در رهِ عشق آزمودندت

تو عجب در غلط گرفتاری
در پئے جست و جوئی دلداری

ترکِ جاه و تن و دل و جان کن
توشهٔ درد در رنج سامان کن

راهِ شهرِ نگارِ خود گیر
نالهٔ همراهِ اشک رهبر گیر

که نگارِ تو در سیالان است
هیزنامی غزون ترا زجان است

Marfat.com

زین بشارت دلم چمن گردید
گل جگر اشک نسترن گردید

شوق بے اختیار راه سر کرد
قدم از دیده پائے از سر کرد

قطره زن همچو اشک دیدهٔ تر
زیر پایت رسیده ام مضطر

عاشقِ روئے دلفریبِ توام
قمریٔ سروِ جلوه زیبِ توام

رخ نمودی و گرچه میپرسی
دل ربودی و گرچه میپرسی

هیر زین گفت گوئی عاشق زار
شد ز رقت چو موم دست افشار

بدلش ریخت عشق برق اثر
همه تن گشت مشتِ خاکستر

خواست تا سینه را چمن سازد
از گلِ زخم انجمن سازد

از رهِ دیده گیر خون ریزد
لخت لخت جگر برون ریزد

ناله را ناوکِ جنون سازد
بر در پرده و برون تازد

لیک از شرمِ خلق و بیمِ پدر
یک سرِ مو نشد ز خویش بدر

خواست از بهر پے غلط کردن
که نیارد رقیب ره بردن

بلباسِ دگر سخن آراست
در پسِ پرده نغمه زن ناراست

نظرے کرد سوئے رانجهه زار
ریخت اشکے دو دیده خونبار

گفت با او زروئے خلق نکو
کای غریب نژنده بیکس و کو

Marfat.com

وطن آوارۂ بریشانے — پئے روزے خراب حیرانے

غم مخور رزق را کفیلے ہست — در جہان خلق را وکیلے ہست

ہر طرف بہر قوت ہر زہ مپو — از جناب کریم مطلق جو

میکنم در حق تو غمخواری — بہرۂ از ہنر اگر واری

گفت کاے بادشاہِ عالم دل — عقدہ حل ساز بندِ ہر مشکل

من چہ ام ذرۂ پریشان کرد — ہر زہ پیما غبار ہیچ نورد

چہ توانم چو آید از دستم — کردہ گردون چو خاک پستم

دورم از خود سری و خود رائی — امر از تست ہر چہ فرمائی

چہ بعید از تو تا تأمل بسیار — گفت کاے جان خستہ سینہ فگار

چون تو فرمان خواندۂ نہ بینم — کہ ز مہر تو زار حیرانم

تو کہ آب حیات داری دل — بے تو شد زندگی بمے مشکل

از تو گر یک نفس جدا گردم — با غم و درد مبتلا گردم

چنان کز چشمہ چشمہ سیرا — کہ ترا جا شود بخانہ ما

تو کہ از چشمہ [illegible] — کہ کنی گلہ را نگہبانی

[illegible] — مطلبش آنچہ بود حاصل شد

Marfat.com

بادل جمع خاطر شادان — هر دو گشتند سوی شهر روان
هیر آمد بنزد مادر خویش — در حق رانجها مصلحت اندیش
گفت امروز از پئے گلگشت — رفته بودم بسوی دجله و دشت
دیدم آنجا جوان درویشے — مستمندے غریب دل ریشے
خواندم از سر نوشت پیشانیش — شرح ناداری و پریشانیش
رحم آمد بحال آن مسکین — از تو هم نیز چشم دارم این
که معین کنی ز دولت خویش — وجه روزینه بآن درویش
لیک آن متقی مسئله دان — منفعت کے می پذیرد این احسان
منتفر زوجه خیرات است — زانکه پرهیزگار لذات است
گر میسر شود ز کسب حلال — نه ملالش رسد بدان زان مال
بوالعجب گله بان مستناست — در فن خویش بوعلی سیناست
به ازین نیست هیچکس نیکو — که تواند گله را سپرد بدو
بعد ختم سخن بت دلریش — رانجها را سپرد نزد مادر خویش
با نواز روے لطف فرمان داد — که پئے وجه قوت این آزاد
برساند مبلغے هر روز — تا شود خاطرش فرح اندوز

Marfat.com

گلّہ را نیز او شبان باشد
برہمہ گلّہ پاسبان باشد

الغرض بانوئے بزرگ نشان
چون پزیرفت حکمِ ہیز بجان

شاد شد را نجا ہمچو از می مست
پئے خدمت میانِ جان ببست

شد روان با گلہ بتاق بکف
جانب سبزہ دشت پر ز علف

می نمودے میانِ ریشہا
چون در ابرِ سیاہ مہِ تابان

نے نوازان بہر طرف گشتے
گہ سوئے چرگاہِ و رد دشتے

ہیز از بہر دیدنِ آن نگار
میرسید ہمیشہ بے غبار

می نشستند با دلِ خورم
ہر دو از چشمِ بد نہان باہم

سیرِ دریا و عالمِ آبے
گاہِ ابرئ و گاہِ مہتابے

گہ بگلگشتِ سبزہ چون شبنم
می زدودے غبارِ خاطرہم

گہ بزیرِ درختِ سبزہ پرند
دور از آفت و بلا و گزند

سایہ سان ہر دو آرمیدندے
طرحِ بزمِ نشاط افگندے

لیک از آرزوئے دیگر دور
بہ نگاہے زہم دگر مسرور

ہر دو آن بیدلانِ حسن پرست
پاکبازانِ بزمگاہِ الست

از نظرہا نہان ببوریہ شب
میکشیدند جامِ عیش طرب

Marfat.com

رانجها شد و رجا عصمه آزاد — رنگ صفا بخون دل و خون جگر نداد
در نظر پیر جلوه اش افروزش — صید سمانه طعام هر روزش
غافل از پیر فارغ از روزی — هر دمی عالمش بود روزی
گرچه از چنگ و رنج محنت هست — لیک آسانش چرخ مفتاح بست
هست ذاتش ز مایه سفاک — گر بگیرد نگه ز خاک
نگذارد دمی بخندد نان — که دلش با طرب نشود همسان
نا توان بیندش کند طغیان — بد بود با فتنه را فرمان
که بصد عنف و اشتلم خیزد — هر گه بر گه هم نیرزد
دید چون چرخ فتنه کار و ژرم — رانجها از پیر بسی شرم
بهر آزار شان به بست کمر — هر دم از داد و در نهیب خطر

در بیان شماری از ستم پیشه و پیرا در زندان کردن

پیش از آن کز بلای اکبر پیر — بود در بند فتنه گستر پیر
پیر را غم گدای کید و نام — در فگند کید فتنه ست تمام
میزد دم ز فقر و درویشی — لیک دل پر ز کینه اندیشی
ظاهرش از جهان کناره گزین — باطنش پذیرا ز سنگ گرگین

Marfat.com

داشت بیرونِ شہر نے بستی
در خودِ قدر ہمتش پستی

روستا زادہ مرد دہقانی
کردہ تحصیل علمِ نادانی

خویشتن را ولی تراشیدہ
بتگرِ نفسِ خویش گردیدہ

در حقِ مردمانِ دشتِ وطن
چہ نکو گفتہ اوستادِ کہن

روستائے اگر ولی بودے
خرس در کوہ بوعلی بودے

از قضا آن گدائے بے سروپا
رفت روزے بجانبِ صحرا

بسوئے گلہ اش گذر افتاد
چون مگس بر سرِ شکر افتاد

رانجہاؤ ہیبر را بدید از دور
با دلِ رنج و خاطرِ مسرور

کان دو بیدل نشستہ پہلوئے ہم
مشت کوبان بسینہ گفتہ ستم

ہیبر ہم تا رقیب خویش بدید
چون پری از نظر نہان گردید

آن جفا جوگدائے ناہنجار
چون بیامد بنزد رانجہا زار

دید نہادہ پیش آن محزون
طبقی پر از طعام گوناگون

آتشِ غیرتش زبانہ کشید
مصلحت را مقامِ خشم ندید

در نہان حیلۂ دگر آراست
چون گدایان طعامِ زور خواست

تا بود آن طعام شور انگیز
بہرِ صدقِ بیانش دست آویز

Marfat.com

القصہ رانجھا سخاوت کیش — دادزان مائدہ بآن درویش
بعد اخذِ طعام رہ سپرد — جانبِ شہر با دلِ پُر درد
آن دغل ہیر ہیچیائے شریر — اول آمد بہ پیشِ مادرِ ہیر
گفت اے بانوئے تغافل کیش — بیخبر از بلائے خانۂ خویش
چہ بعشرت نشستہ بے غم — عشرتت را زمانہ زد برہم
داد ناموس و خفرت بر باد — اینچنین زادہ را خدا میراد
ہیر بدبخت بس جفا کار است — با شبانے مصاحب و یار است
گاہ ہنگامِ صبح و گاہ بشام — می برد بہرِ یارِ خویش طعام
گر ترا این حدیث باور نیست — بشناس این طعام خانہ کیست
غنچہ گر با نسیم گردد یار — گل شود نیست حاجتِ تکرار
خوش سیاہ کار بید رنگ است این — داغ ناموس نام ننگ است این
تا نگردد پدید فاش در کس و کو — این سیاہی ز آبِ تیغ بشو
مادرِ ہیر چون ازان غماز — بشنید این حدیث شرم گداز
رنگِ رویش پرید از غیرت — دم بخود ماند لختے از حیرت
مضطرب شد ز جای خود برجست — شد سراپا چو شعلۂ بے کم و کاست

Marfat.com

کہ دزدیں ناجرائی بخیر گاہ
ہوشش در باختہ مرد باز سنگ
از پئے قتل پیش لشکر
دید باور کہ آن دل بے باک
در دلش رحم ناورد یاری ز وجوش
در چنین امر مضمر سوہوم
کشتن دختر کہ نوشدارو است
نہ بقول گدائے جہل خصال
بعد اثبات این گناہ عظیم
لازم وقت این بود تدبیر
چون ز بانو شنید این گفتار
میبرد بچارہ را بہ زندان زار
چہ بگویم ز وصف آن زندان
چون دل اہرمو چو لیس سنگ
در چنین سنگ خانہ کلفت زرد

پدر سیہ خستہ را آگاہ
آمد از عمر و زندگانی تنگ
گشتہ ہر موئے بر تنش خنجر
شدہ ہر قطرہ خونش پیکان
بانگ زد گفت حرف یکسر گوش
انتظار دل بسے بنہاد سوم
بے تامل نداد زیانکار است
خویشتن را تواں زدن بوہال
میبرد زار کہ تنگ مانش بہ دوم
کہ چو نقش کنیم در رنجیر
گشت معقول پیش این بیجاک
داد از چرخ جور بے بنیاد
گرد بگشت آرزومندان
سدہ سد راہ کردش تنگ
با دل آلتنین و چہرہ زرد۔

Marfat.com

گشت دلتنگ آن سیاه کاکل — همچو غنچه درون غنچهٔ گل

نه ندیمش بغیر تنهائی — نه رفیقش بجز شکیبائی

همتش سوز عشق جانکاهش — همدمش گریهٔ همنفس آهش

آن گرفتار دام عشق چو صید — بود چندین برین نمط در قید

شب و روز از برائے دفع گزند — بودش اخگر دل و سر تسکین پند

داغها داشت در جگر از غم — که ازو دید آنچه دید ستم

از پئے انتقام خون مے خورد — گاه میسوخت گاه مے افسرد

از قضا فرصتے ز زندان یافت — که درِ خانه بے نگهبان یافت

آتش غیرتش کشید علم — برق گردید و ریخت بر سر هم

آن فروزنده شعلهٔ و سرکش — زد بجانے بست عالم خویش آتش

گشت خاکستر آنچه در وے بود — عالم زان شعله شد بدرچون دود

آمد آن بیحیا لعین و شریر — روکنان تا بپیش مادر پیر

گفت اے بانوے همه بیداد — وا و از دست دخترت فریاد

چون من افشائے راز او کردم — شرح نازو نیاز او کردم

زان سبب گشته دشمن جانم — باوزان شوخ حق نگهبانم

Marfat.com

خانه ام سوخت کے فسوس دریغ
روز دیگر زند یفر قم تیغ

زندگی شد مرا بسے مشکل
مے طپد در برم زوا ہمہ دل

وہ چہ بند است وہ چہ زندانست
اینچنین قید ہزل ہزیانست

خانه ام گرچہ سوخت است چہ باک
سوخت ناموس دو دمانت پاک

آدمی را چو نیست غیرت ننگ
بہ بود زو ہزار مرتبہ سنگ

اینچنین شوخ دختر بے سر
کشتہ اولی است نزد غیرت ور

غرض آن پیر سر بسر تلبیس
در شرارت زیادہ از ابلیس

مادر ہیر را چو کرد خبر
رفت غوغا کنان بنزد پدر

آنچہ میگفت صد برابر آن
بپدر گفت نیز آن شیطان

ہر دو زہر آب تلخ نوشیدند
چون خم مے ز غصہ جوشیدند

ہیر را با ہزار رنج و عذاب
باز دادند در مضیق عذاب

یعنے آن ظالمان روز ازل
قید کردند سخت تر ز اول

تن و اندام نازک آن گل
خستہ گردید از سلاسل و غل

الغرض عاشقی را نجہا و ہیر
گشت در خلق ملک عالمگیر

عشق مشک است کے نہان گردد
گر نہانش کنی عیان گردد

Marfat.com

جملہ اخوان و زمرۂ خویشان — سنگدل فرقۂ جفاکیشان
نزدِ ہر باشعور دانشمند — سندیست از گذشتگان این پند
کہ بود زادۂ خلف اولے — ور بود ناخلف ملف اولے
دخترت زد بخاک ناموست — غیرتت گو کجاست افسوست
ساز آسان بخویش دشوارش — زود باش و بکش بصد خوارش
الغرض طعنہ ہائے خویش تبار — زد بنوشندہ را بدل صد خار
پدرِ ہیر بس خجل گردید — خاک جسمش ز گریہ گل گردید
گفت اے دوستانِ دشمن کین — می خروشید بر منِ مسکین
جگرم را ز طعنہ مخراشید — بر جراحت نمک چہ میپاشید
حالِ این دخترِ سیاہ اختر — از شما بر من است پیدا تر
ناکشتم نابدستہ خونخوار — زندگی بر من است بس دشوار
قصہ کوتاہ پئی ہلاکتِ ہیر — ہمہ سر مست بادۂ تدبیر

کہ چنان حیلہ بر انگیزند
خونِ آن زار بر زمین ریزند

Marfat.com

در بیان بیقراری رانجہا از شنیدنِ خبر در زندان کردن مہیرا و آمدن اخوانِ مہیر بہ جماعۂ کثیر و زخمی شدن جماعہ

راوئ این حکایتِ پُر درد
با دلِ آتشین نالۂ سرد

می نماید رقم باین مضمون
شطری از حالِ عاشقِ محزون

کہ چو نمدان چو مہر گشت اسیر
غرقۂ موج خانۂ زنجیر

رانجہا را این خبر پریشان کرد
سُنبلِ گلستانِ حرمان کرد

بی نحاشا روشت نالان تحت
محشرِ نالہ از نیستان خاست

گفت میدانم بدل یاس
ریخت حسرت بزخمِ دل الماس

نگہے انتظار بر مژگان
شد گرہ ہمچو اخگرِ سوزان

خشر میریخت اشک جان کاہش
برق میجست از جگر کاہش

دیدہ خونریز اشک صد جان چاک
ہر نفس میفگند بر سر خاک

میرود بید بیدریغ آن و لنگ
گاہ بر سنگ گاہ بر سر سنگ

اینچنین چند روز شب و غم
با لبِ خشک دیدۂ پر نم

بود چون گرد باد دشت نورد
خاک بر سر فشان و تنہا گرد

نالۂ عاشقان اثر دارد
بید این گلستان ثمر دارد

Marfat.com

مختصر اینکه مهر دل از نگار
گشت چون چشم خونشین بیمار

ناتوانیش بسکه افزون شد
ماورش از مهر دل خون شد

کرد بیرون ز بهبود زندانش
مهربانی نمود چندانش

گشت چندی بوضع خود باشد
کس ندانش ز بیطلاقه نشناسد

پرسی از بنده نیست باشد نجا
فرصتی از نگهت آفات

گاه گاهی بهم نشستیم
گاه بگاه یاد میکنند

هر کجا گشت شاد و خرم زیست
تا کند در نشاط جمع الم

سوی صحرا ز سبزه تافت عنان
سوی صحرا ز سبزه تافت عنان

نیز امید مهر را بگذشت
همچو طاوس دام کنده بدست

چشمه سیاران سیمابان
میکشد بر سپهر خنده مهتابان

چشمه باز بر نشست بیکی
دست در گردن بجانب با

گرد ره بسته از بخیه دامن
گرد ره بسته از بخیه دامن

پاکیزه از نشستن گاه
سایه با شاخسار از نیت راه

سایه عشق تا کجا دانست
آفتاب از ستاره پیدا نیست

رفت آنجا که آب و دانه نیست
نشستن جای آشیانه نیست

Marfat.com

گفت ای خفتہ چشم بالا کن — نگہے سوئے ہیر شیدا کن
کاین ستم دیدہ بیدلِ سرباز — جان بکف باہزار حیلۂ ساز
بہرِ دیدارت آمدہ خستہ — از رقیبان دون بدر جستہ
رانجہا آواز ہیر چون نشنید — مژہ وا کرد و روئی جان دید
دلِ افسردہ اش چو گل بشگفت — گرد اندوہ و غم ز خاطر رفت
ہر دو بر یکدگر چو ابرِ بہار — گوہرِ اشک ریختند نثار
ہیر گل کرد قصۂ زندان — رانجہا بشگفت قصۂ ہجران
ہر دو بیدرد بے دوا و علاج — تیرِ باران عشق را الماج
ہر دو از تیغِ یکدگر مقتول — نو شہیدان بزمگاہ قبول
قصۂ جورِ عشق میگفتند — از مژہ دُرِ اشک می سفتند
چون شنیدی ز حال رانجہا و ہیر — نیز از ہمرہان کنم تقریر
کہ چو ہیر از میانِ ہمزادان — جست از مکر ہمچو صیادان
ہمہ در چاہِ حیرتش افتادند — از تعجب عنان ز کف دادند
ہمہ نالان ز بیم جان چو چنگ — ہمچو مہتاب صبح باختہ رنگ
خستہ و زار ہیر گم کردہ — باہم از غصہ اشتلم کردہ

Marfat.com

هر یک آوارہ ہر طرف دردشت — از پے جستجوئے او میگشت
کہ بنا گہ زگوشۂ صحرا — گشت ہیبر پری نسب پیدا
چون بدیدند روئے آن طناز — ہمہ را جان بقالب آمد باز
گرہ از طبع بستہ بکشادند — ننگ گویان بپائش افتادند
ہیبر گر دید سوئے شہر روان — نیز از ہمرہان ہمسالان
از قضا شخصے از رقیبانش — گفت این ماجرا باخوانش
ہر یکے ہمچو شعلۂ سرکش — گشت از قہر جملہ تن آتش
در پئے کشتنِ دو بیدلِ زار — شد روان آنجماعۂ خونخوار
با ہمہ گرز و تیغ و تیر و کمان — در کمر خنجر و بدست سنان
ہیبر جویان بر آمدند ز شہر — ہمہ کردند سوئے رانجہا گذر
رانجہا آن پائے تا بسر تسلیم — دید ناگاہ چو این بلائے عظیم
گشت خاموش در مقام رضا — یک سر مو نشد ز جادۂ جا
گفت نوروز عاشقان این است — جلوۂ عید بیدلان این است
قصہ کوتاہ زہر طرف یکبار — بدویدند جملہ ہمسایہ گذار
بگرفتند آن جفا کیشان — رانجہا را ز زیر تیغ تیز و سنان

Marfat.com

زان همه طعن تیز و خنجر
یکسر موئش نشد آگاه

هر که بر را نجهانید و بیراند
شده زخمی ز دست خویش همه

جمله شرمنده و خراب خجل
خویشکان با هزار سوالی

اینچنین خوار سازد ایزدان اخوان
شهره شد این خبر چو در افواه

پسران را بدید شرمنده
همه از زخم پاره پاره چو گل

گفت ای جاهلان کوته بین
در حق دوستان در که پاک

اینقدر بسکه برق خشم اله
هر که را حفظ حق بود جوشن

چون سلف در زمنقبت سفتند
در حق مرتضی چنین گفتند

زان همه تیر و تیغ و خنجر
یک سر موئش نشد آزرده

هر که بر را نجهانید و بیراند
خویش را شرمسار و غمگین ساخت

شده زخمی ز دست خویش همه
سر و پا سینه ریش ریش همه

جمله شرمنده و خراب خجل
همه از افعال پاره پاره چو گل

خویشکان با هزار سوالی
طعنه زن هر طرف تماشائی

اینچنین خوار سازد ایزدان اخوان
بازگشتند سخت شهر روان

شهره شد این خبر چو در افواه
پدر به هیزر گشت آگاه

پسران را بدید شرمنده
سخت خجلت زده پیش افگنده

همه از زخم پاره پاره چو گل
سر بیک آشفته هوش چون بسمل

گفت ای جاهلان کوته بین
انچه دین است این کدام آئین

در حق دوستان در که پاک
اینهمه جرأت ای گله سفاک

اینقدر بسکه برق خشم اله
نه شما را نمود خاک سیاه

هر که را حفظ حق بود جوشن
تیغ و تیرش بود گل و گلشن

چون سلف در زمنقبت سفتند
در حق مرتضی چنین گفتند

Marfat.com

هر که با شهر حق زند پنجه — پنجهٔ خویش را کند رنجه

طرفه سرّیست ماند انشیم — بد نمودیم تا تو انشیم

رانجباء پیر بی نیاز اند — هر دو بی شبه پاکباز اند

بعد زین جمله با ادب باشید — دل آن زار خسته مخراشید

از پدر چون جماعهٔ اخوان — گوش کردند اینچنین سخنان

همه رفتند سوی خانهٔ خویش — با دلی پر ز تهر سینه پریش

پدر آن پنجه کار با تدبیر — گشت این با همه برابر پیر

هر دو گر والم زدل رفتند — بعد چندی بباب برگشتند

که عجب خصلت است او را — بد شمارند نیک مرد انرا

از قدیم است این سخن مشهور — در میان گروه اهل شعور

قِیلَ اَنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ — قِیلَ اَنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَهنَا

مَا نَفَی اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا — مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا

ببر آن بیگناه بی تقصیر — گشته در دورهٔ جهان تشهیر

ما و تو نیز در میان عوام — شده ایم از طفیل او بدنام

بهتر آنست هر دو بار آریم — گفت نپذیریم بی عتابه غم

ما سیالیم او بود رانجها
در نجابت نه کمتر است از ما

نسبتِ پیر گر کنیم با و
ننود ننگ و عار در کس و کو

چون شنیدند این سخن خویشان
با جفا فرقهٔ بدا ندیشان

همه از فهر خویش استیزان
هر یکے بر کشیده تیغ زبان

وگر اخوان همه از هر سو
با پدر گشت مدعی یک رو

همه بدخواه و کینه جو گشتند
محشر شور گفتگو گشتند

اینچه عزت چه ننگ و ناموس است
صد هزاران دریغ افسوس است

چون پسندی تو ای مسین جهان
که برد دخترت چو پان

بستهٔ مارا قسم بازید پاک
تا نه ریزیم خون همیر بخاک

آنچه بر ما حرام و خواب حرام
بے سخن والسلام والاکرام

الغرض زین حدیث خوف فزا
ما در همیر گشت خون جگر

از فره قاصدے سرتنک فشاند
پسر از اجانب خود خواند

گفت اے جاهلان دیرین کار
وے گنهگار جمع ناهنجار

مشنوید اینقدر رک گردن
به ازین فکر بتوان کردن

مصلحت این بود که نسبت همیر
جائے دیگر کنیم بے تاخیر

Marfat.com

چون بگفت او همه پسندیدند
تا بمیزانِ عقل سنجیدند

همه گشتند خوشدل و خورم
ستم اے چرخ فتنه کارستم

اینچه ظلم است اینچه جور جفاست
اینچه بیداد اینچه قهر و بلاست

تا بکے خون خستگان نوشی
چند در قتلِ عاشقان جوشی

نارواداری خصم دیرینه
بے مروّت بخیل پیر کینه

چه بگویم ز صفت بیدادت
کنده باد از بیخ و بنیادت

قصّه کوته برائے انتسابِ هیر
جمله خویشان شدند در تدبیر

از برهمن جماعهٔ باهوش
وز حجامان جمع شادی کوش

نیز شاطگان سحر طراز
آب و آتش بهم فراهم ساز

همه را نزدِ خویشتن خواندند
از پئے مژدشان زر افشاندند

هر یکے بهرِ جستنِ داماد
منتشر گشت هر طرف به بلاد

یله گردان جماعهٔ بیهوش
بهرِ مجرائے خویش محنت کوش

جستجو را بحد رسانیدند
از شهب جهد را جهانیدند

چون نیامد بدست مطلبِ خویش
همه گشتند خالی و دلریش

که بناگاه فتادشان یکبار
جانبِ شهر رنگپور گذار

Marfat.com

بود سردار شهر را پسرے
ورنسب و حسب ستودہ ترے

سرو نوخیز باغ حسن و جمال
صاحب عقل و ہوش و فضل کمال

در ہمہ باب فرد مستثنا
بود و نورنگ نام آن برنا

چون بدیدند صورتش آن جمع
ہمچو پروانہ کہ ببیند شمع

محوِ حسن و جمالِ او گشتند
والہ خط و خالِ او گشتند

ہمہ گفتند کاین خجستہ جوان
نسبتِ ہیر را بود شایان

بے نخاشاز جائے خود جستند
با ہزاران خوشی کمر بستند

ہمہ رفتند نزدِ آن سردار
با مہین تحفہ ہائے نذر و نثار

حرفِ نسبت با و عیان کردند
نسبتِ ہیر را بیان کردند

از دو جانب چو ذات یکسان بود
نسبتش را بجان قبول نمود

چون ازین حرف گفتگو پرداخت
ساعتِ نیک را معین ساخت

آن فرستادگان بصد اعزاز
رخت بستند سوئے جھنگی باز

با پدر ہیر و خویشِ قوم تباہ
ہمہ را چشم انتظار براہ

ناگہان با نشاط ہدیہ و رخت
آمدند آنجماعۂ بدبخت

ہمہ گفتند خرم و دلشاد
پدرِ ہیر را مبارکباد

Marfat.com

خویش وقوم وجماعۂ اخوان — در پئے فکر شادی و سامان
خانہ آراستند و بنشستند — زیب و آئین طرح نو بستند
ہمہ در انتظار روز سعید — چون خلائق ز شوق مقدم عید
منتظر اینکہ کے رسد داماد — تا شود خاطر عزیزان شاد

نسبت نمودن ہیر با نوزنگ پسر رئیس قصبۂ رنگپور

راوئ این حکایت جانکاہ — اینچنین داد شرح نالۂ آہ
کاین خبر چون بسمع ہیر رسید — ہمہ خون شد ز راہ دیدہ چکید
حال آن خستہ گشت دیگرگون — زد بر بخت تیرہ آتش خون
دانش و عقل و ہوش را در باخت — سنبلستان مو پریشان ساخت
پیرہن کرد ہمچو گل صد چاک — بر سر افشاند مشت مشت از خاک
سوئے مادر دوید نوحہ کنان — چشمش از گریہ منبع طوفان
گفت اے مادر اینچہ جور و جفاست — بر ستم دیدگان ستم بجاست
از چہ رو میزنی خدا زدہ را — بر خود و غیر پشت پا زدہ را
از ازل من ز قید آزادم — چست از مکر و دام صیادم
نیستم از زنان شوہر خواہ — شہوت آلودہ خیرہ و گمراہ

Marfat.com

فارغم من ز راه و رسم جہان
چیست این قہر چیست این طوفان

تو کجا و قفی ز اسرارم
شد خبر در ا نکہ پردہ بردارم

چند گوئی سخن ز ننگ و ز نام
طشتِ نامومن فتادہ زبام

عاشقم لیک عاشقِ پاکم
نے ز کس ہم و نے ز کس باکم

عشق پروردہ مغز جانم را
عشق پروردہ استخوانم را

من ندانم بغیر عشق دگر
کہ مرا عشق مادر است و پدر

کو دل و کو جگر کجا دیدہ
ہمہ از من کنارہ گزیدہ

مدتے شد کہ رفتہ دل از دست
نشناسم کجاست آن بدمست

رمقے ماندہ است از جانم
باد آن جان فدائے جانانم

من نہ دانم کہ بردہ دل از من
در پسِ پردۂ رخ رانجمن

ہستیم کردہ یک قلم پامال
فوجِ ابرو و چشم عارض و خال

من ندانم بدستِ کیست کمند
ظاہرم لیک زلف کردہ بہ بند

نشناسم کہ میزند بہ سنان
بغریب بہانۂ مژگان

از سحابے کہ جستہ برق اثر
کہ تنم گشتہ مشتِ خاکستر

نیست ظاہر بغیر چشمِ سیاہ
کہ مرا سوخت از نظر ناگاہ

Marfat.com

تیغ در چنگ کیست جبرائیل — که دو نیم است پیکر جانم
ظاهر آن تیغ ایزدی یار است — که قتیل است و تیز خونخوار است
شاقی ست کز لب دلدار — میدهد جام بادهٔ گلنار
خون صفرا و بلغم و سودا — کی فریبد چنین دل کس را
ورنه سرخ است صفا رخ گلگون — آب کرده جگر بسحر و فسون
چشم ابرو چه کاره صورت چیست — این همه قهر و ظلم از معنیست
حسن سرمست و عشق واقف او — مغز راز است مخفی اندر پوست
رانجها را با من از ازل یار است — تا ابد قسمتم جگر خوار است
هیر یار انجها انجها با هیر است — عشق در پای هر دو زنجیر است
ند هم تن بهر کس و ناکس — شو هم تخلص انجها باشند و بس
از لب هیر تا شنید چنین — دم بخود ماند ماند در تسکین

در بیان شنیدن خبر نسبت هیر میان رانجها و بیتابی نمودن آن و روی بجناب الٰهی آوردن و رسیدن پنجتن اولیاء کامل

دگر از حال عاشق جانباز — میکند شرح کلک عجز طراز
که چون شهره شد صغیر کبیر — خبر انگیز نسبت هیر

Marfat.com

رانجہا را نیز ازین خبر شد زہر
گشت تا گہ اسیر آفت و قہر

غیرت عشق آتشے افروخت
کہ دل و چشم دین و جانش سوخت

از دو چشمش محیط خون زد جوش
موج او در گذشت از بر دوش

نالہ آشوب رستخیز انگیخت
رشتۂ صبر و طاقتش بگسیخت

بزمینہا می طپید سر مے زد
بسملے زیر تیغ پر مے زد

آخر از بیقراری آن دلریش
سنگ از صبر زد بسینۂ خویش

ماند از نا امیدی و خذلان
پس ز نوائی عجز اشک افشان

در نہان خانۂ شکیبائی
مجلس آرائی بزم تنہائی

نہ کسے مونس و نہ کس غمخوار
گریہ ہمدم رفیق نالۂ زار

از دف و بربط و رباب مپرس
از مے و مطرب و کباب مپرس

دل کباب و سر شک بادہ ناب
نغمہ پر فغان سینۂ رباب

آدمی را چو بخت برگردد
عاقبت سر بسر خطر گردد

نیست در روز بد کسے یاور
بجز از قادر جہان داور

ہمرہ شب زدان بخت سیاہ
کس نگردد رفیق جز اللہ

بر غریبے چو بگذرد بیداد
غیر حق در دلش نیاید یاد

Marfat.com

رانجہا بربست دیدہ را آئین — کرد از اشک آتشین رنگین
نشترِ نالہ بر رگِ جان زد — بہرِ خونناب جوشِ طوفان زد
مژہ را از جگر گلِ نزداد — گریہ را آب و رنگ دیگر داد
کرد آن ظلم و دیدہ آفاق — رو بدرگاہِ قاضی الحاجات
گفت اے چارہ سازِ خلقِ جہان — وردِ ہر دردمند را درمان
بیکسم غیرِ تو ندارم کس — اے کہ بیکساں ہمہ اویی بس
از درفشِ گرہ کشائی کرم — بکشا عقدہ از مشکلِ ہم
از عدم در وجودم آوردی — در حقِ ذرہ مکرمم کردی
از جمادات کردیم بیرون — جان دمیدی درین تنِ محزون
نہ نمودی بنات و حیوانم — آفریدی ز نوعِ انسانم
علمِ تجرید کردیم ارشاد — گشتم از قیدِ این و آن آزاد
مہرِ زر از دلم بدر کردی — چہرہ ام را تمام زر کردی
رنگِ زرداست عاشقانرا — خونِ دل لعلِ اشکِ سلک گہر
تا کجا شکر گویمت ای پاک — کہ باین والہ گریبان چاک
دادہ گنجہائے بوقلمون — رقت و درد و سوز عشق جنون

Marfat.com

نیست در کف مرا ز گنجینہ — جز دو رمز نائے داغ در سینہ

کردمی از فضلہای سبحانی — محرم رازہائے پنہانی

پرتو جمالت کہ مہر تابان است — حسن خوبان ز پرتو آن است

یک نگہ کردم از رہِ جرأت — تا ابد در شگفتم و حیرت

چون ندیدے بدیدۂ من زار — یک نظر تاب طاقتِ دیدار

مظہر جلوہ ات عیان کردی — صورتِ ہیر ترجمان کردی

ہیر آئینہ بود سادہ — کہ در و عکس حسنت افتادہ

کس نہ بیند اگر ندارد تاب — جلوۂ مہر را مگر در آب

عکسِ حسنت مرا ربودہ ز دست — نہ ز تصویرِ ہیر گشتم مست

ہیر آئینہ الست دوست نما — مظہر جلوۂ جمالِ خدا

زندہ ام من ز دیدنِ رویش — کشتۂ زخم تیغ ابرویش

غیرِ او زندگی زوالِ من است — زہرِ من مرگِ من وبالِ من است

جانِ من اوست من تنِ بیجان — تن چو بیجان شود ز خاک شمار

چرخ با من سرِ جفا دارد — در تلاش است مدعا وارد

خواہد از حیلہ ہائے بوقلمون — ہستیم را دہد بہ لقمۂ خون

Marfat.com

روح از پیکرم جدا سازد — هیبرا یا غیر کرد خدا سازد

چون پسندی بحق من اے پاک — از همه ظلم و قهر آن سفاک

عصمت آن شکسته بیداد — مده از دست تا کسان بر باد

جائے دہ اے حریم عالمیان — هیبرا در حصار امن امان

از پے حفظ شرم آن بیتاب — سبیے یا مسبب الاسباب

الغرض آن اسیر بے چاره — کشته تیغ عشق خونخواره

در صف آشوب گریه فریاد — پاره پاره جگر بغارت داد

آن قدر ریخت ناله برق اثر — که فلک گشت مشت خاکستر

شد اشارت که اے جگر فگار — ما رحیم غم مخور زنهار

تا شنود جمع خاطرت یکسر — از بشیران غیب گیر خبر

ناگهان دید آن نزار تند — زیر خرم درخت سبز پرند

پنجتن از جماعه ابرار — پهلوئے هم شگفته چون گلزار

یکے از پیشوائے اهل یقین — زانمیان حضرت بهاؤ الدین

دوم آن پاکزاده معصوم — در جهان جمله خلق مخدوم

سیوم آن صید معرفت را باز — نعل شهباز لامکان پرواز

Marfat.com

چارمی پیر زبد شیخ فرید
قدوۂ اولیائے زیب جمید

پنجم آن خاص درگہ غفار
ولی عرش رتبہ شاہ مدار

رانجہا را دولت عجب دادو
رفت در پائے ہر یکے افتاد

ہمہ از روئے رحم خنجواری
بس نمودند لطف و دلداری

زان جا گفت پیے بکلم کرد
غنچہ سان داشتہ تبسم کرد

گفتہ ای را نجہ جفا دیدہ
عاشقانرا تو ئی دل و دیدہ

کردہ ایم از مکان خود تقصیر
کہ نہ بینیم عشق را نجہ و پیر

شکر للہ کہ آنچہ پنداشتیم
خوب دیدیم و خوش گزیدیم

ہمہ جائیم پائے بوس ترا
وجہ مہمانی از تو میخواہیم

گرچہ ناداری و پریشانی
یک چو یان نگاہ میدانی

کی سہ شیر را طعمہ جگاریم
نہ ز تو مال و زر طمع داریم

رانجہا پر گہر و کاسہ از شیر
ہر یکے صاف تر ز بدر منیر

بست نوبت بدار ہر یکیرا
جملہ برداشتند دست دعا

پس گرفتند رانجہا راہ گاہی
دل قوی دار رنجم خود زنہار

ہر کرا شکل حق بود یاور
نیست ہمتش ز خصم زور آور

Marfat.com

حافظِ عاشقان خدا باشد — حامی بیدلان خدا باشد
این بگفتند و رخت برستند — همه یکبار از نظر جستند
رانجهار اجیب پُر ثمر گردید — نخلِ اُمید بار ور گردید

در بیان آمدن نوروز از رنگپور و عقد بستن هیبر با زور

باز پرحیله چرخ فتنه گرا — کرد آئین طرح جشن بپا
یعنی آمد ز رنگپور داماد — با دلِ پر ز عیش و خاطر شاد
هر که بود از سرانِ قوم سیال — همه رفتند بهرِ استقبال
با صد اکرام و احترام و ادب — با دف و چنگ تا دو کوسِ طرب
بهمان را بشهر آوردند — زر و گوهر نثارِ او کردند
آنچه رسم است جمله شد ساما — عطر شیرینی و گل و پان
بزم آراستند و نشستند — از غم و فکرِ این و آن رستند
طرب و خورمی فگنده بساط — از می و مطربانِ اهل نشاط
اهل طبل نائی و سیحه و چنگ — هر طرف خلق گوش بر آهنگ
که ازین بزمگاهِ پر غلغل — چکند عاقبت بظاهر گل
قصه کوته گذشت روز عیش — تیز گیها کشید هر سو جیش

Marfat.com

شب چو شد روز سیاه بخت سعد
وه چه شب تیره تر از روز سیاه
تنگ شد بر همه تنگ تنگ تنها
در چنین شب که ز غم دل تنگ
آمد از بهر تسلی استاد
سر کشید از خلاف پیر قدم گو
تخت از زنان خویش تهی
قصد شان این که دست بکشایند
تنگ شد بر همه بر مسکین ها
در قفس جان نگران جانباز
تنگ شد بر همه بر مسکین ها
این چه عقل است که با پیر ستیز
مرده را هیچکس نزند با تیغ
گر ز حق چشم مرحمت دارید
شوهر هم را نباشد روز ازل

سعد و نحس ستاره
تیره روزی و بدبختی
کم و بیش مصیبت
تنگ شد بر همه بر مسکین ها
تنگ شد بر همه بر مسکین ها
تنگ شد بر همه بر مسکین ها

تیغ در تیغ همچو طرهٔ جعد
چون بناگوش کشده و دیا
سر سه چشم تیره بختیها
با لباس سیاه گشت علم
بدر خانهٔ خسر دا
که چه خوش ساعت است وقت
کرده بیچاره پیر دل افگ
از حلی پیر را بیارائید
گشت آماده شورش و کی
پرده برداشت از رخ
همه با لوث فتنه آلود
همه نادرست گرد تزویر
جیف صد جیف از شما
دل آزرده را بیازار
به قضا و قدر چه جنگ و جد

ن خدا که عالم است و خبیر
ناکه از عمر یک نفس باقیست
ے رخ رانچه بر من احرام
ے زنان چیست ایهم غوغا
بست زیور مرا و حاجت زر
نچنین گفت و چشم پریشان کرد
فت مجرم است آن دلبر
فت اگر عقد با وفا بندم
بهره را زیر پشت پیلے کرد
این بود تشنه زینت و بیم
ابود خواهشم بزر و سیم
به جگر درد را نجام و نهیت
نیست خلخال در خور حالم
غرض آن دوست یار و غمخوار

ور از دل پسند نکند نه بخشد بر
هیچ روی نوش را نچشانی شهد
زیب و زیور لباس باد و تباهم
بر من زار خسته دل روا
زیور ما شفقان بود و دریغ
گریه و ناله چون خزان کرد
مجرم است آن دلبر
پنجه از شکن خزان آرد
بیدلان را چنین پریشان
دست زد بر جبین و تنگ کرد
بد زر و زد لعل
سالک اشک
او بس
گشته
درد نا

برق گردید جملہ تن از قہر
کہ بسوزد تمام ہستئ دہر

گفت اے زمرۂ حیا و سخن
مستیز بد بدیش ازین باز

حذر از راہِ عاشقانِ اسیر
حذر از قہرِ عشق ناگہ گیر

نانگردید مشت خاکستر
شعلہ ام اخگرم شہاب شرر

زین ادا حاضران حذر کردند
پدرِ ہیر را خبر کردند

کہ ببین اے بزرگ شرم اندیش
سوئے بے ننگ عار دخترِ خویش

نشناسیم کاین زمان چون شد
بود لیلی و لیک مجنون شد

مینہ ندوم ز رانجہۂ چوپان
نہ ز اخوان حیا نہ از خویشان

این حیا کش بخاک زد نامت
چیست آخر بگو سرانجامت

گردن از حکمِ شرع مینتابد
آنچہ او میکند ز حق یابد

شد نیوشندہ زین خبر مضطر
چہ کند چارۂ قضا و قدر

گشت خوار و خجیف و شرمندہ
سر ز خجلت بہ پیش افگندہ

بیم شرمندگیش بروز کار
چہ ز داماد ہم ز خویش و تبار

گفت کای خلق طعنہ ہا برخواست
لیک سر رشتہ در کفِ ماست

نخلد بے ارادتش خاری
نخلد بے مشیتش تاری

لہ نخود ہیر را بپدر کردن و پدر را بخویشان خبر کردن

Marfat.com

من درین امر تنگ حیرانم — چه کنم چاره نمیدانم
نبود غیر ازین علاج دگر — که شود کافیش نصیحت گر
شاید از قولِ حضرتِ قاضی — شنود این شورش بلا دافی
همه از فکر منتخب کردند — قاضی شهر را طلب کردند
قاضی آمد بر آستانهٔ در — فرغلی [illegible]
حاضران بر طریق استعجال — تا بدر [illegible]
با صد اعزاز و رفعت آوردند — لا بهر [illegible]
بعد ازان ماجرای پر وحشت — شرح دادند نزد آن حضرت
حاکمِ شرع نزدِ سر آمد — نزد آن [illegible]
آنچه شرطِ نصیحت و پند است — [illegible]
قاضی از خود دقیقه نگذاشت — [illegible]
گفت ای دزدِ شرع دین قاضی — [illegible]
ریش و عمامه تو تلبیسی است — [illegible]
حق ز شکلِ تو در امان دارد — [illegible]
میکنی بر غریب خشته ستیز — شرعِ حق را نموده دست آویز

Marfat.com

آنچه دیندار می‌دهد بسما است — آنچه ظلم است خلق را بجا نیست

چند حرف از نکاح و از داماد — عصمت و شرم من مده بر باد

شوهرم را بجا شمرد نخست — کے بیک زن دو شوهر است درست

هیربار آنچه را بجا هیر است — اینهمه کاروبار تقدیر است

برنگردم ازین ادا اصلا — چیست این سعی باطل و بیجا

گر عزیز است با تو این داماد — دخترِ خود بدو بباید داد

قاضی از گفتگوی او آشفت — پدرِ همچون شکسته دل را گفت

که اگر این بود سوال و جواب — درگذر از قبول و از ایجاب

هر روش کارِ خویش باید کرد — دلِ این شوخ ریش باید کرد

این بگفت و ز هر دهان طلبید — دو نفر خوک شکل زشت پلید

این دو از هر دو سو شدند گواه — دین ایمانِ خویش کرده تباه

تا زبان در دروغ بکشادند — از دو سو دادِ شاهدی دادند

دلِ بیچاره را بجا راختند — عقدِ نو رنگ هیر بستند

در بیان رخصت شدن او رنگ از پدر هیر و هیر را بوطنِ خود بردن و رفتن را بجا بجای

راوی این حدیث شور انگیز — اینچنین داد شرح دستانچه

Marfat.com

که پس از انفراغ شادی پیر
شادئ طرفه بدتر از تشهیر

خواست داماد رخصت وطنش
که رود باز همچو جان بتنش

پدر پیر جمله خویش و تبار
بطریق جهاز نذر و نثار

آنچه رسم است در زمینداران
بل ازان هم فزون صد چندان

زر و زیور جواهر بسیار
شتر و گاؤ و گاؤمیش هزار

از قماش و ز فرش بوقلمون
از دگر جنس های گوناگون

نزد داماد حاضر آوردند
بصد اعزاز خدمتش کردند

پیر را در محافهٔ زرّین
بنشاندند آن گروه یعین

بار کردند جمله مال منال
بر شتر های مست کوه مثال

گلهٔ گاؤمیش چون راندند
همه رم خورده جا بجا ماندند

نه نهادند یک قدم در راه
زین عجب گشت عقل و هوش تباه

شد پس از فکر اینچنین روشن
کاین گله گاؤمیش دشت وطن

همه بار انجها الفتی دارند
غیر حکمش قدم نه بردارند

بعد غور و تامل بسیار
طلبیدند رانجها را ناچار

می نمودند با صد احسانش
در همه کار روان گله بانش

Marfat.com

پس رہِ رنگپور سر کردند
جانبِ ملکِ خود سفر کردند

رانجہ و اشک و آہ و نالہ سنے
گلہ گاؤ و گاومیش از پے

در رہِ تا شفق قدم میزد
ہر دم از شوق ہیر دم مے زد

نغمہ سنے بگوش ہیر رسید
ہمہ تن خون شد ز دیدہ چکید

ہیر بے اختیار بے چارہ
دل بصبر آشنا و لب بشکوت

چوں شنید سے نوائے نے ہیر را
دل بصبر آشنا و لب بشکوت

نے نوازاں کجا بجانبِ ہیر
مردہ بود ہود جنبش نا بوت

از رقیبانِ جمع نامحرم
کردے از بیقراری از خود رم

اینچنین تا بمنزلِ مقصود
رانجہا می آمدے بجد ز زیر

کاروان چوں بر نگپور رسید
ہر دو کردے نہان نظارہ ہم

پیشوا آمدند مردمِ شہر
بہرِ داماد برگزیدہ دہر

با ہزاران نشاط ہمراہان
در جلو جمعے از ہواخواہان

رفت در کوئے خویشتن داماد
باطن از غم پر و بظاہر شاد

ہیر را سخت ماتم آمد پیش
گشت ہر دم ز یاس مرگ اندیش

Marfat.com

بہرِ خود گوشۂ معین ساخت — حجرۂ بہر و انشیمن ساخت

نے کسے آشنا و نے ہمراز — کار با گریہ بود و سوز و گداز

شبے از بہرِ امتحان شوہر — نزد بہر آمد از رہ دیگر

دست بازید سوئے آن نا شناس — ناوکے بر شہر دوزخش بنشاند

آن بتِ باحیا و پاعصمت — با وفا زاد و ہم بہ ہمت

نگہے کرد ہمچو شعلۂ برق — لیک بر شمعِ بخت خویش نزد

گفت اے بے ادب کنارہ نشین — کے تراز بہر و است قدرت این

کہ شوی با منِ حزین ہمخواب — گر ہمہ آہنی شوی چو آب

عصمتم را خدا نگہبان است — پاسبانِ عفت شرم و حیا است

اے سیہ نامہ زود شو برخیز — جستنِ بنگ و افیون برخیز

چون ز ہیز ایچنین سخن بشنید — شوہر از ہستیش بجوش آید

رفت از چنگِ ہیز خوردہ شگفت — روسیاہ ہمچو روزگارِ وے ست

آنچنان دور باش خورد از دو — کہ نماندش بباز رفتن رو

باز سر گشتہ سوئے جانبِ ہیز — شد ز سر گشتہ بخت خود دلگیر

ہیز تنہا بگوشۂ عزلت — می شمرد بے نفس بتعداد حسرت

Marfat.com

درشبستانِ یاس بزم آرا
خونِ دل بادہ آہ نالہ نوا

یاد ہا آمد بجالِ آن ناشاد
این دو بینم ز گفتۂ او شاد

من و یادت بکنجِ تنہائی
پس ز انوئے مجلس آرائی

دلقے پر ز مہرِ سینۂ تنگ
ہمچو شیون بہ تنگ گاہے گلو

الغرض تنگ شد بتِ دلجو
گشت زار و ملب رسید شن جان

از جفا ہائے سختیِ ہجران
لاجرم این بہانہ پیدا کرد

شوق دیدارِ دوست شیدا کرد
تا میسّر شود رخ رانجہن

کہ رود از پئے گلہ بدن
بہرِ دیدارِ آن حسین زنند

ہیر میرفت در گلہ یکچند
گشت ہر یک ز سرِ کار آگاہ

کہ خبر شد بدشمنان ناگاہ
بر گلہ گلّہ بان دگر کردند

رانجہ را از گلہ بدر کردند
بہ سخن ہائے ہمچو آہن سخت

آن ستمزادہ شوہرِ بدبخت
کہ نیائی برون ز خانۂ خویش

کرد از منع ہیر را دل ریش
کہ شب و روز صبح بیگاہ چاشت

پاسبانان گرد خانہ گماشت
جملہ تن دیدہ و نظر باشند

ہمہ از ہیر باخبر باشند

Marfat.com

نیز با جمعے از مروت دور — گفت آن ظالم ستم مغرور
که پئے قتلِ رانجہا بشتابید — بکشیدش بہر کجا یابید
این خبر چون بسمعِ رانجہ رسید — دلش از ہم چو برگ گل پاشید
پیر ہم زین خبر خرد در باخت — اشک ریزان بمصلحت پرداخت
با دلِ خویشتن چو کرد صلاح — عاقبت غیر زین ندید فلاح
که ازین شہر رانجہ بندد رخت — تا برد جان ز جورِ آن بدبخت
محرمی سوئے رانجہا کرد روان — گفت پیغامِ من باو برسان
چرخ بر پلۂ ستمگاریست — بر سرِ قتل و ظلم و خونخواریست
از منِ خستہ دل میار بیاد — که فلک داد گر دمن برباد
صیدِ بیچارہ ام غریب و حقیر — گشتہ دامِ اہلِ ظلم اسیر
من بصد درد و داغ و حسرت و یاس — رفتہ ام زین رباط کہنہ اساس
مردہ پندار زندہ جانم را — ہجر فرسودہ استخوانم را
میروم زین خطیرۂ فانے — عمرِ من باد بر تو ارزانے
صد ہزاران چو من بقربانت — جانِ من باد صدقۂ جانت
لیک افزود این خبر صد غم — که درین روزہا ز راہِ ستم

Marfat.com

کردم اندر این گروه و گبر و دین
جمعے از بهر گشتن تو نعین

تحیر ازین نیست مصلحت بهتر
که از ینجا روی بجائے دگر

باش تا بگذرد دو سه از ما
تا شوی رسته زین همه غوغا

آنچه از گفت پیر شد ناچار
رفت گریان بر نگ ابر بهار

گشت مجنون سحر بصحرا زد
فوج اشکش بقلب دریا زد

و بیان متحیر شدن پیر از مفارقت ایشان و نامه نوشتن بسوے ایشان و ملبس شدن او بلباس جوگیان و گریختن بهر سو

خامهٔ اشک ریز غم پرداز
چه نویسد ازین حکایت باز

شرح این ماجرائے پر آشوب
نیست جز نا امید می و حسرت

تا چه پیماید تقریر شرح و بیان
گریه گاهے رقم کند طوفان

از دل و دیده تا جگر خون بارد
ابر بهار چون بارد

چه کند نامه تا کشد لختے نظم و نثر
که کند شرح این حکایت غیر

اینچنین گاه ساز خرمن و سوز
از زبان شد چو برق شعله فروز

که چه از حکایه پیر جسته جگر
رایجا ازین شهر گزیده سفر

رفت با صد فغان گریه و زار
همچو سیلے که خیزد از کهسار

Marfat.com

هیر پیچید انچنان گشت بس حیران
ماند ساکت چو قالب بیجان

بیخبر از دو عالم آن مسکین
همچو نقشی فتاده بر بالین

شاخی از گل بخاک غلطیده
چه بپرسد دگر تکلش از دیده

از قلب برگذشته یار باو
نه بجز نامه را نخهار بلب او

با خیالش که بود جلوه طراز
همه شب می شد غرو سکباز

اینچنین در ضیق رنج و فراق
بدنی ماند آن بهین مشفق

پاس نومید پیش گذشت از حد
کلفت و تنگی دل شد بصد

گشت بینا بدین خدا فرزند
می طپید سے چو بسمل در خون

شد ز رنج و تعب در آخر کار
زار و نزار و فسرده و بیمار

هر دم از اشتعال آتش تب
چون فغان میرسید جان بلب

شد قوی ضعف ناتوانی او
زهر شد شهد زندگانی او

گشت از عمر زندگی مایوس
در بساطش نماند جز افسوس

شبے از گریه دیده چیون کرد
رو بدرگاه پاک بیچون کرد

بتضرع کشود دست دعا
گفت آبے شکر کیان بنوا

عاصیم روسیاه و شرمنده
بخشد و از تو ان بخاکم فگنده

Marfat.com

ور عدم بودم از ازل نابود
چون بحکم تو آمدم موجود

هستیم چشم تا بخود وا کرد
الفت را نجا در دلم جا کرد

بودم از روے بیک نگاه مسرور
هر دم از فعل بد کناره دور

نتوانست دید چرخ کهن
عالمے آنچه کرد بر دل من

چه شکایت کنم ز خویش تبار
که چه کردند در حق من زار

نه پدر رحم کرد و نے مادر
بلک دارند در مضیق خطر

گشت ظاهر که بنده را ز جهم
نیست یاور بجز خدائے رحیم

چون تولی دستگیر هر بیکس
دستگیری کن و بدادم رس

در دمندم اسیر درمانده
عمر مرکب سوئے عدم رانده

رمقے مانده باقی از جانم
اینقدر مهلت از تو خواهانم

که به بینم بچشم اشک نثار
باز دیدار را نجها را یکبار

زیر پایش فدا کنم جان را
جان چه باشد که دین و ایمان را

قصه کوتاه چون هیر عشق پرست
گشت خاموش از فغان لب بست

بر دو در خواب غفلتش یکبار
دیده در خواب لیک دل بیدار

زد بگوش سروش او کای هیر
مشو از رنج عاشقی دلگیر

Marfat.com

دل منتظر همان که لطف ما سایت — می ایام عشرتت باقیست
گشت زین مژده خاطرش شاداب — باهزاران نشاط جست از خواب
نامه از خون دل نموده رقم — سر بسر شرح سوز محنت و غم
که پس از حمد ایزد بیچون — خالق حسن عشق سوز جنون
بعد نعت رسول هر دو جهان — که ازو گشت حسن عشق عیان
بعد مدح چهار یار کرام — رانجهارا ز زبان بیر سلام
کای شه عاشقان آزاده — خرد هوش و جان و دل داده
گوش کن شمه ز حالت بیر — خسته صیدے بدام قهر اسیر
درمندے مریض رنجوے — بیدل و نا امید و مهجوے
گشته پامال گردش گردون — کشته تیغ ستم ز دور زمان
کشته قهر جور ظلم و ستم — حاجت مبتلاے درد و الم
رانده بزمگاه قرب قبول — فرد تنها نشین کنج خمول
ذره در هواے تو رقصان — جرعه در فراق تو نالان
چه نویسم ز بخت نافرجام — که چها دیده ام ز ایام
یکطرف پاس عصمت و ناموس — یکطرف ناله بیدلی و افسوس

Marfat.com

در عجب صحبتی گرفتارم
نیست جز گریه روز و شب کارم

چه بگویم که رفته است از دست
خبر هم گیر ای تغافل مست

مشفقی با همه است از جانم
بین بیانا بیایت افشانم

بود امید تا بدین زودی
نقد گنج ترا نگهدارد

عصمتم را خدا نگهبان بود
پاس دارنده حفظ یزدان بود

زود دستوراتِ احتیاط بگیر
هیچ در آمدن مکن تاخیر

چون کنی از مقام خویش سفر
کسوت جوگیان کهن در بر

که چنین نشنوی ز من پیغام
ترسمی جز بدین لباس مکام

چون تو را نامه بنا به مصدر راز
دادم اینجا مصدقی سبک پرواز

تا صدف سنگ گردد و برق خرام
رود و بیند و دمی نکند آرام

در مقامی که او ترا یابد
نامه داد آن صحیفه بستاند

زانچه تازه شد دل پژمان
زنده شد باز مرده بیجان

نامه را بر دو چشم خود مالید
همچو گلشن ز خود می بالید

گشت چون مطلع ز مضمونش
شاد گردید طبع محزونش

کرد آماده ساز و برگ سفر
داشته ارشاد مهبر مدنظر

Marfat.com

کفنه خاکستر بر سر لیسه
خرقهٔ خاک رنگ کرده لیسه
کدوئے را گرفته بر کف دست
پس ازان بر بیابان نهاده رخت
چون بشهر آمد آن ستمگر
بر سر هر گذر بگشت بسی
شد چو پنهان ز دیده نامه
محرم حیرت رسانده خبر
شد بگفتا نهاده سر بر خاک
عاقبت کرد حیله پیدا
بسوئے پیشه زار کرد گذر
نیش خاری خلید در پایش
آه تندی کشید از دل ریش

بر شقیق پیرهن را پاره کرده
چاره ئی کرده بر سر
بر بیابان نهاده رخت
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
چون بشهر آمد آن ستمگر
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
بر سر هر گذر بگشت بسی
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
شد چو پنهان ز دیده نامه
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
محرم حیرت رسانده خبر
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
شد بگفتا نهاده سر بر خاک
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
عاقبت کرد حیله پیدا
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
بسوئے پیشه زار کرد گذر
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
نیش خاری خلید در پایش
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان
آه تندی کشید از دل ریش
گشت شهری شهر شهری
گرد شهر و بیابان

Marfat.com

اینقدر گفت بر زمین افتاد | گشت بیهوش طاقت از کف داد
همرهان جمله نوحه سر کردند | دیده از خون چشم تر کردند
خسر و شوهر و دگر خویشان | همه جمع آمدند دلریشان
روزشان شد سیاه تر از شب داج | همه آسیمه سر ز بهر علاج
از طبیب حکیم و افسون گر | خانه گردید عرصهٔ لشکر
همه در سعی و کوشش و تدبیر | نه نمودند ذره تقصیر
لیک با آنهمه علاج و فسون | گشت بیمارش ز حد افزون
جمله گشتند عاجز و مایوس | کف بکف میزدند از افسوس
یکی از محرمان خاصهٔ پیر | که درین مکر حیله بود شهیر
دست بر سر زد و نمود فغان | گفت ای جمع مضطر و حیران
از فغان و دریغ ناله چه سود | نفسی فرصت است زود و زود
چاره کاین خیال پا بر کاب | می رمد از نظر بسان حباب
تا نظر میکنید رفت از دست | همچو تیری که میجهد از شست
مینمایم علاج آسانی | که بدلها نماند ارمانی
هست در شهر جوگی دانا | میدهد جان بمرده چون عیسا

در فنِ طب ارسطوئی اول — ختمِ حکمت بر و شده زاول

بر دنِ هیر نزد او ست ضرور — که شود این مرض ز دستش دور

همه گفتند زین چه به باشد — صحبتش جمله را فرح باشد

نکیه بر فضل ایزدی کردند — نزدِ جوگی مریض را بردند

بعد تشخیصِ نبض حالتِ هیر — گفت آن جوگی همه تدبیر

کاین عجب مار سخت پُر زهر است — ستم و ظلم و آفت و قهر است

به نگردد مریض زین آزار — مگر از سعیِ محنتِ بسیار

تا درین حجره خلوتی نکنم — سحر افسون و حکمتی نکنم

تا نسوزم بخور عود و سپند — کی شود زائل این بلا و گزند

تا شود صبحِ عیش چهره فروز — کس نگردد بگردِ ما دو سه روز

آنچه فرمود جوگی همه دان — کرد هر یک قبول با دل و جان

هیر و جوگی بحجره بنشستند — در بروئے زمانیان بستند

هیر بگشود چشم بر رخِ یار — شد میسر سعادتِ دیدار

هر دو گشتند خرم و شاداں — همچو گلشن ز کثرتِ باراں

صد چمن گل ز عیش بشگفتند — گرد از خاطر غمین رفتند

Marfat.com

هر دو از هنگ سر دیده پر آب
پای تا سر بجای تاز نیاز

اشک شادی ز دیده فشاندند
شکوه هجر بر زبان راندند

هر یکی سرگذشت خویش بگفت
سخن از درد و داغ و ریش بگفت

روز روشن گذشت تا شب آمد
چاره کار از سبب آمد

میر با ایشان گفت ای محزون
چند باشیم غرق لجه خون

هر دو در قید محنت هجران
زار مظلوم و عاجز و حیران

از چنین مهلکه خلاصی ده
نیست ما را بجز گریز و فره

هیچ وقتی دگر نخواهی یافت
زود باید ازین مکان شتافت

الغرض میر رایشان هیچو نشیم
برمیدند زان شکنجه بیم

یعنی از چرخ جفا پیشه بپرستند
همچو تیر از کمان بدر جستند

یکطرف شهر دو را دو سر گردند
وز پی دور ره دگر گردند

هیچ میدانستند که چه باید کرد
می نهادند گام زود و شتاب

چون برفتند آن دو شهزاده
دو سه فرسنگ دور تر از شهر

شد نهایان زود شهر دگر
لشکر آن ماند ها سه راه سفر

تا رسیدند تا به آبادی
جا گرفتند هر دو در وادی

Marfat.com

فارغ البال از گزند و خطر
غافل از مکر چرخ بد اختر

هر دو بنشسته خورم و خندان
همچو گلشن شگفته و ریحان

در بیان تعاقب نمودن نورنگ با جماعهٔ خویشان و گرفتن پیر و رانجها و
از انجا بقاضی شهر پرزن و پیرون فاضی پیر را به نورنگ داده آتش گرفتن در شهر

راوی این حکایت دل کوب
قصه پرداز این خرد آشوب

از صف آشوب رزمگاه خطر
این چنین داد خرقه محشر

که چو از خانه رفت شوهر پیر
بستهٔ حجره و مکان و فقیر

تا بگیرد ز پیر خسته خبر
هم ز چون فقیر افسونگر

حجره را دید در گشاده و باز
قفا بگرفته روح از تن پرواز

قفسی یافت خالی از مرغان
نشیمن تهی ز شهد زبان

رفت بر بالین تنگ و ناموسش
در نیامد بکف جز افسوسش

پیرهن کرد چاک بر سر خاک
تیر آهش گذشته از افلاک

چون خبر شد بخویش و اقربا اش
به پدر هم دگر باخوانش

همه جمع آمدند با سامان
با کمند و تفنگ و تیغ و سنان

از پی قتل پیر و رانجها از شهر
شد روان فتح طلعم آتش و زهر

Marfat.com

همه بر پشتِ مرکبان دوان
پی به پی جمله پا تشنه مالان

می برید ند و تشنه دشت زراه
تا رسیدند از قضا تا گاه ٥

بر سر آن دو بیدل یکدل
چه به بینند گان دو تن غافل

زیر نخلی نشسته بیو سواس
بر ی از فکر بے تمیز از یاس

که دمه جمله زان جماعه که بود
دست بر قتلِ هر یکی گشود

آن دو بیچاره در میان حیران
هر طرف گرز و تیغ و تیر و سنان

چون رسید از چنین قیامت قهر
شور غوغا بسمع مردم شهر

جوق جوق از میان شهر دوان
آمدند از پے تفحص آن

گشت ظاهر که آن گروه ستم
بر غریبان کشیده تیغ ستم

شده هر یک بقتلِ شان جالاک
که بریزند خونِ شان بر خاک

همه گفتند کای جفا کیشان
ظلم نبود روا بدر ویشان

گر شما را ست دعوئی با هم
بے حساب ست این جفا و ستم

هست در شهر قاضی عادل
نافذ الحکم عالم و فاضل

نشود انفصالِ این دعوی
جز بحکمِ شریعتِ غرا

نزد قاضی رویدای جهال
تا شود دفع این جدال قتال

Marfat.com

عاقبت آنجا غلط خونخوار — نیز آن هر دو بیدلان ناچار
سوئے دار القضا روان گشتند — مصدر نالہ و فغان گشتند
نزد قاضی شدند جملہ رجوع — اولا پرس جو نمود شروع
چون ز تقریر هر دو شد ماهر — میکند حکم شرع بر ظاهر
قول دشمن بصدق تند تمام — هستی را نجها داد بر یکدم خون
کرد زن را حوالہ شوهر — را نجها بفشاندند خاکها بر سر
موکنان پیر پیرهن بر چاک — نالہ اش بر گذشت از افلاک
بر زمین می طپید چون بسمل — می نوشت گه بخاک گه در گل
عاقبت آن جماعہ شیطان — بسوی شهر خود شدند روان
پیر را خوار موکنان بردند — همرہ خود روان دوان بردند
را نجها گرد بیدل نا امید — آتشے در نهاد عالم زد
گفت ای قاضی تبه پیر — باد جانت نوشت گاه سعیر
باطنت پیر گه فناس است — ظاهرت پیر نشخند و هواس است
شرع حق را زدی به لقمه خون — در حق من چه گوئی ای ملعون
اینچه دین است اینچه ایمان است — ظاهر امر شد نوشته طغیان است

Marfat.com

باطنت کور ظاہرت بینا
حق و باطل چہ بینی ای اعمیٰ

آن خدائے کہ عالم است و خبیر
در ازل بست عقد را نجہا و ہیر

حقِ ما را بدیگرے دادی
باز از ظلمِ خویش دلشادی

عجب است از عدالتِ یزدان
کہ درین ظلمگاہ نا پرسان

نرند شعلہ موج طوفانی
نرند آہ و نالہ و اہا نی

این بگفت و کشید از دل آہ
ز دلش شہر آتشے عجب ناگاہ

از در و بام حجرہ و روزن
از سرِ راہ و کوچہ و برزن

شعلہ ہا سر کشید تا بفلک
الامان گفت آسمان و ملک

شور و غوغا نہا و ہمہ در شہر
کاین چہ ظلم است و کاین چہ آفت و قہر

شہر سیمہ قاضیِ بدبخت
کہ نسوزد درین عقوبت سخت

کس ندانید ہیچو برق شتاب
کہ بروزد ہیر را در یاب

نرد من از پئے تفکر و بیم
تا نمایم برا نجہاش تسلیم

آنصر ساده و جسته قدم
رفت و آورد ہیر را در دم

گشت تا منزلی کہ ای عفیفہ ہیر
قبلہ و ستا و کعبہ شہر

ہر شبانگاہ کہ نشستے بر آرایش
عضو فرما بحق عصمتِ خویش

Marfat.com

آنچه کردم مکن بمن نفرین — چه کنم هست شرع ظاهر بین
نیست کس واقف از حقیقت کار — حق تعالی است عالم الاسرار
بهر تعظیم شان ز جا برخاست — از پئے معذرت بیان آراست
بعد آن پیر را برانجها سپرد — رانجه بگرفت دست پیر ببرد
آن گروه مشیر بے آزرم — شد بفریاد و شور و غوغا گرم
گفت قاضی که ای صف بے پیر — مستحق جهان جهان نفرین
هر کسے را که ایزدش حامی است — با چنان کس ستیزه از خامی است
بروید اے جماعهٔ بد کیش — خاک بر سر کنان بمسکن خویش
چون بدیدند زجر از قاضی — خاسر و نا امید نا راضی
هر یکے شد روان بسوئے وطن — خوار معزول سر کن و بر کن

در بیان ملاقی شدن حضرت خضر علیه السلام پیر و رانجها را

راقم این فسانهٔ همه غم — اینچنین کرد سر و نالهٔ رقم
که چو شد بهر جماعهٔ مقهور — رانجها از حکم ایزدے منصور
هر دو بیدل بعزم ملک دگر — پے فشردند بے هراس خطر
طے نمودند فرسخے از راه — کز پئے آن گروه نامه سیاه

Marfat.com

ز رسیدند پانصد از سنبهر
بیابانان رانماند جای گریز

آخر الامر رانجا را پیر
کرد آنشقدم و ستنگیر اسیر

ورچنین را نجا نشانید فرمان
کاین گنهگار خصم را الآن

نتوان کشت مثقل آسانش
کشتنو زود فارغ از جانش

بکشیمش بشمشیر عذاب عقاب
وز بیابان دور تر از آب

طرفه دشتی گداز ریگستان
که ستر سوخته ز گرمی آن

شتی پر ز شعله اخگر
که توان گفت قطعه ز ستقر

تا هم آن بگذرد و اگه زیان
همچو ما می شود زبان پز نا

فرسخی چند دشت بی آبی
دل گداز نده جهان تابی

شت یک عمر دور تر از آب
که مسر اسر سموم بود سراب

دست و پا بسته را نجا ایرند
باهمان دشت مرگ پیرونند

بسکه بسیار دیده رنج و تعب
نفسی ماند هیر را بر لب

حالت او بمرگ نزدیک رسید
را نجا هیگفت هر طرف هیدید

ز انجا گفت بیکی سخن سر کرد
گفت نورنگ را که ای بی درد

رحم کن رحم از خدا کن شرم
نیست مومن که نیستش آزرم

Marfat.com

هیبر سرداز زاده نامی است — در بزرگی و منزلت سامی است

از تو کم نیست در نجابت و ذات — این قدر خوار مسکنی هیهات

عاشق پاکباز آزاد است — عاشقی دولت خداداد است

دل او را بجبار اطلبکار است — از تو و صورت تو بیزار است

از چنین زن وفا چه میجوئی — راه بیهوده را چه می پوئی

دشمنی را بخانه جا دادن — خویش را در دم بلا دادن

نبود شیوهٔ خردمندان — هست این کار جاهل و نادان

گر بگوئی که بر من است حلال — هست این گفتن تو بر تو وبال

بسته بودند با تو عقد بزور — نامسلمان چند ابله و کور

هر که دارد طریقهٔ اسلام — نشود هرگز بامر حرام

باز گرد از گناه کرده خویش — هیبر را پیش از این مکن دلریش

هان بترس از مهیمن قهار — دل آزرده را مده آزار

باطنش خالی از کرامت نیست — آخر این ظلم بی ندامت نیست

گفت نورنگ کای سخن پرداز — راست گفتی هر آنچه گفتی باز

از زن بیوفا طمع بیجاست — بهتر از جملهٔ صفات وفاست

Marfat.com

لبیک دادند خلق شہر و طن
کہ بود بہر اہل زرجۂ من

تا کشتم بہر را کنار از خلق
ننگ ناموس میرود از خلق

گرچہ از مردمی است بیرون دور
کہ بقتلش رود در نگ قصور

لبیک قولِ تو کردم در دل کار
بازگشتم کنون ازین کردار

اہل دل را اشارہ کافیست
خاصہ آنرا کہ باطنش صافیست

دست برداشتم ز کشتنِ بہر
بود ہر چند سر بسر تقصیر

عفو کردن رضائے یزدان است
عفو کردن شعار مردان است

بہتر این است این زمان تدبیر
کہ رود نزد رانجہا دل شدہ بہر

بسوئے بگفت کاین زنان را
برسان ہر کجا بود رانجہا

بردانشخص بہر را فی الحال
نزدِ رانجہا دران محیط زوال

رانجہا از ضعفِ تشنگی بی تاب
بر سرِ ریگ تفتہ گشتہ کباب

بہر ہم بر زمین فتادہ خموش
طاقت از دست دادہ و بیہوش

ہر دو را تشنگی اثر کردہ
دم بدم از اجل خبر کردہ

نہ بدل را نجہ بود بہر اثر
نہ دلِ بہر را ز رانجہا خبر

ماندہ از جان ہر دو بیم مگر
کہ بسر وقت شان رسد جرخر

Marfat.com

آنکه جانبخش مردگان باشد — دستگیر فتادگان باشد
چیست غم بنده را ز سختی و بیم — گر بداند که هست حی کریم
نیست در بارگاه عز و جل — ناامیدی و یاس را مدخل
عاجزے را چو رفت کار از دست — جز کس بیکسان کجا پیوست
دیگ رحم و کرم بجوش آمد — ناگهان پیر پیش او آمد
خضر یعنے رسید از صحرا — نزد آن کشتگان تیغ جفا
دید آن سرفراز درگه پاک — دو تن همچان فتاده بخاک
کشته جور و ظلم رنج و تعب — نفسے واپسین رسیده بلب
اثرے مانده در جسد از جان — همچو گردی ز کاروان روان
خضر آورده بود از ظلمات — با خود از بهر بر و آب حیات
قطره قطره بکام هر دو چکاند — زندگی باز پس عنان بگرداند
کوشش پیر سازگار آمد — آب رفته بجوئے باز آمد
خندکے هر دو چشم وا کردند — پیر جان بخش را دعا کردند
چهره هر دو تازه شد چون گل — شد ز بان نغمه ریز چون بلبل
از غم ضعف رنج دار ستند — هر دو بر خاستند و نشستند

Marfat.com

پیر فرمود کای دو بیدل زار
چون کشیدید محنت بسیار

لازم آنست کز چنین کشور
رخت بندید هر دو جائے دگر

هر دو گشتند مستعد سفر
زان نبی خدا شدند وداع

از نظرها چنان شدند ناپدید
کہ از انہا نماند هیچ اثر

چون زایذائے خلق دارستند
پشت سیر جہان کمر بستند

می فشردند گاه شهر بشهر
تا شنوده حاصل از سعادت بهر

مرقد سرور بزرگ طوف کنان
سوئے بغداد تا فتند عنان

بعد طوف مزار حضرت پیر
بسوئے کربلا فتاد مسیر

پس طواف امام دهر حسین
شدند بیسر زیارت حرمین

هر دو مستمند زنده و قائم
تا بیامنتها همیشه دوام

تا شنوده زاند هر دو با هم یار
لیک پنهان ز دیده اغیار

اولیا تا ابد نمی میرند
دست از یافتاده میگیرند

در بیان خاتمة الکتاب بنایاب

ختم شد این فسانهٔ پرسوز
با و این مثنوی جهان افروز

پئے تصنیف این حدیث کهن
ذرهٔ هم نبود رغبت من

Marfat.com

نہ زخود سلک ایں دُر سفتم — بل زفرمودۂ کسے گفتم
گفت نظمے بگو چو آب زلال — کہ نیوشندہ زاں بود خوشحال
زاں سبب سادہ کردہ ام سخن — بری از استعارۂ مضمون
شعر فرمائیشی نیاید کار — گرچہ باشند ہمہ در شہوار
سبب دیگرش پریشانی است — دل بگرداب بحر حیرانی است
بے زر و مفلس و پریشانم — پئے روزی خراب و حیرانم
اے سخندان بنظم را بجہ وہیر — بر من بے دماغ خورد مگیر
چہ سخن سرزند بطبع ملول — کہ نیاید بدہر عز قبول
متفرق حواس و دل غمگین — چہ کند طبع استوار متین
لیک از حکم آں عزیز جہان — کردم ایں قصہ را بنظم بیان
سادہ و پختہ گفتن آسان نیست — کار ہر شاعر سخندان نیست

کردہ یکتا تمام ایں ابیات
یاد بر روح مصطفےٰ صلوٰت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تمت تمام شد

Marfat.com

شمّے از حالاتِ مصنفِ این کتاب موسوم بہ مثنوی یکتا

مرتبہ محمد حسین طیب احمد آبادی مصنف احوال آخرۃ و گلزار حسین و غیرہ سلمہ اللہ

نواب احمد یار خان متخلص بہ یکتا شاہزادہ از اولادِ شاہانِ دہلی بود پدرش حاکمِ لاہور بود در اخیرِ صدی یازدہم علاقہ خوشاب بہ جاگیر و اقطاع یافت نواب یکتا در لاہور بوقوع آمد و در خوشاب بکمال ناز و نعم و عیش و عشرت بہ درش یافت بحد سن تمیز علومِ ظاہریہ در لاہور از اوستادان و ماہرانِ فنون متنوعہ استفادہ کرد خوشنویسی و مصوری را بکمال رسانید در زمانِ جوانی بصوبہ داری علاقہ ٹھٹہ ممتاز و سرافراز شد۔ روایت میکنند کہ طبیعت بسیار نازک و کمال لطیف داشت روزی در خوشاب مردی را دید کہ دانہ ہائے نخود بریان میخورد نواب احمد یار خان بروے گذشت و فرمود کہ نخود خوراکِ پسان است مردمان چرا میخورند غیرتِ الٰہی کارِ خود فرمود جملہ اقطاع و جاگیر ضبط شد و دیگران برد تا بفقر منجر شد نواب یکتا بہ شاہانِ دہلی شد کاسہ تہی برگشت و بکار ہا نمود میگذرانید آخر بنظرِ عنایت مجدد سبحانی کہ در خوشاب توطن داشت مالک ملکِ قناعت گردید و صابر بر بلایائے دنیوی چندان گشت کہ تکالیفِ خود را بہ کسے

Marfat.com

ظاہر نمیکرد روزی پسرِ یکتا کہ بعمرِ ہفت سالہ از فاقہ سہ روز بہ تنگ آمدہ بود بنوا
گفت کہ بابا من از فاقہ می میرم اگر دانۂ نخود بریان بقدرِ یک فلوس مرا از بازار
خریدہ دہی زندگی از سرِ نو یابم یکتا را آن کلمۂ تکبر کہ وقتی گفتہ بود بیاد آمد
و بہ ہائے ہائے گریست عنایتِ الٰہی دستگیر افتاد ہمون روز از دہلی فرمان
بنامِ حاکمِ لاہور رسید کہ جاگیرِ یکتا باز حوالت بوے کردہ شود چون یکتا را
برائی گرفتنِ انقطاعِ حکم رسید انکار نمود و گفت مرا ملکِ قناعت بس است
انقطاع و جاگیر نمیگیرم چنانچہ آخر عمرِ خویش در گوشۂ قناعت و صبوری گذرانید
و بہ عبادتِ الٰہی مشغول ماند۔ طبع نکتہ سنجش بعلوم و فنونِ متداولہ آشنا بود
ذہن مستقیم و عقل سلیم داشت ابرِ نیسان گوہر بارش در دُر افشانی کم از صائبِ
ایرانی نیست نتائج افکار و الائش بلطافت و نزاکت رنگے دگر دارند۔
در ملکِ حسن کلامی و سخن گستری شہرہ بود۔ تذکرہ نویسانِ ہندوستان
مصدقینِ این حال و شاہدانِ این مقال اند کہ یکتا بلطافتِ سخن یکتا
و مجبول بخوش کلامی و رنگین بیانی بود۔ کلامِ لطافت نظامش بری از
حشو و عیوبِ ظاہر و باطن می باشد صاحبِ تذکرۂ شمعِ انجمن می نویسد
نوابِ احمد یار خان یکتا از نژادِ قومِ برلاس است (یعنی قوم چوغطہ کہ شاہانِ دہلی بودند)

Marfat.com

اسافش و قصبهٔ خوشاب از اعمال لاہور تو طن داشتہ است یکتا در
عہد خلد مکان صوبہ دار تنہ شد یکتائے اماثل بود و مستجمع فنون
فضائل خطوط در نہایت جودت می نگاشت و تصویر غایت تختگی میکشید
و اقسام شعر بکمال قدرت میگفت در بلدهٔ خوشاب در ۱۱۷۶ھ خلوت
نشین تراب گردید مثنوی متعدد دارد و مثل گلدستهٔ حسن و شہر آشوب و مثنوی
ہیر و رانجہا وغیرہ دیوانے ہم دارد و این غزل از ان دیوان است۔

تا خطش طرح جہانگیری و طاوسی ریخت
لشکر رنگ چو رومی بسر روسی ریخت

تا بامید یکه شوخ جلوه گر آن سرو روان
خاک شد جبهه و در راه قدمبوسی ریخت

سرمه آلود نگاهے که بیاد هم آمد
که سر شک شفق از مژه ام طوسی ریخت

بر در تنگدهٔ از نالهٔ زار من ناقوس
همه تن اشک شد و بر در ناقوسی ریخت

شمع از رشک رخش سوخت سراپا یکتا
جائے اشکش همه خاکستر طاوسی ریخت

مانند صائب و نظیری مضامین جدیده را در شعر بخوش اسلوبی ادا
میکند و عروس سخن را چنان زیورے پوشاند که عقل نکته رس حیران میماند
درین شعر بندش مضمون او قابل لحاظ است ؎

Marfat.com

از بسکہ سراپا زغم عشق تو داغم
چون کاغذ آتش زدہ یک شہر چراغم

سراپائے خود را جملہ داغ آدعا نمودہ و جوالائی آتش غم عشق در وے چون کاغذ آتش زدہ چہ خوش مثال آوردہ کہ در چشم زدن جملہ را سوزاند و بیت شعر کہ بہ ذیل نوشتند بیشتر و ترک سجدۂ بتان یعنی عشق بازی بکدام سلیقہ مہمی ثابت نمودہ ؎

کہ ترک سجدۂ تو بتا دلربا کنم
کاسہ کہ کافرے نکند من چرا کنم

ظاہر است کہ کافران ترک سجدۂ بتان نمیکنند پس کاسہ کہ کافرے نکند در بین سخن کہ لطافت است از ما جہان فکر سیر پوشیدہ نیست چنانچہ ہمگی بیند زنار و جبہ بانی کافران ہم نمیکنند مسلمانان کہ پاکباز ہستند چرا کنند افلاس خود را در بین مثنوی ہم ذکر کردہ چنانچہ در ذیل قطعہ مرقوم

بے زر و مفلس و پریشانم
سیر کے در دلم نمی گنجد

متفرق حواس و دل غمگین
چہ کند کس اسیر زندانم

و در فرد دیگر بدیوان خود افلاس را بہ رنگ بخشیدہ ؎

Marfat.com

چہ پرسی از سر و سامانِ من عمر لیست چون کاکل
سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم

در زلفِ محبوبان کہ سراوصاف سیاہی پریشانی و خانہ بر دوش بودن
مے باشد بچہ خوبی ادا نمودہ۔ این مضمون را دگر کسے چہ خواہد بست
غرضکہ یکتا در کمالیتِ سخن یکتا بود۔ چونکہ نشو و نما در پنجاب یافت
ہمچو غنیمت پنجاب را بسیار ستودہ غنیمت رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

چہ پنجاب انتخابِ ہفت کشور
قسم خوردہ بآبش حوض کوثر

حضرت نواب یکتا میگوید ؎

وہ چہ کشور طرز چین و چگل
گلستانِ خیالِ عالم دل
مزرعۂ حسن و دشت محبوبی
گلشنِ نازو جنتِ خوبی

و لطافت از مولانا غنیمت گرو بردہ چنانچہ خود مطالعہ کردہ محظوظ خواہی شد

مردمانِ شہر خوشاب روایت میکنند کہ از بزرگانِ خویش
شنیدہ بودیم۔ نواب یکتا مردے متوکل و صاحبدل بودہ صاحب
برکاتِ معنوی و اہلِ کرامات گذشتہ از ہمین جا مزارِ او زیارتگاہِ

Marfat.com

اہل حاجات مقرر است مردمان از دور بزیارتِ او می آیند و اہلِ این دیار روضۂ نواب صاحب میگویند۔ وفات آن شاہِ ملکِ سخن کہ در سن یکہزار و یکصد و ہفتاد و چہار واقع شدہ کدام کس از شاعران و تذکرہ نویسان قطعہ تاریخ آن صاحب کمال بنظم نیاوردہ لہذا خادم الشعرا راقم این چند سطور حسین احمد آبادی فی البدیہہ سال وفاتش بنظم مے نگارد ؎

یکتا کہ بشعر بود یکتا — مشہور زماد تا بماہی
او بود شہے بملکِ عرفان — در ملکِ سخن نمودہ شاہی
اشعار چو گوہر آبدارش — اینک بکمالِ او گواہی
سہ تنبہ زرجب شانزدہم — کو گشتہ بملکِ خلد راہی
بنوشت حسین سالِ فوتش — پیوست برحمت الٰہی
۱۱۷۴ھ

قطعۂ تاریخ طبع مثنوی یکتا از خاکسار محمد حسین شاعر و طبیب
(ساکن احمد آباد ضلع جہلم)

طبع گشتہ مثنوی بے مثال — گوہر یکتا از دہ [illegible]
فی البدیہہ سال طبعِ او حسین — گفت۔ یکتا مثنوی بے مثال
۱۲۷۰ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ سال انطباع مثنوی یکتا منتجہ طبع نقاد منشی خادم حسین صاحب بھیروی متخلص بخادم کلرک دفتر سفیر صاحب کابل دام ظلہ

مثنوی بیر در انجا طبع شد — در فصاحت گشتہ در عالم علم
فی البدیہہ سال طبعش خادمے — گفت یکتا مثنوی معجز رقم
۱۳۲۷

قطعہ تاریخ طبع از سید پیر شاہ ناظم احمد آبادی

وہ چہ زیبا مثنوی مطبوع شد یکتا بنام — صد فصاحت صد بلاغت میچکد از ہر کلام
فی البدیہہ سید ناظم چہ خوش تحریر کرد — بحر الطف داستان بیر در انجا سال
۱۳۲۷

ایضاً منتجہ طبع عبد القادر تخلص عبدی پسر مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی

مولوی حضرت محمد دین نام — طبع کردہ مثنوی خوش کلام
این کہ بیر فارسی یکتا نوشت — بود نایاب و چو عنقا داشت نام
والدم بنوشت حال شاعرش — کو بود مقبول پیش خاص و عام
پس حق تصحیح و تالیفش رسد — تا نہ غیر او کند طبعش بنام
کرد عبدی اینچنین سالش رقم — مدح یکتا مثنوی مطبوع عام
۱۳۲۷

Marfat.com

دل نسخۂ عشقست و کتابے بہ ازین نیست

الحمد للولیہ والصلوٰۃ علے نبیہ۔ اما بعد احقر محمد الدین نکتہ شناسان علم و ہنر کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ کتاب نایاب مثنوی یکتا۔ جو صرف ایک ہی نسخہ میں محدود۔ اور دُرِّ یتیم و گوہرِ مکنون کی طرح لوگوں کی نظروں سے غائب تھی۔ نہایت تلاش اور سرگردانی کے بعد حاصل کر کے بغرض افادہ عوام شائع کی گئی ہے۔

یہ داستان اب تک فارسی زبان میں کسی مستند شخص نے نہیں لکھی تھی۔ کتاب کا مصنف اہل زبان اور مشاہیر عہد مغلیہ میں سے تھا۔ مغلیہ خاندان میں سے کسی شہزادہ نے بغیر جہانگیر شاہ کوئی عمدہ کتاب نظم میں نہیں لکھی۔ توزک جہانگیری بھی نثر میں ہے۔ یہی ایک کتاب نظم میں مغلیہ شاہزادوں کی تصنیف دیکھی گئی جو نہایت قابل وقعت ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس کے مضامین رنگین اور زبان شستہ عہد مغلیہ سے (جو کہ مصنف کی مادری اور شاہی خاندان کی زبان ہے) محظوظ ہو کر اس دُرِّ بے بہا کی خریداری بدل و جان منظور فرماویں گے۔ اور اس [illegible] دعا خیر سے یاد فرمائیں گے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر ابو سعید محمد الدین مالک کتبخانہ محمدی
بھاٹی دروازہ لاہور

Marfat.com

اعلان

جملہ حقوق طبع ایں کتاب مستطاب مثنوی یکتا
مصنفہ نواب احمد یار خاں یکتا کہ قبل ایں طبع نشدہ بود
بحق ایں احقر بذریعہ رجسٹری حسب ضابطہ محفوظ اند
احدے قصد طبع نہ فرماید و بطمع نفع بر خود نقصان نیفزائد
بلکہ ہر قدر نسخہا کہ مطلوب باشد بارسال قیمت
نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ ازیں نیاز مند طلب
فرمائند۔ ایں کتاب بغیر دستخط یا مہر ایں احقر مال
مسروقہ متصور خواہد شد شرع
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

المشتہر

احقر ابو سعید محمد الدین عفا اللہ عنہ از لاہور
بھاٹی دروازہ

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

یہ رسالہ متبرکہ در اسلام آباء کرام آنحضرت صلعم مصدق بفتاوی علماء کرام اہلسنت بنگلور و بریلی ضلع دہلی و شاہجہان آباد و عظیم آباد و بھیرہ علاقہ پنجاب و نوشہرہ ضلع راولپنڈی و مدراس و حیدر آباد دکن قابل دید ہے جس میں سرور دو جہان رسول انس و جان احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے آباء شریفہ و امہات لطیفہ حضرت آدم و حوا علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک مسلمین ہونا چار آیات شریفہ مع استدلال مفسرین اور پندرہ احادیث لطیفہ دلائل الخیرات اور اسی اقوال علماء مذاہب اربعہ سے بخوبی ثابت کیا گیا ہے اور آنحضرت کے اجداد کرام حضرت عبد اللہ سے آدم تک بقول جمہور جو پچاس ہیں اور حضرت آمنہ سے آدم تک جو اکچاس ہیں اُن کے اسماء عظام معتبر کتب سے نقل کر کے ان کے اسلام کا ثبوت احادیث اور اور معتبر کتب سے لکھا گیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے الموسوم بہ

ھدیۃ النبی الی سلام آباء النبی

اس رسالے میں معتبر مفسرین کے کل سوالات بعینہٖ نقل کر کے جوابات شافیہ بادلہ قویہ کے ہیں خصوصاً اندبتدراش بر میم پچا ہونا اور باپ ہونا و نحو و مادہ تاریخ کا اہل اسلام سے ہونا بنظائر قرآن و مفسرین علماء و ارلغت و موضعین سے ثابت کیا ہے و آخر رسالہ میں طریقہ اوثق و اس مسلک کا خلاف کرنا سوء ادبی سے نقل فرمانا کیان و نیز آنحضرت سلام کیا ہے گو کہ یہ رسالہ بظاہر مختصر ہے لیکن عمدہ اسلوب و خوش وضع سے سہل عبارت میں بسطی تفسیر عوام کے مشتمل ہے جو قلب ناظرین میں جلد مؤثر و متمکن ہو کر بجز کتب کا حوالہ پیدا و باقی دماغ اس کے لائق قبول ہے مزین بہ جامع معقول و منقول ذوی فروع و اصول حضرت مولانا مولوی سید محمد عبد الغفار شاہ صاحب قادری حنفی مدرس اول آمد بحر جلیۃ العلوم معسکر بنگلور خلف الصدق حضرت مولانا مولوی قاضی سید شاہ محمد عبد القدوس صاحب قادری الحنفی ۳۴۳۳

ایلبئن پریس لاہور میں باہتمام میاں لال دین صاحب منیجر کے چھپا

Marfat.com

نے اپنے آباء کرام و امہات عظام کی نسبت احادیث شریفہ میں تصریح فرما دی
ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں آباء سب آپ کے کرام اور آپکی امہات
طاہرات ہیں۔ اور امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی اور علامہ محمد بن ابی شریف
حسنی یمانی شارح شفا اور علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح المواہب
علامہ محقق سنوسی اور علامہ سید محمد البرزنجی اور شیخ عبدالحق دہلوی حنفی
شیخ نورالحق حنفی شارح بخاری اور محدث شیخ الاسلام شارح بخاری امام
مناوی اور امام بوصیری اور مولانا معین الدین ہروی وغیرہم اکابر
عظام نے ایسا ہی لکھے ہیں۔ ثالثاً آیت انکہ کہا اللہ تعالے نے سورہ بقرہ میں
وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ اور بیشک مسلمان غلام بہتر ہے مشرک
سے۔ اور فرماتا ہے وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ اور بیشک
مومنہ بہتر ہے مشرکہ سے۔ یہہ دونوں آیت شریفہ سے امام جلال الدین سیوطی
اپنے رسالوں میں اسلامٔ آباء کرام و امہات عظائم پر بدیں طور استدلال کیا ہے
آیت قرآنیہ ناطق ہے کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم ہو کسی غلام مومن
یا باندی مومنہ سے خیر و بہتر نہیں ہو سکتا، اور بخاری شریف وغیرہ کی احادیث
شریفہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے آباء کرام و امہات عظائم آدم و حوا علیہما
والسلام سے لیکر حضرت کے والدین یعنے عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک
قرآن سے تھے تو واجب ہوا کہ آنحضرتؐ کے آباء کرام و امہات عظائم آدم و حوا تک
انہیں بندگان مومن و صالح سے ہوں انتہے ملخصاً علامہ سید محمد البرزنجی
نے اپنے رسالہ میں اسکی تائید و تقویت کی ہے ایسا ہی دوسرے اکابر
رسالوں میں۔ رابعاً آیت انکہ اللہ تعالے آخر سورہ برات میں فرماتا ہے
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیہ بعض قرا بفتح فا
اَنْفُسُكُمْ پڑھتے ہیں اس صورت پر آیت شریفہ کے یہہ معنی ہوئے تحقیق

Marfat.com

اری طرف رسول یعنے آنحضرت صلعم نفیس تر تمہارے سے چنانچہ تفسیر بیضاوی
ں ہے وقری من انفسکم ای اشرفکم بعض قراء نے بفتح فا پڑھا ہے
نے آیا رسول تمہاری طرف بزرگ تر تمہاری سے ایسا ہی ہے تفسیر کبیر میں۔ اور
ائے قاضی عیاض کے ابتدا رسالے کے الفصل الاول میں ہے کقولہ تعالیٰ
د جاءکم رسول من انفسکم الآیہ قال لسمرقندی وقرء بعضہم
ن انفسکم بفتح الفاء وکونہ من اشرفہم وارفعہم وافضلہم
ی قراۃ الفتح یعنے امام الجلیل ابو اللیث نصر سمرقندی الحنفی نے فرمایا کہ بعض قراء
فتح فا سے پڑھا ہے پس جو قرا بفتح فا پڑھتے ہیں اس سے سرور دو جہان کی
رفت و رفعت و فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اسی شفائے قاضی عیاض کے
ابتدا رسالے میں ہے وروی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
ہ السلام فی قولہ تعالیٰ من انفسکم قال نسبا وصہرا وحسبا قال
ن فی ابائی من لدن ادم سفاح کلہا نکاح قال ابن الکلبی
ت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس مایۃ امہا وجدت فیہن
احا ولا شیئا مما کان علیہ الجاہلیۃ یعنے مروی ہے حضرت علی بن
الب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پڑھے آنحضرت صلعم انفسکم بفتح فا اور فرمایا اس
کو تحقیق آیا تمہاری طرف میں نفیس تر اور عمدہ تر از روے حسب اور نسب
ور نہیں تھا میرے آباو کرام میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک
اح بلکہ نکاح تھا (ایام جاہلیت میں بغیر نکاح کے عورت کو چند روز رکھ لیا کرتے
بعد اس کے نکاح کرتے تھے آنحضرت نے اس کی نفی فرمائی اور فرمایا میرے
(امام آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک اہل اسلام تھے) اور
ن الکلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرور دو جہان کے امہات کرایم کا سلسلہ

Marfat.com

پانچسو امہات[1] تک لکھا ہے میں نے پس نہ پایا میں نے سفاح کو اور نہ ایام جاہلیت کے
کسی شئی کو یعنے تمام امہات کرام آنحضرت کی مومنہ و متقیہ تھیں اور شیخ
عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ کی جلد اول وصل دوم باب اول کی فصل اول
میں فرماتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے
روایت کرتے ہیں کہ پڑھے آنحضرت لقد جاءکم رسول من انفسکم و فتح فا اور
اور اپنی زبان درفشان سے فرمایا کہ میں نفیس ترین تمہارے کا ہوں از
نسب وصہر و حسب کے اور نہیں تھا میرے آباء کرام میں آدم سے لیکر میرے والد
تک سفاح بلکہ نکاح تھا اور بیہقی میں ہے کہ نہیں تھا میرے آباء کرام میں سفاح
بلکہ نکاح اسلام تھا یعنے میرے آباء کرام تمام مسلمین تھے - ان آیات
سابقہ و احادیث لاحقہ سے جیسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کے تمام آباء
کرام و امہات عظام آدم و حوا سے عبداللہ و آمنہ تک مسلمین تھے اسی طرح یہ بھی
واضح و ثابت ہوگیا کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہیں تھے بلکہ چچا تھے
ان کے باپ کا نام تارخ تھا جو صوصن و متقی تھے اور قرآن شریف میں جو آزر
آیا ہے اب سے مراد مجازاً چچا ہے عرب کی عادت ہے کہ چچا کو باپ کہتے
رہیں اور چچا کی تعظیم باپ کے برابر کرتے ہیں قرآن شریف و احادیث مطہر
میں اس کی بہت نظیریں ملتی ہیں چنانچہ ایک مثال دیجاتی ہے جو قرآن شریف
کی سورہ بقرہ میں اولاد یعقوب سے حکایت ہے جو اپنے والد کو خطاب کرکے
کہتے تھے - قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ الایہ یعنے کہتے تھے وہ عبادت کرینگے ہم تیرے خدا کی اور تیرے

---

[1] پانچسو امہات سے مراد آنحضرت کی نانیاں اور نانی بہنیں وغیرہ اور دادی
اور پھپھیں وغیرہ مراد ہے ۱۲

Marfat.com

باپوں کے خدا کی جو ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق ہیں۔ حالانکہ اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے ان کو مجازاً اب کہا گیا۔ اس آیت کے ذیل میں امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر کے الجزء الاول میں فرماتے ہیں بل الجواب ان یقال انہ اطلق لفظ الاب علی الجد و علی العم و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی العباس ھذا بقیۃ اٰبائی و قال ردوا علیّ ابیّ فذلک ذلک علی انہ ذکرہ علی سبیل المجاز یعنے مجازاً عرب میں اب کا اطلاق چچا اور دادا پر ہوتا ہے آنحضرت عباس کو کہے۔ یہ میرے باپ ہیں اور فرمائے پھر دو میرے پر باپ کو یعنی چچا عباس کو اور تفسیر مدارک میں ہے وجعل اسمٰعیل من جملۃ اٰبائہ و ھو عمہ لان العرب قال علیہ صلوٰۃ فی العباس ھذا بقیۃ اٰبائی اسکا ترجمہ اوپر گذرا۔ تفسیر جلالین میں ہے عد اسمٰعیل من الاٰباء تغلیب و لان العم بمنزلۃ الاب اور تفسیر ابوالسعود میں ہے وعد اسمٰعیل من اٰبائہ تغلیبا للاب والجد لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عم الرجل صنو ابیہ وقولہ علیہ السلام فی العباس ھذا بقیۃ اٰبائی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے وعد اسمٰعیل من اٰبائہ تغلیبا للاب والجد لانہ کالاب لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عم الرجل صنو ابیہ کما قال فی العباس رضی اللہ عنہ ھذا بقیۃ اٰبائی۔ اور تفسیر حسینی میں ہے واسمٰعیل را کہ عم او بود ہم پدر خواندند زیرا کہ عرب عم را اب گویند و حرمت او برابر پدر بجا آرند و ایں نظر بہ اتحاد اصل است ان تمام عبارتوں کا ترجمہ مثل اوپر کے ہے علماء نے اسی پر لابیہ آزر کو حمل فرمایا ہے سب ورود آیات سابقہ و احادیث لاعقہ کے بیان کو تفسیر کبیر کے الجزء الرابع میں ہے الوجہ الرابع ان والد ابراھیم علیہ السلام کان ناخ وازر کان عمالہ والعم قد یطلق علیہ اسم الاب کما

Marfat.com

حکی اللہ تعالیٰ عن اولاد یعقوب انھم قالوا نعبد الھک والہ اٰبائک ابراھیم واسمعیل واسحٰق ومعلوم ان اسمعیل کان عمّا لیعقوب وقد اطلقوا علیہ لفظ الاب فکذا ھٰھنا یعنے چوتھی وجہ یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ تارخ اور ان کے چچا آزر تھے اور چچا کو قرآن شریف میں اسم اب اطلاق کیا گیا ہے جیسا کہ حکایت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اولاد یعقوب سے کہ کہے وہ عبادت کرتے ہیں تیرے خدا کی اور تیرے باپوں کے خدا کی اور تیرے باپوں کے خدا کی جو ابراہیم واسمعیل واسحٰق تھے اور اتفاق ہے اس پر کہ اسمعیل چچا تھے یعقوب کے پس انہوں نے اب اطلاق کیا پس ایسا ہی لازم آزر کو حمل کرنا چاہیئے۔ ایسا ہی لکھا ہے امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفےٰ میں اور دیگر رسائل خمسہ میں اور علامہ ابن حجر مکی نے افضل القرای لقراء ام القریٰ میں ایسا ہی لکھا ہے تفسیر ابن المنذر و دیگر تفاسیر معتبرہ میں ایسا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد اور ابن جریج سے تصریحاً مروی ہے۔ اور اہل تواریخ کا بھی اس پر اتفاق ہے جیسا کہ لفظ آزر کی تشریح میں منتخب اللغت شاہجہانی میں ہے وظاہر قرآن دلالت میکند کہ نام پدر ابراہیم ست واہل تواریخ گفتہ اند کہ آنکہ عم ابراہیم ست ونام پدرش تارخ ست وعرب بسیار است کہ عم پدر را گویند واحتمال دارد کہ اب در قرآن بمعنی عم باشد بنا بر ایں قول اہل تواریخ مخالف بنص کتاب نیست۔ مختصر مطلب یہ کہ آزر ابراہیم کے چچا تھے اور ان کے باپ کا نام تارخ تھا اور غیاث اللغات میں ہے واہل تاریخ گویند کہ نام عم ایشان ست واکثر اہل عرب

Marfat.com

عم را نیز پدر گویند لہذا مخالف قرآن نیست از منتخب و کشف و مدارک
ترجمہ اوپر گذرا۔ ایسا ہی ہے دیگر لغات معتبرہ میں۔

فصل دوسری احادیث شریفہ میں

جن سے سرور دوجہان کے تمام آباء شریفہ و امہات لطیفہ آدم و حوا
سے عبد اللہ و آمنہؓ تک مومنین تھے چنانچہ بخاری شریف اور مشکوٰۃ
شریف وغیرہ کی کتاب الفضائل میں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم
قرنا فقرنا حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ یعنے روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا گیا ہوں میں بہتر طبقوں سے بنی آدم کے ہر زمانے میں
یہانتک کہ ہوں میں اس طبقہ میں جو بہترین طبقہ ہے۔ اس حدیث
کی شرح میں شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ
مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں الفصل الاول عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا
گفت آنحضرت برانگیختہ شدہ و فرستادہ شدہ ام من از بہترین طبقات
فرزندان آدم قرنے بعد از قرنے یعنے در ہر قرن در صلبہائے پدران
مے گشتم و مراد بخیر قرون بنی آدم ہر طبقہ ایست کہ پدران آنحضرت
دران طبقہ بودند و آنحضرت در اصلاب آنہا بود چنانچہ بعد از اسمٰعیل
علیہ السلام کنانہ و بعد از وے قریش بود و بعد از وے ہاشم بود۔
۔ حتی کنت من القرن الذی کنت منہ تا آنکہ شدم از قرنے کہ
شدم از وی یا آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان

Marfat.com

ازآدم تا عبد اللہ طاہر و مطہر انداز دنس کفر و رجس شرک چنانکہ خود فرمود
بیروں آمدہ ام انا اصلاب طیبہ بارحام طاہرہ انتہے ملخصا۔ مختصر ترجمہ یہ کہ
مراد خیر قروں سے بنی آدم کے وہ طبقہ ہے کہ اجداد آنحضرت کے اس طبقہ
میں تھے اور آنحضرت ان کے صلبوں میں تھے اور آباء کرام آنحضرت
کے آدم علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ
تک پاک ہیں کفر کی برائی سے اور شرک کی پلیدی سے جیسا کہ خود حضرت
فرماتے ہیں آیا ہوں میں پاک صلبوں سے طرف پاک رحموں کے۔
ایسا ہی لکھے ہیں اس حدیث کی شرح میں محدث شیخ الاسلام حنفی شرح
صحیح بخاری کی چھٹویں جلد میں اور محدث نور الحق دہلوی تیسیر القاری
شرح صحیح بخاری کے تیسرے جلد میں اور امام بدر الدین عینی حنفی عمدۃ
القاری شرح صحیح بخاری کی ساتویں جلد میں اور امام قسطلانی ارشاد الساری
مجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اور امام جلال الدین سیوطی
مسالک الحنفا فی والدی المصطفے وغیرہ رسالوں میں اور علامہ ابن حجر
مکی ہیتمی اپنے رسالہ میں اور علامہ نبہانی شرح شفائی قاضی عیاض میں
اور علامہ محمد زرقانی شرح مواہب میں اور علامہ برزنجی مدنی اپنے رسالہ میں
اور امام عبد الرؤف المناوی کتاب التیسیر بشرح جامع الصغیر کے جلد
اول میں اور قطب زمان امام ابو صغیر سید عطار رسول اپنے رسالہ ہمزیہ
منظومہ میں اور علامہ محدث عطاء احمد المعروف بہ جمال مینی روضۃ
الاحباب کے ابتدا میں اور مولانا معین الدین ہروی معارج النبوۃ
میں اور عارف سامی مولانا عبد الرحمن جامی اپنے شواہد النبوۃ
اور دیگر علما اپنے رسالوں میں۔ دوسری حدیث محدث ابو نعیم دلائل
النبوۃ میں لایا ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات
روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں
میں منتقل ہوتا رہا۔ تیسری حدیث سنن بیہقی میں ہے۔ عن انس
ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انا محمد بن عبداللہ
بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن
خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، وما افترق
الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوی فلم
یصبنی شیئ من عھد الجاھلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من
سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا
وخیرکم ابا۔ مروی ہے انس بن مالک سے کہے وہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم یوں
ہی کہیں پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کرکے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ
نہ ہوتے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالے نے بہتر گروہ میں پیدا کیا۔ تو میں اپنی ماں
باپ سے ایسا پیدا ہوا۔ کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی اور
میں خالص نکاح سے پیدا ہوا آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک
تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے ابا سے بہتر
ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم۔ اور ابن عساکر نے۔
الحال الفاظ مختلفہ سے احادیث کثیرہ اس بارے میں آئے ہیں۔ بخوف
تطویل اجمال پر اکتفا ہوں بدیں تفصیل چنانچہ چوتھی حدیث صحیح مسلم جلد
دوم کے کتاب الفضائل میں اور ترمذی شریف۔ اور مشکوٰۃ شریف میں۔

Marfat.com

پانچویں حدیث ترمذی میں عباسؓ بن مطلب سے چھٹویں حدیث حاکم کی ربیعہ بن حارث رضؓ سے۔ ساتویں حدیث ابو القاسم حمزہ بن یوسف سہمی کی واثلہ سے۔ آٹھویں حدیث طبقات ابن سعد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نویں حدیث ملک العلما مولانا عبد العلی حنفی شرح اسماء صحابہ بدر میں امام ابن حجر عسقلانی سے لائے ہیں۔ دسویں حدیث قاضی عیاض مالکی کی بروایت علی کرم اللہ وجہہ۔ گیارہویں حدیث ابن ابی عاصم العدنی کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بارہویں حدیث سنن بیہقی کی طریق ثانی سے تیرہویں حدیث ابن عساکر کی چودہویں حدیث طبرانی کی طریق ثانی سے پندرہویں حدیث ابو نعیم کی طریق ثانی سے اور دلائل الخیرات کے چوتھے حزب میں یوم الخمیس کے درود شریف میں اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ الْاَنْسَلَافِ الْقَائِمِ بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ الْمَنْعُوْتِ فِیْ سُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ الشَّرَافِ وَالْبُطُوْنِ الْقَرَافِ الْمُصْطَفٰی مِنْ خَصَائِصِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ شَدِّ مَنَافِ نِ الَّذِیْ هَدَیْتَ بِهٖ مِنَ الْخِلَافِ وَبَیَّنْتَ بِهٖ سَبِیْلَ الْعَفَافِ۔ مختصر ترجمہ یہ کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہیں جو برگزیدہ کیا اور پسند ان کو خدا نے پاک صلبوں اور پاک رحموں سے مطلب یہ کہ آپ آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے لیکر اپنے ماں باپ تک اصلاب طیبہ اور ارحام طاہرہ سے نشو و نما لائے تو لازم ہوا کہ آپ کے والدین سے حضرت آدم وحوا تک سب مومن ومسلمان تھے۔ پس دلائل الخیرات جو ملک عرب وعجم میں معتبر اور مشہور ترین کتاب ہے جب اس میں صاف اس مسئلہ کی تشریح ہو تو پھر توہم کو گنجائش کہاں۔

فصل تیسری اقوال فقیہہ میں

شیخ عبد الحق دہلوی حنفی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ کے جلد اول میں

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ پس تحقیق اثبات کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباد امہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ السلام۔ یعنے علماء ثابت کئے ہیں اسلام والدین بلکہ تمام آباء کرام وامہات عظام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آدم علیہ السلام تک۔ ایسا ہی لکھے ہیں شیخ مذکور مدارج النبوۃ اور شرح سفر السعادت و دیگر اپنے رسائل میں۔ اور وہی شیخ ترجمۂ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں وخدا تعالےٰ جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی راکہ دریں باب رسایل تصنیف کردہ اند۔ افادہ واجادہ نمودہ ایں مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ است وحاشا اللہ کہ ایں لوز پاک را در جائے ظلمانی پلید بہ نہند و در عرصات آخرت مخزی و مخذول گردانند۔ یعنے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے شیخ جلال الدین سیوطی کو جو اسلام آباء کرام میں متعدد رسائل لکھے ہیں اس مدعا کو ظاہر کرکے تمام پر اس کا فایدہ ظاہر کئے ہیں۔ اللہ کی پناہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لوز پاک کو تاریکی میں کفر کے رکھیں۔ اور آخرت میں ان کی رسوائی کریں۔ اور علامہ سید محمد البرزنجی المدنی خاص اسلام اباء کرام میں ایک رسالہ مدلل لکھے ہیں۔ اور علامہ شہاب الدین ابن الحجر ہیتمی السلام اباء کرام میں ایک خاص رسالہ لکھے ہیں۔ اور قاضی سولوی ارتضا علی خاں صاحب حنفی اسلام اباء کرام میں ایک فارسی رسالہ لکھے ہیں جو تنبیہ الغفول فی اسلام آباء الرسول ہے پس اسی طرف گئے ہیں جمہور علما جیسے امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور علامہ محمد بن ابی شریف حسنی تلمسانی شارح الشفا اور علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب اور علامہ حسین بن محمد دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس

Marfat.com

اور امام شہاب احمد بن حجر عسقلانی اور علامہ نور الحق دہلوی حنفی شارح بخاری اور علامہ شیخ الاسلام حنفی شارح بخاری۔ اور امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی صاحب الحاوی الکبیر اور مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی اور علامہ سید محمد ابن عابدین شامی صاحب رد المحتار حاشیہ درمختار اور المناوی صاحب التیسیر شرح جامع الصغیر اور قطب امام بوصیری عطاء رسول صاحب ہمزیہ وقصیدہ بردہ۔ اور قطب زمان امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی صاحب دلایل الخیرات اور علامہ محدث عطاء اللہ المعروف بہ الجمال الحسینی صاحب روضۃ الاحباب اور مولانا معین الہروی صاحب معارج النبوۃ اور مولانا عارف نامی عبد الرحمن جامی صاحب شواہد النبوۃ اور قاضی القضاۃ بحر العلوم زمان مولانا مولوی ارتضا علی خان صاحب تنبیہ الغفل فی اثبات آباء الرسول اور مولوی محمد باقر آگاہ مدراسی صاحب ہشت بہشت وغیرہم من علماء الکبار والمحققین الاخیار علیہم جمیعًا رحمۃ اللہ العزیز الغفار۔

اگر کوئی یہ کہے تفسیر کبیر میں ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کے آباء کرام مسلمین تھے اور آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا ہیں اور اپنی تمسک وتقلبک فی الساجدین سے کرتے ہیں پس اہل سنت وجماعت کیسا اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختصاص مذہب شیعہ سے نہیں ہے اہل سنت وجماعت سے جمہور حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ اس مسئلہ کے قائل ہیں کما ذکرہ دلایلہ۔ اور خود امام رازی آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا ہونا اور ان کے والد تارخ ہونا ثابت کرتے ہیں جیسا کہ ان کی عبارت مذکور میں ہے ونیز اسلام آباء کرام کو قرآن شریف کی آیت سے ثابت کرتے ہیں جیسا کہ سلک تفصیل

Marfat.com

میں آوے گا۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی شرح سفر السعادت کے وصل عادت نبوی میں فرماتے ہیں مخفی نماند کہ صحت اسلام ابوین بلکہ سایر آبائے وے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مشہور است و شیعہ اسلام ابوطالب را نیز ازین قبیل دانند اہ مختصراً۔ اس عبارت سے یہہ معلوم ہوا کہ اسلام ابوطالب اختصاص مذہب شیعہ سے ہے نہ اسلام آبا و کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بیان جو ہوا مسلک اجمال تھا۔

بیان مسلک تفصیل

جاننا چاہئے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کرام بقول جمہور حضرت آدم علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تک پچاس ہیں جیسا کہ معارج اور الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل وغیرہ میں ہے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بن[1] عبد اللہ بن[2] عبد المطلب بن[3] ہاشم بن[4] عبد مناف بن[5] قصی بن[6] کلاب بن[7] مرہ بن[8] کعب بن[9] لوی بن[10] غالب بن[11] فہر الموسوم بہ قریش بن[12] مالک بن[13] النضر بن[14] کنانہ بن[15] خزیمہ بن[16] مدرکہ بن[17] الیاس المعروف بہ یاس بن[18] مضر بن[19] نزار بن[20] معد بن[21] عدنان بن[22] ادد بن[23] الیسع بن[24] ہمیسع بن[25] سلامان بن[26] حمل بن[27] قیدار بن[28] اسمٰعیل ذبیح اللہ بن[29] ابراہیم خلیل اللہ بن[30] تارخ بن[31] ناخور بن[32] شاروخ بن[33] ارعو بن[34] فالغ بن[35] عابر بن[36] شالخ بن[37] قینان بن[38] ارفخشد بن[39] سام بن[40] نوح بن[41] لامک بن[42] متوشلخ بن[43] اخنوخ المعروف بہ ادریس بن[44] یارد بن[45] مہلائیل بن[46] قینان بن[47] انوش بن[48] شیث بن آدم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین الی یوم الدین۔ اور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالے عنہا کا سلسلہ کلاب میں ملتا ہے بدین طور آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ

Marfat.com

بن کلاب بن مرّہ اس حساب سے حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مائ کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام تک اُنچاس بقول جمہور ہو
جاتے ہیں پس اسلام آباء کرام کا آنحضرت کے آدم علیہ السلام تک مسلک
تفصیل سے یہ ہے کہ درمیان آدم ونوح کے دس قرن گذرے نوح
ابن لمک ابن متوشلخ ابن اخنوخ المعروف بہ ادریس ابن یارد ابن
مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث ابن آدم - نوح علیہ السلام
کے آباء مذکور آدم علیہ السلام تک مسلمین تھے طبقات ابن سعد میں ہے
وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما بین نوح وآدم من الآباء
کانوا علی الاسلام ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نوح
اور آدم کے درمیان جتنے آباء کرام نوح کے ہیں تمام مسلمان ہیں - گو کہ
ادریس علیہ السلام مبعوث ہونے کے پیشتر اولادِ قابیل کے بت پرستی
شروع کردی تھی مگر ادریس کے آباء مذکورہ دین اسلام پر قایم تھے اور ادریس
کی اولاد نوح کے مبعوث ہونے کے پیشتر دین اسلام میں مختلف ہوگئے
تھے بعض اسلام پر قایم رہے بعض مشرک رہے مگر آباء نوح مسلم تھے ابن
عباس سے روایت ہے جو مسند بزار و مستدرک وحاکم و تفسیر ابن جریر میں
معنی آیہ کریمہ کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً میں ہے کان بین آدم و نوح
علیہما السلام عشرة قرون کلهم علی شریعة الحق فاختلفوا فبعث اللہ
النبیین تھے درمیان آدم ونوح کے دس قرن تمام قرن مسلمین تھے پھر
مختلف ہوئے پس بھیجا اللہ نے انبیا کو -

واضح ہو کہ جب خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا نور محمدی کو ان کی پیشانی
میں بکرامت ودیعت رکھا پھر خدا نے اس نور محمدی کو آدمؑ کی درخواست
پر سبابہ دست راست میں منتقل کیا جب آدم نے اس نور کو مشاہدہ کیا تو

Marfat.com

شہادت کی انگلیوں پر رکھ کے بوسہ دیا تب سے صحابہ کو کلمہ کی انگلی کہتے ہیں اور اذان میں جو آنحضرت کا نام سن کے بوسہ دیتے ہیں یہ سنت آدم ہے اور احادیث میں اسکی فضیلت وارد ہے غرض آدم نے اللہ سے عرض کی اے خداوند کوئی نور میری پیشانی یا صلب میں باقی ہے خطاب یا باقی ہے آدم نے تمنا کی کہ وہ نور میری دوسری انگلیوں میں منتقل فرما اللہ تعالے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کا نور آدم کی بیچ کی انگلی میں اور حضرت عمر فاروق رضؓ کا نور سبابہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نور خنصر یعنے کن انگلی میں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کا نور ابہام میں دست راست کے منتقل کیا پس آدم کی پانچ انگلیوں سے روشنی ظاہر ہوتی تھی جیسا کہ تفسیر بحر العلوم نسفی اور معارج وغیرہ میں ہے پھر وہ نور حوا میں اور حوا علیہا السلام سے شیث علیہ السلام میں منتقل ہوا پس نور محمدی شیث کی پیشانی میں جلوہ گر تھا جبکہ شیث بالغ ہوئے جبرائیل نے حریر بہشتی لا کے بحکم الہی شیث کو حوض میں غسل کرا کے روبرو آدم کے عہد نامہ شیث کو لکھوائے اس معنی پر کہ اس نور محمدی کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف نقل کرتے رہنا پھر جبرئیل نے تابوت سکینہ کو جسمیں تمام پیغمبروں کی صورتیں تھیں آدم کی خواہش پر بہشت سے لایا اور کہا کہ اس تابوت سکینہ میں اس عہد نامہ کو رکھیں تا بطناً عن بطن تمہارے فرزندوں کو یہ عہد نامہ یادداشت رہے ترمذی و مشکوۃ میں ہے کہ فرمائے آنحضرت کہ آدم نے اللہ سے سوال کی کہ میری اولاد کو دکھلا تب آدم کی پشت سے ذریات نکلے تمام بنی آدم سے اور ہر ایک کی چشم میں روشنی تھی اور انبیاء کرام کی آنکھ میں زیادہ روشنی تھی آدم نے انبیا میں ایک نبی کی روشنی کو پسند کرکے کہا یہ کون ہیں حق نے کہا کہ یہ تمہارے فرزند داؤد ہیں آدم نے کہا ان کی کیا عمر ہے جواب آیا

Marfat.com

ساٹھ سال آدم نے کہا اے خداوند میری عمر سے انکو چالیس سال بخشے دیا
جب وقت مقررہی سے آدم کے چالیس سال پیشتر عزرائیل واسطے قبض
روح کے نزدیک آدم کے آئے آدم نے کہا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں
ہیں عزرائیل نے کہا آپ نے داؤد کو عطا کر دیئے ہیں آدم نے فراموشی سے انکار
کر دیا - معارج میں ہے کہ آدم کی عمر ہزار سال مقرر تھی جب اسکے چالیس سال
پیشتر عزرائیل آئے اور آدم نے انکار کر دیا اللہ سے خطاب آیا کہ اے عزرائیل
آدم کچھ بھی چالیس سال توقف کر اور میں نے داؤد کی عمر برابر سو سال مقرر کر دی
پس آدم نے وقت انتقال شیث کو وصیت کی کہ تو اسلام میں قایم رہ اور اپنی اولاد کو
وصیت کر کہ تم اسلام پر قایم رہنا اور اس نور محمدی کو نکاح اسلام سے منتقل کرنا
پھر آدم نے شیث کو تابوت سکینہ عطا کیا پھر شیث نے نو سو بارا کی عمر میں
انتقال کیا وقت انتقال اپنے فرزند انوش کو یہی وصیت کی اور تابوت سکینہ دیا
پھر انوش نے نو سو پچاس سال کی عمر میں انتقال کیا اور وقت انتقال اپنے
فرزند قینان کو یہی وصیت کی اور قینان نے نو سو بیس برس کی عمر میں انتقال
کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند مہلائیل کو کی اور مہلائیل نے آٹھ سو پچانوے کی
عمر میں انتقال کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند یارد کو کی اور یارد نے نو سو
باسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور یہ وصیت اپنے فرزند ادریس کو کی حضرت
ادریس نے خردگی میں اپنے جد امجد آدم علیہ السلام کو دیکھا اور تین سو پینسٹھ
سال کی عمر میں جنت میں زندہ رہ گئے اور اپنے جانے کے وقت اپنے فرزند
متوشلخ کو یہی وصیت کی اور تابوت سکینہ اس کے سپرد کیا پھر متوشلخ نے
نو سو ننانوے سال زندگی کی اور بوقت انتقال اپنے فرزند لامخ المعروف بہ لمک
کو یہی وصیت کی پھر لامخ نے ایک سو اٹھاسی سال زندگی کی اور بوقت
انتقال اپنے فرزند نوح کو یہی وصیت کی اور نوح نے ہزار سال زندگی کی اور

Marfat.com

یہی وصیت اپنے فرزند سام کو کی اور تابوت سکینہ دیا یہانتک کہ سام سے حضرت ابراہیم تک یہی وصیت صلباً عن صلبٍ آتی تھی اور تابوت سکینہ ان کے دست بدست نقل کرتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آیا جیسا کہ معارج النبوۃ اور انس الجلیل بتاریخ قدس والخلیل وغیرہ میں ہے پس ایسا ہی نوح سے ابراہیم تک کل آباء ابراہیم مسلمین تھے ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناخور بن شاروخ بن ارعو بن فالغ بن [illegible] بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام۔ ابن سعد طبقات سے نقل کرتا ہے ان الناس من عهد نوح لم یزالوا ببابل وهم علی الاسلام الی ان ملکهم نمرود بن کوش بن کنعان فدعاهم الی عبادة الاصنام تحقیق کہ لوگان زمان طوفان نوح سے شہر بابل میں ہمیشہ رہتے تھے اور وہ اسلام پر قایم تھے یہانتک کہ بادشاہ انہوں کا نمرود دعوت کیا انہوں کو بت پرستی کی جانب۔ ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانہ میں تھے گو کہ ابراہیم علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے پیشتر بت پرستی پھیل گئی تھی تاہم بعض اسلام پر قائم تھے آباء ابراہیم انہیں گروہ مسلمین سے تھے۔ حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ سے ابن المنذر نے روایت کیا ہے لم ینزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعدا فلولا ذلك هلكت الارض ومن علیها روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ہونا ضرور ہے ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہوجاتے۔ اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں ہے ماخلت الارض من بعد نوح من سبعة یدفع الله بهم عن اهل الارض نوح کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔ سام بن نوح کا اپنے باپ کے ساتھ جہاز میں رہنا اور مسلم ہونا مصرح ہے بعض اُن کی نبوت کے

Marfat.com

قائل ہیں۔ اور شیخ عبدالحکیم تاریخ مصر میں ابراہیم علیہ السلام کے باپ تارخ
سے لیکر نوح علیہ السلام تک مسلمین ہونا آثار مرزیہ سے ابن عباس کے
ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہ تھے
چچا تھے کما ذکرہ دلائلہ تفصیلاً۔ ابراہیم علیہ السلام کے چار فرزند اسمٰعیل و اسحٰق
و مدین و مداین تھے۔ محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل
اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب انتقال اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور تابوت
سکینہ جو آدم علیہ السلام سے ان کو سلسلہ بسلسلہ پہنچا تھا منگوایا اور فرمایا یہ
وہ مقدس صندوق ہے کہ خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کی درخواست پر
روانہ کی اس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
تک تمام پیغمبروں کی صورتیں ہیں ان سے کہا کہ اس تابوت میں نظر کرو
ان کی اولاد نے جب اس میں نگاہ کی ایک لاکھ چوبیس ہزار خانہ زبرجد
کے دیکھے آخر ہیوت میں خانہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا یاقوت
سرخ سے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مرقوم تھی جو دو ہزار
رات کے چاند کی مانند اور اسکی جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی صورت تھی انکی پیشانی نورانی پر لکھا تھا کہ یہ اول اصحاب حضرت سے
ہیں جو اس پیغمبر آخر الزمان کی تصدیق کرینگے اور بائیں جانب اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صورت تھی ان کی پیشانی انور پر لکھا تھا
کہ یہ اعلاء دین میں اشد اور آہن سے محکم ہیں اور ملامت گر کی ملامت
سے خوف نہیں کرنے والے ہیں اور سامنے اسکے حضرت عثمان ذی النورین
کی صورت تھی ان کی پیشانی انور پر لکھا تھا کہ یہ تیسرے خلفاء راشدین سے
ہیں اور پیچھے اس کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صورت تھی جو اپنی برہنہ
تلوار دوش مبارک پر رکھے ہیں ان کی پیشانی انور پر مرقوم تھا کہ یہ شیر خدا

Marfat.com

اور چوتھے خلیفہ ہیں اور اطراف ان قصاویر خلفاء اربعہ کے اصحاب کرام
کی صورتیں مرقوم تھیں کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا
تھے بعد اس کے حضرت ابراہیم نے اسمعیل سے مخاطب ہو کے کہا کہ نور
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے میں جلوہ گر ہے تم اور تمام میری اولاد
اسلام پر قایم رہنا اور اپنی اولاد کو اسلام پر قایم رہنے اور تقوی و
پرہیزگاری اختیار کرنے کی وصیت کرنا اور پھر اسمعیل سے عہد و میثاق
لیئے اور فرمایا تمہاری اولاد سے باعث ایجاد کاینات فخر موجودات
شفیع المذنبین خاتم النبیین سرور انبیا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہون گے اسلئے تم اس نور محمدی کو اصلاب طیبہ سے ارحام
طاہرہ میں نکاح اسلام سے منتقل کرنا بعد اس عہد کے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو نابوت سکینہ سپرد کیا یہ معتبر روایت
تواریخ کے کتب مشہورہ مانند معارج النبوہ وغیرہ کے کچھ تغیر الفاظ سے مذکور ہے
فایدہ تصویر کا استعمال بشیر کے امم ماضیہ میں جایز تھا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو گیا اس لئے اس کا استعمال شریعت
محمدی میں ناجایز اور حرام ہے اور اسمعیل علیہ السلام کے فرزند قیدار مسلمان
تھے کتب سیر مثل معارج وغیرہ میں لکھا ہے کہ اسمعیل اپنے فرزند قیدار
کو وصیت کئے کہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم تیری پیشانی میں جلوہ گر
ہوا ہے ہم کو عہد آدم علیہ السلام سے سلسلہ بسلسلہ یہ پہونچا ہے کہ نہ
رکھیں اس نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر ارحام طاہرہ میں اس لئے
کہ زنا اور کفر سے پرہیز کرنا حضرت قیدار کا قصہ کتب معتبرہ سیر مثل معارج
وغیرہ میں مشہور ہے مختصر یہ کہ قیدار کثر شکار کرنے کیلئے جنگل میں جایا
کرتے قوم جن کی خوبصورت عورات انسان کی شکل میں آکر ظاہر ہوتے

Marfat.com

اور تحفہائے بادشاہانہ آپ کے پیش کش کرتے اور کہتے ہم بادشاہ کی
لڑکیاں ہیں ہم کو قبول کر جب یہ ان سے کلام کرنے کی خواہش کرتے
ہر طرف سے ندا آتی اے قیدار تو وصی اسمعیل ہے نور محمدی تیری پیشانی
میں جلوہ گر ہے مت رکھ اس کو تو مگر رحم حلال میں خصوصاً قوم
بنی اسمعیل سے جو عورت مسلمہ ساکن عرب ہو اس کو نکاح کر آخر
خانہ دختر ملک بنی جرہم کو جو مسلمہ تھی قیدار نے نکاح کیا جس سے
ایک لڑکا حمل نام پیدا ہوا اور وہ تابوت سکینہ حضرت قیدار بن
اسمعیل بن ابراہیم کے پاس تھا ہاتف غیبی نے خدا کی جانب سے قیدار
کو یہ ندا کی کہ اے قیدار تمہارے دادا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی
دو نشانیاں ایک تابوت سکینہ دوسرا نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم
تمہارے ہی پاس ہے میں نے نور محمدی تم کو دیا جو صلباً عن صلب
آنحضرت تک منتقل ہوتا رہیگا تم کو کافی ہے اس لئے تم تمہارے برادر
عمزاد یعقوب المعروف بہ اسرائیل بن اسحٰق بن ابراہیم کو تابوت سکینہ
سپرد کرو تا تمہارے جد کی نشانی انکے پاس رہے اور تم عہد نامہ کو جو
تابوت سکینہ میں ہے اٹھا کے اپنے پاس رکھو اور اپنی اولاد کو صلباً
عن صلب دیتے آؤ تاکہ اس عہد نامہ کے موافق نور محمدی کو نکاح ہا
سے منتقل کرو جب قیدار نے ہاتف سے سنا تابوت سکینہ سے عہد نامہ
کو اٹھا لیا اور مکہ سے کنعان ملک شام کو معہ تابوت آئے اور کنعان
کے قریب پہونچے پس تابوت سکینہ سے آواز مہیب نکلا کہ یعقوب
علیہ السلام معہ فرزندوں کے سنے اور یعقوب علیہ السلام اپنے اولاد کو کہے
کہ اے فرزندو میرا تایا بھائی قیدار بن اسمعیل معہ تابوت سکینہ آتا
ہے اس کی تعظیم کو اٹھو اور استقبال کرو پھر قیدار اور یعقوب نے بعد

Marfat.com

سلام حایک کے معانقہ کئے پس قیدار نے تابوت سکینہ کو یعقوب علیہ السلام کی سپرد کیا کما ہو مذکور فی کتب التواریخ کالمعارج وغیرہ وہ تابوت سکینہ اولاد یعقوب جو بنی اسرائیل ہیں بطناً عن بطن حضرت موسے علیہ السلام کو پہونچا حضرت نے اس مین اپنی نعلین اور عصا رکھے اور ہارون علیہ السلام نے اپنا دستار مبارک رکھے پھر اسکو مقفل کیا اسکا مفصل قصہ کتب تواریخ اور سورہ بقرہ مین تحت آیت ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک ال موسی وال ھارون تحملہ الملئکۃ الآیۃ کی تفسیر میں ہے۔ بعد اس کے قیدار مکہ معظمہ میں آیا وقت وفات اپنے فرزند حمل کو وصیت کی کہ تو اسلام پر قایم رہنا اور نور نبی جو تیرے میں جلوہ گر ہی اسکی احترام کرا ورست رکھ اس کو مگر رحم حلال میں نکاح اسلام سے۔ الحاصل ابراہیم علیہ السلام سے سرور دوجہان تک حضور کے آباء کرام موحد و مسلم تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ادد بن یسبع بن ہمیسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم ان احادیث سابقہ سے عمدًا معلوم ہوگیا کہ آنحضرتؐ کے اجداد ابراہیم تک ابراہیم سے آدمؑ تک سب مسلمین تھے ان میں سے بعض اجداد کے مسلمان ہونے کی تصریح احادیث شریفہ میں وارد ہے۔

روایت ہے ابن حبیب سے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عدنان اور معد اور ربیعہ اور مضر اور خزیمہ مسلمین سے تھے پس نیکی سے ان کو یاد کرو۔ اور امام سہیلی سے روضۃ الانف میں مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الیاس مومن تھے اور الیاس فرماتے تھے

Marfat.com

کہ میں اپنے صلب میں سنتا ہوں تلبیہ کو آنحضرت صلعم سے - اور روایت
ہے ابن سعد سے کہ کعب بن لوئی نے اپنی اولاد کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور
کہا ہمارے باپ دادا تمام مسلمان تھے اور کفر و شرک سے پرہیز کرتے تھے
تم بھی اپنا خاتمہ دین اسلام پر کرو اور میری اولاد سے خاتم النبیین حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے تم ان کی تابعداری کرو اگر میں
اس وقت تک زندہ رہوں تو ان کی تابعداری اور مددگاری اول کروں گا
کہا امام جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں
فلبثت بهذا التقرير ان اجداده صلى الله عليه وسلم من ابراهيم
الى كعب بن لوئى وولده مرة منصوص على ايمانهم ولم يختلف فيهم اثنان
یعنے پس ثابت ہوا اس تقریر سے کہ اجداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابراہیم
علیہ السلام سے کعب بن لوئی اور اس کے فرزند مرۃ تک یقیناً مسلمان تھے
اور دو شخص بھی اس قول میں اختلاف نہیں کیے اور باقی رہا کلام کلاب
اور قصی اور عبد مناف اور ہاشم اور عبد المطلب اور عبد اللہ والد ماجد آنحضرتؐ
میں ان کے اسلام کا ثبوت احادیث اجمالیہ ماسبق سے واضح و ثابت ہے
دنیز دلائل عامہ جو حق میں اہل فترت کے ہیں کافی و وافی ہے اور اسلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا کرام کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک جو
طریق نافی ہے اسکا محصل بیان یہ ہے کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام
جب حکم خدا سے کعبۃ اللہ الشریف بنا کئے دونوں نے مل کر دعا کی وہ تینوں دعا
مقبول ہوئی جیسا کہ سورہ بقر میں ہے ربنا واجعلنا مسلمین لک
ومن ذریتنا امة مسلمة لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم
ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیتک ویعلمهم الکتب والحکمة ویزکیهم
انک انت العزیز الحکیم - اے پروردگار ہمارے کر ہمکو مطیع واسطے تیرے اور

Marfat.com

اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مومنوں کی واسطے تیرے بنا اور دکھا ہمکو طرح عبادت کی اور پھر اوٹا اوپر ہمارے تحقیق تو ہے پھرانیوالا مہربان - اے رب ہمارے بھیج بیچ ان کے ایک پیغمبر (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان جماعت مسلمہ سے جو ہم دو کی اولاد ہوں جو پڑھے اوپر ان کے آئتیں تیری اور سکھاوے ان کو کتاب اور حکمت اور پاک کرے ان کو تحقیق تو ہے غالب حکمت والا - امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر کے الجزو الاول میں ربنا وابعث فیھم ای فی الامۃ المسلمۃ رسولا منھم ای محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت یک سوال مقدر کے جواب میں فرماتے ہیں انہ لم یزل فی ذریتھما من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا ولم تزل الرسل من ذریتہ ابراھیم وقد کان فی الجاھلیۃ زید بن عمرو بن نفیل و قیس بن ساعدۃ ویقال عبد المطلب بن ھاشم جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعامر بن الظرب کانوا علی دین الاسلام یقرون بالابداء والاعادۃ والثواب والعقاب ویوحدون اللہ تعالی ولا یاکلون المیتۃ ولا یعبدون الاصنام - اسکا ترجمہ بطور فلاصہ کے یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے ملکر دعا کی کہ ہم دونوں کی اولاد سے ایک جماعت مسلمانوں کی بنا اور ان جماعت مسلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ کر تو اس دعا کے موافق خداوند عالم نے ان دونوں کی اولاد سے جو مومنین تھے اور خدا واحد کی عبادت کرتے تھے اور مشرک نہ تھے آنحضرت صلعم کو روانہ کیا یعنے آنحضرت کے آباء کرام عبد اللہ سے اسمعیل علیہ السلام تک سو من مسلمان تھے) اور ابراہیم کی اولاد اسحق اور یعقوب سے دیگر انبیا بنی اسرائیل ہوئے حالانکہ ایام جاہلیت میں زید بن عمرو بن نفیل اور قیس بن ساعدہ اور عبد المطلب بن ہاشم دادا آنحضرت کے اور عامر بن الظرب تھے مگر دین اسلام پر قایم تھے قبروں سے اٹھنے کا اور قیامت کا اور ثواب اور عذاب کا اقرار کرتے تھے اور خدا واحد

Marfat.com

کو ایک جانتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مردار کو اور نہیں عبادت کرتے تھے بتوں کی۔ الحمد للہ والمنۃ امام فخر الدین رازی نے اس آیت سے آنحضرت کے آباء کرام اسمٰعیل تک مومن ہونا ثابت کرتے ہیں شکر اللہ سعیہ۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ آنحضر اپنا نسب نامہ عدنان تک جو اکیس پشت ہیں فرمایا اور اوپر کا سلسلہ نفرمایا اسلئے کہ اکیس تک برابر اتفاق ہے اور اوپر عدنان سے اسمٰعیل تک اور اسمٰعیل سے آدمؑ تک اختلاف ہے اور نام حضرت عبد المطلب کا شیبہ ہے مہکتی تھی ان سے بوئے مشک کی اور نور محمدی ان کی پیشانی میں مانند آفتاب کے چمکتا تھا اور جب اہل عرب کو کوئی حادثہ سخت پیش آتا یا برسات نہ ہوتا تو عبد المطلب کو کوہ ثبیر پر لیجاتے اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگتے فوراً ان کو اس حادثہ سے خلاصی ہوتی اور برسات سے مشرف ہوتے جب وہ نور عبد اللہ والد ماجد کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا کئے کرامات وخرق عادات حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئے یہاں تک کہ سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئے

فائدہ کتاب انس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل میں ہے کہ آدم علیہ السلام جو جنت سے زمین پر آئے وہاں سے طوفان نوح تک دو ہزار دو سو پیالیس سال اترے تھے۔ طوفان نوح سے ابراہیم خلیل اللہ کی وفات تک ایکہزار اکاسی سال ہوئے ابراہیم خلیل اللہ کی وفات سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک دو ہزار آٹھ سو ترانوے سال گذرے تھے پس ہبوط آدم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک چھ ہزار دو سو سولہ سال گذرے تھے اب بوقت تحریر یکہزار تین سو پندرہ ہے ہبوط آدم سے ابتک سات ہزار پانسو اکتیس سال گذرے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن شریف کی آیت ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین الآیہ حق میں والدین آنحضرت کے ہے اسکا جواب یہ ہے کہ وہ آیت ابو طالب کے حق میں وارد ہے نہ والدین کے حق میں جیسا کہ امام بخاری کتاب التفسیر میں لکھتے ہیں ایسا ہی ہے تفسیر مدارک وجلالین

Marfat.com

وابوالسعود وحسینی وغیرہ تفاسیر میں۔ وہ جو تفسیر بیضاوی کے سورہ بقر میں وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ کی تفسیر میں ہے وقرء نافع ویعقوب لا تسئل علی انہ نہی للرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام عن السوال عن حال ابویہ یعنے اصلی قرأت لا تسئل ہے نافع اور یعقوب جو لا تسئل پڑھتے ہیں اسکا شان نزول حق ہیں والدین آنحضرت کے ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور مفسرین بنا بر لا تسئل بھی شان نزول والدین آنحضرت کرکے نہیں لکھتے تفسیر مدارک وجلالین وکبیر وغیرہ میں شان نزول کفار مراد لئے ہیں اور تفسیر حسینی میں شان نزول یہود قرار دیا ہے۔ اخطب المفسرین علامہ ابو السعود افندی لخفی صاحب بیضاوی کے خیال کی تردید بدیں طور کی ہے وحمل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن السوال عن حال ابویہ مما لا یساعدہ النظم الکریم یعنے حمل کرنا بیضاوی کا اس آیت کو کہ اللہ تعالے نے حضرت رسول خدا کو اپنے والدین کے استفسار حال سے منع فرمایا اس جنس سے ہے کہ نظم قرآن اسپر دلالت نہیں کرتا ہے اور امام رازی تفسیر کبیر میں آیت مذکورہ کی شرح میں فرماتے ہیں روی انہ قال لیت شعری ما فعل ابوی فنھی عن السوال وھذہ الروایۃ بعیدۃ انتھی ملخصاً یعنے ایسا کہا کہ آنحضرت نے کہا کہ میرے والدین کے ساتھ کیا ہوا میں نہیں جانتا ہوں پس اللہ نے اس آیت سے سوال کرنا منع کردیا یہ روایت بعید ہے مضمون کلام الہی سے اور غیر معتبر ہے۔ رہ جو مسلم میں ہے عن انس رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی وابالک فی النار۔ یعنے حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا سے اپنے باپ کا ٹھکانہ دریافت کیا حضرت نے فرمایا دوزخ میں ہے راوی نے کہا جب واپس ہوا وہ آنحضرت نے اسکو بلا کر کہا کہ میرا اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اسکا جواب علماء کرام نے دو طور پر دیا ہے پہلا جواب

Marfat.com

یہہ ہے جو علامہ شہاب نے نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض کے
فصل الوجہ الخامس من وجوہ النسب میں فرمایا حدیث مسلم ان ابی وابالک
فی النار اراد بابیہ عمہ اباطالب لان العرب تسمی العم ابا یعنے عرب کی
عادت ہے کہ چچا کو باپ کہتے ہیں آنحضرت نے بھی اسی عادت پر اس حدیث
میں اپنے چچا ابوطالب کو باپ کہکر فرمایا کہ وہ نار میں ہیں۔ ایسا ہی کہا امام
جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفے میں۔ دوسرا جواب
ذیل میں آوے گا۔ وہ جو حدیث مسلم میں ہے کہ آنحضرت نے زیارۃ کی اپنی ماں
باپ کی پس روئے آپ اور ساتھیوں کو رولایا اور فرمایا کہ اجازت چاہی میں نے
ماں باپ کی مغفرت کے لئے دوبارہ اذن نہ ملا اور زیارت کے لئے اذن ملا پس
زیارت کرو قبروں کی وہ یاد دلانے والی ہے موت کو۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ پیشتر کی احادیث سے عموماً معلوم ہوا کہ حضرت کے ماں باپ آدم تک مسلمین
ہیں اور یہہ حدیث معہ حدیث بالا اس کے تضاد وارد ہوئی تو موافق قاعدہ
حدیث تطبیق دینا ضرور ہوا۔ اسکی تطبیق علماء نے دو طور سے دی ہے جیسا
کہ امام سیوطی نے فرمایا الاحادیث وردت فی ان ابوی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی النار کلہا منسوخۃ بالوحی فی ان اہل الفترۃ لا یعذبون
او انہا منسوخۃ ایضا باحادیث کونہم فی الجنۃ یعنے جو احادیث کہ وارد
ہیں اس باب میں کہ ماں باپ حضرت کے نار میں ہیں منسوخ ہیں قرآن سے کہ
اہل فترت کو عذاب نہیں یا منسوخ ہیں ان احادیث سے جو جنتی ہونے پر
دلالت کرتی ہیں ایسا ہی امام ابن حجر مکی اپنے رسالہ میں اور علامہ زرقانی
اپنے رسالہ میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ
میں ان میں نسخ نہیں ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح
مسلم کی کتاب الفضائل میں جسکا ترجمہ یہہ ہے ملخصاً ۔ یہ جو مسلم میں

Marfat.com

کہ آپ کو کسی نے خیر البریہ کہا آپ نے فرمایا کہ خیر البریہ ابراہیم ہیں اور حدیث
میں آیا ہے کہ مجھے یونس بن متی سے اچھا نہ کہو مثل ان احادیث کے منسوخ
ہیں اگر کوئی یہہ کہے کہ یہہ اخبار ہیں اور اس میں نسخ نہیں ہوتا جواب یہہ ہے کہ
یہہ اخبار اسطرح کے نہیں ہیں جن میں نسخ نہ ہو ورنہ یہ لازم آوے گا کہ ہمارے
نبی پیغمبروں سے کم رتبہ ہیں اور وہ خلاف اجماع ہے۔ دوسرا جواب علامہ
حموی نے شرح اشباہ النظائر میں فرمایا فی الجمع ما حاصلہ ان من الجائزۃ
ان تکون ھذہ درجۃ حصلت لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد ان لم تکن وان
یکون الاحیاء والایمان متاخرا عن ذلک فلا معارضۃ یعنے جو حضرت
زندہ کرکے مشرف باسلام کئے واسطے شرف دخول امت کے بعد ہے اور
احوال روایت مسلم کا آگے گا ہے پس عدم اسلام کے احادیث منسوخ ہیں
اور اسلام کے احادیث ناسخ ہیں ایسا ہی کہا علامہ شامی رد المحتار حاشیہ
درمختار میں اور شاہ عبد العزیز دہلوی اپنے فتوے میں۔ وہ جو امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہے ابواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ماتا علی الکفر۔ یعنے آنحضرت کے والدین انتقال پائے ہیں اور کفر کے
اسکے جواب میں علماء کرام کے تین مسلک ہیں۔ پہلا مسلک یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر
کے کئی نسخے متفرق جمع کرکے دیکھے تو اکثر نسخوں میں عبارت بالا نہیں
پائی گئی معلوم ہوا کہ قلم ناسخین سے لکھی گئی ہے امام صاحب سے نہیں جیسا
کہ علامہ سید مرتضی حنفی حدیقۃ الصفا فی والدی المصطفےٰ میں اور امام
ابن حجر مکی ہیتمی اپنے فتاوے میں اور علامہ سید محمد البرزنجی المدنی اپنے
رسالہ میں و دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں چنانچہ اب ایک قلمی نسخہ شرح فقہ اکبر کا
کتب خانہ میں مولوی صبغۃ اللہ صاحب المعروف بہ بدر الدولہ صاحب
مرحوم کے موجود ہے جس میں عبارت مذکور نہیں ہے حالانکہ اسپر شرح

Marfat.com

حضرت سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کی ملحق ہے اس شرح میں یہی عبارت مذکور نہیں ہے۔ مسلک دوم یہ ہے کہ کہا علامہ برزنجی نے اپنے رسالہ میں کہ شرح فقہ اکبر کے اکثر نسخوں میں ابوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر پایا نہیں جاتا بالفرض پایا جاوے احتمال ہے کہ ماتا علی الکفر ہو ظالم ناسخین سے ماسہواً چھوٹ گیا اسکا یہ مطلب ہوا کہ نہیں انتقال پائے والدین آنحضرت کے اوپر کفر کے بلکہ اسلام پر رحلت کئے۔ مسلک سوم یہ کہ باوجود اثبات عبارت مذکور مدعائے اسلام ابوین کے معنے کو ہرگز مخل و مضر نہیں کیونکہ یہاں مضاف محذوف یعنے ماتا علی زمن الکفر یعنے انتقال پائے کفر کے زمانہ میں آنحضرت کے مبعوث ہونے کے آگے جو زمانہ فترت تھا۔ جیسا کہ کہا علامہ شامی ردالمحتار حاشیہ درمختار میں۔ زمان فترت سے مراد وہ بنی کے درمیان کا زمانہ ہے جو احکام نبی سابق کے مفقود ہوں جو لوگ کہ زمان فترت میں ہیں نزدیک جمہور شافعیہ و اکثر حنفیہ کے اہل نجات سے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اسی پر مشعر ہے اور علامہ سید مرتضی حسینی فاروی زبیدی حنفی صاحب عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ نے حدیقۃ الصفا فی والدی المصطفے او الانتصار لوالدی النبی المختار ان ہر دو رسالوں میں اسلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لولہ قویہ وبراہین جلیہ سے صراحتاً ثابت کردی ہے ان ہر دو رسالوں سے راقم نے حدیقۃ الصفا والدی المصطفے مطالعہ کی ہے اس میں اماما وقدوتنا وہادنا امام المجتہدین وقدوۃ التابعین سراج الامہ کشف الغمہ حضرت امام الاعظم ابو حنیفۃ النعمان ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ فی روضۃ الجنان وجعل محبتہ سعادۃ الدارین ونیل السرور ومن لم یجعل اللہ نوراً فما لہ من نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب معتبر کہ الموسوم بہ فقہ الاکبر کی عبارت بالا میں خوب تنقیح کی ہے اور علماء کرام

Marfat.com

وعرفاء عظام کے تین مسلک کو موافق داب علماء وطریق فضلاء زیب رقم کی ہے
جس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ خود اسلام لاکر
شریفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں شکر اللہ سعیہ ونیز علامہ سید محمد البرزنجی
المدنی نے اپنے رسالہ میں اس مقام پر خوب تفصیل کی ہے اور امام صاحب
کی عبارت بالا کی عمدہ تنقیح کی ہے چنانچہ یہہ تحریر دلپذیر میرے پاس موجود ہے
فانظر ثمہ۔ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی کا فتوی اس بارے میں بے نظیر ہے۔ وہ
جو ملا علی قاری شرح فقہ اکبر وغیرہ میں والدین شریف کے عدم اسلام پر زور مارے
ہیں اور خاص اس مضمون پر ایک مطول رسالہ مسجع ومقفی لکھے اس کا جواب
یہ ہے کہ ان کی تحریر خاص نزدیک علماء کے اس مسئلہ میں قابل قبول نہیں
حق یہہ ہے کہ اس دعوی کو پایۂ ثبوت تک نہ پہنچا سکے۔ غرض صحیح یہہ ہے کہ ان
کو اس مسئلہ میں لغزش ہوگئی پس بہ سبب اس بے ادبی کے جو جو مضرتیں ان
کو پہونچیں وہ کتب میں مسطور ہیں۔ بدرالاسفر شرح فقہ اکبر میں ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے ملخصا کہ اللہ جزاے خیر دیوے ان لوگوں کو جو والدین آنحضرت کے اسلام پر
گئے ہیں اور رد کیے مخالف کا۔ اس میں اشارہ ملا علی قاری کی تردید کا
ہے اور علامہ سید محمد برزنجی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کیا عمدہ
کہے فقیہ محمد بن مرعشی رحمۃ اللہ ملا علی قاری کے حق میں کہ ان سے تعجب ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی تکفیر میں مخل اور قافیہ دار کلام بنا کر ایک رسالہ
لکھے اغلب ہے کہ ہرات کی سردی نے ان کے سر میں اثر کی جس سے ان کی
عقل پریشان اور مختل ہوگئی۔ اور علامہ شیخ الاسلام حنفی محدث شرح صحیح بخاری
کے چھٹویں جلد میں فرماتے ہیں بیفاید ضائع کیا اوقات نفیسہ کو وہ شخص
(مراد اس سے ملا علی قاری ہیں) جو کفر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں ایک رسالہ بنایا اور علو ہمت اس مدعائے خطیر میں خرچ کیا نعوذ باللہ

Marfat.com

من الزیغ والزلل ومن سکائد النفس پناہ مانگتے ہیں ہم بھی اور لغزش
اور سکاید نفس سے تم کلامہ۔ مرام الکلام میں مولانا عبد العزیز صاحب پرہاری
تحریر کرتے ہیں کہ جب قاری نے شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین کے والدین کی
تکفیر میں رسالہ لکھا اور امام سیوطی کے بعض رسائل کا رد کیا اور رات کو اس نیت
سے سوے کہ صبح اسے مشتہر کرونگا تو صبح کے اٹھتے ہی سیڑھی سے پاؤں پھسلا
اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسی شب کو شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی ہیتمی نے خواب
میں دیکھا کہ ملا علی قاری کعبہ کی چھت پر چڑھ کر گر پڑے ہیں اسکی تعبیر علامہ نے
یوں کی کہ قاری کو یہ رنج و تعب بوجہ اہانت والدین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پہنچا افسوس ہے کہ قاری صاحب باوجود اس تنبیہ کے باز نہ آئے اور جرأت
کرکے اس رسالہ کو علامہ ابن حجر مکی ہیتمی کے پاس بھیجا ابن حجر مکی نے اس کے رد
میں ایک بڑا مبسوط رسالہ لکھا اور قاری صاحب اسی بیماری میں انتقال کر گئے
ایسا ہی لکھا ہے یہی علامہ مذکور نے اپنے رسالہ معجون الجواہر مین (من ارشاد
الغبی ملخصا) اور خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں علامہ محمد بن
فضل اللہ لکھتے ہیں کہ ملا علی قاری نے ایک رسالہ مشتمل بر اسائت والدین
آنحضرت لکھا اگر یہ رسالہ نہ لکھا جاتا تو قاری کی تمام تالیفات و تصنیفات
سے دنیا مملو ہو جاتی۔ اور بعضوں نے کہا کہ ملا علی قاری نے اس مسئلہ سے
آخر عمر میں رجوع کی اور اسلام آباء کرام آنحضرت صلعم کا مقر ہوئے۔ (من ارشاد
الغبی ملخصا) حاصل کلام وغایۃ المرام یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کرام آدم و حوا
سے حضرت عبد اللہ و آمنہ تک مسلمین ہونا آیات شریفہ و احادیث لطیفہ و اقوال
فقہیہ سے ثابت ہے خصوصاً آنحضرت کے والدین شریفین کو معاذ اللہ کفر و شرک
و دوزخ سے نسبت کرنا خلل انداز ایمان ہے کیونکہ ان کی تکریم و تعظیم لازم اور بے
تعظیمی شرعاً حرام ہے اور شفائے قاضی عیاض میں ہے کہ سلطان عمر بن عبد

Marfat.com

العزیز رضی اللہ عنہ کے روبرو سلیمان بن سعد جوان کا منشی تھا کہا کہ آنحضرت کے والدین (معاذ اللہ) غیر مسلم تھے سلطان عمر ابن العزیز بہت غضبناک ہوئے اور اس کو کام سے نکالدئے - پس نسبت کرنا والدین آنحضرت کو ساتھ کفر و برائی کے باعث ایذاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا باعث کفر و لعنت کے ہے - علامہ قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور شیخ عبدالحق دہلوی ماثبت بالسنۃ میں لکھتے ہیں والحذر الحذر من ذکرھما بما فیہ نقص فان ذلک قد یوذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان العرف جار بانہ ذکر لابی الشخص بما ینقصہ او وصف بوصف بہ وذلک الوصف بہ نقص تاذی ولدہ بذکر ذلک المخاطبۃ - یعنے واجب ہے پرہیز کرنا آنحضرت کے والدین کو کسی قسم کے عیب لگانے سے کیونکہ یہہ ایذا ہے آنحضرت کو بہ سبب اس بات کے کہ عرف جاری ہے کہ جب کسی آدمی کے روبرو اسکے والد کا عیب کرین یا ایسی تعریف کرین کہ جس سے اہانت اسکے باپ کی نکلتی ہے تو اس سے فرزند کو سنتے ہی ایذا ہوتی ہے اور اسکے ذیل مین امام قسطلانی نے کہا ولا ریب ان اذاہ علیہ السلام کفر یقتل فاعلہ ان لم یتب عندنا یعنے اسمین شک نہین کہ ایذا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر ہے قتل کیا جاویگا ایذا دہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک اگر توبہ نہ کرے (بشرطیکہ احکام شریعت جاری ہوں) اور امام سیوطی مسالک الحنفا فی والدی المصطفے مین اور علامہ حموی شرح الشباہ والنظایر مین اور علامہ برزنجی اپنے رسالے میں لکھتے ہیں سئل القاضی امام ابوبکر ابن العربی احد ائمۃ المالکیۃ عن رجل قال لہ ان ابا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النار فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ولا اذی اعظم من ان یقال ابوہ فی النار یعنے امام قاضی ابوبکر بن العربی سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی کہے آنحضرت کے والدین ناری ہیں تو اسکا کیا حکم ہے امام مذکور نے فرمایا وہ ملعون ہے

Marfat.com

بحکم اس آیت کے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور اُس کے رسول کو البتہ لعنت کرتا ہی اللہ انہون کو دنیا اور آخرت مین اور تیار رکھا ہی ان کو عذاب دردناک اس سی بڑھکر کیا ایذا ہوگی کہ حضرت کے والد کو ناری کہا جاوے۔ اور مولوی باقر آگاہ مدراسی مرحوم اپنی کتاب ہشت بہشت مین جو مقبول خاص وعام ہے اور جوش عشق سے مملو ہی سو سال کے آگے اسلام آباء کرام کا فیصلہ کر دئے ہیں اہل سنت وجماعت کے لئے کافی ووافی ہے وہ ابیات معظم یہ ہیں۔

وہ نور جگت کا سرمایہ — املاک و رسل کا پیرایہ — خوش آتا تھا باعز و شرف
اصلاب ستی ارحام طرف — گر بولونگا وہ سب احوال — تولنبا ہوویگا یہ مقال
پن کہتا ہونمین کچھہ مجمل — رکھہ اسکو دل میں جی کے بدل — سب دادے شہ کے اور دادیان
سب نانی اسکی اور نانیان — حق انکو زنا سی رکھا تھا جتن — سب بیاہ ستی باندھی تھی من
تھے جود وسخاوت مین یکتا — تھی فضل شجاعت مین یکتا — تھے علم وادب مین بے مانند
تھے حسب ونسب مین بے پیوند — بھی فخر و وفا اور حلم وحیا — حق لطف سی انکو بخشا تھا
ہر قرن میں وہ تھی سب کے رئیس — سب لوگ تھی تن وہ تھی سیس — بھی تھی وہ سرور کے امداد
سب مومن مسلم اہل رشاد — تھی مومن پاکان وہ سارے — آسمان شرافت کے تارے
اس بات سنے کچھہ ہت کر شک — دل جیوے اندر اسکو رکھہ — کوئی اسکے مخالف گر بولا
قوت کر اسکا کچھہ پروا — گر آیا کوئی تکرار اوپر — اس حرف سی اسکو توبہ کر
کر دور اسے گر ہے قدرت — یا ترک تو کر اسکی صحبت — نزدیک عمر بن عبد عزیز
وہ سلطان اہل تمیز — تھی جسکی خلافت اہی دلبند — اُن چارون خلفا کی مانند
کوئی بے ڈہنگ بولا عبداللہ — کچھہ نہین تھا ایمان سی آگاہ — وہ سلطان کرکے خوار اسکو
یا ہر اسکو کر یا مجلس سو

فقیر نے یہہ رسالہ جو بطور فتوے لکھا تاکہ برادران اس سے نفع عظیم پاوین اور سرور دو جہان کے تمام آباء کرام وامہات عظام آدم وحوا علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام

Marfat.com

سے حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک مسلمین تھے کر کے اعتقاد کریں امید گاہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ محض اپنی کرم و عنایت سے اس رسالے کو قبول فرماویں
اور اس فقیر کو جو آپ کے سلسلہ کا غلام اور نام لیوا ہے نظر توجہ فرماویں اور خاص اپنے
فضل کے صدقے سے مرحمت فرماویں و بس ؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔

تم ہذا الجواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب المرقوم ۲۷ ماہ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۱۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۸ء شنبہ۔ کتبہ العبد
الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المکین السید محمد عبد الغفار شاہ قادری الحنفی
بنگلوری اعلی المدرس فی المدرسۃ العربیۃ لجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر بنگلور صانہ اللہ
عن الفتن والشرور۔

ہذا الجواب صحیح مطابق لاعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ کتبہ
خادم الطلبا القاضی الحاج السید
شاہ محمد عبد القدوس قادری الحنفی
بنگلوری ناظم المدرسۃ لجامع
العلوم الواقعۃ فی المسجد الجامع معسکر بنگلور۔

ہذا الجواب صحیح بلا ارتیاب لذی العلم واولی الالباب۔
کتبہ المکین الآثم المقصر السید شاہ محمد عبد
الرزاق قادری الحنفی بنگلوری المتخلص ناظر صدر
المدرس لمدرسۃ السرکاریۃ النظامیۃ بقصبہ
سنگاریڈی پیٹہ ضلع میدک المتعلقہ لحیدرآباد
دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن۔

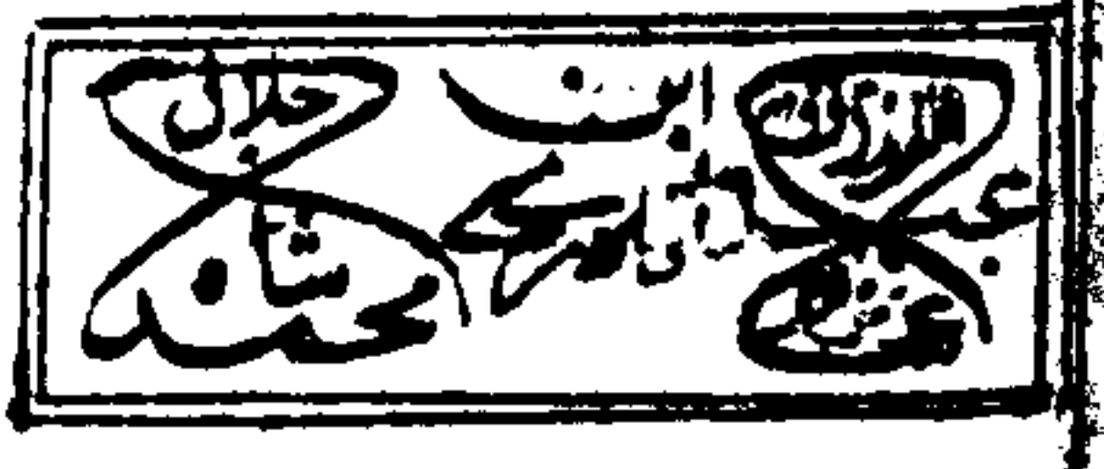

ہذا الجواب صحیح کتبہ السید حسن
صانہ اللہ عن الفتن۔

ہذا الجواب صحیح کتبہ السید محمود
شاہ قادری الحنفی چن پٹنی۔

ہذا الجواب صحیح کتبہ محمد عظیم الدین

Marfat.com

فتوٰی علماء کرام شاہجہان آباد

عالم جلیل فاضل نبیل جامع معقول حاوی منقول مخزن شریعت معدن طریقت مخلصی مولوی سید محمد عبد الغفار شاہ صاحب قادری الحنفی بنگلوری اعلی مدرس مدرسہ عر جامع العلوم معسکر بنگلور نے جو یہہ رسالہ ہدایۃ الغبی الی اسلام آباء النبی لکھا ہی فقہ نے من اولہ الی آخرہ مطالعہ کیا بیشک مولف علام نے بہت محنت کی جو نایاب کت سے اس مسئلہ کو معنامین شریفہ و مطالب عظیمہ سی مزین کیا انکی کتب بینی و لیاقت علمی کا یہہ ایک نمونہ ہی مجھ کو امید قوی ہی کہ ان سی زیادہ تائید مسائل دینیہ و ترویج مطا شرعیہ کی ہوگی اور ہووی گی جزاہ اللہ خیر الجزاء بیشک اس زمانہ میں اس رسالہ کی ضرورت ہے کیونکہ جو کتابین فی زمانا مطبوع ہوتی ہیں اس مسئلہ کا تذکرہ بہت ہے اس مسئلہ کا رواج دینا ہم مہمات و ضروریات سے ہے جس سے شرافت عظمی و نجابت آنحضرت صلعم کا ثابت ہوتا ہی مولف علام نے خوب کیا کہ اسکو آیات شریفہ سے استدلال ثبوت کرکے احادیث کرام و اقوال ائمہ عظام و علماء فخام سی اسکو مبرہن کر دیا اور معترض کے اعتراض موافق واب علماء بلاطعن و تشنیع نقل کرکے عمدہ طور سے جواب دیا اور تت بخش ادلہ سے ہر یک ناظر کو مسرور و مبتہج کیا اور مسالک تفصیل میں نادر و عمدہ روایات کو معتبر اور نایاب کتب سی نقل کرکے ثابت کر دیا کہ منشاء الہی تھا کہ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت کاینات و مفخر موجودات ہیں من آدم الی عبد اللہ آمنہ رضی اللہ عنہم مومنین و مسلمین و مرسلین کے ارحام طیبہ نقل کرتے ہوئے طیب اور طاہر رکھا تا شرافت عظمی حضرت کی تمام انبیاء ہو چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے موافق حکم الہی شیث علیہ السلام سی یہی عہد اس مضمون پر دلیل ہے اور ضمنا اس تقریر کے مولف علام نے افضلیت خلفاء موافق ترتیب خلافت جیسا کہ اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے خوب ثابت کر

Marfat.com

آدم علیہ السلام کی انگشت شہادت میں آنحضرت کا نور اور باقی چار انگلیوں
میں خلفاء اربعہ کا نور منتقل ہونا اور تابوت سکینہ میں آنحضرت کی صورت کے اطراف
میں خلفاء اربعہ کے صورتیں ہونا یہ شہادات صاف پکار رہی ہیں کہ افضلیت خلفاء اربعہ علی الترتیب
مفق اعتقاد اہل سنت وجماعت منشاء الٰہی ہے اس میں چون وچرا کی قدرت نہیں الحاصل
حضرت کے تمام اباء کرام وامہات عظام من آدم وحوا الی عبداللہ وآمنہ مومن مسلمان
بنا اولہ قویہ وبراہین جلیہ سے ثابت ومبرہن ہی اہل سنت وجماعت کو یہی اعتقاد رکھنا
چاہیئے۔ کما حررہ الفاضل شکراللہ سعیہ۔ حررہ المسکین خادم العلما الٰہی بخش متوطن
کاہجہاں آباد۔

فتوی علماء کرام مدراس

جمیع آباء وامہات آنجناب مقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناجی ومومن تھے کما ذکرہ المجیب
بلقبہ محمود کان اللہ۔ **محمود ۱۲۸۶**

یہ جواب موافق مذہب اہل سنت کے ہی عبید اللہ کان اللہ لہ۔ ....

(خادم شریعت غرا
عبید اللہ عفا عنہ مدراس)

ابوین شریفین والدین ماجدین بلکہ جمیع آباء وامہات حضور اکرم سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ناجی ومومن ہونا اہل سنت وجماعت کی بایں دلایل قویہ وبراہین
معتبرہ سے ثابت ہی انجملہ یہ ہیں جو فاضل مجیب نے نقل کئی ہیں جزاہ اللہ خیر
والجزاء اسکی خلاف میں تحریر وتقریر کرنی نصف ایمان وعدم محبت کی علامت ہی کتبہ المسکین غلام رسول

(غلام رسول
۱۳۱۰)

فتوی علماء کرام نوتہ ضلع راولپنڈی

المجیب مصیب۔ خادم العلما سلطان احمد۔ الجواب صحیح۔ غلام محمد مدرس مدرسہ دارالعلوم نوتہ

ابوالحق غندی	الجواب صحیح	المجیب مصیب
محمد عیسیٰ مدرس دوم	تاج محمود مہتمم مدرسہ	ہر جا کہ بنگری ہمہ رحمت است
مدرسہ دارالعلوم نوتہ	دارالعلوم نوتہ	ناظم مدرسہ دارالعلوم نوتہ

Marfat.com

فتوی علماء کرام بریلی ۔ بحمد اللہ والمنۃ یہ رسالہ بہت ہی عمدہ اور خوب ہے فلہذا چند سطور اسمیں تحریر کی جاتی ہیں اسکا نام بلحاظ تاریخ رشمول الاسلام لاصول الکرام ہے۔ **فائدہ** ۔ انشاء اللہ تعالے یہ تحریر دلپذیر مستقل طور پر عنقریب طبع کرکے ہدیہ ناظرین کیجاوے گی۔ بخوف تطویل ہوا بہیر اسماء گرامی پر اکتفا کیا گیا۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد مصطفی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفے احمد رضا خان

الجواب صحیح
محمد رضا خان قادری
۱۳۱۳
محمد عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد مصطفی حنفی قادری
ولد مولوی محمد رضا خان
محمد حامد رضا خان

الجواب صحیح
محمد سلطان
احمد خان

الجواب صحیح
محمد شاہ

فتوی علماء کرام بھیرہ علاقہ پنجاب ۔ ہذا المسئلۃ محققۃ عند العلماء الراسخین جمیع الاباء والامہات النبی الکریم الی آدم علیہ السلام من المومنین احادیث السلام التی توہم خلافہا منسوخۃ کما بسط فی التاریخ الخمیس فی احوال نفس النفیس للعلامۃ حسین بن محمد دیار بکری وقالوا ان ازعم الخلیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام وابوہ لتارخ من المسلمین الموحدین نور الشریعۃ ما زالت تنقل من الساجدین فیکفی فی ہذا رسالۃ المتبرکۃ الموسوم بہدایۃ النبی الی اسلام آباء النبی فلہ شکر من لفہ من الفاضلین العلماء والکاملین ایدہ اللہ تعالی فی یوم الدین بحرمۃ النبی وآلہ المتقین حررہ الفقیر عبد القادر المعروف بہ غلام قادر الحنفی مذہبا والقادری طریقۃ والبہیروی وطنا وللاہوری اقامۃ

فتوی علماء کرام عظیم آباد ۔ حضرت سرور عالم صلعم آباء واجداد سب مسلمان تھے علماء کرام اسی پر فتوی ہے جیسا کہ فاضل ہذا نے لکھا ہے شکر اللہ سعیہ۔ حررہ العبد الذلیل محمد وحید المدعو بہ غلام صدیق سنی الحنفی القادری عفی عنہ ذنوبہ۔

فتوی علماء کرام حیدر آباد دکن ۔ بیشک حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلعم کے آباء کرام و اجداد عظام من آدم الی عبد اللہ کلہم اہل اسلام تھے اور یہی عقیدہ اہل سنت وجماعت ہے اور یہ بدلائل قویہ ثابت ہے جیسا کہ علامہ مجیب نے اس رسالہ میں لکھا ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ حررہ العبد السید محمد یحیی حنفی القادری الحیدر آبادی عفی عنہ

الجواب صحیح البی بخش مدرس مدرسہ بولہلائی آغائی

ہذا الجواب صحیح
رحمۃ اللہ علیک
۱۲۹۵

Marfat.com

ماہرِ علم حساب
جملہ حقوق محفوظ ہیں

قال علیہ السلام
تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانی امرؤ مقبوض

ترجمہ
علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے

انیس الوارثین

جس میں

علم فرائض کے تمام مسائل مروجہ قواعد حساب کے رُو سے حل کئے گئے ہیں

تالیف

مولانا مولوی صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی مؤلف
تذکرہ قطبیہ واذکار قلندری

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی لاہور
نے بعد اخذ حقوق
سنہ ۱۹۱۴ء میں
زیور طبع سے آراستہ ہوئی

Marfat.com

تاریخ عالم

اس کتاب میں علامہ مصنف نے بڑی محنت اور جانفشانی سے زمین و آسمان سورج۔ چاند
جن و انسان وغیرہ کی پیدائش سے لیکر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کرکے حضرت محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جسقدر انبیائے کرام اولیائے عظام اور شاہان ملک گذرے تھے
سب کے حالات مفصل اور تاریخوار بیان کرنیکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد
مبارک سے شروع کرکے لیتک کے تمام خلفاؤں بادشاہوں اور امیروں و رئیسوں اور لیتک
کے تمام جدید علوم و فنون کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے اُن تمام مشہور مقامات مثلاً مکہ معظمہ مدینہ
بیت المقدس۔ بصرہ۔ بغداد۔ مصر۔ قسطنطنیہ۔ لنڈن۔ پیرس۔ دہلی۔ آگرہ۔ قنوج۔ بھوپال۔ حیدرآباد
اودھ۔ گجرات۔ کشمیر وغیرہ وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ساتھ ہی تمام دنیا کی موجودہ سلطنتوں اور
ریاستوں کا رقبہ انکی آمدنی انکے والی یا سلطان کا نام اور اُن کا مذہب اس طور سے الگ الگ
لکھا ہے کہ ہر ایک براعظم کا حال اور اس کا رقبہ اور اسکے حکمرانوں کے مقبوضات کی تفصیل اور اُنکی
آمدنی فوراً معلوم ہوسکتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس بات کا بھی پتہ مل سکتا ہے کہ روئے زمین
کتنے رقبے پر مسلمان حکمران ہیں اور کتنے رقبے پر عیسائی اور باقی کتنا رقبہ دیگر مذاہب کے قبضے میں
اسکے ساتھ ہی وہ عظیم الشان حوادثات مثلاً طوفان نوح۔ جنگ عظیم وغیرہ وغیرہ کو لکھا ہے کہ وہ کس
سن میں ہوئے اور ہر ایک جدید چیز مثلاً ریل گھڑی۔ تار۔ چھاپہ خانہ۔ فوٹوگرافی۔ توپ۔ بندوق
وغیرہ وغیرہ صدہا چیزوں کو لکھا ہے کہ وہ کس سن میں ایجاد ہوئیں۔ اور کس نے انکو ایجاد
کیا۔ اسکے بعد سن عیسوی کا سن ہجری سے مقابلہ کرکے دکھلایا ہے کہ فلاں سال ہجری
میں فلاں سال عیسوی تھا۔ غرضیکہ یہ کتاب روئے زمین کی ایک مکمل تاریخ ہے۔ لکھا

چھپائی نفیس قیمت (۴ عدد)

المشتہر منیجر قریشی بک ایجنسی دہلی

فہرستِ مضامین انیس الوارثین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرضِ حال	۳
۲	مقدمہ	۷
۳	حساب آموزی (قاعدۂ ذو اضعاف اقل	۱۶
۴	قاعدۂ کسور وغیرہ)	۱۷
۵	اصطلاحات کی تشریح اور حجب کا بیان	۲۰ / ۲۱
۶	اسبابِ میراث	۲۲
۷	موانع میراث	۲۲
۸	تقسیم ترکہ کا درجہ وار بیان	۲۳
۹	ذوی الفروض کی تشریح	۲۴
۱۰	حصوں کے اقسام اور مستحقین	۲۶
۱۱	ذوی الفروض کے سہام کی توضیح	۲۸
۱۲	ذوی الفروض کے حصص کی تقسیم کی مثالیں	۳۱
۱۳	عصبات کی تشریح	۳۵
۱۴	باب العول	۳۷
۱۵	ذوی الفروض و عصبات میں تقسیم ترکہ کی متفرق مثالیں	۳۹
۱۶	باب التصحیح	۴۰
۱۷	سہام کو رؤس پر بلا کسر تقسیم کرنے کی مثالیں ...	۴۱
۱۸	نقدی اور زمین کی تقسیم کی مثالیں	۴۴
۱۹	بابُ التخارج	۴۶
۲۰	مسائلِ ردّ	۴۷
۲۱	مسائلِ ردّ کا حل	۴۹
۲۲	باب مقاسمۃ الجد	۵۱
۲۳	بابُ المناسخہ	۵۶
۲۴	ذوی الارحام کی تشریح	۶۰
۲۵	ذوی الارحام میں تقسیم ترکہ کی مثالیں	۶۱
۲۶	ترکہ سے خنثےٰ کا حصہ	۷۰
۲۷	ان جانوروں کے حقوق کی نگہداشت جو ماں کے پیٹ میں ہوں	۷۲
۲۸	تصحیح مسائلِ حمل کی مثالیں	۷۴
۲۹	مفقود کی میراث	۷۵
۳۰	مرتد کی میراث	۷۷
۳۱	قیدی کی میراث	۷۸
۳۲	ناگہانی موت مرنیوالوں کی میراث	۷۹
۳۳	نظم بتکمیل انیس الوارثین	۸۱
۳۴	نقشۂ حصص ذوی الفروض و عصبات	

Marfat.com

نذر

اُس دینی اور دنیوی علم و فضل کے لحاظ سے جو جناب
حافظ خلیفہ عمادالدین صاحب قاضی فاضل
پی ای ایس مَتَّعَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ
کو حاصل ہے میں اِس کتاب کو جو مسلمانوں کے دنیاوی
اور دینی فوائد کے لئے لکھی گئی ہے۔ اُنہی کے اسمِ گرامی
سے نامزد کرتا ہوں ؎

برگِ سبز آوردِ تحفہ پیشِ تو نامی فقیر
گر شود مقبولِ تو نازد غلامِ دستگیر

خاکسار
غلام دستگیر نامی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ حال

میں خوش قسمتی سے ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوا جس میں شیخ الشیوخ حضرت ابوالحسن ہنکاریؒ۔ سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکمؒ اور حضرت عبدالجلیل چوہڑشاہ بندگیؒ جیسے مقتدائے عصر پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جس میں سوا تیرہ سو سال سے کم وبیش علم کا چرچا رہا ہے۔ مگر میں نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ اب اس خاندان میں نہ تو پہلی سی خیر و برکت ہے اور نہ جاہ و جلال۔ جہانتک میں نے سوچا ہے مجھے تو اس کا باعث یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے علومِ دینیہ کی تحصیل کا شوق اور سنتِ سنیہ پر عمل پیرا ہونے کا خیال عام لوگوں کی طرح اس کے افراد کے دلوں سے بھی اٹھ گیا۔ اور غیر مسلموں کی رسم و رواج نے گھر کر لیا۔ جبھی سے زوال کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ اب جہالت کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی خلاف شریعت امر پر نکتہ چینی کی جائے۔ تو بجائے اس کی اصلاح کرنے کے اپنے بزرگوں پر یہ بہتان باندھتے ہیں کہ بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (ہم تو اسی پر چلتے ہیں جس پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔) درحالیکہ اُن کے سلف صالحین خدا ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔ کبھی زالِ دنیا کے فریب میں نہیں آئے۔ یہانتک کہ سلطان حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ کر ان کی حکومت چھوڑ کر فقیری اختیار کر لی۔ شیخ عبدالجلیل عظمہ اللہ تعالےٰ کو سلطان بہلول اودھی امصار و دیہات پیش کرتے رہے مگر آپ نے قبول نہ کئے۔ انہی کے بیٹے

Marfat.com

شیخ ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ کے طعام میں ایک دن خادم نے ذرا سا روغن زرد ملا دیا تو آپ نے اُسے سرزنش کی اور فرمایا کہ جسطرح آئینہ روغن ملنے سے غیر مُصفا ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح گھی نے میرے دل کو مکدر کر دیا ہے۔ دور کیوں جائیں۔ دیکھیں پیر مراد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نامریداں میں کیا فرماتے ہیں یہی کہ ؎

زالِ دُنیا ست بیوہ کہنہ۔	خوردہ از صد ہزار مرد طلاق
مے دہد نوش و مے زند نیشے	مے نمائد خراب در آفاق
زہر جامش مچش کہ خواہی مُرد	تا کہ تریاق آوری ز عراق

پھر انہی کے بھائی حضرت قلندر شاہ صاحبؒ ولی فرماتے ہیں ؎

کجا بخاطرم آید سرِ رجم کہ مرا ست	ہزار دولتِ شاہی ز بوریا حاصل

پس ایسے بزرگوں پر یہ الزام لگانا کہ وہ تقسیم ترکہ حسبِ احکام شریعت نہیں کرتے تھے بہتان عظیم ہے +

مَیں نے خوش بضبی سے اسلامیہ ہائی سکول لاہور میں تعلیم پائی۔ اور میرے کان میں خدائی آواز :-

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۪ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

پڑی جو دل میں بیٹھ گئی۔ اور پھر جب میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سُنا کہ۔

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ۔

یعنے تم علمِ فرائض سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ اِس لئے کہ یہ نصف علم ہے۔

Marfat.com

تو میرے دل نے مجھ سے کہا ؎

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است ۔	وگر خاموش بنشینی گناہ است ۔

اُٹھ ۔ اور اتمام حجت کے لئے تبلیغ احکام الٰہی کر ۔ میرے ایسا کرنے پر چونکہ میرے بعض عزیزوں نے کوئی ایسی کتاب طلب کی جس میں اسلامی احکام متعلقہ تقسیم ترکہ کی آسان تشریح ہو ۔ اور مجھے کوئی ایسی ہاتھ نہ آئی ۔ تو میں نے متعدد کُتب کی مدد سے یہ کتاب **انیس الوارثین** اُن لوگوں کے سمجھانے کے لئے مرتب کی ۔ جو میری طرح کم علم ہوں ۔ اور اصولِ تقسیم ترکہ کو سمجھنے کا شوق رکھتے ہوں ۔ امید ہے میری یہ سعی عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوگی ۔ اور وہ لوگ جو اِس سے منتفع ہوں ۔ مجھے دُعائے خیر سے یاد فرمائینگے ۔ اور وہ حضرات جو اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں ۔ مجھے اِس سے مطلع فرمائینگے ۔ تاکہ اس کی اصلاح کر لی جائے ۔ کیونکہ ؏

یہ انسان پُتلا ہے سہو و خطا کا +

علم فرائض میں جسقدر حساب سیکھنے کی ضرورت ہے ۔ وہ بھی اس کتاب میں درج کر دیا گیا ہے ۔ پس امید ہے کہ اب اُن حضرات کو بھی کوئی دقت نہ رہے گی ۔ جو پیشتر ازیں مکسور عام سے ناآشنا تھے +

خاکسار غلام دستگیر نامی ہاشمی منہکای
حالمی خادم مزار پُر انوار حضرت سید احمد نوشہ
ترمذی رح متصل چلہ نی بیاں **لاہور** +
(متوطن زتہ وکوٹلی پیراں +)

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ

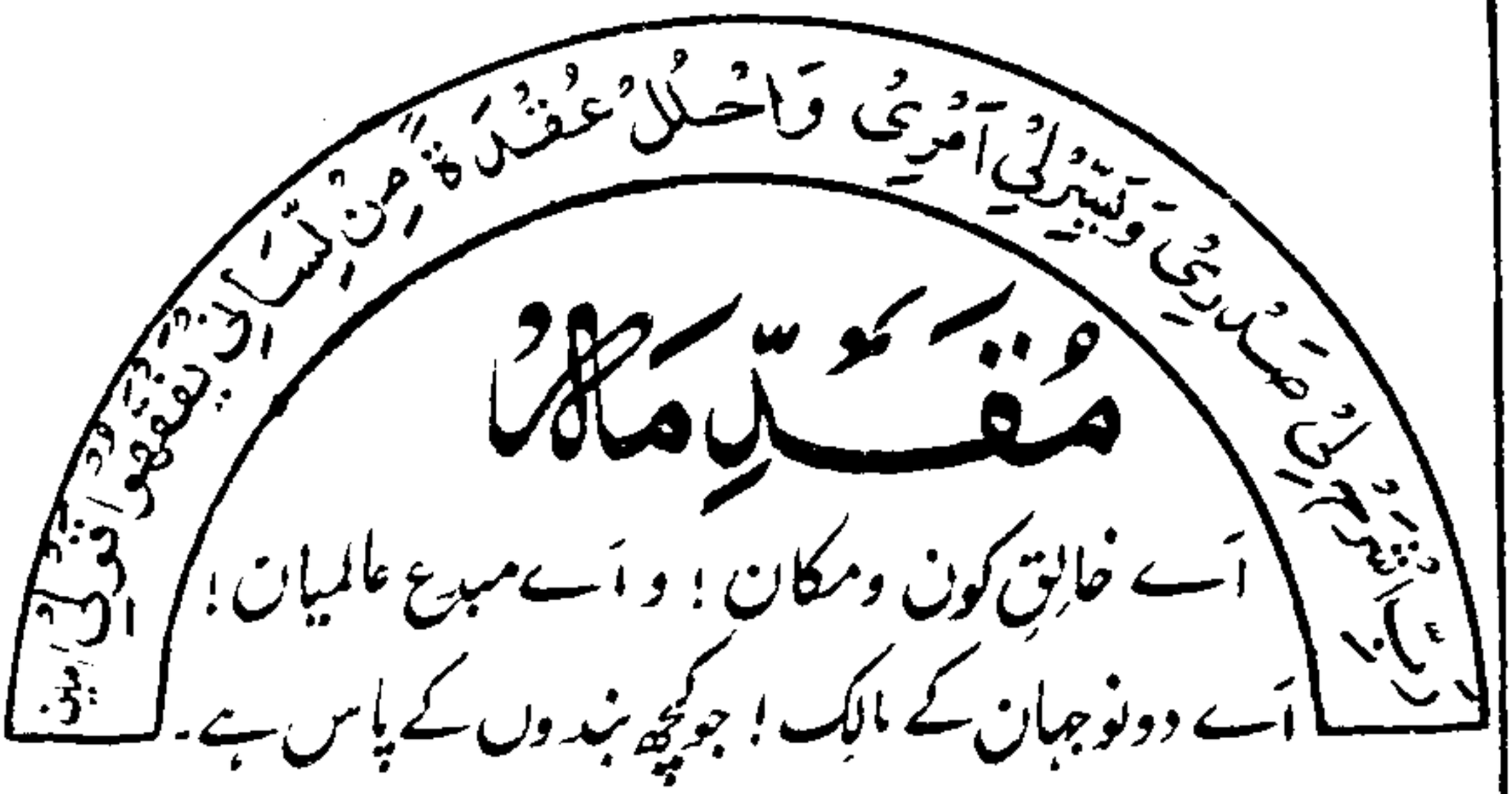

مُقَدِّمَہ

اَے خالقِ کون و مکان ! و اَے مبدع عالمیان !
اَے دونو جہان کے مالک ! جو کچھ بندوں کے پاس ہے۔

تیرا ہی ہے۔ ہم سب عارضی طور پر اشیاء پر قابض و متصرف ہیں۔ تمام چیزوں کا وارثِ حقیقی تیرے سوا کوئی نہیں۔ تو جسے چاہتا ہے۔ مالک بناتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے مملوک بنا دیتا ہے۔ تو نے املاک و اموال ہمارے سپرد کئے ہیں تاکہ تو آزمائے۔ کہ کون شخص تیرے احکام کے مطابق ان کو خرچ کرتا ہے۔ اور کون چند روزہ اختیار پر مغرور ہو کر انہیں خواہش نفسانی کے بموجب اڑاتا ہے۔ جو بندوں کے حقوق تجھ پر تھے اُن کی تشریح تو نے اپنے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے فرمائی۔ مگر حقوق العباد کو اسقدر اہمیت دی کہ ان کو بالوضاحت خود اپنے کلام پاک میں بیان فرمایا۔ پس وہ لوگ کیسے بدبخت ہیں جو اپنے آپ کو تیرے دین کے پیرو بتاتے ہیں مگر جب ان کے سامنے قانونِ شریعت پیش کیا جائے تو کمال شوخ چشمی سے پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ تقسیم زکوٰۃ میں ہم رواج کے پابند ہیں۔ شریعت کے نہیں۔ اَے معبودِ برحق تو مخلوق کی طاعت سے غنی ہے۔ اگر کوئی عبادت کرے تو یہ اُس کی سعادت ہے۔ ورنہ تجھے بندگی کی احتیاج نہیں۔ بندے جو حقوق اللہ

Marfat.com

میں جو لغزشیں ہو جائیں تو اُنہیں نظر انداز کر دیگا۔ مگر حقوق العباد میں غاصبوں کی چیرہ دستیوں کو تو کبھی معاف نہیں کریگا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے تنزل کے اسباب خواہ کوئی کچھ ہی بتائے۔ مگر میں تو یہی کہونگا کہ جب سے اُنہوں نے کلام پاک کو نظر انداز کر کے حقوق العباد کو بالائے طاق رکھکر اپنے دوزخ بھرنے شروع کر دیئے۔ ان پر نکبت و ادبار نے تسلط جما لیا۔ حاکم سے محکوم ہو گئے۔ آزادی چھن گئی۔ غلام بن گئے۔ باوجودیکہ تعداد میں سات کروڑ سے متجاوز ہیں۔ مگر ایسے ذلیل و خوار ہیں کہ خود ذلت کو ان کے حالِ زار پر رونا آتا ہے۔ مگر اس پر بھی کشی کا یہ عالم ہے۔ کہ غیر بھی لاحول پڑھتے ہیں۔ اَے معطی برحق! و اَے منتقم حقیقی! یہ ناعاقبت اندیش سورۂ نساء کی مسطورۂ ذیل بشارت اور وعید کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور چند روزہ عیش کے عوض عذابِ مہین خرید رہے ہیں:۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ط وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ص وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(ترجمہ) یہ (میراث کی تقسیمیں) اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے (اور ان حدوں سے آگے قدم نہ رکھے تو اللہ) اُسکو ایسے باغات میں داخل (و قابض) کریگا جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ (وہ) ہمیشہ ان باغات میں رہینگے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریگا۔ اور اُسکی (مقرر کی ہوئی) حدوں سے نکل جائیگا۔ (اللہ) اسکو نار (جہنم) میں ڈال دیگا۔ (وہ) ہمیشہ اُس میں (پڑا) رہے گا۔ اور اُس کے لئے (قیامت میں) ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔

Marfat.com

اے ہادیٔ برحق! تو تو کمال رحمت و شفقت سے فرماتے کہ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ ترجمہ "(یہ احکام) اللہ تمہارے لئے اسواسطے ظاہر فرماتا ہے۔ کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے" مگر یہ خود جان بوجھکر قعر ضلالت میں گرتے چلے جائیں۔ آہ انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وعید کی بھی پرواہ نہیں۔ کہ "جس نے گھٹایا وارثوں میں سے کسی وارث کا حصہ بغیر علم کے پس یقیناً حقتعالےٰ گھٹا دیگا اس کا حصہ جنت میں"۔

اے علم و حکمت کے مالک! یہ عقل کے اندھے باوجود تیرے اس فرمان کے کہ :- اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا ط فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ط (ترجمہ) تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے کہ آخرت میں تمہارے لئے اُن میں سے کون زیادہ نافع ہے (پھر تم اپنی عقل سے کسی کا حصہ کیسے مقرر کر سکتے ہو۔ لہٰذا ہر ایک کی میراث اللہ کی طرف سے مقرر کر دی گئی ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا اور حکمت والا ہے" نہایت ناانصافی سے بلطائف الحیل ان وارثوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دیتے ہیں۔ جن کے لئے تو نے کھلے لفظوں میں حصے مقرر کر دیئے ہیں تو نے تقسیم ترکہ میں لڑکے کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا بلکہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یعنے لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ فرما کر لڑکے لڑکی کے حصے کے برابر بنا دیا ہے۔ مگر سرکش لوگ باپ کے مرنے کے بعد بہن کو بالکل محروم الارث سمجھتا ہے۔ اور اس سے بیگانوں کا سا سلوک کرتا ہے۔ درحالیکہ اُسے چاہئے یہ تھا کہ اگر اس کی ماں بھی موجود تھی تو اسکو جائداد کا آٹھواں حصہ دیتا۔ اگر دادی تھی یا دادا تھا تو اُن کو بھی چھٹا چھٹا حصہ دیتا۔ پھر جو بچ رہتا اس میں سے دو حصے آپ رکھ لیتا۔ اور ایک حصہ بہن کو دے دیتا مگر وہ ایسا ہرگز نہیں کرتا۔

Marfat.com

وہ تمام جائداد کا واحد مالک بنجاتا ہے - اور دوسروں کو اگر کچھ دیتا بھی ہے تو اظہار
مہربانی کے طور پر اور دکھاوے کے لئے ۔

اَے انصاف و عدل کے مالک! تو نے فرمایا ہے :- فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ
اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۔
یعنی اگر (میت کی اولاد لڑکیاں ہی) لڑکیاں ہوں - دو سے زیادہ - تو اُن کو مال متروکہ
کی دو تہائی کا استحقاق ہے - اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو (مال متروکہ میں سے) اِس کے
لئے نصف ہے"۔ مگر مَیں نے آجکل تیرے اِس حُکم کی تعمیل کرتے بہت کم لوگوں کو
دیکھا ہے - جب کسی عورت کا بھائی باپ کی جائداد پر قابض ہو - تو بہن کو چنداں شکایت
نہیں ہوتی - کیونکہ اُسے دُنیاوی رسوم مجبور کرتی ہیں - کہ وہ غمی شادی کے موقعہ پر
بہن کی مدد کرے - مگر غضب ہے کہ ایک آدمی مرجاتا ہے اور اُس کی ایک یا ایک سے
زیادہ لڑکیاں رہ جاتی ہیں - جو شرعاً نصف یا دو تہائی جائداد لینے کی حقدار ہوتی ہیں
مگر صریحاً دیدہ و دانستہ حکمِ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ
كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا ۔ (ترجمہ - ماں باپ اور (خویش واقارب) کے ترکہ
میں سے مردوں کا حصّہ ہے اور (علے ہذا القیاس) عورتوں کا (بھی) جو (مال) ماں
اور خویش واقارب چھوڑ گئے ہیں - اُس میں سے حصّہ ہے - (ہماری طرف سے) منقرر
کیا ہُوا وہ (مال متروکہ) تھوڑا ہو یا بہت (بہرحال) اُس سے (ہر ایک) حصّہ مقرر (کا
ہے) کی خلاف ورزی کی جاتی ہے - اور جائداد پر میّت کے باپ کی اولاد اور اگر وہ
نہ ہو - تو دادا کی اولاد - اور اگر وہ بھی نہ ہو - تو پڑ دادا وغیرہ کی اولاد قابض و متصرف
ہو جاتی ہے - اور بیٹیوں - پوتیوں اور بہنوں کو جو حقیقی وارث ہوتی ہیں ایک حبہ
بھی نہیں دیا جاتا ۔

Marfat.com

اَے احکم الحاکمین! تو نے فرمایا ہے۔ وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط یعنی اگر میت کی اولاد ہو۔ تو ماں باپ کیلئے چھٹا چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر اولاد نہ ہو اور میت کے وارث والدین (ہی) ہوں۔ تو اِس صُورت میں ماں کا حصہ ایک تہائی ہے۔ پھر اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو اُسکی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے۔ (یہ تقسیم) وصیت کے نافذ کرنے اور ادائے قرض کے بعد ہے"۔ آہ! آجکل اِس حُکم پر بھی بہت کم لوگ عمل پیرا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر میت کی خود پیدا کردہ جائداد ہے۔ اور اُس کا لڑکا بھی ہے۔ تو والدین کو کوڑی بھی نہیں ملتی۔ اور تمام و کمال پر بیٹا متصرف ہو جاتا ہے۔ اور اگر لڑکا نہیں ہوتا۔ تو باپ قابض ہو جاتا ہے۔ اور ماں کو علیحدہ ایک انچ زمین بھی نہیں ملتی۔ چہ جائیکہ میت کے بھائیوں کی عدم موجودگی میں وہ ایک تہائی جائداد پر قابض و متصرف ہوتی۔ اور اُن کی موجودگی میں چھٹے حصہ پر۔

اَے زن و مرد کے خالق! تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط یعنی تمہیں تمہاری بیویوں کے ترکہ سے نصف ملیگا۔ اگر اُن کی اولاد نہ ہو۔ اور اگر اُن کی اولاد ہو۔ تو تمہارے واسطے اُن کے متروکہ (مال) کی چوتھائی ہے۔ نفاذ وصیت اور ادائے قرض کے بعد۔ اور تمہاری بیویوں کیواسطے جبکہ تمہارے اولاد نہ ہو تمہارے متروکہ مال سے چہارم حصہ

Marfat.com

ہے - اور اگر تمہاری اولاد ہو - تو آٹھواں حصہ نفاذ وصیت اور ادائے قرض
کے بعد "

آہ ! تیرے اس حکم کی بھی برلے نام تعمیل کی جاتی ہے - کیونکہ بہت کم
ایسی خوش نصیب بیویاں ہیں جو کہ اپنا ذاتی ترکہ چھوڑ جائیں - والدین بیٹی کو شادی کے
موقعہ پر عموماً سوائے اُن زیورات اور پارچات وظروف کے جو رسم و رواج کے
طور پر انہیں بنوائے پڑتے ہیں اور کچھ نہیں دیتے - پس جب لڑکی قضاء الٰہی
سے فوت ہو جاتی ہے تو والدین یا تو اپنی داد و دہش واپس لے لیتے ہیں یا خاوند
تمام و کمال ہضم کر لیتا ہے - بیوی کا لئے شوہر کے نکاح میں آکر پہلے خاوند کے ترکہ
پر قابض رہنا آجکل ناممکن ہے - کیونکہ وہ دوسرے زوج کے حبالۂ نکاح میں آتے
ہی اُس جائداد سے بالکل بے دخل ہو جاتی ہے - جس پر وہ پہلے خاوند کے کوئی
اولاد نرینہ نہ ہونے کی صورت میں برلے نام متصرف تھی - پس جب سمرے
سے بیوی کسی چیز کی مالک ہی نہیں تو اُس کا شوہر نصف یا ربع کیسے لے سکتا ہے
اگر خاوند کی اولاد ہو تو بیوی یا بیویوں کو آٹھواں حصہ ملنا چاہیئے - اور اگر اولاد -
ہو تو چوتھا حصہ - مگر اس پر بھی آجکل شاذ و نادر ہی عمل ہوتا ہے - کیونکہ جب شوہر
مر جاتا ہے اور وہ بیوہ رہ جاتی ہے تو خاوند کے لڑکے کی موجودگی میں اُسے ایک
عضو معطل سمجھا جاتا ہے - اور اگر معاملہ برعکس ہو تو تاحین حیات تمام ملکیت کا اندر
اُس کے نام برائے نام ہو جاتا ہے - پس جونہی بیچاری نے نکاح ثانی کر لیا یا مر گئی
فوراً اُس کے خاوند کے باپ دادا وغیرہ کے بیٹے کود پڑتے ہیں - اور تمام جائداد
وارثوں کو علیحدہ کر کے قابض و متصرف بنجاتے ہیں - درحالیکہ چاہیئے تو یہ تھا
کہ خاوند کے مرنے کے بعد دیکھتے کہ خاوند کی کوئی اولاد ہے کہ نہیں - اگر اولاد
ہوتی تو اُسکی بیوہ کو خواہ ایک ہوتی یا کئی - نفاذ وصیت اور ادائے قرض -

Marfat.com

بعد آٹھواں حصہ جائداد متروکہ کا دے دیا جاتا۔ اور اگر اولاد نہ ہوتی۔ تو چوتھا حصہ جو بعد وفات بیوہ یا بیوگان حسب حکم شریعت تقسیم ہوتا +

اے پروردگار عالم! تیری تعلیم کنبہ پروری کے قربان! تو نے میت کی اولاد مادری کو بھی ایک خاص صورت میں محروم الارث نہیں رہنے دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ یعنی اگر کوئی مورث مرد یا عورت کلالہ ہے۔ (یعنی نہ اس کا باپ ہے نہ اولاد) اور اس کے ایک (اخیافی جو صرف ماں کی طرف سے سگا ہو) بھائی یا ایک (اخیافی) بہن ہو۔ تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (اس کلالہ کے مال سے) چھٹا حصہ (پانے کا) استحقاق ہے۔ اور اگر یہ (اخیافی بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب (کل متروکہ کے) تہائی میں شریک ہیں (یہ تقسیم بھی بعد اس وصیت کے نافذ کرنے کے ہے جو کی جائے۔ اور قرض کے ادا کرنے کے بعد ہے جو کیا ہو) بشرطیکہ وہ وصیت (وارثوں کو) ضرر پہنچانے والی نہ ہو۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اللہ جاننے والا بردبار ہے۔"

خداوندا! تو نے اس میت کے ترکہ سے جس کا نہ باپ زندہ ہو نہ اولاد انفاذ وصیت اور ادائے قرض کے بعد ایک ثلث کا وارث اس کی اولاد مادری کو بنایا ہے۔ اور ایک غیر گھرانے کے رشتہ داروں کو بھی محروم الارث نہیں ہونے دیا۔ پس وہ لوگ کیسے نافرمان ہیں جو تیرے حکم سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور حقیقی وارثوں کے حق غصب کر لیتے ہیں +

اے ہماری مصلحتوں کو ہم سے بہتر جاننے والے! تو نے بھائی بہنوں کو

Marfat.com

وارث ٹھیرانے میں کیا ہی اچھا انصاف کیا ہے۔ اور سورۂ نساء کو اسی حکم پر ختم فرمایا ہے۔ یَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (ترجمہ)

(اے نبی، تم سے یہ لوگ فتوے طلب کرتے ہیں (ان سے کہدو) کہ اللہ (خود) تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتوے دیتا ہے۔ (وہ فتوے یہ ہے) کہ اگر کوئی مرد مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اس کی ایک بہن ہو۔ تو اس بہن کو اس کے (مال) متروکہ کا نصف ملنا چاہیئے ہے۔ اور (اگر کوئی عورت مرجائے۔ اور اس کا بھائی زندہ ہو تو) وہ اس (مردہ بہن) کا وارث ہوگا۔ بشرطیکہ اس کی (بہن) کے اولاد نہ ہو۔ اور اگر (کسی کی) دو بہنیں (وارث) ہوں۔ تو ان دونوں کو اس (بھائی) کے (مال) متروکہ سے دو تہائی (کا استحقاق) ہے۔ اور اگر وہ (وارث) کئی ہوں مرد (بھی) اور عورتیں (بھی) تو ایک (مرد) کو دو عورتوں کے حصے کے برابر (کا استحقاق) ہے (یہ احکام) اللہ تمہارے لئے اسواسطے ظاہر فرماتا ہے۔ کہ تم گمراہ ہوجاؤ۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے"

اے ارحم الراحمین! تو نے یہ فرمانے میں کیا ہی انصاف فرمایا کہ جب کلالہ کی ایک ہی بہن ہو۔ تو وہ نصف جائداد لے گی جس طرح لڑکی اکیلی ہونے کی صورت میں لیتی ہے۔ اور اسی طرح اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی کی حقدار ہونگی۔ اگر کلالہ عورت ہے۔ اور اس کا وارث اس کا بھائی ہی ہے۔ تو وہ اس کا وارث ہوگا۔ اور اگر کلالہ کے وارث اس کے بھائی بہن ہوں۔ تو جس طرح [illegible] دو تہائی

Marfat.com

لڑکے لڑکیوں میں تقسیم ہوا تھا۔ اسی طرح بھائی بہنوں میں بھی تقسیم ہوگا۔ یعنے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔ مثلاً ایک مرد یا عورت کلالہ فوت ہوگئی اور اس کے بعد صرف ایک اس کا بھائی ہے۔ اور ایک بہن تو جائداد کو تین حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ تو بہن کو دیدینگے اور دو حصے بھائی کو ۔

آہ! وہ لوگ کیسے ناخدا ترس ہیں۔ جو کسی شخص کے اولاد ذکور نہ ہونے کی صورت میں اوّل تو اولادِ اناث کو محروم کر دیتے ہیں۔ اور اگر اولادِ اناث بھی نہ ہو۔ اور بہنیں وارث ہوں۔ تو اُن کے موجود ہوتے ہوئے خود جائداد دبا بیٹھتے ہیں۔ اور احکام قرآنی کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ چاہ ضلالت میں کود پڑنے سے نہیں ڈرتے۔ اور چند روزہ فارغ البالی کے بدلے ہمیشہ کا عذاب نکال مول لے لیتے ہیں۔ اے الٰہ العالمین! ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے احکام پر چلیں۔ اور اس زالِ دُنیا کے فریب میں نہ آئیں جو باوجود کروڑوں آدمیوں کی مطلقہ ہونے کے ہمارے سامنے لباس عروسی پہنکر آتی ہے۔ اور ہمیں ایسا شربت پینے کو دیتی ہے جس کے ظاہری رنگ و بو پر ہم فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جو ہمارے ایمان کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو زہرِ ہلاہل جان کے ساتھ۔ خدایا! ہمیں ہمارے حق دلا دے۔ اور غیروں کے حقوق تلف و غصب کرنے سے بچائے رکھ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعِبَادِ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ ۔ اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن ۔

Marfat.com

تقسیمِ ترکہ کے لئے حساب آموزی

میرے خیال میں جو شخص قاعدۂ ذواضعافِ اقل اور کسور جانتا ہو۔ اُس کے لئے تقسیم ترکہ کا عمل کچھ مشکل نہیں۔ پس میں یہاں یہ ہر دو قاعدے سمجھا دیتا ہوں :-

ذواضعافِ اقل

(۱) اگر ایک عدد (مثلاً ۴) دوسرے عدد (مثلاً ۲) سے پورا تقسیم ہو جائے۔ تو اُن میں سے بڑے کو چھوٹے کا **ضِعف** کہتے ہیں۔ جیسے ۴ ضِعف ہے ۲ کا۔

(۲) ایسے عدد کو جو دو (یا دو سے زیادہ) عددوں میں سے ہر ایک کا ضعف ہو۔ اُن کا **ذواضعافِ مشترک** کہتے ہیں۔ مثلاً

۹ کے ضِعف :- ۱۸ - ۲۷ - ۳۶ - ۴۵ - ۵۴ - ۶۳ - ۷۲ وغیرہ۔ اور

۱۲ کے ضِعف :- ۲۴ - ۳۶ - ۴۸ - ۶۰ - ۷۲ - ۸۴ - ۹۶ وغیرہ۔

پس ۹ اور ۱۲ کے ذواضعافِ مشترک ۳۶ اور ۷۲ ہوئے۔ اور اِن میں سے ۳۶ سب سے چھوٹا ہے۔

(۳) دو (یا دو سے زیادہ) عددوں کے ذواضعافِ مشترک میں سے جو سب سے چھوٹا ہو۔ اُس کو اُن عددوں کا ذواضعافِ مشترک اقل یا صرف ذواضعافِ اقل کہتے ہیں۔

ذواضعافِ اقل نکالنے کا قاعدہ :-

(۱) جن عددوں کا ذواضعافِ اقل معلوم کرنا ہو۔ اُن کو ایک سطر میں چھوٹے

Marfat.com

موٹے خطوط فاصل دیکر لکھدو۔ مثلاً ۴ - ۸ - ۱۶ - ۱۲ - ۲۴ وغیرہ -

۲) اِن میں سے اُن عددوں کو کاٹ دو جن کا ضعف موجود ہو۔ مثلاً

۴ - ۸ - ۱۶ - ۱۲ - ۲۴ -

۳) باقی عددوں کو ایسے عدد پر تقسیم کرو جو دو (یا دو سے زیادہ) عددوں کو دراتقسیم کردے۔ اور خارج قسمتوں کو دوسری سطر میں لکھو۔ مثلاً :-

۸ | ۲۴ - ۱۲ - ۱۶ - ۸ - ۴
۳ - ۲

۴) مقسوم علیہ اور آخر سطر کے عددوں کو ضرب دو۔ حاصل ضرب ذوضعاف اقل ہوگا۔ مثلاً ۸ × ۳ × ۲ = ۴۸

تنبیہ (۱) اگر عددوں میں کوئی ایسے عدد بھی ہوں جو تقسیم نہ ہوسکتے ہوں۔ تو اُن کو بھی ضرب میں شامل کرلینا چاہیئے۔ مثلاً مذکورہ بالا مثال میں اگر ۵ یا ۷ ہوتے۔ تو وہ ناتقسیم شدہ رہتے۔ پس اُن کو بھی ضرب میں شامل کرلیا جاتا۔

(۲) اگر ایک عدد تمام عددوں کو پورا نہ تقسیم کرسکے۔ تو پھر دوسرا تیسرا یا چوتھا عدد لیکر تقسیم کا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ کوئی ایسے دو عدد نہ رہیں جو کسی عدد پر تقسیم ہوسکتے ہوں مثلاً

۳ | ۱۵ - ۱۸ - ۳۲ - ۱۲ - ۸ - ۴
۲ | ۵ - ۶ - ۳۲ - ۴
۵ - ۳ - ۱۶

ذو ضعاف اقل مطلوب :-

۱۶ × ۳ × ۵ × ۳ × ۲ = ۱۴۴۰ ہوا۔

کسور

اگر کسی چیز کے کئی برابر حصے کئے جائیں۔ تو اُن میں سے ایک یا ایک سے زیادہ حصوں کو اُس چیز کی کسر کہتے ہیں۔ مثلاً دھیلا کسر ہے پیسے کی۔ آنہ کسر ہے روپے کی۔ ۳ کسر ہے ۹ کی۔ ۴ کسر ہے ۱۶ کی +

Marfat.com

کُل کے جتنے حِصّے کئے جائیں اُن کی تعداد بتانے والا عدد اس کسر کا نسب نما کہلاتا ہے۔ اور اُن میں سے جتنے حِصّے لئے جائیں اُن کی تعداد بتانے والا عدد اُس کسر کا شمار کنندہ کہلاتا ہے ٭

شمار کنندہ اوپر لکھا جاتا ہے۔ اور نسب نما نیچے۔ اور دونوں کے درمیان ایک لکیر ڈال دی جاتی ہے۔ جیسے $\frac{۳}{۹}$۔ یہ لکیر اصل میں تقسیم کی علامت (÷) ہے جس کے دونوں نقطے محو کر دیئے گئے ہیں۔ اس کسر کو پڑھیں گے تین نویں یا تین بٹے نو۔ اِس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ایک چیز کے نو حِصّے کئے گئے ہیں اور ان میں سے تین حِصّے لئے گئے ہیں ٭

(نوٹ) (=) بجائے مساوی ہے کے لکھتے ہیں۔ (+) جمع کی (-) نفی کی (×) ضرب کی علامت ہے ٭

$\frac{۱}{۲}$ = نصف۔ و $\frac{۱}{۳}$ = ثُلث۔ و $\frac{۱}{۴}$ = رُبع۔ و $\frac{۱}{۸}$ = ثُمن۔ و $\frac{۱}{۱۶}$ = سُدس و $\frac{۲}{۴}$ = دو تہائی۔ و $\frac{۳}{۴}$ = تین چوتھائی ٭

(فائدہ) اگر کِسی کسر کے نسب نما اور شمار کنندہ کو ایک ہی عدد سے ضرب دیا جائے۔ تو کسر کی قیمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مثلاً $\frac{۱}{۲} = \frac{۱×۲}{۲×۲} = \frac{۲}{۴}$ = $\frac{۱×۳}{۲×۳} = \frac{۳}{۶}$ = $\frac{۱×۴}{۲×۴} = \frac{۴}{۸}$ وغیرہ۔ اور اسی طرح اگر دونوں کو ایک ہی عدد سے تقسیم کیا جائے۔ تو بھی قیمت کسر وہی رہتی ہے۔ مثلاً $\frac{۴}{۸} = \frac{۴÷۲}{۸÷۲} = \frac{۲}{۴}$ = $\frac{۴÷۴}{۸÷۴} = \frac{۱}{۲}$ وغیرہ اور اسی عمل کو اختصار کرنا کہتے ہیں ٭

کسور کی جمع و تفریق

(۱) اگر تمام کسروں کا نسب نما ایک ہی ہو۔ تو تمام شمار کنندوں کو جمع کر کے نیچے نسب نما لکھ دینا چاہیئے۔ جیسے $\frac{۱}{۶} + \frac{۲}{۶} + \frac{۳}{۶} = \frac{۶}{۶}$ اور تفریق بھی

Marfat.com

طرح کرنا چاہیئے۔ مثلاً $\frac{۲}{۹} - \frac{۵}{۹} = \frac{۱}{۹}$

(۲) اگر نسب نما مختلف ہوں۔ تو انہیں ہم مخرج بنالو۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو۔ کہ اُن کا ذواضعافِ اقلّ نکال لو۔ اور پھر ذواضعاف اقلّ کو ہر کسر کے نسب نما پر تقسیم کرکے خارج قسمت کو شمارکنندہ سے ضرب دے لو۔ اور حاصل ضربوں کو جمع کرکے نیچے ذواضعاف اقلّ کو بجائے نسب نما لکھدو۔ جیسے $\frac{۱}{۴} + \frac{۲}{۳} + \frac{۱}{۱۲}$ (۴۔۳۔۱۲) کا ذواضعاف اقلّ ۱۲ نکلا (۱۲ ÷ ۴) × ۱ = ۳ + (۱۲ ÷ ۳) × ۲ = ۸ + (۱۲ ÷ ۱۲) × ۱ = ۱ پس کُل حاصل جمع $= \frac{۱۲}{۱۲} = ۱$ (اختصار سے)۔ اِس عمل کو اسطرح لکھتے ہیں $\frac{۳ + ۸ + ۱}{۱۲}$

$= \frac{۱۲}{۱۲}$ +

جو مساوی ہے $\frac{۳}{۱۲}$ (یعنی $\frac{۳ \times ۱}{۴ \times ۳}$) + $\frac{۸}{۱۲}$ (یعنی $\frac{۴ \times ۲}{۴ \times ۳}$) + $\frac{۱}{۱۲}$ +

تفریق کے لئے بھی یہی عمل کرینگے۔ مثلاً $\frac{۲}{۳} - \frac{۱}{۴} = \frac{۸ - ۳}{۱۲} = \frac{۵}{۱۲}$

کسور کی ضرب و تقسیم

(۱) جب کسی کسر کو کسی کسر کے ساتھ ضرب دینا ہو۔ تو شمارکنندہ کو شمارکنندہ سے اور نسب نما کو نسب نما سے ضرب دے دو۔ جواب نکل آئیگا +

مثلاً (۱) $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۹}$ (۲) $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۲}{۹}$ (۳) $\frac{۱}{۲} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۶}$

(۴) $\frac{۲}{۵} \times \frac{۳}{۱۰} = \frac{۶}{۵۰} = \frac{۳}{۲۵}$ (اختصار سے) +

(نوٹ) 'کا' بھی ضرب کی علامت سمجھنی چاہیئے۔ مثلاً $\frac{۱}{۳}$ کا $\frac{۲}{۳} = \frac{۱}{۶} \times \frac{۲}{۳}$

$= \frac{۲}{۱۸} = \frac{۱}{۹}$ (اختصار سے)

(۲) جب کسی کسر کو کسی کسر پر تقسیم کرنا ہو۔ تو مقسوم کے شمارکنندے کے ساتھ مقسوم علیہ کے نسب نما کو اور مقسوم کے نسب نما کے ساتھ مقسوم علیہ

Marfat.com

کے شمار کنندے کو ضرب دے دو - جواب نکل آئیگا - مثلاً $\frac{1}{2} \div \frac{1}{2} = \frac{1}{2} \times \frac{2}{1} = \frac{2}{2} = \frac{3}{3} = 1$ (۲) $\frac{2}{3} \div \frac{2}{3} = \frac{1}{2} \times \frac{3}{2} = \frac{3}{4}$ (۳) $\frac{1}{2} \div \frac{1}{2} = \frac{1}{2} \times \frac{2}{1} = \frac{2}{2}$ (۴) $\frac{2}{5} \div \frac{3}{10} = \frac{1}{2} \times \frac{10}{3} = \frac{20}{15} = \frac{4}{3} = 1\frac{1}{3}$

اِصطلاحات کی تشریح

موصیٰ لہٗ - اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے لئے میت نے اپنی جائداد کا کچھ حصّہ یا تمام دینے کی وصیت کی ہو +

ذوی الفروض - وہ اشخاص ہیں جن کے حصص قرآن مجید میں مقرر ہیں - مثلاً باپ - ماں - بیوی وغیرہ

عصبہ - اس شخص کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض کا حق ادا کر دینے کے بعد کل مال لینے کا حقدار ہو - اور اگر ذوی الفروض موجود نہ ہوں - تو کل مال کا مالک وہی ہوتا ہے - عصبہ دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) عصبہ نسبی - جیسے بیٹا - پوتا وغیرہ

(۲) عصبہ سببی جسے مولی العتاقہ بھی کہتے ہیں - اور وہ وہ شخص ہے جس نے غلام لیکر آزاد کر دیا ہو - پس وہ غلام کا عصبہ سببی ہوگا - اور اس کا وارث - اگر معتق خود نہ ہو - تو اُس کا بیٹا حصّہ نے گا - بیٹی نہ لے گی ۔

ذوی الفروض نسبی - وہ ہیں جنکو میت کے ساتھ نسب کے ذریعے سے ہو - مثلاً مادر پدر وغیرہ +

ذوی الفروض سببی - وہ ہیں جنکو ایک سبب سے رشتہ حاصل ہوگیا ہو - وہ صرف دو ہی ہیں (۱) زوج (۲) زوجہ - اِن کو اپنا حصّہ لے لینے کے بعد بطور رد کے کچھ نہیں ملتا - مگر بقول صاحب ردّالمحتار زمانہ وجود

Marfat.com

میں نسبی ذوی الفروض کی عدم موجودگی میں انہیں بھی مل جاتا ہے +

ذوی الارحام اُن رشتہ داروں کو کہتے ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات مثلاً نواسہ وغیرہ +

مولی الموالات اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی مجہول النسب شخص سے ولا کیا ہو۔ اور اس کے خیر و شر کا ذمہ وار بنا ہو۔ یعنی یہ اقرار کیا ہو کہ اگر تجھ سے کوئی جرم سرزد ہو۔ اور اُس کے بدلے تجھے کچھ جرمانہ ادا کرنا پڑے تو میں اُسے بھر دونگا۔ اور اس ذمہ داری کے عوض تیری جائداد وغیرہ سے جو کچھ ترکہ بچے وہ لے لونگا +

مقرلہ بالنسب علی الغیر وہ شخص ہے جس کی بابت میت نے اپنی زندگی میں رشتہ دار ہونے کا اقرار کیا ہو۔ اور مرتے دم تک اس اقرار پر قائم رہا ہو اور رشتہ ایسا بیان کرتا ہو کہ وہ تعلق خود میت یعنے اقرار کرنے والے سے نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ کسی غیر سے ایسا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ غیر اس کی تعلق داری سے منکر ہو۔ مثلاً زید نے ایک مجہول النسب شخص کے متعلق بیان کیا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ مگر زید کا باپ کہے کہ یہ میرا بیٹا نہیں ہے۔ اور زید اپنے قول پر تا زیست مصر رہے۔ تو یہ مجہول النسب شخص زید کا مقرلہ بالنسب علی الغیر ہوگا۔ اور اپنے درجہ پر حصۂ جائداد لینے کا حق دار +

حجب کے معنی ہیں پردہ یا روک۔ محجوب اُس شخص کو کہتے ہیں جس کا حصہ کسی اور شخص کے وجود کے سبب کم یا بالکل ضائع ہو گیا ہو۔ کم ہو جائے تو اُسے **حجب نقصان** کہینگے۔ اور اگر بالکل ضائع ہو جائے۔ تو اُسے **حجب حرمان** کہینگے۔ مثلاً اگر اولاد نہ ہو تو خاوند کو ترکہ سے نصف ملتا ہے۔ اور اگر اولاد ہو۔ تو ربع۔ پس اولاد حاجب ہوئی۔ اور خاوند محجوب

Marfat.com

بہ نقصان ہوا ۔
باپ کے ہوتے بھائیوں کو کچھ نہیں ملتا پس بھائی محجوب بہ حرمان ہوئے ۔
عینی کے معنے سگا یعنے جو ماں اور باپ دونوں کی جانب سے سگا ہو ۔
علاتی جو صرف باپ کی طرف سے سگا ہو ۔
اخیافی جو صرف ماں کی جانب سے سگا ہو ۔ اسی کو مادری رشتہ دار کہتے ہیں ۔

اسبابِ میراث

اسباب میراث یعنی جن کے ذریعہ سے ایک شخص دوسرے کا وارث ہوتا ہے ۔ تین ہیں ۔ (۱) تزوج یعنے تعلق نکاح (۲) ولا یعنے وہ تعلق جو آزاد کنندہ اور مولی الموالات میں پایا جاتا ہے (۳) قرابت یعنی رشتہ داری ۔

موانعِ میراث

میراث سے محروم رہنے کے پانچ باعث ہیں :-
(۱) قتل ناحق مورث ۔ یعنے جو عاقل بالغ شخص اپنے مورث کو ارادتاً بے گناہ قتل کر ڈالے ۔ وہ محروم الارث ہو جاتا ہے ۔
(۲) رقیت یعنے غلامی ۔ وہ وارث جو کسی کا غلام یا لونڈی ہو ۔ ترکہ سے محروم ہے
(۳) اختلافِ دین ۔ یعنی وہ کافر وارث جس کا مورث مسلم ہو ۔ یا باختلاف قول وہ مسلم وارث جس کا مورث کافر ہو ۔ ترکہ سے محروم رہتا ہے ۔
(۴) اختلاف دار ۔ یعنی وہ غیر مسلم رشتہ دار جو مختلف حکومتوں کے ماتحت ہوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے ۔
(۵) جہل ترتیبِ موت ۔ یعنی جب یہ معلوم نہ ہو کہ وارث پہلے مرا یا مورث ۔ قوانین

Marfat.com

دونوں میں توارث نہ ہوگا۔ بلکہ موجودہ ورثہ میں ترکہ تقسیم کیا جائیگا +

تقسیم ترکہ کا درجہ وار بیان

جب کوئی شخص مرجائے۔ تو جائداد تقسیم کرنے سے پیشتر دیکھیں کہ اس کے ذمے کوئی ایسا قرض تو نہیں جس کے عوض کوئی شے گروپڑی ہے۔ اگر ہو تو (۱) پہلے وہ قرض جسے دین متعلق بعین کہتے ہیں۔ ادا کیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ ایسا کرنے میں اس شئی مکفولہ کو بیچنا ہی پڑے۔ اس قرض کی ادائگی کے بعد (۲) باقی مال سے میت کے کفن دفن پر اس حد تک خرچ کیا جائے۔ جس کی شرع نے اجازت دی ہے۔ (۳) پھر اور معمولی قرض ادا کیا جائے۔ (۴) پھر اگر متوفی نے کوئی وصیت کی ہو تو موصی لہ کو باقی جائداد کے تیسرے حصہ تک دیا جائے۔ اب جو بچ رہے وہ پہلے (۱) ذوی الفروض کو دیا جائے اور باقی (۲) عصبات نسبی کو۔ اگر عصبات نسبی نہ ہوں۔ تو (۳) عصبۂ سببی کو جسے معتق بھی کہتے ہیں۔ اور اگر معتق خود موجود نہ ہو۔ تو اس کے (۴) مذکر عصبات کو اگر کوئی ہوں تو وہ ترکہ پہنچیگا + اگر مولی العتاقہ یا اس کے مذکر عصبات بھی نہ ہوں تو جو کچھ بچا ہو۔ وہ (۵) ذوی الفروض نسبی کو بقدر حقوق موافق ان کے حصص کے دیا جائیگا + اگر ذوی الفروض نسبی و دیگر متعلقین نہ ہوں تو ترکہ کے وارث (۶) ذوی الارحام ہوتے ہیں + جب ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو (۷) مولی الموالات کا حق ہے۔ اور مولی الموالات کے بعد (۸) مقرلہ بالنسب علے الغیر کا + اگر ایسا شخص بھی نہ ہو۔ تو تمام مال (۹) موصی لہ کو مل جائیگا + اگر موصی لہ بھی نہ ہو۔ تو پھر مال (۱۰) بیت المال میں داخل ہو جائیگا +

Marfat.com

ذوی الفروض کی تشریح

میں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں کہ ذوی الفروض تعداد میں بارہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) خاوند (۲) بیوی (۳) ماں (۴) جدات صحیحہ (۵) باپ (۶) دادا یا پڑدادا (۷) بیٹی (۸) پوتی یا پڑپوتی وغیرہ (۹) مادری بہن (۱۰) مادری بھائی (۱۱) سگی بہن (۱۲) سوتیلی بہن ٭

(نوٹ) (۱) جدات صحیحہ وہ ہیں جن میں کسی نانا کا واسطہ نہ پڑتا ہو۔ اور وہ یہ ہیں۔ نانی۔ دادی۔ نانی کی ماں۔ پڑدادی۔ نگڑدادی۔ نگڑدادی اور نگڑدادا کی مائیں پڑدادی کی ماں اور نانی۔ دادی کی ماں اور نانی۔ دادی کی ماں کی نانی۔ نانی کی نانی اور نانی کی ماں کی نانی ٭

(۲) ماں کی موجودگی میں جداتِ صحیحہ کو کچھ نہیں ملتا (۳) وہ دادیاں جو باپ کے ذریعہ سے دادیاں کہلاتی ہیں۔ باپ کی موجودگی میں اور جو دادا کے ذریعہ سے دادیاں کہلاتی ہیں دادا کی موجودگی میں محروم ہو جاتی ہیں۔ (۴) نانی کے ہوتے نانی کی ماں محروم (۵) دادی کی موجودگی میں باپ کی دادی اور نانی کی ماں محروم۔ (۶) باپ کے ہوتے دادا کو کچھ نہیں ملتا۔ (۷) بیٹے کے ہوتے پوتے پوتیاں محروم۔ (۸) سگے بھائی کی موجودگی میں تمام سوتیلے بھائی اور بہنیں محروم (۹) بیٹے پوتے اور باپ کے ہوتے تمام بھائی بہنیں محروم ہو جاتی ہیں۔ اور حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک دادا کے ہوتے بھی۔ (۱۰) دادا کی موجودگی میں اخیافی بھائی سب کے نزدیک محجوب ہوتا ہے۔ (۱۱) جب سگی بیٹیاں نہ ہوں تو پوتیاں ان کے قائم مقام ہوتی ہیں (۱۲) دو سگی بیٹیاں ہوں تو پوتیاں وارث نہیں ہوتیں (۱۳) بیٹیوں کو بیٹے کے ساتھ حصہ ملتا ہے۔ مگر پوتیاں بیٹے کے ساتھ ساقط ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۴) دو اعلیٰ درجہ والیوں کے ہوتے دو اسفل درجہ والیاں محجوب ہوتی ہیں کیونکہ بنات کا حق صرف دو ثلث ہے - ہاں اگر ان محروم شدگان کے ساتھ یا ان سے اسفل کوئی مذکر بھی ہو تو یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائینگی - (۱۵) بیٹی نہ ہو تو سگی بہن کا حال بنت کا سا ہے - (۱۶) سگی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں اُن کی جا بجا ہونگی - (۱۷) جیسے ابن کی موجودگی میں اولاد الابن محجوب ہوتی ہے - ایسے ہی علاتی اولاد عینی بھائی کی وجہ سے محجوب ہوتی ہے - (۱۸) دو یا تین قرابت والی جدہ ایک قرابت والی جدہ سے زیادہ حصہ نہیں لے سکتی مثالِ ذیل میں کلثوم محمود کی ایک قرابت والی جدہ ہے

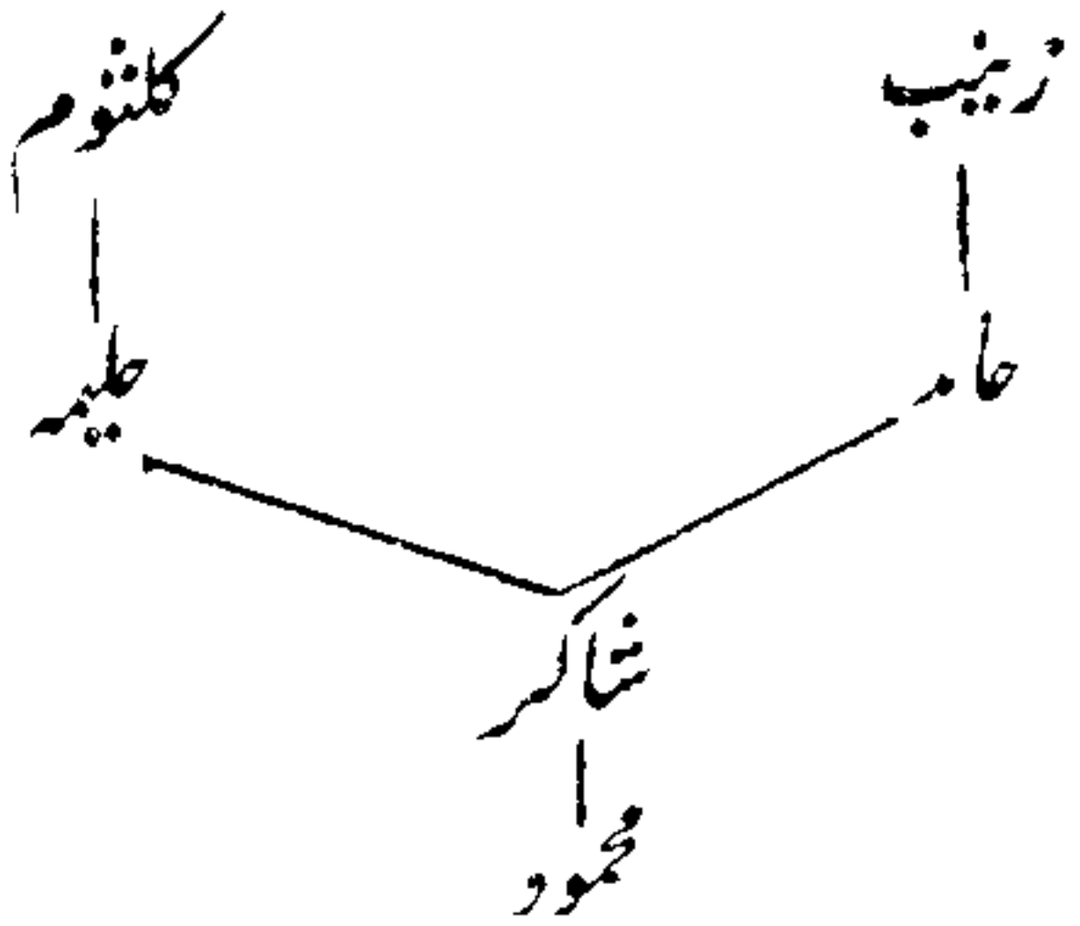

مثالِ ذیل میں زینب محمود کی دو قرابت والی جدہ ہے اور قاسم کی تین قرابت والی

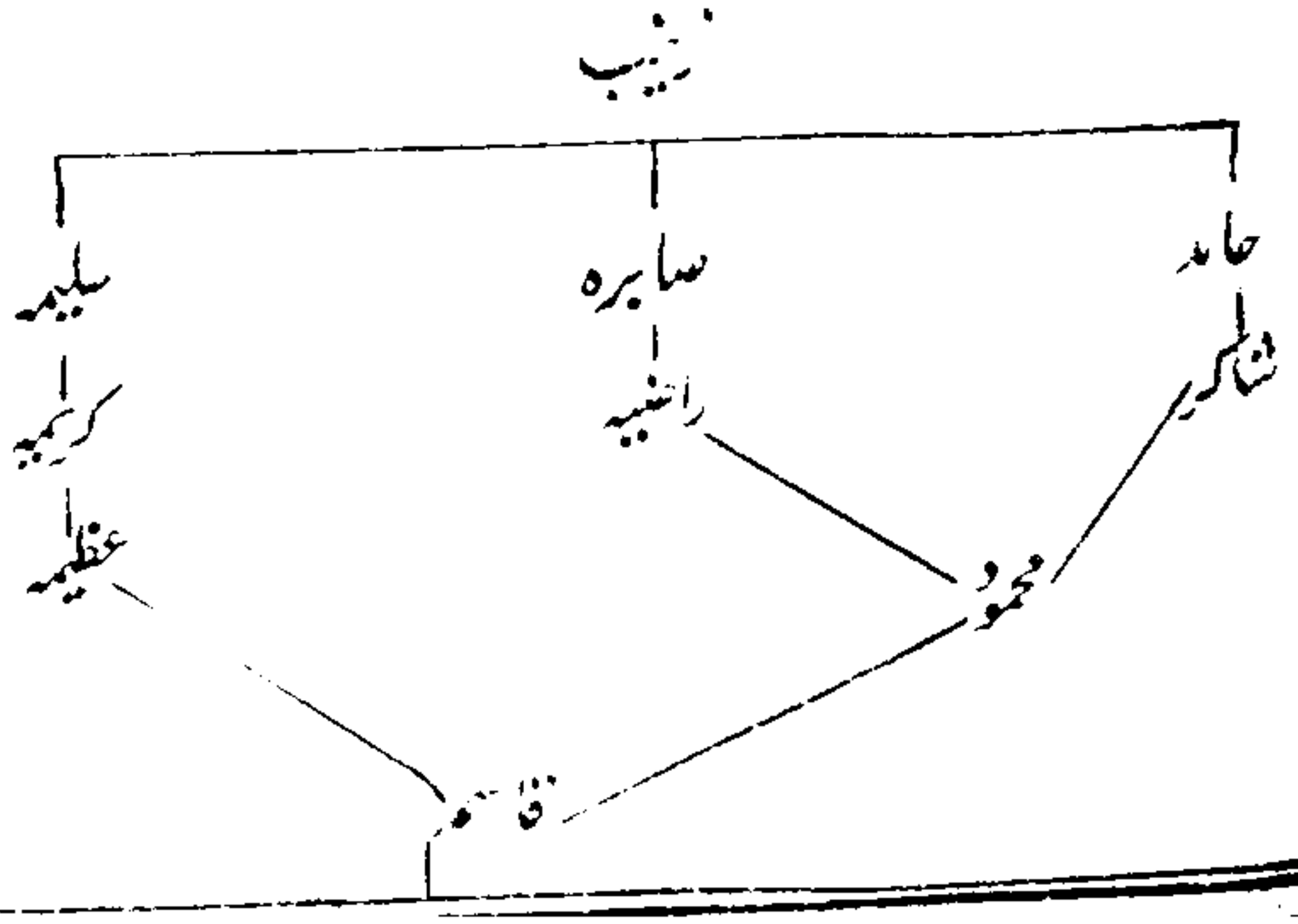

Marfat.com

کِتابُ اللہ میں مقرّر شدہ حصّوں کے اقسام اور اُن کے مُستحقّین

خداوندِ تعالیٰ نے ذوی الفروض کے لئے چھ قسم کے حِصّے مقرر فرمائے ہیں:-
(۱) نِصف یعنی آدھا یا ½ (۲) رُبع یعنی ایک چوتھائی یا ¼ (۳) ثمن یعنی آٹھواں حِصّہ یا ⅛ (۴) ثلثان یعنی دو تہائی یا ⅔ (۵) ثُلث یعنی ایک تہائی یا ⅓ (۶) سدس یعنی چھٹا حِصّہ یا ⅙

ناظرین کی سہولت کے لئے ذیل میں سہل طور پر ہر حِصّہ کے مُستحقّین کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔ خدائے پاک مولوی محمد عبدالغفار صاحب مرحوم کو جزائے خیر دے جنکی کتاب کنز الفرائض سے میں نے یہ استنباط کیا ہے ٭

نِصف جائداد لینے کے پانچ حقدار ہیں

(۱) خاوند جبکہ بیوی کے مطلق اولاد نہ ہو۔ یعنی بیٹا بیٹی۔ پوتا۔ پوتی ٭
(۲) سگی لڑکی۔ جبکہ اُس کے ساتھ اور کوئی بھائی بہن نہ ہو ٭
(۳) پوتی۔ جبکہ میّت کے اولاد نہ ہو ٭
(۴) سگی بہن۔ جبکہ میّت کی فرع اور اصل میں سے کوئی مذکّر اور فرع میں ایک سے زیادہ مؤنث نہ ہوں ٭
سوتیلی بہن۔ جب کہ سگی بہن نہ ہو۔

Marfat.com

رُبع ترکہ کے صرف دو حقدار ہیں

(۱) خاوند۔ جب کہ بیوی کا بیٹا بیٹی۔ یا پوتا پوتی ہو ✤

(۲) بیوی یا بیویاں۔ جب کہ میّت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو ✤

ثُمن کا صرف ایک فریق حقدار ہے

بیوی یا بیویاں جب کہ میّت کا بیٹا بیٹی پوتا پوتی ہو ✤

ثُلثان کے چار مستحق ہیں :۔

(۱) دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ✤

(۲) دو یا زیادہ پوتیاں جب کہ لڑکیاں نہ ہوں ✤

(۳) دو یا زیادہ بہنیں۔ جبکہ بیٹیاں اور پوتیاں نہ ہوں ✤

(۴) دو یا زیادہ سوتیلی بہنیں جب کہ سگی بہنیں نہ ہوں ✤

ثُلث کے صرف دو حقدار ہیں

(۱) ماں۔ جبکہ میّت کا بیٹا بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ دو بھائی یا دو بہنیں نہ ہوں ✤

(۲) اولاد مادری خواہ دو ہوں یا زیادہ۔ جبکہ میّت باپ۔ دادا۔ بیٹا۔ پوتا یا بیٹی پوتی نہ چھوڑے ✤

سُدس لینے کے سات حقدار ہیں

(۱) باپ۔ جب کہ میّت کا بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی ہو ✤

(۲) دادا۔ جب کہ باپ نہ ہو ✤

Marfat.com

(۳) ماں جب کہ میّت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہو۔ خواہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں +

(۴) جدّہ صحیحہ۔ خواہ ایک ہو۔ یا کئی +

(۵) پوتی۔ جب کہ سگی بیٹی بھی ہو +

(۶) سوتیلی بہن۔ سگی بہن کے ساتھ

(۷) اولاد مادری سے ایک شخص خواہ مرد خواہ عورت۔ جب کہ میّت کا باپ دادا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو +

ذوی الفروض میں سے ہر ایک کے سہام کی فرداً فرداً توضیح

(۱) والد۔ ۱/۶ جبکہ میّت کا بیٹا۔ پوتا پڑوتا وغیرہ ہو

۱/۲ ۔ جبکہ میّت کی صرف ایک لڑکی یا پوتی ہو۔ یا جبکہ صرف خاوند ہی ہو یا جبکہ ماں کے ساتھ زوجہ بھی ہو۔

۲/۳ ۔ جبکہ اس کے ساتھ صرف میّت کی والدہ ہو

۱/۱ ۔ جبکہ کوئی اور ذوی الفروض ہیں سے نہ ہو

۵/۶ جبکہ صرف میّت کی ماں۔ یا نانی یا نانی کی ماں ساتھ ہو +

۳/۴ ۔ جبکہ ساتھ صرف میّت کی بیوی یا بیویاں ہوں

۱/۳ جبکہ میّت کی صرف دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں یا پوتیاں ساتھ ہوں یا جبکہ میّت کی ماں اور خاوند دونوں ہوں +

(۲) والدہ ۔ ۱/۶ جبکہ میّت کا بیٹا بیٹی پوتا پوتی یا دو بھائی یا دو بہنیں بھی ہوں اور یا جبکہ میّت کے خاوند کے ساتھ میّت کا باپ بھی ہو +

۱/۳ جب کہ میّت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی یا دو بھائی یا دو بہنیں نہ ہوں۔ اور اس کے میّت کا خاوند ہو۔ اور اس کے میّت کا دادا بھی ہو +

۱/۴ ۔ جبکہ میّت کی صرف بیوی ہو۔ اس کے ساتھ اس کا باپ بھی ہو +

(۳) خاوند۔ ۱/۲ جبکہ میّت کے مطلق اولاد یعنی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی +

Marfat.com

۱/۴ - جب کہ میت کے اولاد بھی ہو - جیسے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی +

(۴) بیوی ۱/۴ جب کہ میت کا بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی نہ ہو +

۱/۸ - جب کہ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی بھی ہو +

(۵) سگی بہنیں ۱/۲ جب کہ اُس کے ساتھ اُس کا اور کوئی بھائی بہن نہ ہو +

بیٹیاں ۱/۲ جب کہ اُن کے ساتھ اُن کا کوئی بھائی نہ ہو +

(۶) پوتی پوتیاں ۱/۲ جب کہ وہ اکیلی ہو - اور اُس کے ساتھ نہ تو میت کا کوئی بیٹا ہو نہ بیٹی اور نہ اور پوتی پوتے +

۲/۳ - جب کہ وہ ایک سے زیادہ ہوں - اور میت کے اور مطلق اولاد نہ ہو +

۱/۶ - جب کہ میت کی لڑکی بھی ہو +

۱/۶ - جب کہ وہ اکیلی ہو اور میت کی صرف لڑکیاں ہوں لڑکا کوئی نہ ہو اور ساتھ ہی ایک پوتا یا پڑوتا ہو +

۱/۱۲ - جب کہ وہ اکیلی ہو - اور علاوہ مذکورہ بالا افراد کے میت کی ایک پڑوتی بھی ہو +

محروم - جب کہ میت کی دو لڑکیاں موجود ہوں - یا ایک لڑکا موجود ہو +

(۷) اخیافی بھائی بہنیں - ۱/۳ جب کہ تعداد میں ایک سے زیادہ ہوں - اور میت کا باپ دادا یا بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی کوئی نہ ہو +

۱/۶ - جب کہ ایک ہی فرد ہو - اور مذکورہ بالا اشخاص میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو +

(۸) سگی بہن اور بہنیں - ۱/۲ جب کہ میت کی صرف ایک ہی لڑکی ہو - اور بیٹا پوتا یا باپ دادا کوئی نہ ہو +

۲/۳ - جب کہ ایک سے زیادہ ہوں - اور مذکورہ بالا اشخاص میں سے بھی کوئی نہ ہو - اور نہ ہی لڑکی ہو

Marfat.com

½ - جب کہ میت کی صرف بیٹیاں ہی ہوں - یا ایک لڑکی کے ساتھ ایک پوتی بھی ہو - اور یا جب کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہو +

⅙ - جب کہ وہ اکیلی بھائی کے ساتھ ہو اور میت کی ایک لڑکی بھی موجود ہو +

محروم - جب کہ میت کا باپ دادا یا بیٹا پوتا موجود ہو +

(نوٹ) حضرت امام اعظم رح دادا کو اخوات کا حاجب قرار دیتے ہیں +

(۹)

سوتیلی بہن } ½ جب کہ وہ اکیلی ہو اور
اور بہنیں } نہ میت کی سگی بہن ہو - اور نہ وہ اشخاص ہوں جو سگی بہن کو محجوب کرتے ہیں +

⅔ جب کہ وہ ایک سے زیادہ ہوں اور مذکورہ بالا اشخاص میں سے کوئی بھی نہ ہو +

⅙ جب کہ وہ میت کی بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ ہو +

⅙ جب کہ وہ میت کی سگی بہن کے ساتھ ہو +

⅙ جب کہ وہ میت کی سگی بہنوں اور ایک سوتیلے بھائی کے ساتھ ہو +

محروم - جب کہ میت کی صرف دو سگی بہنیں ہوں - یا وہ اشخاص ہوں جو سگی کو محروم کر دیتے ہیں +

(۱۰)

جدات صحیحہ ⅙ جب کہ میت کی ماں نہ ہو +

(نوٹ) حضرت امام اعظم رح دادا کو اخوات کا حاجب قرار دیتے ہیں +

(۱۱)

دادا (اگر وہ نہ ہو تو پڑدادا وغیرہ)

محروم - جب کہ میت کا باپ موجود ہو

⅙ جب کہ میت کا بیٹا پوتا یا پڑوتا وغیرہ ہو - اور والد نہ ہو +

(نوٹ) باپ کی عدم موجودگی میں دادا باپ کی مانند ہے - صرف اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ میت کے سگے یا سوتیلے بھائی بہن دادا کے ساتھ ہوں - اس کا مفصل بیان باب مقاسمۃ الجد میں ملاحظہ کریں +

Marfat.com

اقسامِ مسائلِ فرائض

مسائلِ فرائض کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) فریضۂ عادلہ جس میں ذوی الفروض کے سہام مال کے سہام کے ساتھ برابر ہوں - جیسے

مسئلہ (۳)

دو سگی بہنیں ۲ اخیافی بہنیں

$\frac{2}{3}$ + $\frac{1}{3}$ = $\frac{3}{3}$

(۲) فریضۂ قاصرہ جس میں اصحابِ فرائض کے سہام مال کے سہام سے کمتر ہوں جیسے

مسئلہ (۶)

۱ بنت حقیقی والدہ

$\frac{3}{6}$ $\frac{1}{6}$

یہاں ترکہ میں سے $\frac{1}{6}$ بچ رہا جو بعدم موجودگی عصبہ انہی ذوی الفروض کو بطور رد مل جائیگا +

(۳) فریضۂ عائلہ جس میں اصحابِ فرائض کے سہام مال کے سہام سے زیادہ ہوں - جیسے :-

مسئلہ ۸

زوج ماں سگی بہن

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{2}$

= $\frac{3+2+3}{6}$

یہاں مال کے سہام ۶ ہیں - اور اصحاب فرائض کے ۸ - پس تقسیم بقاعدۂ عول پوری کی جائے گی +

ذوی الفروض کے حصص کی تقسیم کی مثالیں :-

(۱) ایک مرد فوت ہوگیا - اور اُس کے بعد ایک تو اُسکی بیوی رہی - ایک لڑکی اور ایک باپ - اُسکی جائداد اخراجات ضروریہ (مثلاً ادائے دین - تجہیز و تکفین اور نفاذِ

Marfat.com

وصیت جو ایک ثلث سے زائد نہ ہو) کے
بعد اسطرح تقسیم ہوگی ٭

مسئلہ (۲۴)

بیوی	لڑکی	باپ
۱	۱/۲	۱/۶
= ۳ + ۱۲ + ۴ / ۲۴ = ۱۹/۲۴		

باقی ۵/۲۴ بچ رہے - وہ بھی باپ کو بالعصوبت ملجائینگے - یعنی وہ کل ۹ حصّے لے لے گا ٭

(نوٹ) آئندہ مثالوں میں بار بار اس بات کا اعادہ نہیں کیا جائیگا کہ فلاں مرگیا اور اس کے بعد یہ یہ وارث ہے - ناظرین سمجھ لیں کہ باقی وہی وارث ہیں جن میں ترکہ تقسیم کیا جائیگا ٭

(۲) مسئلہ (۶)

۲ لڑکیاں	ماں	دادا
۲/۳	۱/۶	۱/۶
= ۴ + ۱ + ۱ / ۶ = ۶/۶		

(۳) مسئلہ (۱۲)

خاوند	پوتی	ماں	نانی	دادی
۱/۴	۱/۲	۱/۶	محروم	محروم
= ۳ + ۶ + ۲ / ۱۲ = ۱۱/۱۲				

باقی ایک حصّہ رہا - جو بصورت نہ ہونے کسی عصبہ کے پوتی اور ماں میں تقسیم ہوجائیگا اس کی تشریح باب ردّ میں ہوگی ٭

(۴) مسئلہ (۶)

ماں	۲ پوتیاں	ایک ہی بھائی یا بہن
۱/۶	۲/۳	۱/۶
= ۱ + ۴ + ۱ / ۶ = ۶/۶ ٭		

(۵) مسئلہ (۴)

والدہ	والد
۱/۳	۲/۳ = ۳/۳

(۶) مسئلہ (۲)

مادر	دو برادر	پدر
۱/۶	محروم	۵/۶

بوجہ موجودگی دو برادر + بموجودگی پدر

(۷) مسئلہ (۴)

زوجہ	ماں	باپ
	(۱ - ۱/۴) کا ۱/۳ =	
۱/۴	۱/۴	۱/۲
= ۱ + ۱ + ۲ / ۴ = ۴/۴		

(۸) مسئلہ (۴)

خاوند	ماں	باپ
۱/۲	(۱ - ۱/۲) کا ۱/۳ =	
۱/۲	۱/۶	۱/۶

Marfat.com

(نوٹ) مثال (۷) اور (۸) اس قاعدہ کلیہ سے کہ ماں کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں ایک ثلث ملتا ہے مستثنیٰ ہے کیونکہ ماں کے ساتھ جب میت کی زوجہ یا شوہر موجود ہو اور باپ بھی زندہ ہو تو ماں کو احد الزوجین کا حصہ نکال دینے کے بعد صرف باقی کی ایک تہائی ملتی ہے +

(۹) میت مسئلہ (۱۲)

۲ پڑوتیاں خاوند اخیافی بھائی بہن

۲/۴ ۱/۴ محروم

= ۳ + ۸ / ۱۲ = ۱۱/۱۲ باقی ایک

حصہ کوئی عصبہ نہ ہونے کی صورت میں پڑوتیوں کو ہی ملجائیگا +

(۱۰) میت

ایک بیٹی یا پوتی پوتیاں یا پڑوتیاں

۱/۲ ۱/۲

(۱۱) میت

۲ بیٹیاں یا پوتیاں پوتیاں یا پڑوتیاں

۲/۳ محروم

کہ کیونکہ اناث کو ۲/۳ سے زیادہ نہیں مل سکتا +

(۱۲) میت مسئلہ (۹)

۲ بیٹیاں پوتی و پوتا

۲/۳ ۱/۳ بالعصوبۃ

= ۲/۳ ۱/۹ ۲/۹

= ۶ ۱ ۲ / ۹ = ۹/۹

(۱۳) میت مسئلہ (۱۲)

۲ بیٹیاں پوتی و پڑوتی و پڑوتا

۲/۳ ۱/۱۲

= ۸ ۱ ۱ ۲ / ۱۲ = ۱۲/۱۲

(۱۴) میت مسئلہ (۹)

۲ پوتیاں ۱ پڑوتی و ۱ پڑوتا

۲/۳ ۱/۳

= ۶ ۱ ۲ / ۹ = ۹/۹

(۱۵) میت مسئلہ (۱۸)

بیٹی پوتی پڑوتی پڑوتا

۱/۲ + ۱/۶ = ۲/۳ بالغرض ۱/۴ + ۲/۴ = ۳/۴

= ۹ ۳ ۲ ۴ / ۱۸ = ۱۸/۱۸

(۱۶) میت مسئلہ (۶)

۱ لڑکی ۱ بھائی ۱ بہن

۱/۲ ۱/۳ ۱/۶

= ۳ ۲ ۱ / ۶ = ۶/۶

Marfat.com

(۱۷) میت مسئلہ (۲)

لڑکی	چچا	پھوپھی
۱/۲	۱/۲	محروم

(۱۸) میت مسئلہ (۲)

لڑکی یا پوتی	بہن یا بہنیں
۱/۲	۱/۲ بالعصوبت

(۱۹) میت مسئلہ (۳)

۲ لڑکیاں یا پوتیاں	بہن یا بہنیں
۲/۳	۱/۳ بالعصوبت = ۳/۳

(۲۰) میت مسئلہ (۶)

لڑکی	پوتی	بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۳ بالعصوبت
= ۳	۱	۲ = ۶/۶

(۲۱) میت مسئلہ (۳)

بھائی	بہن
۲/۳	۱/۳

(۲۲) میت (۶)

سگی بہن ۱/۲	سوتیلی بہن ۱/۶
= ۳	۱ = ۳/۶

(۲۳) میت (۳)

۱ سگی بہنیں ۲/۳	سوتیلی بہنیں محروم
کیونکہ اناث کو بالفرض ۲/۳ سے زیادہ نہیں مل سکتا	

(۲۴) میت (۹)

۲ سگی بہنیں	استیلا بھائی و استیلی بہن
۲/۳	۱/۳
= ۶	۲ ۱ = ۴/۹

(۲۵) میت مسئلہ (۳)

بیٹیاں یا پوتیاں	سوتیلی بہن
۲/۳	۱/۳ بالعصوبت

(۲۶) میت مسئلہ (۳)

۲ حقیقی بہنیں	سوتیلی بہن	بھتیجا
۲/۳	محروم	۱/۳

(۲۷) میت مسئلہ (۴)

زوجہ	سگی بہن	سوتیلا بھائی
۱/۴	۱/۲	۱/۴ بالعصوبت
= ۱	۲ ۱ = ۴/۴	

(۲۸) میت مسئلہ (۱۲)

دادی کی ماں	پڑدادا
۱/۶	۵/۶
= ۱	۱۰ = ۱۲/۱۲

(۲۹) میت مسئلہ (۱۸)

نگڑدادی و پڑدادی کی ماں	دادی کی نانی	نگڑدادا
۱/۶	۱/۶	۴/۶
= ۱	۱ ۴ = ۱۵/۱۸	

Marfat.com

(۳۰) میت مسئلہ (۶)

ماں	خاوند	مادری بھائی یا بہن
۱/۳	۱/۲	۱/۶
= ۲	۳	۱ = ۶/۶

(۳۱) میت مسئلہ (۱۲)

زوجہ ۱/۴	ماں ۱/۳	اولاد مادری ۱/۳
= ۳	۴	۴ = ۱۱/۱۲

باقی ایک رہا جو کسی عصبہ وغیرہ کو ملجائیگا

عصبات کی تشریح

عصبہ کی تعریف پہلے گذر چکی ہے۔ اُس کی قسمیں مسطورۂ ذیل نقشہ سے واضح ہونگی :-

مطلق عصبہ

عصبہ سببی (جس کا تعلق میت کیساتھ من حیث النسب ہو) جیسے معتق

عصبہ نسبی (جس کا تعلق میت کے ساتھ من حیث النسب والقرابت ہو)

عصبہ بالذات | عصبہ بالغیر | عصبہ مع الغیر

بیٹی | پوتی | سگی بہن | سوتیلی بہن

(۱) | (۲) | (۳) | (۴)

میت کی فرع | میت کی اصل | میت کے باپ کی فرع | میت کے دادا کی فرع

جیسے بیٹا پوتا وغیرہ | جیسے باپ دادا پڑدادا وغیر | جیسے بھائی اور انکی اولاد | جیسے چچے اور انکی اولاد

عصبہ بالذات وہ مذکر ہے جس کی نسبت میت کی طرف بے واسطہ مؤنث ہو۔

عصبۂ بالغیر - وہ مؤنث ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔

عصبہ مع الغیر وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ جمع ہو کر عصبہ بنجاتی ہے جیسے میت کی بہن میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے +

Marfat.com

(نوٹ) (۱) پہلے درجہ والے عصبۂ بالذات کے ہوتے باقی تمام درجوں کے بالذات عصبات ترکہ سے بحق عصوبت کچھ نہیں لے سکتے۔ یعنی اگر میت کا پڑوتا بھی ہو۔ تو باپ اور چچا وغیرہ بحیثیت عصبہ محروم رہتے ہیں۔

(۲) قسم اوّل و سوم میں اناث بھی ذکور کے ساتھ عصبہ ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ ذوی الفروض میں شامل ہیں۔ مگر دوسری اور چوتھی قسم کے ذکور ہی کو فقط حق عصبیت حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی بیٹیں۔ پوتیاں اور بہنیں تو اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو سکتی ہیں۔ مگر پھوپھیاں وغیرہ نہیں ہو سکتیں۔

میں ذیل میں مسمی اکبر کا ایک شجرہ مرتب کر کے ہر ایک پر اُس کی قوتِ قرابت کے لحاظ سے نمبر لگاتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو مسئلہ عصبۂ بالذات کے سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

کی ..... افضل (۴) ..... کی

ایک منکوحہ سے ..... دوسری منکوحہ سے

انور (۳) ..... کی ..... دوسری منکوحہ سے

کی ایک منکوحہ سے

اکبر	اصغر (۵)		اشرف (۱۱)		مظفر (۱۲)
امیر (۱)	بکر (۷)		شریف (۱۳)		حنیف (۱۵)
زبیر (۲)	فخر (۸)		خضنفر (۱۴)		جعفر (۱۶)
		لطیف (۶)			
		عمرو (۹)			
		زید (۱۰)			

نوٹ (۱) سے مطلب ہے کہ جہانتک سلسلہ چلا جائے۔

(۲) مقدم نمبر والے کے ہوتے مؤخر نمبر والا محروم رہیگا۔ مثلاً فخر کے یا لطیف

Marfat.com

کے ہوتے اشرف کو کچھ نہیں ملے گا ۔

باب العول

لغت میں عول کے معنی ہیں ظلم کی طرف میل کرنا (۲) غلبہ اور (۳) اونچا کرنا۔ اصطلاحاً تقسیم ترکہ کے وقت جب اجزا اپنے مخرج سے بڑھ جائیں۔ تو مخرج کو بڑھا کر اجزاء کے مطابق کرنا عول کہلاتا ہے۔ مثلاً ذیل کی مثال میں مسئلہ چھ سے ہوا۔ مگر عول کرنا پڑا سات وغیرہ کی طرف :۔

(۱) مسئلہ (۷)

زوج | دو سگی بہنیں
۱/۲ | ۲/۳
= ۳ ۴ = ۷/۶

(۲) میت مسئلہ (۸)

خاوند | ماں | سگی بہن
۱/۲ | ۱/۳ | ۱/۲
= ۳ ۲ ۳ = ۸/۶

(۳) میت مسئلہ (۷)

خاوند | سگی بہن | اخیافی یا علاتی بہن
۱/۲ | ۱/۲ | ۱/۶
= ۳ ۱ ۳ = ۷/۶

(۴) میت مسئلہ (۸)

زوج | ماں | سگی بہن | دو مادری بہنیں
۱/۴ | ۱/۳ | ۱/۲ | ۱/۳
= ۳ ۲ ۳ ۲ = ۹/۶

(۵) میت مسئلہ (۹)

شوہر | دو ہمشیرہ عینی | دو اخیافی
۱/۲ | ۲/۳ | ۱/۳
= ۳ ۴ ۲ = ۹/۶

(۶) میت مسئلہ (۹)

زوج | سگی بہن | دو بنات | اُم
۱/۴ | ۱/۲ | ۲/۳ | ۱/۴
= ۳ ۲ ۳ ۱ = ۹/۶

Marfat.com

(۷) میت مسئلہ (۱۰)

خاوند	۲ خت عینی	۲ خت اخیافی	والدہ
۱/۲	۲/۳	۱/۳	۱/۶
۳	۴	۲	۱

= ۳ ۴ ۲ ۱ = ۱۰/۱۰

(۸) میت مسئلہ (۱۳)

زوجہ	۲ خت عینی	۱ اخیافی بہن
۱/۴	۲/۳	۱/۶
۳	۸	۲

= ۳ ۸ ۲ = ۱۳/۱۳

(۹) میت مسئلہ (۱۵)

بیوی	۲ سگی بہنیں	۲ مادری بہنیں
۱/۴	۲/۳	۱/۳
۳	۸	۴

= ۳ ۸ ۴ = ۱۵/۱۵

(۱۰) میت مسئلہ (۱۵)

زوجہ	۲ خت عینی	اخت اخیافی	ماں
۱/۴	۲/۳	۱/۶	۱/۶
۳	۸	۲	۲

= ۳ ۸ ۲ ۲ = ۱۵/۱۵

(۱۱) میت مسئلہ (۱۷)

زوجہ	دو حقیقی خواہر	دو مادری خواہر	والدہ
۱/۴	۲/۳	۱/۳	۱/۶
۳	۸	۴	۲

= ۳ ۸ ۴ ۲ = ۱۷/۱۷

(۱۲) میت مسئلہ (۲۷)

بیوی	۲ بیٹیاں	ماں	باپ
۱/۸	۲/۳	۱/۶	۱/۶
۳	۱۶	۴	۴

= ۳ ۱۶ ۴ ۴ = ۲۷/۲۷

(۱۳) میت مسئلہ (۱۷)

بیوی	ماں	۲ سگی بہنیں	۲ اخیافی بہنیں	ابن محروم
۱/۴	۱/۴	۲/۳	۱/۶	×
۳	۴	۸	۲	

= ۳ ۴ ۸ ۲ = ۱۷/۱۷

(۱۴) میت مسئلہ (۳۱)

زوجہ	والدہ	۲ خت عینی	اخت مادری	ابن محروم
۱/۴	۱/۴	۲/۳	۱/۶	×
۳	۴	۱۶	۲	

= ۳ ۴ ۱۶ ۸ = ۳۱/۳۱

(الوسط) تیرھویں اور چودھویں مثال میں ایک ہی وارثین ہیں۔ فرق صرف اسواسطے پڑگیا ہے کہ دوسرے مسئلہ میں حضرت ابن مسعود رض ابن محروم کو حاجب قرار دیکر بیوی کو بجائے چہارم کے ہشتم حصہ دیتے ہیں۔ اسلئے مسئلہ ۱۳ سے ہوا۔ اور دیگر آئمہ ابن محروم کو کالعدم سمجھتے ہیں۔ اور بیوی کو اپنا پورا حصہ دیتے ہیں

Marfat.com

متفرق مثالیں جن سے ذوی الفروض و عصبات میں کیفیت تقسیم ترکہ معلوم ہوگی ؛

(۲) مسئلہ

بیٹی ½ سگا چچا ½

(۴) مسئلہ

خاوند ¼ بیٹا ¾

(۸) مسئلہ

بیوی ⅛ بیٹا ⅞

(۳) مسئلہ

ماں ⅓ سگا بھائی ⅔

(۳) مسئلہ

دو بیٹیاں ⅔ چچا ⅓

(۶) مسئلہ

باپ ⅙ بیٹا ⅚

(۲۴) مسئلہ

بیوی ماں باپ بیٹا

⅛ ⅙ ⅙ ¹³⁄₂₄

= ۳ ۴ ۴ ۱۳ / ۲۴

= ²⁴⁄₂₄

(۱۲) مسئلہ

خاوند ماں بھائی پوتا

¼ ¼ محروم ⅙

بموجودگی ابن ابن

= ۳ ۲ ۷ ... / ۱۲ = ¹²⁄₁₂

(۲۴) مسئلہ

بیوی ماں پوتیاں بیٹا

⅛ ⅙ محروم بوجہ ابن ¹⁷⁄₂₄

= ۳ ۴ ۱۷ / ۲۴ = ²⁴⁄₂₄

(۱۲) مسئلہ

خاوند دو بیٹیاں پوتیاں سگا بھائی

¼ ⅔ محروم بھجہ بنات ¹⁄₁₂

= ۳ ۸ ۱ ... / ۱۲ = ¹²⁄₁₂

(۳) مسئلہ

باپ دادا ماں

محروم

⅔ بوجہ اب میت ⅓

بموجبونکہ نہ میت کے بھائی ہیں نہ اولاد

Marfat.com

(۱۲) میت ۶ مسئلہ

ماں	باپ	پڑوتا
۱	۲	۳

(نوٹ) پڑوتے کے ہوتے باپ عصبہ نہیں بن سکتا

(۱۳) میت ۸ مسئلہ

بیوی	بیٹی	چچا	بھائی کا پوتا
۱	۴	۳	۸

بسبب تیسری قسم کے ہوتے چوتھی قسم والا عصبہ نہیں بن سکتا۔

= ۱ ۴ ۳ = ۸/۸

(۱۴) میت ۲ مسئلہ

خاوند	ماں	حقیقی چچا	سوتیلا بھائی
۱	۱	۱	محروم

= ۳ ۲ ۱ = ۶/۶

(۱۵) میت ۱۲ مسئلہ

خاوند	دو پوتیاں	سوتیلا بھائی	سگا بھائی
۱	۸	یا سوتیلا چچا	یا سگا چچا
۳		محروم	محروم

= ۳ ۸ ۱ = ۱۲/۱۲

(۱۶) میت ۲ مسئلہ

سگی لڑکی	سوتیلا بھتیجا	سگی بہن
۱	محروم	۱

(۱۷) میت ۶ مسئلہ

زوج	دو حقیقی بھائی	چچا
۱	۱	۱
۳	۲	۱

= ۳ ۲ ۱ = ۶/۶

(۱۸) میت ۶ مسئلہ

خاوند	ماں	حقیقی چچا	سوتیلا بھائی
۱	۱	۱	محروم
۳	۲	۱	

= ۳ ۲ ۱ = ۶/۶

باب التصحیح

تصحیح باب تفعیل سے ہے اور مشتق ہے صحت سے جو سقم کی ضد ہے۔ اور علم الفرائض میں تصحیح اس سے عبارت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو کمتر عدد اسطرح پر سہام لئے جائیں کہ وارثوں میں سے کسی عدد پر کسر نہ واقع ہو یعنی سب وارثوں پر حصہ شرعی بلا کسر تقسیم ہو جائے۔

(نوٹ) سہام جمع ہے سہم کی بمعنی حصہ اور مراد اس سے وہ حصہ ہے جو ہر وارث

Marfat.com

اصل مسئلہ سے پہنچتا ہے ۔اور رؤس جمع ہے رأس کی ۔اور مراد اس سے اصحابِ سہام ہیں ۔

سراجی اور شریفی کے مترجم صاحب نے کتاب کنز الفرائض میں تصحیح کے سات قاعدے بیان کئے ہیں جو میں نے بڑے غور و خوض سے مطالعہ کئے۔ اور آخر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو شخص ذو اضعافِ اقل کا عمل جانتا ہو اُسکو ان طول طویل قاعدوں کے یاد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ۔چنانچہ میں انشاء اللہ تعالےٰ اِس مشکل کو حل کر کے دکھا دونگا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ اِس قاعدے کی اُس وقت ضرورت پڑتی ہے جب کہ وارثوں کے ہر فریق میں کئی افراد شامل ہوں چنانچہ آئندہ مثالوں سے ظاہر ہوگا ۔

سہام کو رؤس پر بلا کسر تقسیم کرنیکی مثالیں

(۱) میت مسئلہ ۱۲

ماں	باپ	۲ بیٹیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳
= ۱	۱	۴ = ۶/۶

پس ماں باپ کو ایک ایک حصہ اور ہر لڑکی کو دو حصے یعنی اگر میت چھ سو روپیہ ترکہ چھوڑے تو والدین کو سو سو اور لڑکیوں کو دو دو سو مل جائینگے

(۲) میت مسئلہ ۶

ماں	باپ	۱۰ لڑکیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳

یہ مسئلہ اور اس قسم کے تمام مسئلے اسطرح حل ہونگے کہ پہلے ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ معلوم کر لیا جائے ۔اور پھر بقاعدۂ ذو اضعاف اقل ترکہ تقسیم کیا جائے ۔ اس سوال میں صرف لڑکیاں ایک سے زیادہ ہیں ۔تمام لڑکیوں نے جائداد کا ۲/۳

Marfat.com

لیتا ہے۔ پس ایک لڑکی کے حصے ۲/۵ کا ۱/۱۰ یعنی ۱/۲۵ آیا۔ اب سوال کو یوں لکھیں گے

(۳۰) مسئلہ

ماں	باپ	ہر ایک لڑکی
۱/۶	۱/۶	۲/۳

= ۵ ۵ ۲ / ۳۰

ہر ایک لڑکی کے حصے میں تیس میں سے دو آئے۔ اور والدین کے حصے پانچ پانچ۔ پس والدین کو دس دس حصے مل گئے اور بنات کو بیس

(۴۵) مسئلہ

زوج	ماں	باپ	۶ بنت
۱/۴	۱/۶	۱/۶	۲/۳

ایک لڑکی کا حصہ ہوا ۲/۳ کا ۱/۶ = ۲/۱۸

پس مسئلہ یوں ہوا ؛

(۴۵) مسئلہ

زوج	ماں	باپ	ہر ایک لڑکی کی
۱/۴	۱/۶	۱/۶	۲/۱۸

۴-۶-۶-۱۸ کا ذو ضعاف اقل ۳۶

نکلا پس حصے یوں ہوئے :-

= ۹ ۶ ۶ ۴ / ۳۶

ایک لڑکی کا حصہ فی کس = ۱/۴ ۱/۶ ۲/۱۸

(۴۵) مسئلہ

زوج	۵ اخت
۱/۴	۲/۳

حصہ فی کس = ۱/۵ ۲/۱۵

= ۱۵ / ۴ / ۳۰

زوج کو ۱۵ اور پانچ اخت کو ۲۰ حصے ملے جو رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو سکتے ہیں

(۶۸) مسئلہ

خاوند	دادی	۳ اخیافی بہنیں
۱/۴	۱/۶	۱/۳

حصہ فی کس = ۱/۴ ۱/۶ ۱/۹

= ۹ ۳ ۲ / ۱۸

اور تین کو ۶

(۶) مسئلہ

ماں	دو بیٹیاں	چچا
۱/۴	۲/۳	۱/۱۲

حصہ فی کس = ۱/۴ ۱/۲ ۱/۶

= ۱ ۲ ۱ / ۶

ہر لڑکی کو دو حصے مل گئے ؛

Marfat.com

(۷) مسئلہ (۱۲)

دادی ۸ بیٹیاں چچا -

۱/۶ ۲/۳ ۱/۶

حصہ فی کس ۱/۶ ۱/۱۲ ۱/۶

= ۲ ۱ ۲ / ۱۲ پس لڑکیوں کو

۸ حصے - دادی کو ۲ اور چچا کو بھی ۲ ملے

(۸) مسئلہ (۱۸)

۶ بنت ۳ جدہ ۳ عم

۲/۳ ۱/۶ ۱/۶

حصہ فی کس = ۱/۹ ۱/۱۸ ۱/۱۸

= ۲ ۱ ۱ / ۱۸ پس لڑکیوں کو ۱۲

جدات کو ۳ اور اعمام کو بھی ۳ حصے ملے

(۹) مسئلہ (۱۴۴)

۴ زوجہ ۳ جدہ ۱۲ عم

۱/۴ ۱/۶ باقی یعنی ۷/۱۲

حصہ فی کس ۱/۱۶ ۱/۱۸ ۷/۱۴۴

= ۷ ۸ ۹ / ۱۴۴

پس ہر فریق کو ملے = ۳۶/۱۴۴ ۲۴/۱۴۴ ۹۴/۱۴۴

(۱۰) مسئلہ (۷۲)

زوجہ ۲ جدہ ۶ عم

۱/۴ ۱/۶ ۷/۱۲

حصہ فی کس = ۱/۴ ۱/۱۲ ۷/۷۲

= ۱۸ ۶ ۷ / ۷۲

ہر فریق کا حصہ = ۱۸/۷۲ ۱۲/۷۲ ۴۲/۷۲

(۱۱) مسئلہ (۴۳۲۰)

۴ زوجہ ۱۸ بنت ۱۵ جدہ ۶ چچے

۱/۸ ۲/۳ ۱/۶ ۱/۲۴

حصہ فی کس = ۱/۳۲ ۱/۲۷ ۱/۹۰ ۱/۱۴۴

(۳۲ - ۲۷ - ۹۰ - ۱۴۴) کا ذو نصاف اقل

۴۳۲۰ نکلا پس ہر ایک کے سہام ہوئے

= ۱۳۵ ۱۶۰ ۴۸ ۳۰ / ۴۳۲۰

ہر فریق کا حصہ = ۵۴۰ و ۲۸۸۰ و ۷۲۰ و ۱۸۰ / ۴۳۲۰

(۱۲) مسئلہ (۵۰۴۰)

۲ زوجہ ۶ جدات ۱۰ بنات ۷ اعمام

۱/۸ ۱/۶ ۲/۳ ۲/۷

ہر فریق کا حصہ = ۱/۱۲ ۱/۱۵ ۱/۱۸

= ۳۱۵ و ۱۴۰ و ۳۳۶ و ۳۰ / ۵۰۴۰

ہر فریق کا حصہ :-

= ۶۳۰ ۸۴۰ ۳۳۶۰ ۲۱۰ / ۵۰۴۰

(۱۳) مسئلہ (۸)

زوج دو ابن و دو بنت

۱/۲ ۲/۳

= ۱/۴ ۲/۴ ۱/۴

حصہ ہر کس = ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴

= ۲ ۲ ۱
۴

سہام ہر فریق ۲ ۲ ۱
۵

(نوٹ) بیٹیاں بیٹوں کے ساتھ ہوں تو وہ عصبہ ہو جاتی ہیں۔ اور اُن میں تقسیم لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ہوتی ہے پس ہر لڑکے کو دو لڑکیاں فرض کر لیا جاتا ہے اور مفروضہ اور اصل لڑکیوں کی تعداد کے مطابق حصے بنائے جاتے ہیں اور پھر ہر لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دیا جاتا ہے۔ اس مثال میں کل ۶ لڑکیاں بنیں۔ زوج کا حصہ نکال کر باقی جائداد ۳/۴ رہی پس ہر لڑکے کو ۳/۴ کا ۲/۶ یعنی ۱/۴ اور ہر لڑکی کو ۳/۴ کا ۱/۶ = ۱/۸ ✦ ✦

نقدی اور زمین کی تقسیم کی مثالیں

(۱) میت (۶) زید ترکہ ۶۰۰ روپے مسئلہ ۴

ماں باپ ۴ بنت

۶۰۰ کا ۱/۴ ۶۰۰ کا ۱/۴ ۶۰۰ کا ۲/۴

= ۱۰۰ ۱۰۰ ۴۰۰

۶۰۰

پس ہر لڑکی کے حصے میں ۱۰۰ روپے آئے

(۲) میت (۸) صفیہ ترکہ ۲۴۰۰ بیگہ مسئلہ ۲۴

خاوند ماں دو سگی بہنیں

۱/۴ ۱/۶ ۲/۳

= ۳ ۴ ۱۶ = ۲۳ بمسئلہ عول

۲۴۰۰ کا ۳/۲۳ = ۲۴۰۰ کا ۱/۸ ۲۴۰۰ کا ۴/۸

(۳) میت (۵) کام بخش ترکہ ۱۰۰ بیگہ مسئلہ ۲۴

= ۹۰۰ ۳۰۰ ۱۲۰۰ ہر بہن کو ۴۰۰ ملے

۲۴۰۰

دو بیٹے ۱ بیٹی

۱۰۰ کا ۴/۵ ۱۰۰ کا ۱/۵

= ۸۰ ۲۰

ہر لڑکے کو ۴۰ بیگہ ملے۔

(۴) میت (۲۴) حیدر شاہ ترکہ ۴۸۰۰ کنال مسئلہ ۲۴

بیوی ۲ بیٹیاں اخوات

۴۸۰۰ کا ۱/۸ ۴۸۰۰ کا ۲/۳ ۴۸۰۰ کا ۱۵/۲۴

= ۶۰۰ ۳۲۰۰ ۱۰۰۰

۴۸۰۰

Marfat.com

(۵) میت بنی بخش ترکہ ۴۰۶ کنال

۳ بیٹے ۱ بیٹی

(۴۰۶ کا ۷/۶ = ۳۴۸) (۴۰۶ کا ۱/۷ = ۵۸)

حصۂ فی کس = ۱۱۶ ۵۸

(۶) میت (۱) تصحیح من (۱۶) غلام حیدانی ترکہ ۳۲ ہزار روپے

۲ زوجہ ۲ لڑکے ۳ بیٹیاں

۱/۸ = ۴ ہزار ۴/۸ = ۱۶ ہزار ۳/۸ = ۱۲ ہزار

حصۂ فی کس = ۱/۱۶ = ۲ ہزار ۴/۱۶ = ۸ ہزار ۲/۱۶ = ۴ ہزار

(۱۰۴) (۷) میت چراغ شاہ ترکہ ۸۳۲ ایکڑ

بیوی ۲ بیٹے ۱ بیٹی

۱/۸ ۷/۱۳ = ۲۱/۲۶ ۷/۸ کا ۱/۱۳ = ۷/۱۰۴

= ۸۳۲ کا ۱/۸ ۸۳۲ کا ۲۱/۲۶ ۸۳۲ کا ۷/۱۰۴

= ۱۰۴ ۶۷۲ ۵۶

ہر بیٹے کے حصے ۱۱۲ ایکڑ زمین آئی

(۲۱۶) (۸) میت حامد شاہ ترکہ ۴۳۲ روپے

بیوی باپ ۴ بیٹے ۱ بیٹی

۱/۸ ۱/۶ ۱۷/۲۴ کا ۱/۹

= ۴۳۲ کا ۱/۸ ۴۳۲ کا ۱/۶ ۴۳۲ کا ۱۷/۲۷ ۴۳۲ کا ۱۷/۲۱۶

= ۵۴ ۷۲ ۲۷۲ ۳۴

ہر ایک لڑکے کو ۶۸ روپے ملے ۔

---

(۹) میت علی حق شاہ ترکہ ۳۸۴ کنال

موصیٰ لہٗ ۳ بنات عصبات

۳۸۴ کا ۱/۳ ۲۵۶ کا ۲/۳ ۲۵۶ کا ۱/۳

= ۱۲۸ ۱۷۰ ۸۵ ۱/۳

(۵) (۱۰) میت غلام غوث ترکہ ۲۰۰ کنال

۲ بیٹے ۱ بیٹی

۲۰۰ کا ۴/۵ = ۱۶۰ ۲۰۰ کا ۱/۵ = ۴۰

پس ہر لڑکے کو ۸۰ کنال زمین ملی

(۲۴) (۱۱) میت شمس العالم ترکہ ۲۴۰۰ ایکڑ

۲ زوجہ ۴ بیٹیاں بہن

۲۴۰۰ کا ۱/۸ ۲۴۰۰ کا ۲/۳ ۲۴۰۰ کا ۵/۲۴

= ۳۰۰ ۱۶۰۰ ۵۰۰

حصۂ فی کس ۱۵۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ہوا

(۱۱) میت محبوب عالم ترکہ ۲۲۴ بیگھہ

بیوی ماں دو بھائی اور ایک بہن

۲۲۴ کا ۱/۸ ۲۲۴ کا ۱/۶ ۳۰ (باقی)

= ۲۸ ۳۷ ۱/۳

حصۂ فی کس = ۲۸ و ۱/۳ ۳۷ و ۲/۱۵ ۲۵ و ۲/۱۵ ۲۶

(۱۳) میت مجیدہ ترکہ ۲۲۴ کنال

سگی بہن سوتیلی بہن چچا

۲۲۴/۲ ۲۲۴/۶ ۲۲۴/۳ (باقی)

۱۱۲ ۳۷ ۷۴

Marfat.com

(۱۴) میت محمد بخش ترکہ ۹۶ روپے والد ½ ۲ زوجہ ¼ ۲ بیٹیاں ¼
۱ بیٹا ½ = والد ۱۶ ۲ زوجہ = ۱۲ ۲ بیٹیاں = ۴۴ بیٹا = ۴۴ روپے
حصہ فی کس والد ۱۶ فی زوجہ ۶ فی بیٹی ۱۷ بیٹا ۴۴ روپے ہوا۔

باب التخارج

علم الفرائض میں تخارج سے مراد یہ ہے کہ ورثہ بعض وارث کے اخراج پر ترکہ میں سے کسی شے معین کے ساتھ باہم صلح کرلیں۔ اور یہ جائز ہے کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضؓ کے عہد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مرض موت میں اپنی ایک بیوی کو طلاق دیدی اور خود اس کی عدت ہی میں فوت ہو گئے تو خلیفہ سوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس بیوی کو جو بحیثیت مطلقہ ہونے کے جائداد شوہر سے حصہ نہیں لے سکتی تھی۔ اس بنا پر حصہ دلا دیا کہ وہ فار کی زوجہ ہے جو وراثت سے محروم نہیں کی جاسکتی (فار اس شوہر کو کہتے ہیں جو مرض موت میں زوجہ کو طلاق دے۔ گویا کہ وہ زوجہ کو اپنی موت کے بعد اپنے مال سے میراث دینے سے بھاگتا ہے) یہ بیوی اپنی باقی تین سوکنوں کے ساتھ آٹھویں حصہ جائداد کی وارث ہوئی۔ یعنے اس کے حصے بتیسواں حصہ آیا۔ دوسری زوجات نے نواسی ہزار دراہم یا دینار کے بدلے اس سے صلح کرلی جو دلیل ہوئی اس بات کی کہ تخارج جائز ہے۔

یہاں ضمناً یہ بیان کردینا بیجا نہ ہوگا کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف نے چار بار اپنا تمام مال نصفا نصف للہ تقسیم کردیا تھا اور نصف باقی رکھا تھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ مال حلال جمع کرنا مضائقہ کی بات نہیں بشرطیکہ اس سے حقوق واجبہ ادا کردیئے جائیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ

Marfat.com

للرجل الصالح یعنی نیک مال نیک مرد کے لئے کیا ہی خوب ہے۔

مسئلہ تخارج سمجھانے کے لئے ذیل میں ایک مثال بیان کی جاتی ہے:۔ ایک شخص مرگیا۔ اور باقی اُسکے ورثہ ایک بیوی ایک والدہ اور ایک چچا رہے۔ متوفی کی جائداد کچھ زیور اور کچھ اراضی پر مشتمل ہے جنکی مجموعی قیمت ۱۲ ہزار روپیہ ہے۔ اگر زوجہ اِس بات پر راضی ہوجائے کہ مجھے زیور جو دو ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے دیدو تو مجھے زمین سے کچھ سروکار نہیں۔ اور دوسرے اِس بات پر رضامند ہوجائیں تو ایسا کرنا جائز ہے مگر تقسیم کرتے وقت پہلے زوجہ کو شامل کرلیا جائے گا۔ مگر حصہ دیتے وقت اُسے کالعدم سمجھا جائیگا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس میں بہت سا فرق پڑجاتا ہے۔ موجودہ صورت میں پہلے تقسیم اسطرح کرینگے:۔ میت ترکہ مالیت ۱۲ ہزار (زوجہ ۱۲۰۰ کا ۱/۴ ماں ۱۲۰۰۰ کا ۱/۳ - چچا = ۱۲۰۰۰ کا ۵/۱۲) = زوجہ ۳۰۰۰ - والدہ ۴۰۰۰ - چچا ۵۰۰۰ مگر اب جب کہ زوجہ نے ۲ ہزار کی قیمت کے زیور کے بدلے صُلح کرلی ہے تو باقی جائداد دس ہزار کی رہی۔ اگر دس ہزار سے تقسیم شروع کریں تو تقسیم اسطرح ہوگی:۔

میت ـــــ ماں ۱۰۰۰۰ کا ۱/۳ = ۳۳۳۳ روپیہ ۵ر۴ پائی اور چچا باقی یعنی ۶۶۶۶ روپیہ ۱۰ر۸ پائی۔ پس اسطرح ماں کو ۶۶۶۶ روپیہ ۱۰ر۸ پائی خسارہ رہیگا جو جائز نہیں۔ پس تقسیم بارہ ہزاری سے کرینگے۔ اور جو ایک ہزار حصہ زوجہ میں سے بچ رہا ہے وہ ماں اور چچا کو اُسی حصہ سے دیا جائیگا جس حصہ سے ۱۲ ہزار دیا گیا تھا۔ یعنے ۹ حصہ کرکے ۴ والدہ کو اور ۵ چچا کو دیئے جائینگے +

مسائلِ رد:۔

رد کے معنے واپس کرنا۔ علم الفرائض میں ذوی الفروض کو اُن کے مقرر حصے دینے کے بعد باقی ترکہ بھی انہی کو دیدینا رد کہلاتا ہے۔ بصورت نہ ہونے عصبات۔

Marfat.com

کے ذوی الفروض سے جو کچھ بچ رہے وہ پھر ذوی الفروض ہی کو دے دیا جاتا ہے۔ زوجین کے سوا یعنی بیوی اور خاوند کو بطور ردّ کے کچھ نہیں دیا جاتا۔ اگر صرف دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں یا دو جدّہ تو تمام ترکہ اُن میں نصفا نصف تقسیم ہو جائیگا۔ جیسے عصبات مثل دو بیٹوں یا دو بھائیوں میں تمام ترکہ ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔

جسکو مال بطور ردّ کے ملے اسے من یرد علیہ اور جسے نہ مل سکے اُسے من لا یرد علیہ کہتے ہیں۔ صاحبان سراجی و شریفی نے مسائل ردّ کو چار قسموں پر تقسیم کر کے ان کو حل کرنے کے لئے چار لمبے چوڑے قاعدے بتائے ہیں جن سے مسئلہ اور بھی ادق ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں ردّ عول کا اُلٹ ہے۔ عول میں اجزا اپنے مخرج سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور ردّ میں گھٹ جاتے ہیں ۔

عول کی مثال مسئلہ (۶) تصحیح من (۸) خاوند ۳ ماں ۲ سگی بہن ۳ = ۸/۶

ردّ کی مثال میت مسئلہ (۶) ماں ۱ دو دختر ۴ = ۵/۶

جسطرح عول میں مخرج کو اجزا کے مطابق کر لیتے ہیں اسیطرح ردّ میں بھی مخرج کو اجزا کے مطابق کر کے حصص تقسیم کر دینے چاہئیں۔ پس جسطرح عول میں بجائے ۶ کے ۸ حصے کر کے جائداد تقسیم کی گئی تھی اسیطرح ردّ میں بھی بجائے ۶ کے ۵ حصے کر کے ماں کو ۱ دے دینا چاہیئے۔ اور بنات کو ۴ ۔ اگر مسئلہ میں احد الزوجین بھی شامل ہو تو اجزا کو مخرج کے مطابق کر لینا چاہیئے۔ مگر زوج یا زوجہ کے حصے پر کچھ نہیں بڑھانا چاہیئے۔ مثلاً میت

زوج	۳ بیٹیاں
۱	۲
۳	۸
۱۲	۱۱

پس ردّ سے ۳/۱۲ = ۱/۴ ۹/۱۲ = ۳/۴

Marfat.com

مسائلِ ردّ کا حلّ

مسئلہ	ردّ بہ مسئلہ	(۵) میت مسئلہ	ردّ سے
(۲) میت مسئلہ		بیٹی پوتی ماں	
جدّہ بہن اخیافی			
۱/۲ ۱/۲ = ۱+۱/۲	۲/۲	۱/۲ ۱/۲ ۱/۲	
ردّ کے مسئلہ سے ۱/۲ ۱/۲		= ۱+۱+۱/۲	۵/۵
(۳) میت مسئلہ		= ۳/۵ ۱/۵ ۱/۵	
اخیافی بہنیں ماں		(۶) میت مسئلہ (۱۳)	
۱/۳ ۱/۲ = ۱+۲/۶	۳/۳	بیٹی ۳ پوتیاں	
= ۲/۳ ۱/۳		۱/۲ ۱/۲	
(۴) میت مسئلہ		= ۳+۱/۶	۴/۴
بیٹی پوتی یا ماں		= ۳/۴ ۱/۴	
۱/۲ ۱/۶ = ۳+۱/۶	۴/۴	حصّہ فی کس = ۱/۱۲ ۱/۱۲	
= ۴/۴ ۴/۴		(۷) میت مسئلہ (۱۲)	
(۵) میت مسئلہ		زوج ۳ بنت	
دو بنت ام		۱/۴ ۳/۴	
۲/۳ ۱/۶ = ۴+۱/۶	۵/۵	= ۳+۸/۱۲ = ۱۱/۱۲	۱۱/۱۲ بنات کا حصّہ
= ۴/۵ ۱/۵		= ۳/۱۲ ۹/۱۲ ہر لڑکی کے حصّے	
		۳ آئے +	

Marfat.com

(۸) میسئلہ (۸)

خاوند چھ بیٹیاں

۱/۴ ۲/۳

= ۳ + ۸ / ۱۲ = ۱۱/۱۲

= ۳/۱۲ = ۱/۴ ۹/۱۲ = ۳/۴

حصۂ فی کس = ۱/۴ ÷ ۲ = ۱/۸ (یعنی خاوند کا)

۳/۴ کا ۱/۶ = ۱/۸ (یعنی بیٹی کا)

(۹) میسئلہ (۲۰)

زوج ۵ بنت

۱/۴ ۲/۵

= ۳ + ۸ / ۱۲ = ۱۱/۱۲

= ۱/۴ ۳/۴

حصۂ فی کس = ۱/۴ ÷ ۵ = ۳/۴ کا ۱/۵

= ۳/۲۰

(۱۰) میسئلہ ۱۶

زوج بنت جدہ

۱/۴ ۱/۲ ۱/۶

= ۳ + ۶ + ۲ / ۱۲ = ۱۱/۱۲

= ۱/۴ = ۳/۱۲ ۹/۱۲ ۳/۱۲

رقوسے

۹/۱۲ بنات کا قصہ

۹/۱۲ بنات کا قصہ

۹/۱۲

(۱۱) میسئلہ (۲۶)

زوج ۲ بنت جدہ

۱/۴ ۲/۳ ۱/۶

= ۳ + ۸ + ۲ / ۱۲ = ۱۳/۱۲

= ۳/۱۳ ۸/۱۳ ۲/۱۳

حصۂ فی کس :-

۳/۱۳ = ۱/۲ ۸/۱۳ بنت (۲۶)

۲/۱۳ = ۲/۲۶ جدہ

(نوٹ) (۱۰) کو صاحب کنز الفرائض نے ناممکن الحل بتایا ہے۔ مگر میں نے بتوفیق الٰہی حل کر دیا ہے اور علے ہذا القیاس (۱۱) کو بھی۔ مگر یہ تو مسئلہ ہی عول کا ہے (ناقل)

(۱۲) میسئلہ (۴۸)

بہنیں

زوجہ ۴ جدہ ۶ اخیافی

۱/۴ ۱/۶ ۱/۴

= ۳ + ۲ + ۴ / ۱۲ = ۹/۱۲ بہ ۹/۱۲

= ۳/۱۲ = ۱/۴ زوجہ ۴/۱۲ = ۱/۳ جدہ

= ۲/۱۲ = ۱/۶ اخیافی بہنیں

حصۂ فی کس :-

Marfat.com

= ۲/۸ ، ۳/۸ ، ۳/۸	بمسئلہ ۸	المسئلہ ۸
مسئلہ (۱۴۴۰)		= ۳/۱۲ ، ۳/۱۲ ، ۶/۱۲
۴ زوجہ ۹ بنت ۲ جدہ		= ۱/۴ ، ۱/۴ ، ۱/۲
۱/۸ ۳/۴ ۱/۶		ہر بہن کا حصہ = ۱/۴
۳ ۱۶ ۴ = ۲۳/۲۴	۲۳/۲۴	مسئلہ (۳) (۱۵)
۲۴		جدہ ۲ مادری اخت
۱/۸ ۷/۱۰ ۷/۴۰	۷/۸	۱/۲ ۱/۳
تہ فی کس = ۱/۴ ۷/۴۰ ۷/۴۰		= ۱ ۲ = ۳/۶
۴۵ ۱۱۲ ۴۲		= ۱/۳ ۲/۳
۱۴۴۰		
۴۵/۱۴۴۰ ۱۱۲/۱۴۴۰ ۴۲/۱۴۴۰		مسئلہ (۱۸) (۱۶)
مسئلہ (۴)		زوجہ ۲ بنات
زوجہ جدہ ۲ مادری بہنیں		۱/۸ ۳/۴
۱/۴ ۱/۶ ۱/۳		= ۳ ۱۶ = ۱۹/۲۴
۳ ۲ ۴ = ۹/۱۲	۹/۱۲	۲۴
۱۲		= ۱/۸ = ۷/۸

باب مقاسمۃ الجد

(یعنی میت کے دادا اور بھائیوں کے درمیان تقسیم ترکہ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ و سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ و سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ و سیدنا ابن سعید خدری رضی اللہ عنہ و سیدنا ابن کعب رضی اللہ عنہ و سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ و سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہم کا قول ہے کہ سگے اور سوتیلے بھائی بہن جد کے

Marfat.com

ساتھ وارث نہیں ہوتے۔ یہی قول حضرت امام اعظم رضہ۔ حضرت شریح رضہ و
عطا رضہ وعروہ بن زبیر رضہ وعمر بن عبدالعزیز رضہ وحسن بصری رضہ وابن سیرین رضہ کا
ہے۔ اور فتویٰ بھی اسی پر ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک۔ مگر سیدنا علی
سیدنا ابن مسعود رضہ۔ سیدنا زید بن ثابت رضہ نے فرمایا کہ سگے اور سوتیلے بھائی بہن جد
کے ساتھ وارث ہوتے ہیں۔ اور یہی قول صاحبینؒ وامام مالکؒ وشافعیؒ کا ہے
(نوٹ) بنی اخیاف سب کے نزدیک جد کے ہوتے ساقط ہو جاتے ہیں۔ ا
دیگر تمام قسم کے بھائی بھی بیٹے پوتے اور باپ کے ہوتے۔

جد کی موجودگی میں بھائی بہنوں کو ساقط کرنے والے حضرات جد کو مفصلہ ذیل
دلائل سے باپ کی مانند قرار دیتے ہیں۔

(۱) جب صغیر یا صغیرہ کا نکاح جد کر دے۔ تو وہ بالغ ہو کر اُسے فسخ کرنے
مجاز نہیں۔

(۲) جد پوتے کے قصاص میں قتل نہیں کیا جاتا۔

(۳) جد پر پوتے کی اور پوتے پر دادا کی بیوی حرام ہے۔

(۴) دادا کی شہادت پوتے کے واسطے غیر جائز ہے۔

(۵) باپ کے نہ ہونے کی صورت میں پوتے کی لونڈی دادا کی اُمّ ولد ہو سکتی

(۶) جد کو بھی زکوٰۃ غیر جائز ہے۔

(۷) باپ کی طرح دادا بھی اپنے مال ونفس میں تصرف کرتا ہے۔

دوسرے فریق کے حضرات ان دلائل سے جد کو بھائی کی مانند قرار دیتے
(۱) ماں کے ساتھ بھائی کو ⅔ ترکہ ملتا ہے۔ اور اتنا ہی جد کو بھی۔ جسطرح م
کا نصف بھائی کو ماں کے ساتھ دو ثلث دینا پڑتا ہے اسی طرح دادا کو بلحاظ حصہ
جو وہ بالعصوبت لیتا ہے دینا پڑتا ہے۔

Marfat.com

(۳) جسطرح بڑے محتاج بھائی پر چھوٹے بھائی کا نفقہ فرض نہیں۔ اسی طرح جد محتاج پر بھی پوتے کا فرض نہیں +

(۴) جسطرح بڑے بھائی پر چھوٹے بھائی کا صدقۂ فطر واجب نہیں اسیطرح پوتے کا صدقۂ فطر دادا پر بھی واجب نہیں +

(۵) جسطرح چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے مسلمان ہو جانے سے مسلمان نہیں ہو جاتا اسیطرح پوتا بھی جد کے اسلام قبول کرنے سے داخلِ اسلام نہیں ہو جاتا۔

(۶) جسطرح کوئی مجہول النسب شخص کسی کا نسبی بھائی نہیں بن سکتا جبتک کہ مقر کا باپ نہ تصدیق کرے۔ اسیطرح دادا کے کہنے سے کوئی اس کا پوتا نہیں بن سکتا۔ جبتک کہ اسکا بیٹا نہ اقرار کرے +

(۷) جسطرح دو بھائی جو ایک شخص کے مملوک ہیں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مولےٰ وارث بنتا ہے۔ اسی طرح مملوک جد و نبیرہ بھی ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے +

اگر انصافاً دیکھا جائے تو پہلی دلائل دوسری دلیلوں سے قوی تر ہیں مگر جب مفتی کو اختیار ہے کہ جس مسئلہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ ایک جانب ہوں اور صاحبانؒ دوسری جانب تو وہ جونسی جانب چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ اسلئے مسئلہ مقاسمۃ الجد کو قلم انداز کر دینا نامناسب ہے۔ پس میں اس مسئلہ کی بھی چند مثالیں حل کر دیتا ہوں۔ ناظرین اصول خود سمجھ لیں۔ بار بار ایک بات کا اعادہ کرنا تحصیلِ حاصل ہے

(۱) میت مسئلہ (۳)

جد	سگی بہن
۱	۲

(۲) میت مسئلہ (۲)

بھائی	جد
۱	۱

(۳) میسئلہ (۶)

اولاد ۵/۶ جدّ ۱/۶

(۴) میسئلہ (۳)

۲ بھائی ۲/۳ جدّ ۱/۳

(۵) میسئلہ (۳)

۳ بھائی ۲/۳ جدّ ۱/۳ کیونکہ بہر حال بھائیوں کے ساتھ جدّ ثلث سے کمتر نہیں لے گا +

(۶) میسئلہ (۳)

سگا بھائی ۲/۳ و سوتیلا بھائی محروم بوجہ اخ نسبی و جدّ ۱/۳ بحجب نقصان بوجہ اخ علاتی میت باخ عینی +

(۷) میسئلہ (۵)

سگا بھائی ۳/۵ و سوتیلی بہن محروم بوجہ اخ عینی و جدّ ۲/۵ بوجہ اخت علاتی کہ بوقتِ تقسیم وجودش بشمار آمد۔

(۸) میسئلہ (۲۰)

جدّ ۲/۵ و سگی بہن ۱/۲ و ۲ سوتیلی بہنیں باقی یعنی ۱/۱۰ (تمام = ۵ بہنیں)

= ۴ ۵ ۱ / ۱۰

فی کس کا حصّہ ۲/۵ ۱/۱۰ ۱/۲۰

(۹) میسئلہ (۴)

زوج ۱/۲ جدّ ۱/۳ اخ ۱/۶

(۱۰) میسئلہ (۱۸)

جدّہ	جدّ	۲ بھائی و ۱ بہن
۱/۶	۵/۶ کا ۱/۳ = ۵/۱۸	۱۰/۱۸ بالعصوبت
= ۱/۶	۵/۱۸	۲/۱۸

= ۳ ۵ ۸ ۲ / ۱۸ = ۱۸/۱۸

(۱۱) میسئلہ (۱۲)

لڑکی و دادی	دادا و ۲ بھائی
۱/۲ و ۱/۶ = ۴/۶	۲/۶

= ۶ ۲ ۲ ۲ / ۱۲ = ۱۲/۱۲

(نوٹ) دادا کو اسواسطے ۲ بھائیوں جتنا دیا کہ سدس سے تو کم نہ لے

(۱۲) میسئلہ (۱۳) بالعول

لڑکی خاوند ماں دادا بہن سگی یا سوتیلی

۱/۲ ۱/۴ ۱/۶ ۱/۶ محروم

= ۶ ۳ ۲ ۲ / ۱۲ = ۱۳/۱۳

بیٹی اور جدّ کے ہوتے بہن عصبہ ہو جاتی ہے۔ اور صرف وہی لے سکتی ہے جو ذوی الفروض سے بچ رہے +

Marfat.com

(۱۴) ذیلی کا مسئلہ جو ایک خاص مسئلہ ہے اکدریہ کہلاتا ہے۔ اور صرف ایک یہی مسئلہ ہے جس میں زید بن ثابت نے بہن (سوتیلی یا سگی) کو صاحبۂ فرض جد کے ساتھ قرار دیا ہے۔

میت مسئلہ (۲۷)

زوج	ماں	بہن	دادا
۲	۳	۲ + ۲	۲
= ۳	۲	۱ + ۳	۶ عول ۹
= ۳/۹	۲	۳×۴/۳×۱	(بہن اور دادا میں حسب الحکم للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی)
= ۶/۲۷	۶/۲۷	۸/۲۷	۷/۲۷

حضرت امام ابوحنیفہ رح و امام احمد بن حنبل رح کے نزدیک (۱۳) کی تقسیم اسطرح ہوگی :-

میت مسئلہ (۶)

خاوند	ماں	دادا	بہن
۱	۱	۱	۳
۳	۲	۱	۶
محروم	۱	۱	۴

(۱۴) میت مسئلہ (۶)

زوج	ماں	دادا	بہنیں
۱	۱	۱	۳
۳	۲	۱	۶
= ۱	۱	۱	۳ = ۶/۴

حضرت امام اعظم رح کے مذہب کے مطابق دادا کو ۲ ملیگا۔ اور بہنیں محروم رہیں گی +

(۱۵) میت ...

زوج	ماں	جدہ	اخیافی بھائی	سگے بھائی
۱	۱	۱	۱	۳
۲	۲	۲	۲	محروم

کیونکہ یہ عصبہ ہیں اور ذوی الفروض سے کچھ نہیں بچا۔ ہاں امام مالک رح و شافعی رح کے نزدیک یہ اخیافی بھائیوں کے ساتھ برابر کے شریک ہونگے۔

نوٹ مسئلہ (۱۵) میں اگر سگے بھائیوں کو بھی حصہ دیا جائے تو یہ خاص مسئلہ مشتہ کہ کہلائیگا۔ جو امام رح اور صاحبین کے نزدیک باتفاق ثابت نہیں اور نہ اکدریہ کا مسئلہ ثابت ہے امام رح کے قول متفق بہ پر کیونکہ حضرت امام کے نزدیک دادا باپ کے برابر ہے تو بہن کا حاجب ہوگا باپ کی مانند اور صاحبین رح کے نزدیک دادا باپ کے برابر نہیں یہ حال میں تو صاحبین

Marfat.com

کے نزدیک مسئلہ اکدریہ ثابت ہوگا۔ کذا فی الطحطاوی۔

باب المناسخہ

مناسخہ نسخ سے مشتق ہے بمعنی نقل وتحویل۔ اور یہاں اس سے یہ مراد ہے کہ کسی وارث کا حصہ جو قبل تقسیم ترکہ فوت ہوگیا ہو۔ اسکے ورثہ کی طرف منتقل کیا جائے۔ یعنی ایک شخص زید مرگیا۔ جس کے وارث عمرو۔ بکر وخالد تھے۔ اور ابھی ان کے درمیان ترکہ تقسیم نہ ہوا تھا کہ عمرو مرگیا۔ پس عمرو کے ترکہ کو اسکے ورثہ کی طرف منتقل کرنا مناسخہ کہلاتا ہے ۱۲

(قاعدہ) (۱) اگر میت ثانی کے ورثہ بھی وہی ہوں جو میت اول کے تھے۔ اور طریقۂ تقسیم میں اس کے مرجانے سے تغیر نہ واقع ہو۔ تو ترکہ ایک ہی بار تقسیم کیا جائیگا۔ کیونکہ تکرار میں کچھ فائدہ نہیں + مثلاً

میت

بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۲	۱	۱	۱

(۲) جب میت ثانی کے مرنے سے تقسیم میں تغیر واقع ہو تو ترکہ ایک ہی بار تقسیم نہیں کیا جائیگا مثلاً :-

میت — ایک عورت سے — دوسری عورت سے — اول فرمخش

بیٹا (حنیف)	بیٹی (مجیدہ)	بیٹی (حمیدہ)	بیٹی (سعیدہ)
۲/۵	۱/۵ جو قبل از تقسیم مرگئی	۱/۵	۱/۵

میت — دوم مجیدہ

دو سگی بہنیں	سوتیلا بھائی
۱/۵ کا ۲/۳ = ۲/۱۵	۱/۵ کا ۱/۳ = ۱/۱۵

الاحیاء

حنیف	حمیدہ	سعیدہ
۲/۵ + ۲/۱۵	۱/۵ + ۱/۱۵	۱/۵ + ۱/۱۵

= حنیف = ۷/۱۵ وحمیدہ = ۴/۱۵ وسعیدہ = ۴/۱۵

Marfat.com

(۲) میت مسئلہ ۱۲ / ۱۲۸ کبیرہ ترکہ ۱۰۲۴ روپے اوّل

خاوند (زید)	لڑکی (کریمہ)	ماں (عظیمہ)
۱/۴	۱/۲	۱/۶

بمسئلہ ۱۲ = ۳/۱۲ (۲۵۶) روپے ۹/۱۲ (۵۷۶) روپے ۳/۱۲ (۱۹۲) روپے

میت مسئلہ ۱۲ زید مافی الید ۲۵۶ روپے دوم

زوجہ (جلیمہ)	ماں (رحیمہ)	باپ (عمرو)
۲۵۶/۴ = ۶۴	(۲۵۶-۶۴) کا ۱/۳ = ۶۴	۲۵۶ کا ۱/۲ = ۱۲۸

میت مسئلہ ۶ کریمہ مافی الید ۵۷۶ روپے سوم

بیٹی (رقیہ)	بیٹا (خالد)	بیٹا (عبداللہ)	جدہ (عظیمہ)
۵۷۶/۴ = ۹۶	۵۷۶/۳ = ۱۹۲	۱۹۲ / ۳ = ۵۷۶/۳	۵۷۶/۶ = ۹۶

میت مسئلہ ۴ عظیمہ مافی الید ۲۸۸ روپے چہارم

خاوند (عبدالرحمٰن)	بھائی (عبدالرحیم)	بھائی (عبدالکریم)
۲۸۸/۲ = ۱۴۴	۲۸۸/۴ = ۷۲	۲۸۸/۴ = ۷۲

الاحیاء المبلغ ۱۰۲۴ روپے

جلیمہ رحیمہ عمرو رقیہ خالد عبداللہ عبدالرحمٰن عبدالکریم عبدالرحیم
(سوکن) (ساس) (خسر) (نواسی) (نواسہ) (نواسہ) (سالا خاوند) (ماموں) (ماموں)

۶۴ ۶۴ ۱۲۸ ۹۶ ۱۹۲ ۱۹۲ ۱۴۴ ۷۲ ۷۲

(۳) میت مسئلہ ۴ / ۸ زید ترکہ ۸ روپے اوّل

بیوی (ہندہ)	بھائی (عمرو)
۱/۴ = ۲	۳/۴ = ۶

Marfat.com

میت مسئلہ ۲ عمرو مافی الید ۶ روپے دو

ماں (سلمیٰ)	مادری بھائی (بکر)	سوتیلا بھائی (خالد)
۶ کا ۱ = ۱	۶ کا ۱ = ۱	باقی یعنی ۴

میت مسئلہ ۲ خالد مافی الید ۴ سو

بیٹا (ولید)	بیٹا (سعید)
۱/۲ = ۲	۱/۲ = ۲

المبلغ ۸

الاحیاء

ہندہ (بیوی)	سلمیٰ (سوتیلا ماں)	بکر (مادری بھائی)	ولید (سوتیلا بھائی) سعید (سوتیلا
۲	۱	۱	۲

(۴) میت مسئلہ ۸ حنیف ترکہ ۲۴ روپے اوّ

بیوی (صفیہ)	بیٹی (رقیہ)	باپ (اشرف)
۱/۸ = ۳	۱/۲ = ۱۲	۳/۴ = ۹

میت مسئلہ ۶ رقیہ مافی الید ۴

ماں (صفیہ)	دادا (اشرف)
۲ کا ۱/۳ = ۴	۱۲ کا ۲/۳ = ۸

المبلغ ۲۴ روپے

الاحیاء

صفیہ (بیوی) ۷ اشرف (باپ) ۱۷

(۵) میت مسئلہ ۴ زید ترکہ ۳۸۴ روپے

بیٹا (عمرو)	بیٹی (مسکینہ)	بیٹی صفیہ
۲/۴ = ۱۹۲	۱/۴ = ۹۶	۱/۴ = ۹۶

Marfat.com

مسئلہ ۶ ، سکینہ ، مافی الید ۹۶ روپے ، ۱۰۰ حصہ

بیٹی (میمونہ)	بھائی (عمرو)	بہن (صفیہ)
۱/۲ = ۴۸	۲/۳ = ۳۲	۱/۶ = ۱۶

مسئلہ ۲ ، صفیہ ، مافی الید ۱۱۲ روپے ، سوم

بیٹی (رفیعہ)	بھائی (عمرو)
۵۶ = ۰	۵۶ = ۱/۲

مسئلہ ۲ ، عمرو ، مافی الید ۲۸۰ روپے ، چہارم

بیٹا (بکر)	بیٹا (خالد)
۱۴۰ = ۱/۲	۱۴۰ = ۱/۲

مسئلہ ۴ ، رفیعہ ، مافی الید ۵۶ روپے ، پنجم

زندہ (بکر)	بیٹا (شریف)
۱۴ = ۱/۴	۴۲ = ۳/۴

مسئلہ ۱ ، بکر ، مافی الید ۱۵۴ روپے ، ششم

بیٹا (شریف) ۱۵۴ = ۱۵۴

مسئلہ ۰ ، خالد ، مافی الید ۱۱۰ روپے ، مخصوص

زندہ (میمونہ) ۱/۲ = ۵۵	بیٹا (حنیف) ۱۱۰ = ۱۱۰

مسئلہ ۱ ، میمونہ ، مافی الید ۱۱۰ روپے

بیٹا حنیف ۱۱۰ = ۶۵/۸

حنیف	شریف
۱۶۶ روپیہ	۱۶۶

Marfat.com

ذوی الارحام کی تشریح

عصبات کی طرح ذوی الارحام کی بھی چار قسمیں ہیں :-

(۱) جو میت کی طرف منسوب ہوں مثلاً بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد اگرچہ وہ اولاد سافل ہو۔ مؤنث ہو یا مذکر جیسے نواسہ۔ نواسی۔ پوتی کا بیٹا اور بیٹی۔ نواسی کی بیٹی یا نواسی کا بیٹا +

(۲) جنکی طرف میت منسوب ہو۔ جیسے تمام جدّات فاسدہ اور اجدادِ فاسد مثلاً پڑنانی۔ پڑدادی کی ماں۔ نانا۔ نانا کا باپ۔ نانا کی ماں۔ یا نانا کی نانی۔ اور وہ اجداد صحیحہ بھی جو کسی قریب جدّ صحیح کے موجود ہونے کے سبب ذوی الفروض ہونے سے محروم رہے ہوں +

(نوٹ) جدّ فاسد وہ ہے جو عورت کے واسطہ سے تعلق رکھے۔ جیسے نانا اور نانا کا باپ۔ جدّہ فاسدہ وہ ہے جسکی نسبت میں میت کی طرف جد فاسد داخل ہو جیسے میت کے نانا کی ماں۔ یا نانا کی نانی۔ اس قسم میں بھی زیادہ قریبی ہی مقدم ہے۔ خواہ اقرب باپ کی جہت سے ہو۔ خواہ ماں کی جہت سے +

(۳) جو میت کے ماں باپ کی طرف منسوب ہوں جیسے عینی۔ علاتی اور اخیافی بہنوں کی ذکور و اناث اولاد اگرچہ وہ سافل ہو۔ یعنی ہر قسم کے بھانجے بھانجیاں۔ اور ہر قسم کے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ وہ سافل ہوں۔ اور نیز اخیافی بھائیوں کے بیٹے اگرچہ وہ سافل ہوں +

(۴) وہ لوگ جو میت کے دو جدّ یعنی دادا اور نانا یا دو جدّہ یعنی دادی اور نانی کی طرف منسوب ہوں۔ جیسے عینی۔ علاتی اور اخیافی پھوپھیاں۔ اخیافی

Marfat.com

چچا۔ ماموں اور خالائیں + پس یہ چاروں قسمیں اور جو ان کے واسطہ سے میت کی طرف منسوب ہوں سب ذوی الارحام ہیں +

(نوٹ) (۱) اوّل قسم والے دوسری پر۔ دوسری والے تیسری پر۔ اور تیسری والے چوتھی قسم کے ذوی الارحام پر مقدم ہیں +

(۲) ایک ہی قسم میں قریب کے ہوتے بعید کو کچھ نہیں ملتا۔ اور حقیقی کے ہوتے علاتی محروم رہتا ہے +

(۳) وارث کے تعلق دار کو غیر وارث کے تعلق دار پر ترجیح ہوگی مثلاً پوتی کے بیٹے کی موجودگی میں نواسی کا بیٹا محروم ہوگا۔ کیونکہ پوتی ذوی الفروض میں داخل ہے اور نواسی ذوی الارحام میں +

کس کے ہوتے کون محروم؟

(۱) نانا کے ہوتے پڑنانا محروم + (۲) سگی پھوپھی کے ہوتے سوتیلی پھوپھی محروم + (۳) پوتی کے بیٹے کے ساتھ نواسی کا بیٹا محروم + (۴) نانی کے باپ کے ہوتے نانا کا باپ محروم + (۵) بھتیجے کی بیٹی کے ساتھ بھانجی کا بیٹا محروم + (۶) سگے چچا کی بیٹی کے ہوتے سگی پھوپھی کا بیٹا محروم +

ذوی الارحام میں تقسیم ترکہ کی مثالیں:-

تنبیہ۔ درمختار اور اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ جمیع مسائل ذوی الارحام میں فتویٰ امام محمد رح کے قول پر ہے۔ اور امام ابی حنیفہ رح سے بھی وہی روایت مشہور ہے۔ لیکن فرائض شرنبلی میں منقول ہے کہ مشائخ بخارا نے امام ابو یوسف رح کے قول کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ وہ آسان ہے۔ اور

Marfat.com

اس کے موافق مسئلہ بکھنا سہل ہے *

(۱) صیغہ (۳) مسئلہ

نواسہ	نواسی
۲	۱

(۲) صیغہ (۳) مسئلہ

پھوپھی	خالہ
۲	۱

(نوٹ) پھوپھی کو اس لئے دیا گیا کہ وہ باپ کے واسطے سے رشتہ دار ہے اور مذکور کے رشتہ دار کو اناث کے رشتہ دار سے ضعیف ملنا چاہیے *

(۳) صیغہ ابی یوسف کے نزدیک

بیٹی کی پوتی ۱ بیٹی کا نواسہ ۲

امام محمد کے نزدیک

(۴) صیغہ

نواسہ کی بیٹی ۲ نواسی کا بیٹا ۱

(نوٹ) (۳) و (۴) میں ایک ہی وارث ہے فرق صرف اتنا ہے کہ امام ابی یوسف ترکہ کو فرع تقسیم کرتے ہیں اور امام محمد بلحاظ اصول چونکہ موجود وارثین میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے اسلئے امام ابی یوسف نے تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین کی اور امام محمد نے بیٹی کی پوتی کو اسواسطے دلا دیا کہ وہ مرد کی ولد ہے اور

(۵) صیغہ

نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی
نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی	نواسی
(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)

ضمیمہ ابی یوسف ۲ روپیہ ۱۲۰ ترکہ ۲ روپیہ مسئلہ

نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی	نواسی کی
پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی
(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)	(۱)

Marfat.com

Marfat.com

(نوٹ) پانچویں اور چھٹی مثال ایک ہی مسئلہ ہے جو دو اماموں کے مختلف اصول کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ اور ہر دو کا نتیجہ بھی مختلف ہے۔ کیونکہ اوّل میں موجودہ رؤس کے لحاظ سے تقسیم ترکہ کی گئی ہے۔ اور دوم میں میت کے ورثہ اوّلین سے تقسیم شروع کر کے اخیر تک موقع بموقع ذکور و اناث کو علیحدہ علیحدہ جماعتیں قرار دیتے ہوئے اور اُن میں للذکر مثل حظ الانثیین ترکہ تقسیم کرتے ہوئے آخرین وارثوں کو اُن کا حصّہ جو انہیں بطناً بعد بطناً پہنچا ہے دلا دیا ہے۔ میں نے اِس کے عمل کو نہایت وضاحت کے ساتھ اوپر حل کر دیا ہے۔ اور جہاں جہاں ذکور و اناث کی جماعت علیحدہ ہوتی گئی ہے۔ وہاں سیدھے خط کھینچ کر واضح کر دیا ہے۔ امید ہے جو شخص قاعدۂ مکسور سے واقف ہوگا وہ نہایت آسانی سے طریقِ تقسیم کو سمجھ جائیگا +

میت ، والتصحیح من (۲۸) عند امام محمدؒ ترکہ ۸۴ روپے

بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱/۲ = ۲۸ روپے	۱/۳ = ۲۸ روپے	۱/۴ = ۲۸ روپے
بیٹی	بیٹی	بیٹا
۲/۷ = ۲۴	۲/۷ = ۱۲	۴/۷ = ۴۸
بیٹی	بیٹا	بیٹی
۳/۱۴ = ۱۸	۳/۱۴ = ۱۸	۴/۱۴ = ۴۸
	بیٹی	بیٹا بیٹی
بیٹا بیٹا	۳/۲۸ = ۱۸	۴/۲۸ = ۲۴ ۴/۲۸ = ۲۴
۳/۲۸ = ۹ ۳/۲۸ = ۹		
۲/۷ = ۲۴	۲/۷ = ۱۲	۲/۷ = ۱۲ عند ۲/۷ = ۱۲

Marfat.com

(نوٹ) جیساکہ پہلے مذکور ہوا حضرت امام ابی یوسف رح صرف موجودین میں للذکر مثل حظ الانثیین ترکہ تقسیم کردیتے ہیں۔ مگر امام محمد علیہ الرحمۃ وقت تقسیم اصل کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ اور اصل میں بھی اسکی تعدد فرع کا لحاظ کرتے ہیں مثلاً جب بطنِ ثانی میں انہوں نے دیکھا کہ لڑکی کے آگے فواسے ہیں تو انہوں نے اسکو اسکی خالہ زاد بہن سے دوگنا دیدیا۔ اور جب لڑکے کو دیکھا کہ اس کی فرع میں تعدد ہے تو اسکو بمنزلہ دو لڑکوں یعنی چار لڑکیوں کے قرار دیکر ترکہ دیا۔ اور پھر لڑکیوں کی جماعت کو علیحدہ کردیا۔ امید ہے اب ناظرین کو اس مسئلہ کا حل سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہی ہوگی ۔

(۹) میت ۷ والتصحیح من ۲۸ عند ابی محمد رح ترکہ ۵۶ روپے مسئلہ

مریم	رقیہ	زکیہ
امیر	آمنہ	عمرو
۱/۷ = ۸	۱/۷ : ۱۲	۶/۷ : ۱۲
بکر	صدیقہ شہیدہ	صدیقہ شہیدہ
۱۴ کا ۶/۷	۱۴ کا ۱/۷ : ۶/۱۴	۴/۱۴ : ۲/۱۴
۶/۲۹ : ۱۲	= ۶	۸/۲۸ : ۴/۲۸
		۱۲ ۶

پس بکر کو ۱۲/۱۴ اور صدیقہ اور شہیدہ کو ان باپ کیطرف سے ۱۲/۱۴ ۱۲/۱۴ ملے

(۳) میت ۱۴ عند ابی یوسف رح ترکہ ۵۶ روپے مسئلہ

بیٹی کا نواسہ	بیٹی کی دو نواسیاں	بیٹی کی دو پوتیاں
۱۴/۲ = ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی	۱۴/۲ = ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی	۱۴/۲ = ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی
فی کس ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی	فی کس ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی	فی کس ۱۴/۱۰ ۱۰ پائی

(نوٹ) (۹) اور (۹) ایک ہی مسئلہ ہے جو دو مختلف طریق سے حل کیا گیا ہے جسکی تصریح اوپر گذر چکی ہے

Marfat.com

(۱۰) میت مسئلہ ۲ والتصحیح من ۶

بھائی ۴ | بہن ۲ بلحاظ فرع

دختر ۳ | بیٹا | بیٹی

۲ کا ۲ | ۲ = ۲ | ۱ کا ۲

(۱۱) میت مسئلہ ۳

پڑنانا ۲ | نانی کا باپ ۱

(۱۲) میت مسئلہ ۳

دادی کا دادا | دادی کی دادی

۲ | ۱

(۱۳) میت مسئلہ ۴

پڑدادی کی دادی | پڑنانے کی دادی

۲ | ۲

(۱۴) میت مسئلہ ۴ عند ابی یوسف رح

سگا بھانجا | سگی بھانجی | سگی بھتیجی

۲ | ۱ | ۱

(۱۵) میت مسئلہ ۴ عند ابی یوسف رح

سوتیلا بھانجا | سوتیلی بھانجی | سوتیلی بھتیجی

۲ | ۱ | ۱

(۱۶) میت مسئلہ ۴ عند ابی یوسف رح

اخیافی بھانجا | اخیافی بھانجی | اخیافی بھتیجی

۲ | ۱ | ۱

(۱۷) میت مسئلہ ۶ عند امام ابی یوسف رح

اخیافی بھائی | اخیافی بہن | عینی بہن | علاتی بہن

۱ | ۱ | ۲ | ۲

اخیافی بھائی | اخیافی بہن | عینی بھائی | عینی بہن | علاتی بھائی | علاتی بہن

۱ | ۱ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲

(نوٹ) اخیافی بھائی بہن ذوی الفروض سے ہیں۔ اور عینی عصبات سے ہیں۔ اس لئے پہلے ان کی فرع کو سہم دیکر باقی سہام عصبات کی اولاد میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(نوٹ) امام ابی یوسف رح کے نزدیک پہلے تمام مال فروع بنی الاعیان میں تقسیم کیا جائیگا۔ پھر فروع بنی العلات میں اور پھر فروع بنی الاخیاف میں بحسب المذکر مثل حظ الانثیین۔

Marfat.com

(۱۸) مسئلہ (۱) صاحبین کے نزدیک

عینی بھتیجے کی بیٹی	علاتی بھتیجے کی بیٹی	اخیافی بھتیجے کی بیٹی
تمام مال	محروم	محروم

(۱۹) مسئلہ (۶) و (۱) تصحیح من (۲۴) عند امام ابی محمدؒ

اخیافی بہن	عینی بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن
۱/۶	۴/۶	۲/۶ کا ۱/۲	۱/۶ کا ۱/۲
بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا
۱/۲	۴/۶	۱/۱۲	۱/۱۲
بیٹی	۲ بیٹیاں	بیٹا	۲ بیٹیاں
۱/۲	۴/۶	۱/۱۲	۱/۱۲
ہر فرد کا حصہ: ۱/۲	۴/۶	۱/۱۲	۱/۲۴
۱	۴	۸	۲

پس میت کی اخیافی بہن کی پوتی کو ۲۴ میں سے ۴۔ علاتی بھائی کے نواسے کو ۲ اور عینی بہن کی نواسیوں کو جو علاتی بہن کی پوتیاں ہیں ۱۸ حصے ملے۔

(نوٹ) امام یوسف رح کے نزدیک کل مال عینی بہن کی نواسیوں کو ملیگا

(۲۰) مسئلہ (۲)

سگی پھوپھی	سوتیلی پھوپھی	اخیافی پھوپھی
کل مال	محروم	محروم

اسی طرح اگر سوتیلی کے ساتھ اخیافی پھوپھی یا چچا ہو۔ تو وہ سوتیلی پھوپھی دونوں سے اوسلے ہوگی۔

سگا ماموں اور خالہ میراث میں سوتیلے اور اخیافی ماموں اور خالہ سے اوسلے ہے۔ اور خال اور خالہ علاتی اخیافیں سے اوسلے ہے۔

(۲۱) مسئلہ

خال عینی	خالہ عینی
۲/۳	۱/۳

اسی طرح جب ایک ہی قرابت کے مرد عورت مثل سوتیلے چچا اور پھوپھی کے یا اخیافی خال اور خالہ وغیرہ کے جمع ہوں تو ترکہ مطابق حکم للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا۔ اگر ان کی جہت قرابت مختلف ہو تو قوت قرابت کا اعتبار نہ ہوگا۔ جیسے اگر بعض کی قرابت باپ کی جانب سے

Marfat.com

ہو اور بعض کی ماں کی جانب سے۔ تو اوّل الذکر کو دو ثلث ملینگے۔ اور مؤخر الذکر کو ایک ثلث سے + مثلاً

(۲۲) میت

عمہ عینی	عمہ خیافی	خالہ عینی	خالہ خیافی
۲/۳	محروم	۱/۳	محروم

اور اگر عمّاتِ عینی کئی ہوں تو یہ دو ثلث اُن میں برابر تقسیم کئے جائینگے +

(۲۳) میت

اولاد عمہ	اولاد الاولادِ خالہ
کل مال	محروم

۳ والتصحیح من ۳۰

(۲۴) میت

اولادِ خالہ	اولاد الاولادِ عمہ
کل ترکہ	محروم

(۲۵) میت

عمہ عینی کی اولاد	عمہ علاتی کی اولاد	عمہ خیافی کی اولاد
کل مال	محروم	محروم

اسیطرح سوتیلی پھوپھی کی اولاد کی موجودگی میں ماں کی پھوپھی کی اولاد محروم رہیگی

(۲۶) میت مسئلہ ذو الاربعہ

چچا کی بیٹی	پھوپھی کا بیٹا
کل مال بوجہ اولاد عصبہ ہونے کے	محروم
عند امام ابو یوسف رح	مسئلہ

(۲۷) میت

علاتی پھوپھی	علاتی پھوپھی	علاتی چچا	علاتی خالہ	علاتی خالہ	علاتی ماموں
بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی
۱			۱		
۲ بیٹے		دو بیٹیاں	دو بیٹیاں		دو بیٹے
۲/۳			۱/۳		
= ۴/۶		۴/۶	۱/۳ کا ۱/۵ = ۱/۱۵		۱/۳ کا ۲/۵ = ۲/۱۵
= ۱۰		۱۰	۲		۳

۳۰

نوٹ، پھوپھیں چونکہ والد کی رشتہ دار ہیں۔ اسلئے ان کی اولاد کو حصہ مرد یعنی ۲/۳ دیا گیا۔ اور خالاؤں کی اولاد کو عورت کی طرف منسوب ہونے کی

Marfat.com

وجہ سے مرد سے نصف حصہ ملا + پھوپھیوں کی اولاد میں ۲ بیٹیاں اور خالات کی اولاد میں دو بیٹے مادر و پدر کی جانب سے علیحدہ علیحدہ حصہ پانے کے مستحق ہونے کی وجہ سے چار چار گنا لے گئے۔ اور اسی واسطے ہر دو کو مضاعف ملا +

(۲۶) مسئلہ (۳) والتصحیح من ۳۶ عند امام ابی محمد رح

علاتی پھوپھی	علاتی پھوپھی	علاتی چچا	علاتی خالہ	علاتی خالہ	علاتی ماموں
	۲			۱	
	۳			۳	
بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی
	۱			۱	
	۳	۱/۳		۶	۱/۶
۲ بیٹے	۲ بیٹیاں	۲ بیٹیاں	۲ بیٹیاں	۲ بیٹے	۲ بیٹے
۱/۶	۱/۶	۱/۳	۱/۶ کا ۲/۳ = ۱/۹	۱/۶ کا ۲/۳ = ۱/۹	۱/۶
۳	۳	۶	۱	۲	۳

۱۸

ہر فرد کا حصہ = ۳/۳۶ ۳/۳۶ ۶/۳۶ ۱/۳۶ ۲/۳۶ ۲/۳۶

(نوٹ) (۲۷) و (۲۸) ایک ہی مسئلہ ہے۔ مؤخر الذکر میں اولادِ عمات میں ۲ بیٹیوں کو ۲ بیٹوں کے برابر حصہ غالباً اُن کے والد کے لحاظ سے دیا گیا ہے +

(۲۹) مسئلہ (۳) عند ابی یوسف رح

بیٹی کی پوتی	بیٹی کی دو نواسیاں
۱/۳	۲/۳

(۳۰) مسئلہ (۳) عند امام ابی محمد رح

نواسے کی بیٹی ۱/۳ نواسی کی دو بیٹیاں ۲/۳

(نوٹ) امام

Marfat.com

ابی یوسف رح کے نزدیک بھی تقسیم چار حصے کرکے ہوگی جن میں سے دو تو شریف کو ملیں گے اور باقی ۲ مجیدہ کو یعنی ایک ماں کے لحاظ سے اور ایک باپ کے لحاظ سے ✤

(۳۱) مسئلہ (۳) صاحبین کے نزدیک

دادی کی دادی	نانی کی دادی
۲/۳	۱/۳

(۳۲) مسئلہ (۲) عند ابی یوسف و (۳) عند ابی محمد رح

نانے کا دادا	نانے کا نانا
ابو یوسف رح ۱/۲	۱/۲
ابو محمد رح ۲/۳	۱/۳

(۳۳) مسئلہ

اخیافی بھانجا	اخیافی بھانجی
ابو یوسف رح ۲/۳	۱/۳
ابو محمد رح ۱/۲	۱/۲

کیونکہ اولاد و مادری میں مؤنث پر مذکر کو ترجیح نہیں ✤

(۳۴) مسئلہ (۱) عند ابی یوسف رح

سگی بھتیجی	۲ اخیافی بھتیجیاں
۱/۱	محروم

(۳) التصحیح من ۶ عند امام ابی محمد رح

(۳۵) مسئلہ

سگا بھائی	مادری بھائی
۲/۴	۱/۴ باعتبار فرع
بیٹی	۲ بیٹیاں
۲/۴	۲/۴

(نوٹ) (۳۴) و (۳۵) ایک ہی مسئلہ ہے

(۳۶) مسئلہ (۳)

چچا کی بیٹی	ماموں کی بیٹی
۲/۳	۱/۳

(۳۷) مسئلہ (۱)

سگی پھوپھی	بیٹا	کل مال	علاتی چچا کی بیٹی	محروم

ترکہ سے خنثے کا حصہ:-

خنثیٰ جسے ہیز اور ہیجڑا بھی کہتے ہیں۔ تین طرح کا ہوتا ہے:-

(۱) جس میں مردوں جیسی عادات و صفات پائی جائیں پس اس کو مرد

Marfat.com

جیسا حصّہ ملے گا ۔

(۲) جس کی عادات وصفات عورتوں جیسی ہوں۔ پس اُس کو عورتوں جیسا حصّہ ملے گا ۔

(۳) جو خنثیٰ مشکل ہو۔ یعنی جس میں عورت و مرد دونوں کی صفات موجود ہوں۔ اور کوئی طرف غالب نہ ہو۔ پس اسکو ترکہ میں سے وہ حصّہ دیا جائیگا جو اُسے مرد یا عورت فرض کرنے سے کم ملے یا کچھ نہ ملے ۔

(۱) مرد فرض کرکے کم ملنے کی مثال :۔

مسئلہ (۶)

میت			
خاوند	ماں	اخیافی بہن	خنثیٰ (علاتی بھائی)
۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۶

(نوٹ) اگر خنثیٰ کو یہاں مؤنث قرار دیتے۔ تو وہ سوتیلی بہن بنکر بصورت موجودہ نصف ترکہ لینے کی حقدار ہو جاتی۔ کیونکہ وہ ذوی الفروض میں سے ہے۔ اور سگی بہن یا پوتی کی عدم موجودگی میں نصف جائداد لے لیتی ہے ۔

(۲) عورت فرض کرکے کم ملنے کی مثال :۔

مسئلہ (۳)

میت	
بیٹا	خنثیٰ (بیٹی)
۲/۳	۱/۳

اگر اس کو یہاں مذکر قرار دیتے تو نصف جائداد کا مالک ہوتا ۔

(۳) مرد قرار دیکر کچھ نہ ملنے کی مثال :۔

مسئلہ (۶)

میت		
خاوند	سگی بہن	خنثیٰ (علاتی بھائی)
۳/۶	۳/۶	محروم

Marfat.com

اگر اِسے مؤنث قرار دیتے۔ تو ذوی الفروض بنکر سگی بہن کے ساتھ ۱/۲ لینے کی حقدار بنجاتی۔ مسئلہ موجودہ میں وہ عصبہ ہے۔ جو صرف ذوی الفروض سے باقی ماندہ لینے کا حقدار ہے +

(۴) عورت قرار دیکر کچھ نہ ملنے کی مثال :۔

میت ۱۱ مسئلہ

چچا کا بیٹا	خنثیٰ (چچا کی بیٹی)
۱/۱	محروم

(نوٹ) ابنِ عم عصبہ ہے۔ اور بنتِ عم ذوی الارحام سے۔ جو عصبہ کی موجودگی میں محروم رہتے ہیں +

اُن وارثوں کے حقوق کی نگہداشت جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہوں :۔

مُدّتِ حمل :۔ اگر وقتِ وفات میت کی اپنی بیوی حاملہ ہو۔ تو شرع میں مدتِ انتظار ۲ سال مقرر ہے۔ اور ایسے رشتہ دار کے حمل کی جو وضع حمل کے بعد میت کا وارث قرار پاتا ہو۔ چھ ماہ۔ یعنی ایک آدمی زوجہ حاملہ چھوڑکر مرگیا۔ تو اُس کے وضع حمل کا دو سال انتظار کیا جائیگا۔ اور اگر اپنے بھائی کی بیوی حاملہ چھوڑکر مرگیا ہو۔ اور اُس کے ولدِ اخ کو بھی اس کا ترکہ پہنچتا ہو۔ تو اِس وضع حمل کا صرف چھ ماہ تک انتظار کیا جائیگا پس اگر اِس میعاد کے بعد پیدا ہوگا تو وارث نہ ہوسکے گا +

(نوٹ) قانونِ انگریزی نے مدتِ حمل ۲۸۰ دن مقرر کی ہے +

Marfat.com

حمل کا حصّہ - پیٹ کے بچے کے لئے تا وضع حمل اتنا حصّہ رکھ چھوڑنا چاہیئے جو اُسے زیادہ سے زیادہ مل سکتا ہو - یعنی اگر مرد فرض کرنے سے اُسے زیادہ ملے تو مرد جتنا حصّہ - اور اگر عورت فرض کرنے سے زیادہ ملے تو عورت جتنا حصّہ رکھ چھوڑنا چاہیئے ٭

(۱) مرد قرار دیکر زیادہ ملنے کی مثال :- مسئلہ (۲)

بیٹا ۱/۲ حمل (بیٹا) ۱/۲

(۲) عورت قرار دیکر زیادہ ملنے کی مثال :-

مسئلہ (۸)

خاوند ۱/۲ ماں ۱/۴ مادری بہن ۱/۴ حمل (سوتیلی بہن) ۱/۴ = ۳ ۱ ۱ ۳

(نوٹ) اگر حمل کو مذکر فرض کرتے تو وہ عصبہ ہوتا - اور ۶ = ۸ (عول سے) ذوی الفروض کا مابقا یعنی ۱/۴ ہی لے سکتا ٭

(نکتہ) مسئلہ ہذا سے واضح ہے کہ اسلام نے کہانتک حقوقِ نسوان کا لحاظ رکھا ہے یہانتک کہ سوتیلی بہن کو اُس کے بھائی سے برتر بنا دیا ہے

ضامنِ حصّہ حمل - اس بات کا ایک ضامن بنا لینا چاہیئے - کہ اگر حمل سے ایک سے زیادہ پیدا ہوا - تو میں وارثوں سے جسقدر حمل کا استحقاق ہوگا واپس کراؤنگا - پس اگر اس حصّہ کا مستحق پیدا ہو - تو اپنا حصّہ لے اور اگر کم حصّہ والا پیدا ہو تو اسکو دیکر باقی وارثوں کو ان کے حصص کے موافق دے دیں - اگر ایسا وارث پیدا ہو کہ اسکو کچھ نہ ملتا ہو - جیسا کہ مثال مفصلہ ذیل سے عیاں ہے تو اس کا امانت داشتہ حصّہ وارثوں پر منقسم ہو جائیگا -

میت

زوجہ ۱/۴ بھتیجا ۳/۴ حمل (بھتیجا) ۳/۸ } (نوٹ) حصّہ رکھا تھا بھتیجے کے لئے مگر پیدا ہوئی بھتیجی

Marfat.com

جو ذوی الارحام سے ہے۔ اور عصبہ کے ہوتے کچھ نہیں لے سکتی پس مسئلہ چار سے ہو جائیگا۔ اور ابنِ اخ کو ۳/۴ ملجائیگا۔

تصحیح مسائلِ حمل کی مثالیں:۔

(۱) مسئلہ من ۶، و تصحیح من ۱۶

بیوی | بیٹا | حمل (بیٹا)

۱/۴ | (۱-۱/۴) کا ۱/۲ = ۳/۸ | ۳/۸

(۲) مسئلہ من ۶، و تصحیح من ۲۴

زوجہ | ابن | حمل (بنت)

۱/۴ | ۳/۴ کا ۲/۳ = ۱۴/۲۴ | ۳/۴ کا ۱/۳ = ۷/۲۴

= ۳ | ۱۴ | ۷ / ۲۴

(۳) مسئلہ من ۲۴ تصحیح من ۲۱۶

ماں | باپ | زوجہ حاملہ | بیٹی | حمل (بیٹا)

(ماں ۱/۴) (باپ ۱/۴) (زوجہ حاملہ ۱/۸) (بیٹی (۱-۱۳/۲۴) کا ۱/۲ = ۱۳/۴۸) (حمل (بیٹا) ۲۶/۴۸ کا ۳/۴ = ۷۸/۱۱۲)

= ۳۶ | ۳۶ | ۲۷ | ۱۲ | ۱۰۴ / ۲۱۶

(۴) مسئلہ من ۲۴، تصحیح من ۱۶

ماں | باپ | زوجہ حاملہ | بیٹی | حمل (ایک یا بنت زیادہ)

۱/۴ | ۱/۴ | ۱/۸ | ۳/۸

= ۴ | ۴ | ۳ | ۱۶ / ۲۴ عول ۲۷

= ۳۲ | ۳۲ | ۲۴ | ۱۲۸ / ۲۱۶ = ۲۱۶/۱۱۲

(۵) مسئلہ من ۲۴ تصحیح من ۲۱۶

ماں | باپ | زوجہ حاملہ | بیٹی | حمل (بیٹا)

(ماں ۱/۴) (باپ ۱/۴) (زوجہ حاملہ ۱/۸) (بیٹی ۱۳/۲۴ کا ۱/۲ = ۱۳/۴۸) (حمل (بیٹا) ۲۶/۴۸ کا ۳/۴ = ۷۸/۱۱۲)

= ۱۲ | ۱۲ | ۹ | ۱۳ | ۲۶ / ۷۲ = ۷۲/۴۲

= ۴۶ | ۴۶ | ۳۶ | ۳۹ | ۷۸ / ۲۱۶ = ۲۱۶/۲۱۶

(۶) مسئلہ من ۲۴ و تصحیح من ۲۱۶

ماں۔ باپ۔ زوجہ حاملہ۔ بیٹی حمل (مرد)

Marfat.com

(ماں = ۱/۴) (باپ = ۵/۲۴) (زوجہ حاملہ = ۱/۸) (بیٹی = ۱/۲) (حمل مُردہ = محروم) = ۱۲/۲۴ = ۲۷/۱۱۲

(نوٹ) حمل مُردہ کا اطلاق اُس مولود پر ہوگا جو سیدھا پیدا ہونے کی صورت میں چھاتی تک باہر آنے سے پہلے اور اُلٹا پیدا ہونے کی صورت میں ناف تک برآمد ہونے سے پیشتر مرجائے۔ اور اگر اِن ہر دو صورت کے برعکس ہو تو وہ وارث بھی ہوگا اور مورث بھی +

مفقود کی میراث

مفقود اُس غائب کو کہتے ہیں جو گھر سے نکل جائے۔ اور اُس کے جینے مرنے کی کچھ خبر نہ ہو +

مفقود کی میراث کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اُسے اپنے مال میں اسکی مدتِ موت تک زندہ تصور کیا جائے اور غیر کے مال میں مُردہ۔ یعنی اسکی اپنی جائداد کو تو تقسیم نہ کیا جائے۔ مگر اس کے مورث کی جائداد دیگر ورثاء میں تقسیم کردی جائے۔ ہاں اُس کا حصہ مدتِ مقررہ تک حمل کی طرح موقوف رکھا جائے اُس کی دو صورتیں ہیں :-

اگر وہ دوسرے وارثوں کو محجوب بحجب حرمان کرنیوالا ہو تو ان کو مدت معینہ تک کچھ ترکہ نہ دیا جائے۔ اور اگر محجوب بحجب نقصان کرنے والا ہو تو ان کو اُن کا کمتر حصہ دیا جائے

مثال میت

۲ بیٹیاں	ایک بیٹا مفقود	پوتا یا پوتی
۲/۳ (دوا بایدکرد)	۱/۲ (محفوظا بایدداشت)	محروم

Marfat.com

پس اگر وہ زندہ واپس آئیگا۔ تو اپنا حصہ لے لیگا۔ اور اگر نہ آیا تو مال مورث کے ورثہ میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ یعنی یہ نہیں ہوگا کہ وہ اس مال کا مورث قرار دیا جائے۔ اور اُس کا یہ حصّہ اس کے ورثہ کو دے دیا جائے۔ اگر میّت کا اپنا مال ہو۔ اور زمانۂ انتظار گزر جائے۔ تو اُس کا ترکہ اُن لوگوں میں تقسیم کیا جائیگا جو اُسوقت موجود ہوں۔ نہ اُن میں جو اُس کے گم ہونے کے وقت زندہ ہوں۔ اور بعد میں مر گئے ہوں +

مُدّت انتظار۔ مدّتِ انتظارِ مفقود کے تعیّن میں آئمہ مختلف الرائی ہیں۔ مگر اکثر اس پر متفق ہیں کہ یومِ ولادت سے نوّے (۹۰) برس تک انتظار کیا جائے +

مسائلِ مفقود کی تصحیح

(۱) مسئلہ

خاوند ۲ سگی بہنیں مفقود (سگا بھائی مرده فرض کرکے)

۱/۲ ۲/۳ ×

= ۳/۶ = ۴/۷

(۲) مسئلہ تصحیح من (۸)

خاوند ۲ سگی بہنیں مفقود (سگا بھائی زندہ فرض کرکے)

۱/۲ ۱/۴ ۱/۴

= ۲/۴ = ۱/۲ = ۲/۸

مذکورہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ خاوند کو کمتر حصّہ جبھی مل سکتا ہے جب مفقود کو مُردہ فرض کیا جائے۔ اور بہنوں کو جبھی جب اُسے زندہ فرض کیا جائے۔ اس لئے انہیں کمتر حصّہ دینے کیلئے تقسیم یوں ہوگی:

(۳) مسئلہ (۶)

خاوند ۳/۶ ۲ سگی بہنیں ۴/۶

= ۲۴/۱۶ باقی ۱۸/۵۶ مفقود

Marfat.com

کے آنے تک محفوظ رہینگے۔ پس اگر وہ زندہ آگیا تو خاوند کو ۱۸ میں سے چار سہام دیکر اُس کا حصہ پورا کر دیا جائیگا۔ اور باقی ۱۴ مفقود کو دے دیئے جائینگے۔ پس پھر تقسیم اسطرح ہوگی :۔

مسئلہ (۵۶)

میت

خاوند $\frac{۲۸}{۵۶}$ ۔ بہنیں $\frac{۱۴}{۵۶}$ ۔ بھائی $\frac{۱۴}{۵۶}$ = $\frac{۵۶}{۵۶}$

اگر مفقود کی وفات ظاہر ہو جائے تو تقسیم یوں ہوگی :۔

میت

خاوند ۵۶ کا $\frac{۳}{۷}$ = ۲۴ ۔ بہنیں ۵۶ کا $\frac{۴}{۷}$ = ۳۲

مُرتد کی میراث

مُرتد اُس شخص کو کہتے ہیں جو دین اسلام چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرے شرع محمدی میں ایسا شخص کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔ اور نہ کسی دوسرے مُرتد کا۔ اور اُس کے کمائے ہوئے مال میں سے صرف وہ حصہ مُسلمان وارث لے سکتا ہے جو اُس نے حالتِ اسلام میں کمایا ہو +

مُرتد کے ادائے قرض کے بارے میں حضرت امام اعظم رحمہ سے تین مختلف روائتیں بیان کی گئی ہیں :۔

(۱) حالتِ اسلام کا قرض اُس مال سے ادا کیا جائے جو اُس نے حالتِ اسلام میں کمایا ہو۔ اور حالتِ ارتداد کا قرض اُس مال میں سے جو اُس نے حالتِ ارتداد میں کمایا ہو (رواہُ امام زفر رحمہ)

(۲) حالتِ اسلام کی کمائی سے کُل قرض ادا کئے جائیں۔ اگر وہ پورا نہ ہو سکے تو باقی زمانۂ ارتداد کی کمائی سے (رواہُ حسن بن زیاد و محقق شامی رحمہ)

Marfat.com

(۳) ادائے دیون زمانۂ ارتداد کی کمائی سے شروع کی جائے۔ اور اگر وہ کافی نہ ہو تو باقی کسبِ زمانۂ اسلام سے (رواہ ابو یوسفؒ)

مُرتدہ کی ہر حالت کی کمائی اسکے مُسلمان ورثہ لے سکتے ہیں سوائے شوہر کے جو صرف اس صورت میں وارث ہوگا جب وہ مریضہ ہو اور عدت میں مر گئی ہو۔ کیونکہ اس صورت میں وہ مریضہ فارّہ سمجھی جائیگی *

(نوٹ): — عورت حالتِ صحت میں مُرتدہ ہو جانے سے اپنے شوہر سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ اور اُن کا نکاح نہیں رہتا *

خلاصہ یہ ہے کہ مُرتدہ عورت کا تمام مال اور مُرتد مرد کا وہ مال جو اُس نے حالتِ اسلام میں حاصل کیا ہو اُن کے مُسلمان وارثوں کو پہنچیگا۔ اور مُرتد کی حالتِ ارتداد کی کمائی عوام مسلمین کا حق ہے یعنی داخلِ بیت المال ہوگی ہاں اگر تمام اہل شہر مُرتد ہو جائیں تو وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے

(نوٹ) قانون انگریزی کی رو سے کسی دین و مذہب کا قبول کرنا یا چھوڑ دینا محرومی ترکہ کا باعث نہیں ہو سکتا۔ میرے خیال میں اگر مسلمان اپنے دین پر چلنا چاہیں۔ تو گورنمنٹ جو کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرنا چاہتی مخل نہ ہوگی *

قیدی کی میراث

میراث میں مسلمان قیدی کے لئے جب تک وہ مُرتد نہ ہو جائے وہی حُکم ہے جو دیگر مُسلمانوں کے لئے ہے اگر کوئی میت اس قسم کا ہو کہ اسے دشمن پکڑ کر لے گئے ہوں اور اُس کا مُرتد ہونا اور جینا مرنا معلوم نہ ہو تو اُس کا حُکم مفقود کے حکم کی طرح ہے۔ یعنی نہ تو اُس کا مال اُس کے

Marfat.com

وارثوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور نہ اُس کی عورت کا نکاح دوسرے سے کیا جائے۔ یہانتک کہ اُس کی خبر معلوم ہو جائے۔ اگر اُس کے ورثہ اُس کے مُرتد ہونے کا دعوے کریں تو وہ دو مسلم عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر مسموع نہ ہوگا۔ پس اگر اُس کا ارتداد ثابت ہو جائے تو قاضی تفریق ازواج اور تقسیم اموال کا حکم نافذ کر سکتا ہے جو پھر ٹوٹ نہیں سکتا۔

غرقے۔ حرقے اور ہدمے وغیرہم کی میراث

(یعنی ڈوب کر۔ جل کر اور دب کر مرنے والوں کی میراث کے بیان میں)

جب ایک جماعت کی جماعت جن کے درمیان قرابت ہو اکٹھی مر جائے۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ اُن میں سے کون پہلے مرا تو قرار دیا جائیگا کہ وہ سب ایک ساتھ ہی مر گئے۔ پس اُنمیں ہر ایک کا مال اُن کے زندہ وارثوں کو ملیگا۔ اور مُردے مردوں کے وارث نہیں بنائے جائینگے۔ مثلاً مثالِ ذیل میں علمائے حنفیہ رح اسطرح تقسیم کرینگے :۔

(۱) میت زید و بکر جو اکٹھے غرق ہو گئے۔ اور ہر ایک کا ترکہ ۹۰ دینار ہے

ہر اک کی ماں	ہر اک کی بیٹی	ہر اک کا مولے
۹/۶ = ۱۵	۹/۳ = ۴۵	باقی یعنی ۳۰

سیدنا علی رض اور سیدنا ابن مسعود رض کی دو روائتوں میں سے ایک کے اعتبار سے یہ مسئلہ اسطرح حل کیا جائیگا کہ پہلے بڑے بھائی کو مُردہ فرض کر کے اُس کا ترکہ تقسیم کر لینگے۔ پھر اسی طرح چھوٹے بھائی کا مثلاً

Marfat.com

(۲) میت زید ترکہ ۹۰ دینار (۳) میت بکر ترکہ ۹۰ دینار

والدہ بیٹی بھائی بکر والدہ بیٹی بھائی زید

۹۰/۶ = ۱۵ ۹۰/۲ = ۴۵ باقی = ۳۰ ۹۰/۶ = ۱۵ ۹۰/۲ = ۴۵ باقی یعنی ۳۰

باقی ہر ایک بھائی کے ترکہ میں سے (۳۰) تیس دینار رہتے ہیں۔ جو وہ ایک دوسرے سے پا چکا ہے پس اُن کی تقسیم اسطرح ہوگی :۔

(۴) میت زید ترکہ ۳۰ دینار (۵) میت بکر

ماں بیٹی مولے ماں بیٹی مولے

۳۰/۶ = ۵ ۳۰/۲ = ۱۵ باقی یعنی ۱۰ ۳۰/۶ = ۵ ۳۰/۲ = ۱۵ باقی یعنی ۱۰

پس ہر وارث کے حصے مندرجۂ ذیل دینار آئے :۔

(۶) میت زید و بکر ترکہ (۹۰) نوے دینار

ہر ایک کی والدہ ہر ایک کی دختر ہر ایک کا مولے

۲۰ دینار ۶۰ دینار ۱۰ دینار

یہ کتاب بتوفیق الٰہی خاکسار غلام دستگیر نامی خلف الصدق پیر حامد شاہ صاحب مرحوم و نواسۂ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب مرحوم کی سعی سے ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء کو مرتب و مکمل ہوئی + اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ +

Marfat.com

نظم بتکمیل انیس الوارثین از مؤلف موصوف

تیرے فضل و کرم سے میرے مولے
مکمل اب انیس الوارثیں ہے

بنا دے اسکو حرزِ جانِ مسلم
کہ اس میں شرح حکم پاک دیں ہے

بنایا تو نے خود قانونِ میراث
نہ مانے جو اسے مردِ لعیں ہے

ملا لڑکی سے لڑکے کو مضاعف
مگر اس پر بھی وہ چیں بر جبیں ہے

جو پوچھیں اُن سے کچھ لڑکی کا بھی حق
تو کہدیں شوخ چشمی سے "نہیں ہے"

جو مذہب پوچھے فرمائیں اسلام
چلن دیکھیں تو مثلِ کافریں ہے

عمل تو ہیں کروڑی مل سے بدتر
مگر اسم مبارک - نوردیں ہے

جو حقداروں کے حق کو غصب کرلیں
بالآخر ان کو خسران مبیں ہے

وہ کیا جانیں کہ مظلومین کی آہ
پہنچنے والی تا عرشِ بریں ہے

نہیں کیا اُن کو خوفِ روزِ محشر
محاسب جس کا ربّ العالمیں ہے

انہیں کھا جائے گی اک دن یقیناً
عزیزاں کو جو ایماں سے زمیں ہے

یہیں رہ جائینگے سب مال و املاک
جہنم پھر مقام مذنبیں ہے

خدا سے ڈرنیوالوں کے لئے ہی
بشارت فادخلوہا خالدیں ہے

نہیں کیا ناخدا ترسوں کو معلوم
کہ فردوسِ بریں للمتقیں ہے

بظاہر میری باتیں تلخ سی ہیں
مگر در اصل ان میں انگبیں ہے

نہیں مقصود اس کا غیر اصلاح
جو ہیں شدت سے نامی نکتہ چیں ہے

بماہِ آخرِ سی و یکم سال .....
ہوئی تکمیل شوق طالبیں ہے

مؤلف اس انیس الوارثیں کا
جوارِ سید احمدؒ میں مکیں ہے

Marfat.com

تاریخ تالیفِ انیس الواثین از مؤلفِ موصوف

جو طالبِ حق کے ہیں اُن کیلئے ہے
مکمل جب ہوئی تالیف نامی

انیس الوارثیں مصباحِ میرا
ندا آئی یہ لو مفتاحِ میرا

۱۳۱۰ھ

تاریخ طبع از جناب بابو عبدالمجید صاحب از آنشاگرد داغ مرحوم دہلوی

زمانے میں کسی کو جاہ و منصب کی تمنا ہے
تمنائے دلِ عاشق نہیں اسکے سوا کچھ بھی

کوئی کہتا ہے زر لے دو مکاں لے دو جہاں لے دو
کہ جس پر جان و دل سے ہے فدا وہ مہ جبیں لے دو

حسینانِ جہاں بھی ناز برداری کے گاہک ہیں
یہ جو مانگیں یہ جو چاہیں کوئی چارہ نہیں لے دو

نئے فیشن کے لوگوں کو جنوں ہے سیر یورپ کا
اڑا دینگے وہاں گر دولتِ روئے زمیں لے دو

جنابِ شیخ کے سر میں ہے سودا حورِ جنت کا
انہیں تو زندگانی ہی میں تم خلدِ بریں لے دو

نہ لے دو میکشوں کو اور کچھ اس دورِ ہستی کا
شرابِ ناب لے دو ساقیٔ زہرہ جبیں لے دو

مگر ان سب سے بڑھکر ہے ازل جس چیز کا خواہاں
انیس الوارثیں ہے وہ انیس الوارثیں لے دو

۱۴ عیسوی ۱۹

ایضاً از جناب خواجہ دل محمد صاحب ایم اے ایل ایل بی پروفیسر اسلامیہ کالج

نامی نے لکھا خوب یہ مضمونِ وراثت
کس لطف سے بانٹے دُرِ مکنون وراثت

زیبش تاریخ پہ کیا حضرتِ دل نے
برجستہ کہا ۔ زبدہ قانون وراثت

۱۳۳۲ھ

Marfat.com

ایضاً از جناب مفتی حکیم محمد انور صاحب قریشی الاسدی المتانی
خلف الرشید جناب مفتی حاجی غلام سرور صاحب چشتی القادری لاہوری

غلامِ دستگیر آں مردِ نامی
کہ ذاتش معدنِ صدق و یقیں شد

قریشی ہاشمی پیرِ جواں بخت
بجائے جدِ خود مسند نشیں شد

کتابے خوبتر تالیف کردہ
کہ در علم الفرائض بہتریں شد

چو پرسیدم زدل انور بگفتا
بگو۔ موزوں انیس الواثقیں شد

۱۳۲۲ھ

ایضاً از جناب پیر وزیر علی شاہ صاحب حارث تلمیذ داروغہ دہلوی

یہ نسخہ جس میں عطر حدیث کا ہے
پھر کیوں نہ کہئے اسکی ہر اک بات ہے بجا

تاریخ طبع اس کی یہ حارث نے کی رقم
میراث کی کلید لگی ہات ہے بجا

۱۳۲۲ھ

ایضاً از جناب پیر افتخار احمد صاحب خوشنویس فقیر اخبار لاہور

بولا احسنت۔ جزاک اللہ کہ ذی خرد
چھپ گئی جب نعمت نامی کی انیس الواثقیں

وخت۔ زوجۂ آدم کے ترکہ میں کیا حقوق
اہل دانش کو بتائے گی انیس الواثقیں

Marfat.com

طالب العلموں وکیلوں مفتیوں کی رہنما
تیرہ سو اکتیس میں نامی نے لکھکر افتخار

حق سبحٰن دار السلام دیکھی انیس الواثقین
سالِ آئندہ میں چھپوائی انیس الواثقین

ایضاً از پیر عالم شاہ صاحب اہلمد ضلع لاہور

بتایا تبصرہ ابن اخی نے
کہو اس کے چھپنے کی تاریخ عالم

جو تقسیم ترکہ میں حکم خدا ہے
وراثت کا اب مسئلہ حل ہوا ہے

انیس الواثقین پر علمائے کرام اور قانون پیشہ اصحاب کی رائیں:-

(۱) از قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب حضرت مولانا مولوی قاری محمد سلیمان شاہ صاحب القادری الچشتی الہاشمی پھلواری

میں نے اس کتاب انیس الواثقین کو جا بجا سے دیکھا - اگرچہ زبان اردو اور بھی کتابیں اس بحث میں تالیف ہو کر شائع ہوئی ہیں مگر میرا جہاں تک خیال ہے یہ کتاب توضیح و تفصیل میں ان کتابوں سے بہتر ہے - اس کے مؤلف میرے نہایت مخلص عزیز احباب سے ہیں - اور چونکہ درویشوں کے معزز خاندان سے ہیں اسلئے میں انکی عزت کرتا ہوں اور قابل قدر تصنیف انکی مجھے خدا سے امید ہے زیادہ تر مقبول ہوگی

Marfat.com

(۲) از جناب مولانا مولوی علی رضوی صاحب ایم اے پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

میں نے انیس الواعظین مؤلفہ منشی غلام دستگیر صاحب کو دیکھا۔ اردو زبان میں اس وضاحت کیساتھ پہلے کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔ اس کتاب سے طلبا اور دیگر اصحاب جنہیں مسائل شرعیہ یا قانونی معاملات سے تعلق ہے خاصہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس میں تصحیح مسائل موجود قواعد حساب پوری کرکے ناظرین کیلئے اور بھی آسانی کردی گئی ہے منشی صاحب کی یہ سعی اہل علم کے نزدیک قابل شکریہ ہے فقط

(۳) از جناب مولانا مولوی عبد اللہ العمادی صاحب سابق ایڈیٹر البیان و حال اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور

میں نے یہ مفید و مختصر کتاب جابجا سے مطالعہ کی اگرچہ مجھ کو افسوس ہے کہ وقت نے مساعدت نہ کی اور استیعاب نظر سے محروم رہا تاہم میں علی وجہ البصیرۃ کہہ سکتا ہوں کہ مؤلف نے فرائض کے بہت ہی مشکل مسائل کو بدیع المثال کتاب اپنی آپ نظیر ہی تقسیم کے بہت ہی آسان و سہل قواعد درج کئے ہیں اور کتب سابقہ کے پیچیدہ طرز حساب کی سستی و شگفتگی و سہولت کے قالب میں لائے گئے ہیں میں فاضل مؤلف کے لئے دل سے بے اختیار دعائے خیر نکلتی ہے جزاہ اللہ وحماہ وکثر جدواہ

(۴) از جناب مولانا مولوی محمد بشیر صاحب صدیقی مولوی فاضل علی پوری

صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی نے اپنی اس تالیف انیس الواعظین کو اول سے آخر تک پڑھکر مجھے سنایا اور میں نے خود بھی اسے بنظر غائر پڑھا کتاب کیا ہے گویا علم میراث کا مکمل کتب خانہ ہے اگر اسے مفتاح المیراث کہا جائے تو بجا ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس کتاب میں مسائل وراثت کو اس سہل اور آسان طریقے سے قلمبند کیا ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے ذرا بھی عقل سے عطا کی ہو وہ اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے یہ کتاب صرف اردو خواں اصحاب اور محتاران عدالت کیلئے مفید ہے بلکہ ان عربی خواں طلبا کو بھی جو سراجی پڑھتے ہوں خصوصاً طریق حساب کا ضرور دیکھنا +

Marfat.com

(۵) از جناب مولینا مولوی محمد یار صاحب امام مسجد طلائی لاہور

میں نے رسالہ انیس الواعظین کا مطالعہ کیا در حقیقت برگزیدہ خانوادہ جناب صاحبزادہ مولوی غلام دستگیر صاحب نامی نے اس رسالہ کو جدید پیرایہ میں تالیف کرکے علماء ظلباء۔ وکلاء کی ایک نہایت قابل قدر علمی خدمت سرانجام دی ہے اس میں بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ قابل مولف صاحب نے جہاں مرقومہ محاسبہ سے کام لیکر پرانے پیچیدہ حسابوں کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کی ہے وہاں علمائے متقدمین کے طرز و طریق کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا امید ہے کہ جن اصحاب کے فائدہ کیلئے یہ کتاب تیار ہوئی ہے وہ ضرور اس سے مستفیض و مستفید ہونگے ✦

(۶) از جناب حافظ خلیفہ عماد الدین صاحب صنا قاضی فاضل فیلونجانی یونیورسٹی طلاء لاہور

حامداً و مصلیاً

میں نے بھی نامی صاحب کی اس جدید تالیف کو جستہ جستہ دیکھا اور انہیں چند ایسے نوٹ بتائے جو انکی نظر ثانی کے محتاج تھے اور جنکو انہوں نے مہربانی سے از سر نو دیکھ لیا ہے واقعی سید غلام دستگیر صاحب نے اردو دانوں کیلئے سہل طریقہ پر اور روزمرہ کی زبان میں ایک ذخیرہ بہم پہنچا دیا ہے جسکی ضرور قدر ہونی چاہیئے شرع محمدی میں علم فرائض ایک نہایت مشکل حصہ سمجھا جاتا ہے اور اسے عام فہم بنانے کی خدمت ضرور عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور ہوگی ✦

(۷) از جناب مولانا مولوی محمد ذاکر صاحب بگوی اول مدرس دار العلوم حمیدیہ لاہور

کتاب انیس الواعظین مرتبہ صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب سرسری طور پر خاکسار کی نظر سے گذری ہے اسکا طرز طلباء علم فرائض کیلئے مفید معلوم ہوتا ہے مولف کو حق سبحانہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرماوے واقعی علم فرائض کے مسائل نہایت اہم اور دینیات کا ایک اعلیٰ حصہ ہیں امید ہے کہ عموماً اہل اسلام اس بیان سے فرائض کے ادق مسائل کو بآسانی حاصل کر سکیں گے۔ واللہ ولی الہدایۃ والرشاد والیہ المرجع والمعاد ✦

Marfat.com

(۸) از جناب مسٹر بدرالدین صاحب قریشی بیرسٹر ایٹ لا لاہور

مولوی غلام دستگیر صاحب نامی مصنف رسالہ انیس الوارثین نے نہایت خوبی سے کتاب موصوف میں مسائل وراثت کو حل کیا ہے اور نہایت ہی اعلےٰ اور دلچسپ بحث کی ہے امید کی جاتی ہے کہ عوام الناس و قانون پیشہ اصحاب کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ثابت ہوگی +

---

(۹) از جناب خلیفہ حافظ شجاع الدین صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا لاہور

میں نے رسالہ انیس الوارثین مؤلفہ منشی غلام دستگیر صاحب نامی سرسری طور پر دیکھا میرے خیال میں قانون وراثت کے مشکل مسائل کو عام فہم اور سلیس اردو میں بیان کر کے نامی صاحب نے ایک قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ عام مسلمین کو مفید ثابت ہونے کے علاوہ یہ کتاب وکلاء کو بھی مدد دے سکتی ہے +

---

(۱۰) از جناب شیخ عظیم اللہ صاحب بی اے وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

میں نے اس کتاب کو مختلف جگہوں سے دیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ کتاب ہذا سے ایک نہایت ضروری کمی پوری ہوگئی ہے اور ضمناً مؤلف صاحب نے اسلامی خدمت کا بھی حق ادا کیا ہے۔ عوام مسلمانوں کو شریعت اسلام سے واقفیت ہونے کے علاوہ تقسیم وراثت میں بھی کافی سہولت ہو جائے گی۔ جناب نامی صاحب کی سعی واقعی قابل شکریہ ہے +

Marfat.com

(۱۱) از جناب مولانا مولوی حاجی خلیفہ تاج الدین صاحب وکیل چیف کورٹ لاہور

رسالہ انیس الواثقین کو شب گذشتہ عاجز نے جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ واقعی فن فرائض میں بہت جامع رسالہ لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرماوے پوری سعی سے بصرف ہمت کثیر خالصًا لوجہ اللہ مؤلف نے اپنا وقت اس میں صرف کیا ہے۔ اس سے پہلے فارسی میں مولینا نوازش علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رئیس نگینہ کی نظم جو ایک موتیوں کی لڑی ہے اس فن میں ایسی عجیب چیز تھی جو ہمیشل ہونے کا دعویٰ کر سکتی تھی۔ البتہ اس میں یہ کمال تھا کہ ایک ایک مصرعہ میں صفحہ بھر کا مضمون آگیا تھا جسکی فارسی شرح بھی لکھی جا چکی تھی۔ اور ان میں سے صرف پچاس اشعار جو قانون پیشہ کے متعلق ہو سکتے تھے ان کی کسی قدر تفصیل اردو میں لکھکر خاکسار نے بھی شائع کرائی تھی۔ لیکن رسالہ ہذا پوری طرح اس فن پر حاوی ہے اور ترتیب بھی نہایت اچھی ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق دے۔ بمنہ وکرمہ +

از مولوی محمد فضل الدین صاحب وکیل چیف کورٹ و فیلو پنجاب یونیورسٹی لاہور

میں نے رسالہ انیس الواثقین مولفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی کل انکی موجودگی اور آج انکی عدم موجودگی میں چند ساعت بغور مطالعہ کیا میری رائے میں نامی صاحب نے اپنی لیاقت خداداد سے واقعی وراثت جیسی مشکل اور پیچیدہ فن میں بزبان اردو نہایت وضاحت کے ساتھ یہ رسالہ لکھکر ایک بڑی دینی خدمت کی ہے۔ جزاہ اللہ خیرا۔ طالبعلمون بجوں اور وکیلوں کیلئے خصوصًا اور مولویوں اور عالموں کیلئے عمومًا یہ رسالہ بیحد مفید ہوگا۔ اور ان لوگوں کیلئے جو معاملات وراثت میں حدود مقررہ الٰہی کے خلاف رواج کو ترجیح دیتے ہیں اسکا مطالعہ بیحد عبرت و ہدایت اور اسکے مطابق عمل کرنا باعث نجات ہوگا مختصر یہ ہے کہ نامی صاحب ایسی عمدہ اور اعلیٰ

Marfat.com

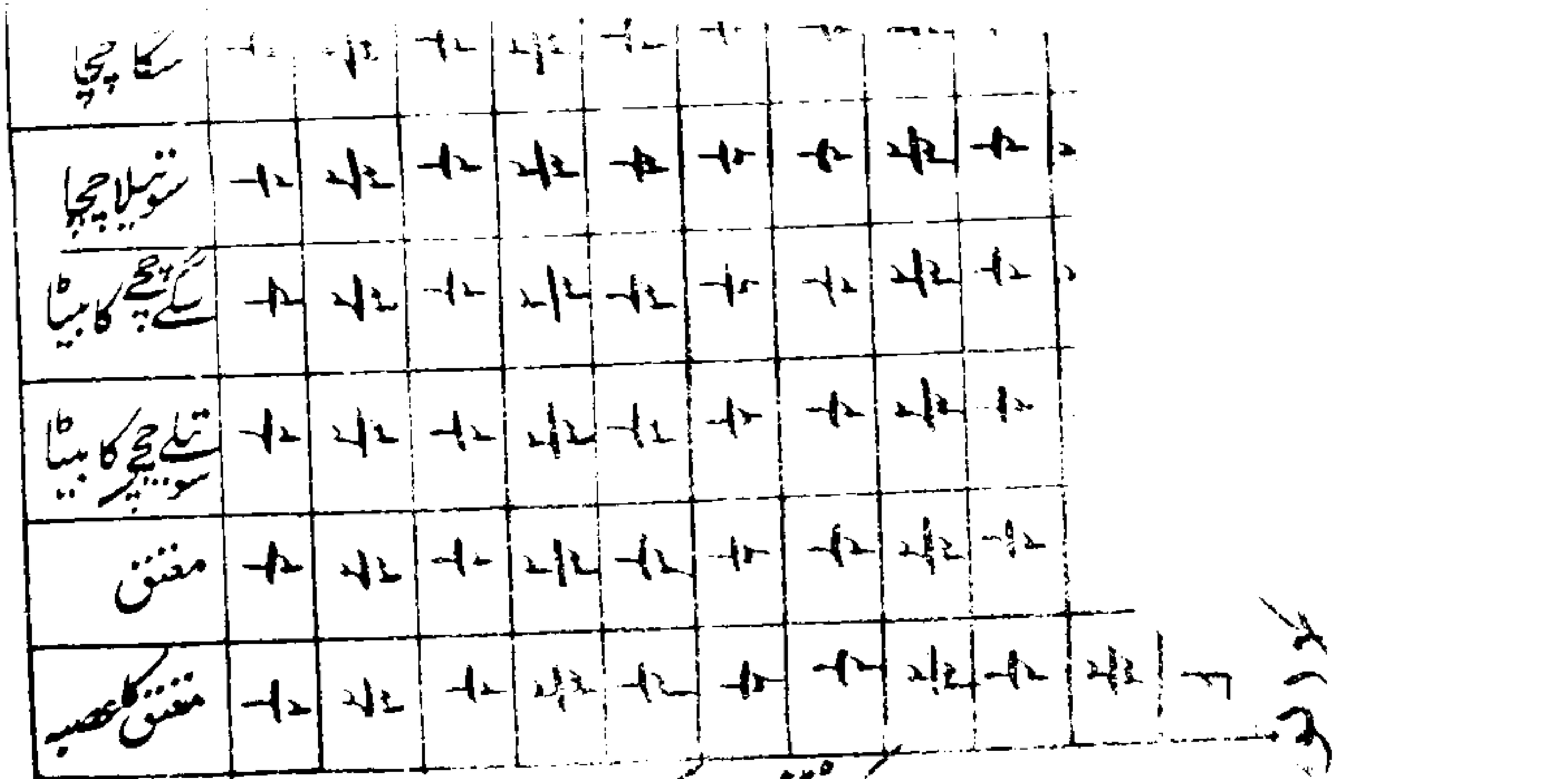

علامات کی تشریح

(۱) ا = مذکر مثل خط الشبین ایک لڑکے یا دو لڑکیوں کے برابر

(۲) م = محجوب یا محروم

(۳) ا = ایضاً

Marfat.com

Marfat.com

جنگ طرابلس کے چشم دید حالات حصہ اوّل

معہ تصاویر سلطان المعظم و غازی انور پاشا و نقشہ شہر طرابلس

اس میں جنگ اٹلی و ٹرکی کے چشم دید حالات تاریخوار شروع سے اخیر فروری ۱۹۱۲ء تک
نہایت معتبر ذرائع سے اُن افسروں کے لکھے ہوئے جو خود میدانِ جنگ میں شریک تھے درج
کئے گئے ہیں۔ ملک کے مشہور معروف اردو اخباروں اور رسالوں نے اس پر مدح و تحسین
میں لکھی ہیں قیمت

جنگ طرابلس کے چشم دید حالات حصہ دوم

اس میں جنگ طرابلس کے اصلی اور صحیح واقعات خصوصاً غازی پاشا کے قلم سے لکھے ہوئے
بیچ ۱۹۱۲ء سے تا اختتام جنگ نہایت مفصل اور معتبر ذرائع سے تاریخوار درج کئے گئے
ہیں۔ تصاویر حضرت شیخ سنوسی۔ غازی انور بے۔ انور پاشا۔ نشانِ ملک۔ فتح ملک۔
کرنل رؤف پاشا۔ زہدی پاشا۔ کرنل عزت بے۔ عبدالرحمٰن پاشا و نقشہ میدان جنگ طرابلس
شامل ہے۔ اور جو اتنی خوبیوں کے قیمت صرف ۱ ۶/

سوانحعمری شاہ نعمت اللہ ولی

اس نئی تصنیف میں شاہ نعمت اللہ صاحب ولی کے حالات اور ان کے تمام خلفاء
درج کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ ۱ ۴/

دنیا کی سیر

جرمنی۔ چین۔ جاپان۔ روم۔ روس۔ ایران۔ عرب
تبت وغیرہ تمام ملکوں کے حالات مع ۲۰ تصاویر چند ہی صفحوں میں
کا انتخاب عجیب دلچسپ رسمیات و نرالے قانون ہر ملک کے وحشی قوموں کے عجیب و غریب سلوک جنگ
کے قیمت ۱ ۲/ عہ المستنصر تیجر قرشی بک ایجنسی لاہور

Marfat.com

اشتہار

تاریخ جنگ بلقان معہ حالات سلاطین آل عثمان

حصہ اول باتصویر

اس کتاب میں سلطنت عثمانیہ کے بانی سلطان عثمان خاں اول سے لیکر اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین سلطان محمد خاں خامس تک پینتیس سلاطین کے مفصل حالات جو یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے درج کئے گئے ہیں سلطنت عثمانیہ کی ابتدائی حالت اور اس کا عروج۔ ترکوں کی عیسائیوں کے ساتھ عظیم الشان لڑائیاں اور ان کی شاندار فتوحات اور اُن کی موجودہ بری و بحری طاقت اور ملکی وسعت اور آبادی وغیرہ کے کرنے کے بعد یونان۔ بلغاریہ۔ سرویہ۔ مانٹی نیگرو کی فوجی طاقت اور ملکی وسعت اور اُن کی مجموعی فوجی طاقت کا سلطنت عثمانیہ کی فوجی طاقت سے مقابلہ کرکے اُن کے حکام کے مکمل حالات کو درج کرنیکے بعد موجودہ جنگ بلقان کے صحیح صحیح واقعات نہایت معتبر ذرائع سے بہم پہنچا کر شروع جنگ سے عارضی صلح تک تاریخوار درج کئے گئے ہیں۔ تصاویر حضرت خلیفۃ المسلمین سلطان محمد خاں خامس۔ غازی مختار پاشا۔ غازی ناظم پاشا حضرت غازی عبداللہ پاشا و شاہ بلغاریہ۔ یونان۔ سرویہ، مانٹی نیگرو سلاطین کی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ ٹائٹل رنگین قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱؎

المشتہر

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی

لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلمانوں کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل

اس سال کے شروع میں "خلافت اسلامیہ" پر وئے قرآن وحدیث ایک چھوٹا سا رسالہ لکھتے ہوئے
نے اس کو ان الفاظ پر ختم کیا تھا :-

"اگر جیسا کہ ذمہ دار اراکین سلطنت کی طرف سے ایک سے زیادہ دفعہ یقین دلایا جا چکا ہے مسئلہ
لافت کا تعلق صرف اہل اسلام سے ہے اور وہ (یعنی مسلمان) ٹرکی کے سوائے کسی اور کو خلافت کا جائز
الکلیہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں تو پھر سلطنت عثمانیہ کا آزادانہ اور طاقتور قیام اور عرب کے لئے اسی سلطنت کا ایک
جزو ہونا بھی ایک مذہبی مسئلہ ہے اور ٹرکی کا کسی سلطنت کے زیر اقتدار رکھا جانا یا اس کو عرب یعنی خلافت کے
جزو ضروری سے محروم کر دینا یا اس کا خارجی پابندیوں میں جکڑ کر اس کی قوت مدافعت کو زائل کر دینا ہر سچے مسلمان
کے لئے اس دردناک احساس کا موجب ہوگا کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کیا ہے"۔

اور ایسا ہی ان تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے جو سلطنت ٹرکی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے اس وقت کی جا رہی
تھیں یہ بھی لکھا تھا ۔

"موجودہ خطرہ اگر فی الواقع پیدا ہو گیا تو اگرچہ مذہب اسلام کی صداقت پر کوئی اثر نہیں ڈالتا مگر اس کے
معنی تو ضرور ہوں گے کہ یہ مستحکام مذہب پر ایک خطرناک حملہ ہے اور مسلمانوں کا حقیقی امن سلب ہو جانے کا
ایک بات ہے جس نے ہر ایک مسلم قلب کو بے چین کر رکھا ہے"۔

افسوس ہے کہ مدبرین یورپ اور بالخصوص مدبرین سلطنت برطانیہ نے آخر اسی راہ پر قدم مارنا مناسب
سمجھا اور خلافت اسلامیہ یعنی اسلام کی مرکزی حکومت کو پاش پاش کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ان کا مذہبی
آزادی دینے کے دعویٰ کا ظاہر و باطن ایک نہیں ۔ اور جب اسلام کو کمزور کرنے کا ایک موقعہ ان کو ملا تو نہ صرف
مسلمانوں کی مذہبی آزادی کی ہی کوئی پروا نہیں کی بلکہ اپنے قول و قرار کی پابندی کو بھی بھول گئے ۔ جیسا کہ ثبوت

Marfat.com

جو خوف اسلام کے غلبہ کا ہمیشہ سے رہا ہے وہ پادریوں کے دلوں تک محدود نہیں بلکہ بڑے بڑے مدبرین سلطنت کے دل بھی اسی اثر کے نیچے رہے ہیں اور اسی لئے ایک عرصہ دراز سے مسلمان سلطنتوں کو کمزور پاکر وہ اس جوڑ توڑ میں لگے رہے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کی ظاہری قوت کا خاتمہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ وقت ان لوگوں نے جن کے ہاتھ میں جسمانی طاقت ہے اس طاقت کو خلافت اسلامی یعنی اسلام کی شوکت کے آخری نشان کو توڑنے پر صرف کیا ہے۔ اور ان کھلے اور صاف دعووں کی بھی کوئی پروا نہیں کی گئی خلافت ایک مذہبی سوال ہے جو صرف مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے جس کے صاف معنی یہ تھے کہ اس میں حکومت کسی قسم کا دخل نہیں دے گی۔ جائے غور ہے کہ اگر خلافت مذہبی سوال ہے تو یہ فیصلہ کرنا کہ مقامات اور عرب پر کس کا اقتدار ہو کسی عیسائی حکومت کا کام نہیں بلکہ اس کو مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہئے بجائے اس کے مسلمانوں کی ساری شور اور پکار کی کچھ پروا نہیں کی گئی۔ تمام اہل اسلام نے بالاتفاق یہ مطالبہ کیا کہ ٹرکی کا اقتدار عرب پر رہے اور خلافت کا اہل ٹرکی کو قرار دیا۔ مگر خلافت کو مذہبی سوال کہنے نے کچھ پروا نہ کی اور عملاً ایک ایسے شخص کے سپرد خلافت کو کر دیا جو خود خلیفۃ المسلمین کا باغی تھا اور جو اس کمزور ہے کہ کمزور سے کمزور دشمن سے بھی مقامات مقدسہ کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ جو عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی کی طرح کام کرتا ہوا اسلامی شوکت کی تخریب کے درپے رہا ہے پھر اس سے بھی بڑھکر کہ دار الخلافت یعنی قسطنطنیہ پر۔ عرب کے بعض حصص پر مقامات مقدسہ پر اقتدار یا قبضہ جما لیا اور خلیفہ بیدست و پا کر کے ہر قسم کے اصلی اختیارات حکومت بھی اس کے ہاتھ میں نہ رہنے دئے اور انہیں اپنے ہاتھ میں لے لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی حکومت جو اس کے پاس چھوڑی گئی تھی اس پر غیور مسلمانوں نے آزاد سلطنت قائم کر لی کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ خلیفہ کے نام سے عیسائی حکومتیں اپنا اقتدار بھی رکھنا چاہتی ہیں اور یوں جسے مسلمانوں کا آج خلیفہ کہا جاتا ہے اس کی آزادانہ حکومت اپنے محل کی دیواری تک بھی نہیں۔ ان مصائب اسلام پر اور یورپ کے اسلام کے ساتھ اس سلوک پر چالیس کروڑ میں سے ایک بھی نہیں جس کی آنکھیں خون کے آنسو نہ روتی ہوں +

مگر افسوس یہ ہے کہ یورپ نے اس طرح اسلام کی قوت کو توڑنے سے جو فائدہ حاصل کرنا چاہا بھی اس کو نہ ملا۔ اگر یورپ کی ملک گیری کی ہوس اور حکومت کی توسیع اس کی وجہ تھی تو اس کے اس رویہ جو اس جنگ عظیم کے بعد اختیار کیا گیا ہے حکومت کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا ہے۔ گو اس میں ظاہراً کچھ ملکی اضافہ بھی نظر آتا ہو۔ حکومت بغیر استحکام کے لاشے ہی نہیں بلکہ آئے دن کی مشکلات کا موجب اور استحکام حکومت کی بنیاد حاکم و محکوم کے تعلقات محبت ہیں۔ انہی تعلقات کو مدبرین برطانیہ

Marfat.com

ناک غلطی نے پاش پاش کر دیا۔ اور جہاں محبت موجزن تھی وہاں نفرت کا سمندر اب لہرا رہا ہے۔ یہ
حقیقت نفس الامری ہے جس سے اگر حکومت اپنی آنکھیں بند کرتی ہے تو وہ اپنی جڑوں کو آپ کاٹتی
ہے۔ اور جس کا اگر آج کوئی مسلمان کہلانے والا انکار کرتا ہے۔ تو وہ نہ صرف دین فروشی کرتا ہے اور اپنی
قوم کا دشمن ہے بلکہ وہ دوسری قوم کو بھی دھوکہ دیکر اس سے بھی دشمنی کر رہا ہے۔ اور اگر یورپ کے واقعی بادبر
مسیحی مشنریوں کا یہ خیال تھا کہ اس طرح اسلام کی قوت ٹوٹ کر آخر کار عیسائیت دنیا میں پھیل جائے گی
یہ پہلی بات سے بھی بڑھکر یقینی امر ہے کہ عیسائیت برنگ مذہب اب دنیا میں ہمیشہ کے لئے ناکام ہو چکی۔
کوئی دلیل اس دعویٰ کو نہیں دھو سکتی جو اس کے عمل نے پیدا کر دیا ہے ایک لمبے زمانہ میں عیسائیت نے
اپنے ظاہری اخلاق کی نمائش سے بہت کچھ کامیابی حاصل کی۔ مگر عظیم جنگ یورپ اور اس کے نتائج نے اس
ظاہری نمائش اخلاق کے پردہ کو اٹھا دیا ہے اور اس کے باطن کی تصویر دکھا دی ہے اگر یورپ اس جنگ
کے بعد فتح کے نشہ میں حد سے زیادہ مست نہ ہو جاتا تو شاید اب بھی وہ اپنی پرانی نمایش کو قایم رکھ سکتا
یہ امر اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے اندر ہی اندر نقصان کا موجب تھا۔ مگر وہ خدا جو اپنے
کلمہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے وعدہ کی صداقت کو دنیا میں روشن کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے فضل سے
وہ سب پردے اٹھا دیئے جن کی آڑ میں عیسائیت ترقی کر رہی تھی۔ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ آج یورپ نے
اپنے وعدوں کی پروا نہ کر کے کیونکہ وہ غالب ہے اور الفاظ کے جو معنی چاہے کر سکتا ہے۔ اپنا اعتماد کھو دیا
اور اس کے وعدوں کی اب کوئی وقعت نہیں رہی یہاں تک کہ خود امیر فیصل اور باغی شاہ حجاز
تین سال تک اتحادیوں کے پہلو بہ پہلو اسلام کی قوت توڑنے کے لئے لڑتے رہے آج یہی رونا رو رہے
ہیں کہ جو کچھ ہمارے ساتھ وعدے کئے گئے تھے ان کی اب کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ غرض اگر غور کیا جائے
تو برین یورپ اور بالخصوص مدبرین سلطنت برطانیہ نے موجودہ صورت حالات کو پیدا کر کے خود اپنے
ہاتھ دشمنی کی ہے۔ اور آج تو نہیں۔ کیونکہ آج طاقت کا نشہ ہے مگر آنے والی نسلیں ان مدبرین کے اس رویہ
پر افسوس کرینگی اور شاید لعنت بھیجینگی۔

مسلمانوں کے لئے اب یہ سوال ہے کہ ان کو ان حالات میں اسلام کی شوکت کو دوبارہ قائم کرنے
کے لئے کس راہ پر چلنا چاہئے۔ قبل اس کے کہ اس پر میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ یہ کہدینا ضروری ہے
کہ ایک مسلمان کے لئے کسی حالت میں بھی ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا جائز نہیں۔ اسلام نے کفارہ کی تعلیم
باطل قرار دیکر جد و جہد کی راہ بتلائی ہے۔ حتیٰ کہ انسانی ہستی کی آخری منزل مقصود خدا کو پانے کے لئے بھی
جہد کا رستہ بتایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جس کام کو ہم دنیا میں کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

اس کے لئے ہمیں پورا زور صرف کرنا چاہئے۔ یہ کہدینا کہ جو کچھ خدا کو منظور تھا وہ ہو گیا۔ گو یہ ایک رنگ
بھی ہے مگر دنیا میں جو کوئی غلطی ہو جو کوئی ظلم ہو جو کوئی حق تلفی ہو جو کوئی کمزوری ہو اس کو دور کرنے
خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے اور اس کے دور کرنے کی راہیں بھی اس نے بتائی ہیں یہ بھی سچ ہے کہ اللہ
ظلم نہیں کرتا پس اگر یہ مسلمانوں کے اعمال کی سزا ہے اور بلاشبہ ہے تو بھی اللہ تعالیٰ نے ان اعمال کو
کرنے کے طریق بھی ہم کو بتائے ہیں پس اس حالت میں رہکر اس پر قانع ہو جانا نہیں بلکہ اس سے نکلنے
کوشش خدائی منشاء کو پورا کرنا ہے۔ اسلام پر ایسے زمانے پہلے بھی آئے ہیں۔ ایک زمانہ میں خلافت
کو جو اس وقت عباسیوں کے پاس تھی انہی ترکوں نے پاش پاش کر دیا جو آج خود بولے خلافت کے
ہیں اور سلطنت اسلامی کا گویا دور ہی دنیا سے ختم کر دیا۔ مگر مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور وہی
آخر مسلمان ہو کر اسلام کی قوت کا موجب بن گئے۔ اور یوں یہ رنگ اسلام کی شوکت کے دوبارہ پہلے
بھی بڑھ چڑھ کر قایم ہونے کا موجب ہو گیا۔ دوسرے وقت میں یورپ نے متفق ہو کر صلیبی جنگوں میں
کی شوکت کو توڑنا چاہا اور ایک صدی کے قریب قریب بیت المقدس پر قبضہ رکھا۔ مگر پھر خدا تعالیٰ نے
صلاح الدین جیسا ایک انسان پیدا کر دیا جس نے اسلام کی منتشر قوت کو جمع کیا تو پھر دوبارہ شوکت
کا پرچم بیت المقدس پر لہرایا۔ پس مسلمانوں کو اس موجودہ مغلوبیت کے وقت بھی ہمت ہار کر کوشش کو
نہیں چاہئے۔ بلکہ حصول مقصد کے لئے جد و جہد میں لگے رہنا سب سے مقدم امر ہے اور جد و جہد کے لئے
ضروری ہے کہ اس ظلم کا جو اس وقت اسلام پر ہوا ہے احساس بھی مسلمان قوم کے اندر پورے زور
موجود رہے۔ کیونکہ بغیر اس احساس کے جد و جہد باقی نہیں رہ سکتی۔ اور احساس کو زندہ رکھنے اور بیدار
نہیں وہاں پیدا کرنے کے لئے ان باتوں کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہنا اور حصول مقصد کے لئے راہ
سوچتے رہنا اولین ضرورت ہے ✦

اب سوال یہ ہے کہ اس جد و جہد کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ سب سے پہلی اور ضروری بات یہ
کہ اس جد و جہد میں اجتماع کا رنگ ہونا چاہئے۔ اگر ہم ایک چھوٹا سا قدم اٹھائیں اور سب ملکر اٹھائیں
بہت زیادہ مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ ہم میں سے چند آدمی منتشر طور پر آگ میں کود پڑیں۔ اجتماع کا
کے برابر کوئی طاقت نہیں جس قدر اور جب اسلام کو نقصان پہنچا ہے تو اکثر حالات میں یہی معلوم ہوگا
مسلمانوں کی باہمی تفریق سے پہنچا ہے۔ اسی لئے مخالفین اسلام بھی اسلام کے خلاف جب کوئی تحریک
چلانا چاہتے ہیں تو پہلے آپس میں تفرقہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں اپنا مقصد آسانی سے
کر لیتے ہیں۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ آپس کے اتفاق و اتحاد کو اپنے

Marfat.com

میں کامیابی کا سب سے پہلا ذریعہ بنائیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی اتحاد کو ہی کامیابیوں کی جڑ بتایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور وہیں یہ بھی بتایا ہے کہ کنتم علی شفا حفرۃ من النار باہم اختلاف اور تفرقہ کی آگ کے گڑھے کے کنارے پر تم تھے اور اس میں گر کر بھسم ہی ہوا چاہتے تھے کہ خدا نے تمہیں اس حالت سے بچا لیا جو کچھ قرآن کریم نے عرب کی اس پہلی حالت کا نقشہ کھینچا ہے وہی آج بعینہٖ خود مسلمانوں میں حالت نظر آتی ہے کہ باہم فساد اور تفرقہ کی آگ قریب ہے کہ ان کو بھسم کر دے اس لئے اس کی سب سے پہلی ضرورت بھی اس تفرقہ کا دور کرنا اور مسلمان دنیا میں ایک اتحاد کی لہر پیدا کرنا ہے۔ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمانوں کا اندازہ کیا جاتا ہے ان تمام کے اندر اگر یہ بیداری پیدا ہو جائے کہ اس وقت اسلام کس مصیبت کی حالت میں ہے۔ اور ہم کو اس مصیبت کا کیا علاج کرنا چاہئے تو ہماری جد و جہد چند سالوں میں وہ نتائج پیدا کر سکتی ہے جو ہماری متفرق کوششیں ایک صدی میں بھی نہیں کر سکتیں مگر میدان عمل کی مشکلات بہت ہیں ان کے لئے ضرورت ہے بہت صبر و سکون کے ساتھ کام کرنے کی اور ایک خیال پر تمام یا بہت بڑے حصہ کو اکٹھا کر لینا خود ایک عظیم الشان کامیابی ہوگی پس یہ خیال دل میں نہیں لانا چاہئے کہ اس کام میں بہت سال لگ جائینگے۔ بڑے بڑے کاموں میں سالوں کو دن سمجھنا چاہئے۔ یہ بھی سچ ہے کہ خود اس جد و جہد میں ہزارہا مشکلات کا سامنا ہوگا اور بالمقابل تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش ہوگی اور کام کرنے والوں کی راہ میں روڑے بھی اٹکائے جائینگے مگر صبر و استقلال کے سامنے مشکلات کے پہاڑ بھی ہوں تو ٹل جائینگے۔ چالیس کروڑ مسلمانوں کا اتحاد دنیا میں ایک ایسی زبردست طاقت ہوگی جس کے سامنے اعدائے اسلام کا کوئی منصوبہ کارگر نہ ہو سکے گا +

ابھی تک دنیا کے بیشتر حصوں کے مسلمانوں کا بہت سا حصہ اس بات سے غافل ہے کہ ان کی کمزوری کی اصل وجہ کیا ہے وہ ان کا باہم تفرقہ ہے۔ اور اگر ایک دفعہ مسلمان قوم میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ چینی ہندی افغان عرب ترک افریقی یہ سب بھائی ہیں دنیا میں کہیں بھی ہوں اور ایک بھائی کے دوسرے بھائی پر کچھ حقوق ہیں تو اسلام کی مصائب کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور بغیر اس اتحاد کو پیدا کرنے کے اسلام کی اصل غرض بھی پوری نہیں ہوتی کیونکہ مذہب اسلام کے وہی بلند مقاصد ہیں کہ تمام انسانوں کے درمیان ایک اتحاد قائم کرنا اور دوسرے ملکی اور قومی حدود کو مٹا کر نسل انسانی کے اندر وحدت پیدا کرنا۔ اس اتحاد کی بنیاد کیا ہو؟ حجۃ الوداع میں جب نبی کریم صلعم نے عرب کے چاروں کناروں سے مسلمانوں کو جمع دیکھا تو ان کو ایک خاص نصیحت بڑے پر زور الفاظ میں فرمائی جسے آپ نے پوچھا کون دن ہے کون مہینہ ہے کون مقام ہے۔ کیا یہ حرمت کا دن حرمت کا مہینہ حرمت کا مقام نہیں تب ارشاد ہوا [illegible]

Marfat.com

واعراضکم حرام بینکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا۔ خبردار رہو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں یہ آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اور اس کی حرمت کو ویسا ہی سخت جانو جس طرح حرمت والے مہینہ میں حرمت والے شہر میں حرمت والے دن کی عزت تمہارے دلوں میں ہے اور جس طرح اس حرمت کو کوئی چیز نہیں توڑ سکتی اس طرح اس حرمت کو بھی کوئی چیز توڑنے والی نہ ہو پس آپ نے اخوت اہل اسلام کی بنیاد تین باتوں پر رکھی ہے ۔

اول ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہ گرائے ایک حدیث میں یہاں تک وعید ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں کھینچ کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو دونوں کا ٹھکانا آگ ہے پس جب ایک مسلمان فرد کے خون گرانے کے ارادہ اور عزم پر بھی اس قدر تہدید ہے تو مسلمان قوموں کا ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنا اور ایک دوسرے کو سرے سے نیست و نابود کرنے کے درپے ہونا کس قدر بڑا گناہ ہے اور اسی گناہ کی سزا آج یہاں ہم دنیا میں بھی بھگت رہے ہیں پس اتحاد اسلام کی بنیاد کی پہلی اینٹ یہی ہے کہ مسلمان مسلمانوں کے خلاف جنگ نہ کریں ۔ نبی کریم صلعم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ۔ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں ۔

دوئم ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا مال نہ لے ۔ مال میں روپیہ ۔ جائداد ملک و مقبوضات سب کچھ داخل ہے پس کسی مسلمان فرد یا قوم کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ دوسرے مسلمانوں کے ملک و مقبوضات کے چھیننے میں کسی قسم کی کوشش میں شریک ہو ۔ اور یہ اتحاد اسلامی کی بنیاد کی دوسری اینٹ ہے ۔

سوئم ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عزت پر حملہ نہ کرے ۔ گویا مسلمان ایک دوسرے کی تحقیر کرنے والے بھی نہ ہوں ۔ اسی میں یہ بھی آجاتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی تکفیر نہ کریں ۔ کیونکہ مسلمان کو کافر قرار دینا سب سے بڑا حملہ ہے جو اس کی عزت پر کیا جا سکتا ہے ۔ ایک دوسرے کے خلاف مسلمانوں نے اس قدر زبان کھولی ہے کہ غیر تو ان کی زبان سے بچ بھی جائیں مگر اپنے ہی مسلمان بھائی نہیں بچتے اور ہر ایک ممکن طریق پر بجائے اپنوں کے حامی ہونے کے انہی کی تذلیل و تحقیر کے درپے رہتے ہیں پس مسلمانوں کی تذلیل و تکفیر سے بچنا یہ اتحاد اسلامی کی تیسری بنیادی اینٹ ہے ۔

ان تین باتوں کا اجتماع فی الحقیقت اتحاد کو اپنے کمال کو پہنچا دیتا ہے اور ایک یہی بات فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے کہ آنحضرت صلعم کی تمام باتیں خدا کی وحی سے ہی تھیں ۔ آج اگر کوئی شخص ساری دنیا کے تجربوں کو اکٹھا کر کے اتحاد کی بنیاد رکھنا چاہے تو اس سے بہتر سنگ بنیاد تجویز نہیں کر سکتا ۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی میں کچھ حقوق بھی مسلمانوں کے ایک دوسرے پر ہیں جن کے ذکر کا یہ موقعہ نہیں ۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جو اتحاد کے

Marfat.com

پیدا کرتی ہیں یا پیدا شدہ اتحاد کو تباہ ہونے سے بچاتی ہیں ۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ مسلمانوں کے لئے دوسری قوموں کا قتل ان کا مال لینا ان کی عزت پر حملہ کرنا جائز ہے اور صرف مسلمانوں کے متعلق ان امور کا ارتکاب نہیں ہونا چاہئے کسی کا بھی ناحق خون گرانا کسی کا بھی بالباطل مال لینا کسی کی بھی تحقیر و تذلیل کرنا جائز نہیں۔ مگر مسلمانوں کی باہمی اخوت میں ان امور پر زیادہ زور اس لئے دیا گیا ہے کہ انہی امور کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے اس قوم نے دنیا میں آخر اس بربادی کی حالت کو پہنچنا تھا۔ علاوہ ازیں مسلمان دنیا کے ایک ملک یا دنیا کی ایک قوم تک محدود رہنے والے نہ تھے پس یوں بھی خصوصیت سے ان کو اس طرف توجہ دلانا مقصود تھا کہ مختلف ملکوں میں پھیل کر مختلف قوموں میں سے ہونے کی وجہ سے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر ایسا نہ ہو کہ اخوت اسلامی کی یہ بنیاد ہی تمہارے ہاتھوں سے متزلزل ہو جائے۔ اور کیا یہ سچ نہیں کہ آج مسلمانوں کی مصائب کی اوّل وجہ صرف انکا آپس میں ایک دوسرے پر تلوار اٹھانا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے برباد کرنے کی کوشش کرنا اور ایک دوسرے کی تکفیر کے درپے رہنا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مسلمان کفر کی ترقی اور اسلام کی کمزوری کا موجب ہو رہے ہیں ایک ہو کر وہ اسلام کی قوت اور کفر کے کمزور کرنے کا ذریعہ بن جائینگے حدیث صحیح میں صاف لکھا ہے

ولا اسلط علیہم عدوًا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہا من بین اقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضًا ویسبی بعضہم بعضًا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں پر کوئی دشمن ایسا مسلط نہ کروں گا جو ان کو بیخ و نابود کر دے گو دنیا کی چاروں اطراف سے دشمن ان پر جمع ہو جائیں یہانتک کہ مسلمانوں کا ایک ہی گروہ دوسرے کو ہلاک کرنا شروع کر دے اور یہانتک کہ وہ خود ایک دوسرے کی آزادی چھین کر ان کو قید غلامی میں نہ ڈالیں۔ مخبر صادق کا کونسا قول سچا نہیں نکلا جو مسلمانوں کو یہ مصیبت کا دن نہ دیکھنا پڑتا مگر خوب یاد رکھو کہ انہیں الفاظ میں مسلمانوں کے دکھوں کا علاج بھی موجود ہے۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا چھوڑ دو ایک دوسرے کو غلام بنانا چھوڑ دو ایک دوسرے کی تذلیل و تکفیر چھوڑ دو اور رسول عربی کے اس ارشاد کو سارے مسلمانوں تک پہنچا دو۔ اگر یہ نہیں کرتے تو ہزار تدبیریں کرو تم ان مصائب میں سے نکل نہیں سکتے۔ یہ پہلا قدم ہے اس کے بغیر سب تدبیریں ہیچ ہیں ۔

کل دنیا کا اتحاد اسلامی ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اور یہ روز دو روز کی کوششوں یا لفظوں کا کام نہیں بلکہ سخت دقت کی سعی بیکار ہے اس پر بالآخر سب قوموں کی ہمت جبتک صرف نہ ہو گی اس کا تکمیل کو پہنچانا ممکن ہے مگر ابتدا انہیں سے ہونی چاہئے اور ہندوستان سے زیادہ موزوں جہاں سات کروڑ مسلمان جمع ہیں اور کوئی جگہ نہیں خود ہندوستان کے مسلمانوں میں ایسا اتحاد قائم ہو جانا یوں بھی سہل ہے۔ اور جب

Marfat.com

ایک چھٹا یا پانچواں حصہ عالم اسلامی کا ایک اصول پر قایم ہوگیا تو مسلمانان عالم کا اس کا اتباع کرنا ایک سہل امر ہو جائیگا۔ بلکہ پہلے اگر برٹش امپائر کے مسلمانوں کا ہی اس پر اتفاق ہو جائے تو ایک چوتھائی مسلمانان عالم نے گویا اس اصول کو قایم کر لیا اور ایک بھاری منزل اس سفر کی طے ہوگئی۔ اور یہاں تو ضرورت بھی اس قدر ہے کہ مسلمانوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ وہ ایک دوسرے کی تذلیل و تکفیر چھوڑ دیں۔ اور اپنی قوت کو مخالفین اسلام کے بالمقابل خرچ کریں۔ میں حیران ہوں کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے کیلئے ایک حلال چیز گائے کے ذبیحہ کو ترک کر سکتے ہیں مگر اس سے بہت بڑھکر جو اتحاد مطلوب یعنی مسلمانان عالم کا اتحاد اس کی خاطر ہم ایک دوسرے کی تکفیر کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حالانکہ تکفیر ایک معیوب امر ہے۔ صحابہ نے تو ایک دوسرے سے جنگ کرنے کے باوجود ایک دوسرے کی تکفیر سے انکار کیا مگر ہم کسی جنگ کے نہ ہوتے ہوئے ایک دوسرے کی تکفیر کو ترک نہیں کر سکتے۔ ہم حق پر ہیں اس لئے دوسرے مسلمان بھائی کی ہم کو کوئی پروا نہیں۔ یہ ایک غلط اصول ہے جس نے مسلمانوں کو برباد کیا ہے دوسرے بھائی پر بھی جبتک وہ کھلے طور پر اصول اسلامی کا قایل ہے اور شعار اسلامی کی بیحرمتی کرنے والا نہ ہو حسن ظن سے کام لینا چاہئے۔ ہاں یہ مرض تکفیر دور نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس کا وہ علاج نہ کیا جائے جو نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے اور وہ ایک خصاص کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے یعنی جس طرح جو انسان کسی کو قتل کرتا ہے اسے واجب القتل سمجھا جاتا ہے اسی طرح جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو جو علی الاعلان ان اصول اسلامی کا قائل ہے جن کے قبول کرنے سے ایک کافر بھی اسلام میں داخل ہو سکتا ہے کافر کہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا نہیں بلکہ کفار کا سلوک کیا جائے۔ غرض یہاں سے ابتدا ہو کر اس اتحاد کے کو تمام دنیا میں پھیلایا جائے اور اس کام کے کرنے والا ایک خاص گروہ ہو جن کی ساری توجہ اس کام پر ہو ہمارے اکثر کام اس لئے تکمیل کو نہیں پہنچتے کہ ایک سر اور ہزار سودا کا مصداق ہوتے ہیں۔ ہر عظیم الشان کام پر جبتک کہ ایک خاص گروہ متعین نہ ہو جو دن رات اسی کام میں منہمک ہو اس وقت تک کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے۔ اتحاد عالم اسلامی اتنا بڑا کام ہے کہ جن کے ذمے اور ہزارہا قسم کے کام ہیں وہ اس کام کو نہیں دے سکتے پس عملی قدم اٹھانے کے لئے وہ لوگ بصورت ایک انجمن کے الگ ہو جائیں جن کا الگ ہونے سے صرف یہ مراد ہے کہ وہ اپنی ساری توجہ اس کام پر صرف کریں یوں بیشک ایک ہی ماتحت ہوں جس کے دوسرے شعبوں میں دوسرے کام سرانجام پاتے ہوں۔ اس اتحاد کا تھوڑے وقت اتنا تو کھلا نتیجہ نظر آجائیگا کہ آج خود ہندوستان میں جو مسلمانوں کی طاقت ایک دوسرے کو کمزور کرنے نتیجتاً خود اسلام کو نقصان پہنچانے پر صرف ہو رہی ہے وہ مخالفت اسلام کے دور کرنے میں صرف ہو

Marfat.com

ے سے لوگوں کا وقت اسلام کی خدمت کے لئے نکل آئیگا۔ ہزارہا اوراق اخبار کے اشاعت اسلام کا کام دینے
ے۔ سیکڑوں کتب اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنے والی اور مسلمانوں کو مفید راہ پر لگانے والی شائع ہونے
ں۔ اور لاکھوں روپیہ خود بخود اسلام کی اشاعت پر صرف ہونے لگیگا۔ یہ قدم اُٹھانے میں جتنی دیر لگ رہی ہے
قدر اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کل تک ہندوؤں کے ساتھ اتحاد ایک ناممکن امر نظر آتا تھا۔ اشتراک مصائب
تھوڑی سی قربانی نے اس کو ممکن کر دیا۔ کیا مسلمانوں کے اندر باہم اتحاد پیدا ہونے کیلئے ابھی کچھ اور مصائب کی
ت ہے جو ہم اس طرف قدم نہیں اُٹھاتے؟ کیا اسلام کی شوکت کے زندہ ہونے میں مسلمانوں کا باہم اتحاد
ے زیادہ زبردست طاقت نہیں مگر اس کی طرف ابتک اتنی توجہ بھی نہیں ہوئی اگر ہندوؤں کے ساتھ اتحاد سے
دستان کے مسلمانوں کو سلف گورنمنٹ میں تھوڑا سا حصہ ملتا ہے تو مسلمانان عالم کے اتحاد میں خود اسلام کی
اسے ؟

دوسرا کام مسلمانوں میں ان باتوں کا پیدا کرنا ہے جن پر اسلام کی بنیاد تھی یا مسلمانوں کی اصلاح کا کام ہے
ہی سب دوسرے کاموں پر مقدم ہے۔ اس وقت سب سے بڑا ہتھیار جس کو مسلمان عمل میں لانا چاہتے ہیں ترک
ستہ ہے مگر ہتھیار کو چلانے کے لئے خود ہاتھ میں قوت کی ضرورت ہے۔ کوئی قوم دنیا میں اسباب مخالف کا مقابلہ
ا کر سکتی جبتک اس کے اندر طاقت موجود نہ ہو، اور قوم کے اندر قوت اعلیٰ صفات کے ہونے سے پیدا ہو سکتی
اس لئے اندرونی اصلاح کو ترک موالات پر بلحاظ مرتبہ بہرحال تقدم حاصل ہے خود نبی کریم صلعم نے قوم کو آمادہ
یا اور اللہ تعالیٰ نے مقابلہ کا حکم اس وقت دیا جب آپ ایک ایسی قوم تیار کر چکے تھے گو وہ تعداد میں بہت ہی
ی تھی۔ جو اعلیٰ درجہ کی صفات ایثار و اتحاد و عزم و استقلال صبر و استعانت باللہ کو اپنے اندر لئے ہوئے
ہیں اپنی قوم کی اصلاح کی طرف ان کے اندر اعلیٰ درجہ کے جوہر پیدا کرنے کی طرف دوسرے امور سے جو ترک موالات
داخل ہیں سردست زیادہ توجہ بکار ہے اس لئے کہ اس وقت قوم کی حالت ایسی بگڑی ہوئی ہے کہ وہ اس
ج پیمانہ پر چھوٹے سے چھوٹے کام کی اہلیت بھی اپنے اندر نہیں رکھتی۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو خود خلافت اسی
زال نتیجہ ہے ہماری قوم کے بگڑنے کا اگر قوم اندر سے بگڑ نہ جاتی تو جتنی بڑی سلطنت اللہ تعالیٰ نے [illegible]
تھی اس کو کوئی بیرونی دشمن تباہ نہ کر سکتا تھا۔ اور مخبر صادق نے تو یہ بھی بتا دیا تھا [illegible]
ا۔ اور جب ہماری بیماری اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ہم ایک عظیم الشان ہندی سلطنت [illegible]
ی حالت کے ہوتے ہوئے ہم دوبارہ کھوئی ہوئی عظمت و شوکت کو کیونکر حاصل کر سکتے ہیں یا بالفرض اگر
غیر معمولی اسباب ایسے پیدا بھی ہو جائیں جن سے وہ حاصل ہو جائے تو پھر اس کے [illegible]
ہیں اندرونی اصلاح کا سوال بیرونی معاملہ سے بھی بڑھکر اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس اصلاح کے [illegible]

Marfat.com

کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو عمل بالقرآن کی طرف توجہ دلائی جائے قرآن کریم کا علم ہر ایک مسلمان بچہ کو دیا جائے اور تاریخ اسلام کو وہ پاک نمونے قوم کی ہدایت کیلئے اس کے سامنے لائے جائیں جن سے مسلمانوں کے اندر اسلامی خدمت اسلام کی تڑپ۔ مال وجان کی قربانی۔ عزم صبر و استقلال انابت اور رجوع الی اللہ کی پاک صفات پیدا

تیسری ضرورت ہر ایک ملک کے اندر خواہ وہاں حکومت اسلامی ہو یا نہ ہو ایک بیت المال کا قیام ہے کوئی کام چل نہیں سکتا جبتک کہ اسکے پیچھے مالی طاقت موجود نہ ہو اسکی ابتدا مادہ کے رنگ میں ہو چکی ہے۔ مگر قوت کا انتشار دوسری اطراف میں ہو کر اصلی کام نہ رہ جائے بیت المال کا قیام نہ صرف روپے کے فراہم کرنے کا ذریعہ مالی طاقت کے پیدا ہونے سے ہمارے کام کامیابی کا منہ دیکھنے کے قابل ہونگے بلکہ ہزارہا آدمیوں کیلئے ملازمتوں پر گزارہ کرتے ہیں یہ ذریعہ معاش ہو جائیگا یہ لوگ زکوٰۃ کے وصول کرنے والے بھی ہونگے اور قوم کے حالات کے پھیلانے کا موجب بھی ہو جائینگے۔ اور بیت المال کے ذریعہ سے ہی مسلمان اپنی قوت کو جس طرف چاہینگے لگا

ان تین ابتدائی مراحل کے بعد جو ہم کو ہر حال میں اختیار کرنی چاہئیں خواہ ہمارے مطالبات معاملہ خلافت قائم کرنے کے ہوں۔ میں ان امور کی طرف آتا ہوں جو "ترک موالات" کے ماتحت آتے ہیں۔ ترک موالات ایک شرعی مسئلہ ہے کسی مسلمان کو اسلئے انکار نہیں ہو سکتا کہ قرآن کریم میں صراحت سے اس کا ذکر موجود ہے۔ اور اس سے بھی کسی مسلمان کو نہیں کہ باوجود ترک موالات کے حکم کے جس کی رو سے کفار سے نصرت لینا یا انکو نصرت دینا دونوں ناجائز ہیں خود نبی نے کفار کے ساتھ معاہدات نصرت کئے بھی ہیں اس مسئلہ پر اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں علیحدہ روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا یہاں صورت میں کہ علمائے ہند کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے اسکی رو سے بھی صاف عیاں ہے کہ گو ترک موالات حکم ہے مگر یہ امر کہ اس میں کون کون سے امور داخل ہیں۔ اجتہادی امر ہے یعنی ترک موالات کی موجودہ حالات کے ماتحت تشریح کرنا قیاس سے ہے۔ اس بارہ میں جو کچھ نبی کریم صلعم کو کرنا پڑا اگر ہمارے حالات بھی بعینہ ویسے ہی ہیں بعینہ اسی طرح کرنا چاہئے۔ کیونکہ نبی کریم صلعم کا عمل یا ارشاد ایک قطعی فیصلہ ہے جس کے سامنے ہر مسلم کی گردن جھکنی چاہئے جہاں حالات میں اختلاف واقع ہو جائے تو پھر اجتہاد کی ضرورت پیش آتی ہے اور قیاس کرنا پڑتا ہے کہ ہم کو کس ایک یا دوسرے طریق کو اختیار کرنا چاہئے۔ اب ظاہر ہے کہ نبی کریم صلعم پہلے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں ہر طرح کے دکھ اٹھاتے رہے مسلمانوں کو خطرناک دکھ دیئے جاتے تھے جان سے مارا جاتا تھا۔ وہ کھلے طور پر نماز تک نہ پڑھ سکتے تھے چھپ چھپ کر ہی عبادت کر لیتے تھے۔ جب یہ دکھ انتہا کو پہنچ گئے تو ہجرت کا حکم ہوا جس کے ساتھ ان دشمنان اسلام جنہوں نے نبی کریم صلعم کی جان کو لینے کا بھی اب عزم کر لیا تھا خود بخود قطع تعلق ہو گیا۔ اور مدینہ میں نبی کریم صلعم آزاد حکومت قائم کر لی جس میں وہاں کے مشرکین اور یہودیوں کے ساتھ معاہدات تھے مگر یہ حکومت ہر پہلو سے آزاد بالمقابل جب ہم اپنے حالات کو دیکھتے ہیں تو کسی قدر فرق پاتے ہیں ہم مسلمانان ہند کوئی بھی آزاد حکومت نہیں

Marfat.com

ہی قوم کے ماتحت ایک محکوم کی حیثیت میں ہیں جب قوم کے ساتھ ترک موالات کا سوال پیش آیا ہے۔ اور یہ حکم
لوم کا تعلق ہمارے اختیار سے نہیں بلکہ دوسری قوم فاتح ہونے کی حیثیت میں ہم پر حکمراں ہے۔ اور ہم جیا نہ تو ان کے
تھ مقاتلہ کی طاقت ہے۔ اور نہ ہی ہم ہجرت کر کے کہیں جا سکتے ہیں نبی کریم صلعم کی مدنی زندگی کے ساتھ تشابہ اس وقت
ہو سکتا ہے جب ہماری اپنی آزاد حکومت ہو۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ ہماری اپنی آزاد حکومت ہندوستان میں اس وقت
نہ ہو گی جب ہندوستان کو سلف گورنمنٹ ملجائے۔ کیونکہ اگر وہ سلف گورنمنٹ لفظی معنی میں بھی صحیح ہو تو بھی اس میں
لب عنصر لحاظ آبادی کے ہمارے ہندو اہل وطن کا ہو گا۔ اور ہم اگر تعلیم میں تجارت میں صنعت و حرفت میں ان سے
یچھے کبھی ہو جائیں تو بھی ایک چوتھائی سے زیادہ اثر حکومت پر ہمارا نہ ہو گا اور ظاہر ہے کہ کثرت رائے کے فیصلہ
ی اصل فیصلہ ہر معاملہ کا قریباً قریباً پھر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہی ہو گا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سات کروڑ کی ہجرت کیلئے نہ
ئی جگہ ہے اور نہ ہی یہ بات عمل میں آسکتی ہے پس ہماری حالت ہر حال میں قریباً قریباً یوں ہی سمجھنی چاہیے کہ ہم ایک
وم کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس وقت تو بہر حال ہی اس بات کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پس ہم دوسرے
وں کے ماتحت ہیں اور وہ ہم پر حاکم ہیں اور حکومت خود ایک ولایت ہے جس طرح ایک نابالغ یا کمزور کی جائداد اور
ن شخص کو تصرف حاصل ہو وہ ولی کہلاتا ہے۔ اسی طرح جو ہم پر حاکم ہوں خواہ ہماری مرضی سے ہوں یا ہماری مرضی کے
لاف ہوں۔ ان کو ایک گونہ ولایت ہم پر حاصل ہے جس کو ہم اپنے اختیار سے کسی صورت میں ترک نہیں کر سکتے
ارے ترک موالات پر نبی کریم صلعم کے حالات سے پورا تشابہ نہ ہونے کی وجہ سے پہلی پابندی یہ عائد ہے کہ ہم
م مجبور ہیں اور ترک موالات صرف انہی امور میں ہے جن میں باوجود محکوم ہونے کے ہم کو ایک اختیار حاصل ہے
دوسری بات جو کسی صورت میں نظر انداز کرنے کے قابل نہیں اور وہ بھی ایک اصولی بات ہے
ور مسلمانوں کے فائدہ کیلئے ہے یعنی جس امر کو اختیار کرنے سے ہم کو کسی فائدہ کے پہنچنے کی توقع نہیں
ماتحت اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً اس خیال سے کہ گورنمنٹ کو ہمارے پیسوں سے امداد پہنچتی ہے ہم اپنی
یا ڈاک میں خط نہ ڈالیں یا تار سے کام نہ لیں تو یہ ترک موالات میں داخل نہیں یہ ترک منہیات میں داخل ہے اور
درحقیقت ہماری محکومیت کی حیثیت کی وجہ سے ہے۔ اگر جیسا کہ نبی کریم صلعم کی حالت میں تھا کہ آپ کی حکومت
بالکل آزاد تھی اور دشمن بالمقابل میدان جنگ میں تھا تو وہاں اتنا تعلق بھی جائز نہ تھا کہ ان کے کسی
مدد لیجائے مگر یہاں چونکہ ہمارا تعلق محکومیت کا ہے۔ اس لئے اگر ہم ریل ڈاک
پہنچانے سے بھی اپنے آپ کو متنفع نہ ہونے دیں۔ اس لئے ترک موالات کی
امر کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا کہ آیا اس میں مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے یا وہ امر سراسر ان کے نقصان کا ہے۔
اب ان ابتدائی امور کے بعد میں ان تجاویز کو لیتا ہوں جو ترک موالات کے ماتحت عمل کیلئے

Marfat.com

اول ۔ ترک اعزازات ہے یعنی سرکاری خطابات اور اعزازی عہدوں کا ترک کرنا۔ اور جو جلسے وغیرہ اعزاز میں دیئے جائیں ان سے اجتناب کرنا ۔

خطاب یا اعزازی عہدہ یا اعزازی جلسہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس میں ہم قطعاً مجبور نہیں نہ گورنمنٹ زبردستی چیزیں ہم کو دیتی ہے بلکہ عموماً لوگ سخت درجہ کی ذلت اختیار کرکے اور حکام کی خوشامد سے اور بعض وقت رشوت اور قوم فروشی سے ان چیزوں کو حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض امور میں سرکاری ملازمین بیشک مجبور ہو سکتے ہیں جو ملازمت کا طوق اپنی گردن میں نہیں رکھتے وہ پورے آزاد ہیں اس لئے پہلی شرط کے ماتحت یہ امر ترک موالات آسکتا ہے۔ دوسری شرط یعنی یہ کہ اس میں مسلمانوں کا مفاد ہے یا نہیں سو وہ بھی ایک کھلی بات ہے۔ خطاب خواہش لوگوں سے ذلیل ترین کام کرالیتی ہے جس کی وجہ سے مسلمان قوم کو سخت نقصان پہنچتا ہے مسلمانوں میں ایسے ہیں جو محض ایک خطاب کے حصول کیلئے دین و ایمان تک کی پروا نہیں کرتے۔ جو مسلمان خطاب یا عزت یا جاہ حکام کے دروازوں پر جاکر ذلیل حرکات کرتا ہے وہ اسلام کیلئے کمزوری اور ننگ کا موجب ہے۔ مسلمان کا کام تو کہ عزت صرف خدا سے چاہے مال کو خدا کے فضل کے رنگ میں تلاش کرے یعنی اپنی قوت بازو سے کام لیتا ہوا ایسا کام لے جو اللہ تعالیٰ نے حصول معاش کیلئے پیدا کر رکھے ہیں لوگوں کی نظروں میں عزت و جاہ کی خواہش ایک شرک ہے جس کا مرتکب مسلمانوں کو نہیں ہونا چاہئے خطاب کی خواہش کو دل سے نکالنا ترک موالات ہی نہیں بلکہ اصل کا ترک ہے اور وہ مقام جس پر قرآن کریم مسلمان کو پہنچانا چاہتا ہے حاصل نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس قسم کی ذلیل خواہشات بھی دل میں موجود رہوں پس ترک اعزازات مسلمان قوم کو دنیا پرستی کی ذلت سے نکال کر خدا پرستی کے پکڑ اکرنے والی چیز ہے اور یوں مسلمانوں کے مفاد کا موجب ہے ۔

دوئم ۔ سرکاری عدالتوں میں مقدمات کا نہ لے جانا ۔

ظاہر ہے کہ بعض مقدمات تو ایسے ہونگے کہ ان کا عدالتوں میں لے جانا ہمارے اختیار کی بات ہے اور ایسے ہیں کہ وہ ہمارے اختیار سے باہر ہیں مثلاً ایک چور کو ہم سزا نہیں دے سکتے وہ حکومت وقت ہی دیگی مقدمات بچے باقی رہ جاتے ہیں۔ سو یہ ایک ایسی بات ہے کہ اس قوم کو جو قرآن اور حدیث پر عمل کا دعویٰ کرتی ہے بدرجہ پیشتر اختیار کرنی چاہئے تھی۔ مگر اس میں مشکل یہ ہے کہ ان فیصلوں کے اجرا کیلئے ان کے پیچھے کوئی طاقت ہو اس طاقت کے قائم مقام صرف افراد قوم کی اپنی رضامندی ہوگی کہ ہم قرآن و حدیث کے فیصلے کو تسلیم کرینگے اور اگر اس قدر مصائب کے باوجود مسلمان اس قدر عہد کی ہمت بھی اپنے اندر نہیں پاتے تو اس قوم کے اٹھنے کی امید نہیں ہو سکتی ہے پس اس بارہ میں ہر مسلمان فرد جبتک عہد نہ کرے یہ توقع مشکل ہے کہ وہ قرآن کے فیصلے کو سر آنکھوں پر جگہ دیگا۔ ہاں محض اس بنا پر اس کو چھوڑنا بھی نہیں دینا چاہئے اگر ابتدا میں دس فیصدی بھی مسلمان ا

Marfat.com

عمل آئیں تو ایک بڑی بھاری کامیابی ہے اور اس میں دو فوائد ہیں اول یہ کہ عمل بالشریعت سے قوم کے اندر قوت پیدا ہوگی دوسرے جو لاکھوں روپے مقدمات پر تباہ ہوتے ہیں وہ بچکر مسلمانوں کی قوت کا موجب ہونگے +

سوئم۔ باہر کی بنی ہوئی اشیاء کا ترک کرنا۔ یہ ترک موالات کے پروگرام میں سب سے زیادہ زبردست ہتھیار ہے۔ اور سب سے بڑھکر توجہ کا محتاج ہے اور جس قدر جلدی اس کے اختیار کرنے سے اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں اسقدر جلدی دوسرے ذرائع سے امید نہیں کی جا سکتی یہ کلیتہً ہمارے اختیار کی بات ہے۔ بجز اس کے کہ جو اشیاء قومی مفاد کا موجب ہیں ان کو ترک کرنا ترک موالات نہیں بلکہ ترک مفاد میں داخل ہوگا۔ مثلاً کلیں۔ علاج کی ضروریات وغیرہ۔ ان کو چھوڑ کر اگر غور کیا جائے تو کثیر اشیاء کا محتاج ہم کو یورپ کی نقل یا خود اختیار کردہ غلامی نے بنایا ہوا ہے۔ سادہ لباس سادہ خوراک سادہ رہائش کے اختیار کرنے سے نہ صرف مسلمانوں کا بہت سا روپیہ بچ کر نیک کاموں میں صرف ہوگا اور یوں ان کی قوت کا موجب ہوگا۔ بلکہ دوسری طرف یورپ کی تجارت کو جو نقصان اس سے پہنچے گا جب چالیس کروڑ مسلمان، اور پچیس کروڑ ہندو بھی اپنی اس احتیاج کو کم سے کم کر دیں تو یہ خود کبر کے قلعہ کو توڑ دیگا اور یورپ جس کی ساری ترقی کا مدار اس کی تجارت ہے سمجھ لیگا کہ ساری طاقت صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ اور بھی دنیا میں طاقتیں ہیں جو کمزوروں کے حقوق کو قابل توجہ کرنیوالی ہیں اور ان کی طرف سے لاپروائی برتنا انجام کار اچھا نہیں +

چہارم۔ ریفارم سکیم کے ماتحت کونسلوں کا ترک کرنا۔ یہ مرحلہ اب گزر چکا ہے اس لئے اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی ہے تو اپنے اختیارات کی بات مگر اس کے اختیار کرنے میں صرف انہی خیالات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ رہا یہ کہ اصلاحی تجاویز سے جو فوائد حاصل ہونے تھے وہ ہاتھ سے جانے سے سوا اس قدر تو اب بھی کہا جا سکتا ہے مگر اصل حقیقت کو آئندہ واقعات ہی آشکار کرینگے کہ ان تجاویز میں ہمارا کتنا زیادہ اور اہل ملک کے لئے حقیقی فوائد اس قدر نہیں جس قدر خیال کیا جاتا ہے +

پنجم۔ گورنمنٹ کالجوں اور اسکولوں اور ان کالجوں اور اسکولوں کا ترک کرنا جن کو گورنمنٹ سے امداد ملتی ہے یا جن کا الحاق سرکاری یونیورسٹیوں سے ہے +

اس میں اختیار تو ظاہر ہے۔ گورنمنٹ اپنے کالجوں یا اسکولوں یا دوسرے کالجوں [illegible] لئے مجبور نہیں کرتی لیکن مفاد کا سوال زیادہ قابل غور ہے [illegible] الحاق سے ہمارا اصل غرض یہی ہے کہ ہماری تعلیم کا انتظام ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اور یہی صورت بعض سے تا کہ مسلمان بچوں میں سچا اسلامی رنگ پیدا ہو سکے گورنمنٹ کی تعلیم دینی سے [illegible] اس بات سے گورنمنٹ کو کوئی تعلق نہیں [illegible]

Marfat.com

ہیں کہ اس ذریعہ سے گورنمنٹ کی ملازمت یا کسی اور رنگ میں ان کی معاش کی صورت ہو جائے پس آ
تعلیم مسلمانوں کو مسلمان بنانے کیلئے ایک سخت ضرورت ہے۔ اب اس غرض کو حاصل کرنے کی کئی صورتیں ہو سکتی
ہیں۔ ایک یہ کہ تدریجاً اس تعلیم کو سرکاری اثر سے آزاد کیا جائیگا۔ اور دوسری یہ کہ فوراً اس کو آزاد کیا جائے
سب لوگ فوراً آزاد کرنے کے حامی ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ ترک موالات کے پروگرام میں جتنی تجاویز ہیں قریباً ان
پر ہی وہ تدریجاً عملدرآمد کے قائل ہیں۔ ایک دن میں لوگ خطاب نہیں چھوڑ دینگے ایک دن میں عدالتوں میں
جانے بند نہیں ہو جائینگے۔ ایک دن میں بیرونی اشیاء کی خرید نہیں رک جائیگی۔ اور نہ ہی اتنی بڑی قوم کی تعلیم
کی صورت ایک دن میں بدلی جا سکتی ہے اور فوراً بدلنے کی کوشش سوائے نقصان کے کچھ نتیجہ پیدا نہیں کریگی
جیسا کہ ابتک بھی اس کوشش سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اکتیس کروڑ کی قوم کو (ریاست کروڑ
ہی سہی) ایک راہ پر چلانے کیلئے کئی سال بچار ہیں۔ تدریج کا پہلو کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے خود کانگریس
رزولیوشن میں اور باتوں میں نہیں مگر تعلیم کے معاملہ میں تدریج کا لفظ موجود ہے یعنی یہ کام آہستہ آہستہ کیا جائے
اور مسلم لیگ نے بھی اسی کا تتبع کیا ہے اور سچ یہی ہے کہ باقی باتیں جا بھی ہو سکتی ہیں لیکن تعلیم کی صورت حال
تبدیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خود نئی تعلیم کی صورت قایم کرنے میں ایک وقت لگے گا بڑے بڑے قابل لوگ
اس پر بہت سا وقت خرچ کرینگے بڑے بڑے ذی اثر ایثار اور قربانی کرانے کیلئے نکل پڑینگے تب اسکی کوئی صورت
قایم ہو گی +

علاوہ بریں فوراً آزاد کرنے کی جو صورت تجویز ہوئی ہے یعنی یہ کہ گورنمنٹ اسکولوں وغیرہ کے طالبعلموں
کو تو کچھ کہا نہیں جاتا سارا زور صرف قومی کالجوں اور سکولوں پر صرف ہو رہا ہے کہ وہ یونیورسٹی سے الحاق نہ رکھیں
قطع نظر اور باتوں کے اس میں بڑا بھاری نقص خود قوم کے اندر سخت اختلاف کا پیدا ہو جانا ہے جس کا نتیجہ یہ
کہ قومی کالج بند ہیں یا بہت کمزور حالت میں ہو گئے ہیں مانا کہ یہ تجویز بھی پسندیدہ تھی کہ انہی موجودہ کالجوں کو
نئے کالجوں میں تبدیل کر دیا جاتا جن کا الحاق آزاد یونیورسٹی کے ساتھ ہو۔ مگر یہ اس صورت میں ہو سکتا تھا
جب ساری قوم اس کیلئے تیار ہو۔ اگر اس چھوٹے سے کام کے کرنے میں بھی ہم نے پھر تفرقہ پیدا کر لیا تو نتیجہ
وہی ہے کہ قوم کی ہمت اپنے ہی خلاف صرف ہو گی جیسا کہ اب ہو رہی ہے کہ اپنی بہتری کیلئے نہیں بلکہ
قوم کے نقصان کیلئے سارا زور خرچ ہو رہا ہے۔ اتفاق بدون اسکے قایم نہیں رہ سکتا کہ ایک اصول پر
مسلمان عمل پیرا ہوں اور وہ اصول اکثریت رائے کا ہے۔ جب اکثریت رائے سے ایک فیصلہ ہو جائے تو
کی خاطر ذاتی رائے کا قربان کر دینا انجام کار زیادہ مفید ہوتا ہے پس اس وقت بھی ان احباب کو جن کی
یہی تھی کہ انہی کالجوں کو نئے کالجوں میں تبدیل کیا جائے نظام موجودہ کی اکثریت رائے کے سامنے سر جھکا

Marfat.com

چاہیئے ورنہ قوم کی بہتری کا جب بنیادی پتھر یعنی اتحاد ہی باقی نہ رہا۔ تو اس قوم کے دو گروہوں میں شب روز کی کشمکش کا نتیجہ سوائے اسکے کیا ہوگا کہ کام کا وقت آپسکے جھگڑے میں ضائع ہو کر نہ پچھا کام رہیگا نہ آیندہ کیا کام ہوگا۔ اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ ایک فریق اس معاملہ میں شکست مان کر نئے کام میں لگ جائے اور نئے آزاد سکولوں اور کالجوں کے جاری کرنے میں کسی مسلمان کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ جمعیۃ العلماء کے فتوے کو قبول کرکے بھی آخر متعلمین نے دیکھا ہے کہ اس کو عملدرآمد میں لانے کیلئے بہترین اور مفید صورت کونسی ہے بیرونی اشیاء کے استعمال کو ترک کرنے کے معنی یہ نہیں کہ کروڑوں روپے کا مال جو تاجروں اور دوسرے لوگوں کے گھروں میں پڑا ہے اس کو آگ لگا کر اپنی ہی قوم کا نقصان کیا جائے پس تعلیم کے معاملہ میں بھی اسی تدریج اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیئے۔ اور خود علماء کو بھی واقعات کی روشنی میں اپنے فتوے پر نظر ثانی کرنی چاہیئے کیونکہ ایک اجتہادی امر کی بنیاد پر کہ آیا اس تعلیم کی طرز کو ترک کرنا ترک موالات میں داخل ہے یا نہیں۔ کفر و اسلام کی تفریق مسلمانوں میں قایم کر دینا جائز نہیں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ پہلے اور اس قسم کے فروعی مسائل پر کفر کے فتوے لگتے تھے اب اس بنا پر لگنے شروع ہو جائینگے اور قوم کے اندر جو تفریق موجود تھی وہ ایک نئی صورت اختیار کرکے اور بھی زیادہ قوت پکڑ جائیگی اور اتحاد محض ایک خیال ہی خیال رہ جائیگا جس کی طرف عین موقعہ پر بھی کوئی توجہ نہ ہوئی اور خود ترک موالات کا پروگرام جو ساری قوم کی یکجہتی چاہتا ہے عمل میں آنیکی بجائے لفظوں میں کھلا رہ جائیگا

مزید برآں جس طرح مسلمان ترک موالات کے نیچے تعلیم میں آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی طرح ہندو بھی عدم تعاون تک ماتحت اسی اصول کے قایل ہیں۔ مگر انہوں نے وہ طریق اختیار نہیں کیا جو مسلمانوں نے لیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کی بزدلی ہے اور مسلمانوں نے بہادری دکھائی ہے مگر حقیقت یہ نہیں۔ جو امر انہوں نے جس طرح ٹھیک سمجھا ہے اسی طرح کیا ہے جب باقی امور عدم تعاون میں وہ مسلمانوں سے دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ تو اس میں ان پر بزدلی کا الزام نہیں دیا جا سکتا بلکہ سیاسی کل قوم ہی اس نتیجہ پر پہنچی ہے تعلیم کی صورت تبدیل کرنے میں تدریج کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور وہ بھی اس صورت میں کہ موجودہ کالجوں اور سکولوں کو اسی حیثیت میں رہنے دیا جائے اور نئے قومی کالج سکول کھولے جائیں یہ نتیجہ پہلے درجہ کی دور اندیشی پر مبنی ہے اور یہ خیال ہے کہ ایثار میں دور اندیشی کیسی۔ دور اندیشی ایثار کو روکتی نہیں بلکہ اس کی قیمت کو بڑھاتی ہے۔ یہ دور اندیشی کس خیال پر مبنی ہے؟ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کی ملازمتیں خواہ ان میں کتنے ہی نقص ہوں ہندوستانیوں کیلئے ذریعہ معاش ہونے کے علاوہ حکومت میں ایک گونہ شرکت ہے۔ اور جو قوم سوراج کیلئے کوشش کر رہی ہے وہ سمجھتی ہے کہ ملازمتوں کا ترک کرنا اس آخری غرض کے حصول کیلئے معاون نہیں بلکہ اس میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے ان ملازمتوں کا جو پہلے سے ایک بڑا حصہ اہل ہنود کے حصہ میں آیا ہے وہ اس کو ترک کرنے کی بجائے اس کو اور بھی

Marfat.com

میں ساعی ہیں اور ان کی قوم اسبات پر کبھی رضامند نہیں ہوسکتی کہ وہ اس سلسلہ تعلیم کو بگلی بند کردیں جس سے وہ اعلیٰ سرکاری عہدے حاصل کررہے ہیں اور دوسرے وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تعلیم جیسی چیز میں کبھی بھی اس طرح انقلاب پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ نئی تجاویز کا کرنا بڑے غور اور بڑے وقت کو چاہتا ہے پس ان حالات میں مسلمانوں کو بھی کوئی ایسا ہی طریق اختیار کرنا چاہیے جس سے قوم آیندہ کے نقصان سے بچ جائے ورنہ اگر آج مسلمان اپنے سارے سکول اور کالجوں کا سرکاری یونیورسٹی سے الحاق توڑنے میں کامیاب بھی ہوجائیں تو نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہوگا کہ مسلمان کا حصہ سرکاری ملازمتوں میں جو پہلے سے بوجہ کمی تعلیم کم ہے آہستہ آہستہ معدوم ہونا شروع ہوجائیگا اور اگر آج سے دس یا بیس سال بعد بھی ہندوستان کی حکومت ہندوستان میں قایم ہو تو اس وقت جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت کے کاروبار ہونگے وہ یہ نہیں کرینگے کہ مسلمانوں کی خاطر تمام ملازمتوں کو خالی کرکے الگ ہوجائینگے بلکہ اس نقصان کی تلافی پچاس سال میں بھی نہ ہوسکے گی جس طرح آج بھی مسلمانوں کی گزشتہ کمی تعلیم کی تلافی پچاس سال میں بھی نہیں ہوسکی پس اگر اور کوئی وجہ نہیں تو اپنے ہندو برادران وطن کے طریق عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی اور قوم کی آیندہ کی بہتری کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہندوستان میں سلف گورنمنٹ ہو مسلمانوں کو وہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے جس سے ان کی قوم کا جس قدر حصہ سرکاری ملازمت میں ہے وہ نابود ہوجائے ہاں حتی الوسع ان موجودہ کالجوں اور سکولوں میں بھی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور ان میں مذہبی تعلیم کا عنصر غالب کرکے اس کو لازمی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور موجودہ الحاق کو توڑنے پر زور دینے کی بجائے نئے آزاد کالج اور سکول قایم کرنے چاہئیں جن کی اعانت نئی یونیورسٹی کے ذمے اسی طرح پر ہو جس طرح گورنمنٹ سرکاری یونیورسٹیوں کے ملحقہ کالجوں اور سکولوں کی اعانت کرتی ہے اور اس کیلئے فنڈ کا فکر ہونا چاہیے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مسلمان طالبعلم سوائے خاص شاخوں کے جیسے میڈیکل تعلیم وغیرہ بجائے گورنمنٹ اور مشن سکولوں اور کالجوں کے اپنے سکول اور کالجوں میں تعلیم حاصل کریں جن لوگوں کے ہاتھ میں قوم کی رہنمائی کی باگ ہے ان کو چاہیئے کہ مدبرانہ رنگ اختیار کرتے ہوئے قوم کے ایثار کو اچھے موقعہ پر لگانے کی کوشش کریں اور ان باتوں سے بچیں جو قوم کیلئے نقصان کا موجب ثابت ہوں۔ ہندو قوم کے ساتھ بیشک اتحاد بھی رہے مگر اسبات کو نظرانداز نہ کیا جائے کہ ہمارا ان کے ساتھ ایک دوستانہ مقابلہ بھی ہے۔ نہ مسلمانوں کی قومیت نابود ہوسکتی ہے نہ ہندو اپنی قومیت کو ترک کرسکتے ہیں پس اس دوستانہ مقابلہ میں جو امور کل کو ہمارے لئے نقصان دہ ہوسکتے ہیں ان کی فکر آج سے کرنی چاہیئے۔

ان سب باتوں کے ساتھ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس قدر باتیں اوپر لکھی گئی ہیں۔ ان سب کا اثر زیادہ سے زیادہ صرف اس قدر ہے کہ مسلمانوں کو کھوئی ہوئی شوکت واپس مل جائے۔ خلافت کا استحکام ہوجائے جہاں جہاں مسلمان موجود ہیں وہ اپنے حقوق کو پالیں لیکن اگر ہم اپنی نظر کو اس حد تک محدود کرلیں تو گویا قرآن کریم کا مقصد

Marfat.com

ربانی وعدوں کی ہم نے کوئی قدر نہ کی کیونکہ ہمارے لئے تو یہ وعدہ ہے کہ یہ دین کل ادیان پر غالب آئیگا
ں کے لئے بھی کوئی کوشش مسلمانوں کو کرنی چاہیئے یا نہیں۔ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ سب طریق اپنی قوم کو دوسروں
طلوں سے بچانے کے ہیں۔ آیا کوئی طریق ان پر حملہ کرنے کا بھی ہے یا نہیں۔ جو فی صرف اسی بات پر اثر آئی ہے کہ
ہی حفاظت کرتی ہے اور دشمن پر حملہ کرنے کا کوئی فکر نہیں کرتی اس کی ہمت اور طاقت روز بروز کم ہوتی جاتی ہے
ظاہر ہے کہ قتال کی مسلمانوں میں طاقت نہیں حتی کہ جو کچھ مسلمان سلطنتیں باقی رہ گئی ہیں ان میں بھی کفار کے ساتھ
ی کی طاقت نہیں بلکہ ان کے معاہدات ان کے ساتھ ہیں یا ہو رہے ہیں اور وہ بھی زیادہ تر مغلوب فریق کی حیثیت
اور قتال کی طاقت نہ ہونا ایک ایسا امر ہے جس کا آج متفقہ طور پر سب مسلمانوں کو اقرار ہے۔ قتال کی طاقت
ہونے کی وجہ سے ہی اس کی جگہ پر ترک موالات کو اختیار کیا گیا ہے۔ ہجرت اگر مسلمان کریں تو چالیس کروڑ بھی
دہ ہیں کروڑ جو اس وقت یورپ کے اثر کے نیچے ہیں کہاں جائیں پس اس کی بھی استطاعت نہیں۔ ترک موالات
غرض اب صرف ہندوستان کیلئے سلف گورنمنٹ کا حصول ہے۔ اور جب یہ مل جائے تو اس کا اثر خلافت پر پڑنے
امید کی جاتی ہے۔ مگر یہ امید ابھی بہت دور کی ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جس طرح پہلے مسلمانوں نے دوسری
وں پر بھروسہ کر کے نقصان اٹھایا آج پھر وہ اسی طریق کو اختیار کر کے کل کو نقصان نہیں اٹھائینگے۔ اس لئے میں
پنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ ان حالات میں اگر اسلام نے غالب آنا ہے تو کیا دوسری
اہ اس کے غلبہ کی ابھی کھلی نہیں۔ اور کیوں ہم اس پر کوئی زور صرف نہیں کرتے۔ ترکوں نے خلافت کو تباہ کیا
ر تھوڑے عرصہ کے بعد خود اسلام کی حلقہ بگوشی اختیار کی عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم
منھم مودۃ۔ تاریخ اسلامی میں اس کی بہت نظیریں ہیں کہ جو ایک وقت دشمن تھے وہ دوسرے وقت غلام بنے
مگر اس کے لئے بھی کوشش بکار ہے بغیر جدوجہد کے تو کوئی مقام نہیں ملتا۔

اگر اسلام صلح کا مرادف ہے۔ اگر اسلام قومیت اور ملک کی تمیز [illegible] کو
میں مساوات قائم کرتا ہے۔ تو کیا یہ دنیا کیلئے عظیم الشان رحمت نہیں [illegible]
جائے تا جس طرح ہم ایک ملک کے اندر اور ایک قوم کے افراد ہو کر بھائی بھائی [illegible]
کے خاندان میں ہوتے ہیں اسی طرح کل نسل انسانی بھائی بھائی بن جائے دنیا میں جتنی بھی نسل انسانی کی [illegible]
کام کئے جاتے ہیں وہ سب اپنی قومیت اور ملک تک محدود ہو کر [illegible]
اور یوں حقیقی طور پر نسل انسانی کی بھلائی نہیں بلکہ نقصان کا ذریعہ بن جاتے ہیں پس نسل انسانی کی [illegible]
امر کی مقتضی ہے کہ اسی اصول کو دنیا میں پھیلایا جائے نسل انسانی کی [illegible] اسلام کے اصول توحید میں
اور بحیثیت مجموعی اس کی بہتری مساوات نسل انسانی میں ہے اور یہی [illegible]

Marfat.com

اپنی قوم کی بہتری کی فکر بھی ایک اعلےٰ درجہ کی چیز ہے۔ مگر ایک مسلمان کا یہ مطمح نظر نہیں ہونا چاہئے اس
بھی ایک خود غرضی کا رنگ باقی رہ جاتا ہے۔ اور ایثار کا اصل کا نمونہ بغیر اس کے نہیں دکھایا جا سکتا کہ ہم
اس کی راہوں کو دنیا میں پھیلائیں پھر خدا کے کلام پر ہمارا ایمان ہے جس نے ہمیں یہ وعدہ دیا ہے کہ دین اسلام
دنیا پر غالب آ جائیگا اس کیلئے بھی ہماری کوششوں میں کوئی حصہ ہونا چاہئے نہیں بلکہ مقدم حصہ وہی ہونا چاہئے
اور اسباب کو چھوڑ کر دعا کامیابی کا ذریعہ کب ہوگا جب گروہ در گروہ اسلام کے اندر دوسرے لوگ داخل
جیسا رسول اللہ صلعم کے وقت میں بھی سارے دعا کے بعد وہ زمانہ آگیا تھا رایت الناس یدخلون
دین اللہ افواجا۔ تھوڑی تھوڑی کامیابی جو اس مقصد میں حاصل ہوتی رہی وہ مسلمان قوم کی بہتری کی
میں خود ایک نہایت بلند مرتبہ رکھتی ہے کہ ہر جگہ ان قوموں کے اندر جو اسلام کے ساتھ اسوقت مخالفانہ دل
میں وہ لوگ پیدا ہو جائینگے جو اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ اور ہمدرد ہونگے اور اپنی قوم کو بہت سی غلط فہمی
سے بچا سکینگے۔ اور قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیاں صاف طور پر بتاتی ہیں کہ اسلام کا غلبہ اسی طرح ہوگا
دنیا پر اسلام پھیل جائیگا مگر بغیر جد و جہد کے کوئی کام بھی دنیا میں نہیں ہوتا اور مسلمانوں کے لئے یہ وقت
دعا کر دست باندھکر کھڑے ہو جائیں اور ساری دنیا کو رحمۃ للعالمین کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنے کی فکر
اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر اور قومیں اپنی بہتری کا ہر ایک ہتھیار استعمال کرنے میں آزاد ہیں
وقت پر کام نکل آئے تو کم از کم ایک مسلمان اس قدر آزاد نہیں اور اسے ہر حال میں یہ مدنظر رکھنا چاہئے
کوئی ایسا ہتھیار استعمال نہ کرے جس سے اسلام کے خلاف قلوب میں نفرت بڑھے کیونکہ اس کا کام اسلام
طرف لوگوں کو لانا ہے اور وہ بدون اس کے نہیں ہو سکتا کہ اسلام کے ساتھ محبت اور ہمدردی پہلے پیدا
کر جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن و حدیث میں صریح پیشگو
اسلام کے آخری غلبہ کی ہیں۔ اور حقیقی غلبہ اسلام کا پہلے بھی بذریعہ اشاعت ہی ہوا اور آئندہ بھی
اشاعت ہی ہو سکتا ہے۔ تاہم اس قدر بڑھا دینا فایدہ سے خالی نہ ہوگا کہ یہ طریق فی الواقع بھی بنا
کامیاب ثابت ہوا ہے اور اگر کوئی نقص ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اس پر کافی طاقت اور توجہ صرف
کی جاتی۔ اسلام کی عظیم الشان کامیابی کی جھلک ایک چھوٹی سی کوشش میں صاف نظر آتی ہے۔ جو
کمال الدین صاحب نے ولایت میں حاصل کی ہے۔ کہ چند سال کے عرصہ میں تین سو اور چار سو کے
انگریز مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان میں بڑے بڑے اعلےٰ طبقہ کے لوگ ہیں جیسے لارڈ اور کپتان۔
اور مسٹر۔ انہی انگریز نومسلموں میں سے ہی ایک مسٹر مارمیڈیوک پکتھال ہیں جو حال میں ہی بمبئی کرانیکل کے
ہو کر آئے ہیں۔ اس قابلیت کے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام بنا لینا ہے کہ اسلام کے اندر کس قدر

Marfat.com

طاقت لوگوں کو اپنے سامنے جھکا لیتی ہے۔ اس وقت مسلمان قریباً ہر جگہ محکومیت کی حالت میں ہیں اور اس محکوم قوم کا ایک انسان حاکم قوم بلکہ ساری دنیا پر اقتدار رکھنے والی قوم کے مرکز میں جا کر اسلام کا جھنڈا کامیابی کے ساتھ کھڑا کرتا ہے۔ یہ کوئی آسان بات نہ تھی۔ بالخصوص اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس وقت یہ حاکم قوم اسلام کے متعلق کیسی کیسی خطرناک غلط فہمیوں میں مبتلا تھی۔ اور اس کے سامنے صدیوں سے اسلام کی کیسی تاریک تصویر کھینچی چلی آتی تھی۔ پھر اگر ہم اس کوشش کو سو گنا کر دیں تو کیا سو گنا نتائج کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ یقیناً اس سے بھی بڑھ کر نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ اور تیس چالیس ہزار انسان اگر آٹھ دس سال میں برطانیہ میں مسلمان ہو جائیں تو کیا یہ امر اسلام کی شوکت کا چھوٹا سا ذریعہ ہے۔ یہ کام ہو جائے گا ہے اور ہو کر رہیگا مگر صرف توجہ بکار ہے +

اشاعت اسلام کے کام کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کر رہی ہے۔ اور یہی کامیابی کا اصول ہے کہ ایک ایک عظیم الشان کام پر ایک جماعت کی ساری توجہ صرف ہو۔ مثلاً اگر مسلمانان عالم میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ایک جماعت کھڑی ہو جائے۔ تعلیم اسلامی کے قائم کرنے کے لئے ایک دوسری جماعت کھڑی ہو جائے۔ مقدمات کا فیصلہ بروئے قرآن و حدیث کرانے میں سعی ایک تیسری جماعت ہو جائے۔ بیت المال کے قیام اور زکوٰۃ کی وصولی کے لئے ایک چوتھی جماعت کھڑی ہو جائے اور ان جماعتوں کی کلی توجہ صرف ایک ایک کام پر ہی صرف ہو۔ تاں سب مسلمان ان کی اعانت کرنے والے ہوں۔ تو ان میں سے ہر ایک کام میں کامیابی کی راہ کھل سکتی ہے۔ لیکن اگر ایک ہی جماعت کی توجہ سب امور کی طرف ہو تو سارے کام ہی ادھورے رہیں گے۔ یہی وجہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی کامیابی کی ہے کہ اس نے اپنی توجہ کو صرف ایک کام تک محدود کیا ہے۔ یعنی اشاعت اسلام کا کام اس کے لئے جس قدر انگریزی میں مذہبی لٹریچر اس تھوڑے سے عرصہ میں اس ایک جماعت نے پیدا کر دکھایا ہے وہ اپنی جگہ بے نظیر ہے۔ اور علاوہ اس کے تبلیغ کا کام بھی پیرو نجات میں برابر جاری ہو رہا ہے۔ انگلستان میں یہ کام خواجہ کمال الدین صاحب اور ان معاونین کی معرفت ہو رہا ہے جنہیں یہ انجمن وقتاً فوقتاً بھیجتی رہتی ہے۔ ٹرینیڈاڈ میں بھی ایک مبلغ بھیج گیا ہے اور اگر مسلمان توجہ کریں تو خدا کے فضل سے ہم اس قابل ہیں کہ دو تین مشن سالانہ قائم کرتے چلے جائیں مگر یہ سارا سوال روپے کا ہے اور کام کا بہت آہستگی سے چلنا بھی اس وجہ سے ہے کہ مسلمان قوم نے ابتک اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا کہ یہ راہ اسلام کی عظیم الشان کامیابی کی راہ ہے +

محمد علی

احمدیہ بلڈنگس لاہور

۲۱ دسمبر ۱۹۲۰ء

Marfat.com

Marfat.com

جس کتاب پر مولف کی مہر نہ ہوگی وہ مسروقہ سمجھی جاویگی

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

ناصح العباد مع نافع العباد

در جواب

دافع الفساد

از انفاس فقیر حقیر عبد القادر قریشی مشہور غلام قادر

بھیروی امام مسجد بیگم شاہی

بپاس خاطر برخوردار محمد مظہر مدّ عمرہٗ وزاد قدرہٗ

ھندونستہ پریس لاہور میں چھپا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰے۔ اما بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیئے۔ کہ منشاء سارے فتنہ و فساد فی الدین کا فرقہ وہابیہ ہے قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم۔ اَلْفِتْنَةُ دَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا۔ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ سوتا ہے اللہ کی لعنت اُس پر جو اُسکو جگا دے۔ اوّل اس امت میں فتنہ جگانے والا وہ فرقہ خوارج کا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج سے الگ ہو گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کافر کہنے لگے۔ وہ کہتے تھے۔ لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ۔ باعث ان کے خروج کا یہ تھا کہ جب حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے مابین جنگ جدل دراز ہوا تو اخیر بہ اتفاق فریقین یہ قرار پایا کہ دونوں میر دومۃ الجندل میں مع افواج جمع ہوں۔ اور دو حکم مقرر ہوں حضرت علی کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور امیر معاویہؓ کی طرف سے عمرو ابن العاص رضا مقرر ہوئے۔ دومۃ الجندل ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ طیبہ اور کوفہ اور دمشق سے دس دس منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ہر دو فریقین راضی ہو گئے۔ حضرت علیؓ

Marfat.com

فوج سے گیارہ ہزار اہل نہروان الگ ہو گئے۔ یہی کہتے تھے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ
علی کے پاس آیۃ حدیث کی سند کوئی نہیں یہ کافر ہے کتاب اللہ کو چھوڑ کر حکمین
کے حکم پر راضی ہوا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ تحکیم بہ حکم خدا تعالیٰ ہے۔ زوجین میں سے جب
ایک باغی ہو جائے تو دو منصف مقرر کرو۔ فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا
مِّنْ اَھْلِھَا یعنے بھیجو ایک حکم مرد کے گھر والوں سے ایک حکم عورت کے گھر والوں سے
اگر ارادہ نیکی کا کریں تو خدا تعالیٰ موافقت کر دیگا۔ اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ
اللّٰہُ بَیْنَھُمَا۔ حضرت علیؓ نے بہتیرا سمجھایا۔ یہ نہ سمجھے۔ آخر چہار ہزار قتل کئے گئے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ یعنی خارجی
دوزخ کے کتے ہیں۔ خوارج میں بڑے سردار اشعث بن قیس اور مسعود بن فدکی تمیمی
اور زید ابن حصن طائی تھے۔ اس زمانہ میں غلاۃ روافض پیدا ہوئے جن کا سردار
عبداللہ ابن سبا تھا وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو خدا کہتے تھے۔ ان ہی دونوں
فریقوں سے بدعت اور گمراہی پھیلی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا
کہ اے علی تیرے حق میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے مُحِبٌّ غَالٍ وَّمُبْغِضٌ
قَالٍ یعنے دوست خارج از حد اور دشمن بے سبب عیب گیر۔ ایک فرقہ حضرت
علیؓ کو خدا کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر کہتا ہے۔ بقایا خوارج سے تین شخص نے کعبہ
شریف کے میزاب کے تلے بیٹھ کر عہد و پیمان کیا کہ ایک ایک شخص ایک ایک سردار کو
مارے۔ یعنی حضرت علیؓ امیر معاویہؓ اور تیسرے عمرو ابن العاصؓ کو۔ ایک عبدالرحمن ابن
ملجم تھا۔ دوسرا برک بن عبداللہ تمیمی تھا۔ تیسرا عمرو بن بکر تمیمی تھا۔ ابن ملجم نے کہا
کہ میں علی (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو ماروں گا۔ برک نے کہا میں امیر معاویہ رضؓ کو
ماروں گا۔ اور عمرو بن بکر نے کہا میں عمرو ابن العاص کو قتل کرونگا۔ اور تینوں نے
باہم عہد کیا کہ سترھویں رمضان ۴۰ھ کی صبح کی نماز میں نماز پڑھتے ہوئے

Marfat.com

قتل کرینگے۔ ہر ایک ان تینوں میں سے اپنے اپنے مقصد کی طرف چلا۔ پس
برک واسطے قتل امیر معاویہؓ کے دمشق کو چلا اور عبداللہ ابن بکر مصر کو اور ابن
کوفہ کو۔ برک نے صبح کی نماز میں عین سجدہ میں امیر معاویہؓ کو تلوار ماری انکی دونو
سرین کٹ گیئں عرق نکاح بھی کٹ گئی جس سے اولاد بند ہوگئی۔ لوگوں نے
پکڑ لیا۔ امیر نے کہا اسکو قتل مت کرو میں مقتول نہیں ہوا اسکے دونوں ہاتھ
کاٹ ڈالو۔ اس نے کہا الامان والبشارۃ میں قتل علی کی بشارت دیتا
ہوں۔ اس کو امان دی گئی۔ جب خبر قتل حضرت علی کی آئی تو اس کا ایک پا
پیر کاٹ دیا اور چھوڑ دیا۔ وہ بصرہ میں چلا گیا وہاں جاکر نکاح کیا اور صاحب
اولاد ہوا وہاں کے حاکم زیاد ابن ابیہ کو جو امیر معاویہؓ کا بھائی تھا خبر ملی کہ
قاتل امیر معاویہؓ کا مقطوع الید والرجل یہاں صاحب اولاد ہے اور امیر معا
کی اولاد پیدا نہیں ہوتی وہ مقطوع النسل ہوگیا۔ زیاد نے اسکو بلا کر قتل کرا دیا۔
عبداللہ ابن بکر مصر میں پہونچا۔ صبح کی جماعت میں امام جب سجدے میں گیا تو اُ
تلوار ماری اور اُسکو قتل کر دیا۔ اتفاقاً اُسدن عمرو بن العاصؓ کو درد پشت تھ
وہ جماعت میں آنے سے معذور تھے نہ آئے اور انہوں نے سہل عامری کو امام
کر کے بھیجا تھا سو سہل عامری مقتول ہوا۔ ابن ملجم کوفہ میں اپنے ارادہ پر آیا۔
اور ہزار روپے سے ایک تلوار خریدی جس کو زہر کی پان دی۔ اور اس مدت
میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور مسایل پوچھا
تھا۔ ارادہ قتل کا اسکے دل میں پوشیدہ تھا۔ اسکے گروہ کے لوگ (یعنے خوا
اس کے پاس آتے جاتے تھے اور یہ لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً
قطام بنت شخنہ ایک خوبصورت عورت پر اس کی نگاہ پڑی وہ بڑی صاحب جما
تھی وہ بھی اعتقاد خارجیوں کا رکھتی تھی۔ اس کے باپ اور بھائی کو حضرت

Marfat.com

کے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا۔ ابن ملجم اس پر عاشق ہو گیا وہ بولی
ں نے قسم کھائی ہے کہ میں نکاح نہیں کرونگی مگر اوپر مہر کے۔ ابن ملجم بولا جو تو مانگیگی
ں دوں گا۔ تین ہزار اشرفی اور قتل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا۔ اور ایک غلام
ر ایک لونڈی گانے والی مقرر ہوئی۔ وہ بولا میں تو اس شہر میں اسی غرض سے
ینے قتل علیؓ کے واسطے آیا ہوں۔ قطام نے اپنے چچا کے بیٹے وردان ابن مجالد
ے پاس آدمی بھیجا۔ اُس نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور ابن ملجم شبیب بن بجرہ
ی کو ملا اور کہا کہ تجھ کو دین و دنیا کی عزت کی خواہش ہے اُس نے کہا کیا؟
علی کرم اللہ وجہہ کے قتل میں تو میری مدد کر۔ اُس نے کہا تیری ماں تجھ کو روے۔ یہ
ینے کی بات ہے تو اس بات پر کیسے قابو پائے گا۔ ابن ملجم نے کہا اس کا چوکیدار
ئی نہیں ہے اور مسجد میں اکیلا ہی آتا ہے۔ پس ہم مسجد میں چھپ رہیں گے۔ جب
ز پڑھنے لگے گا تو ہم قتل کر دینگے۔ اگر ہم بچگئے تو بچگئے اور اگر قتل کئے گئے تو نیک
جائیں گے کہ راہ خدا میں مقتول ہوئے۔ دنیا میں ذکر خیر ہوگا اور عاقبت میں جنت
ے گی۔ وہ بولا او کمبخت حضرت علی سابق الاسلام ہیں میرا تو جی نہیں چاہتا ان کے
ل کے واسطے۔ ابن ملجم بولا او کمبخت اُس نے خدا کے دین کے اندر آدمی حکم مقرر
ئے اور ہمارے بھائیوں صالحینوں کو اُس نے قتل کیا۔ پس ہم بہ قصاص ان لوگوں
ے جن کو اُس نے قتل کیا ہے قتل کرینگے۔ مت شک کر اپنے دین میں اس
ظہ کر لیا۔ پس دونوں قطام کے پاس آئے دیکھا کہ وہ مسجد میں قبہ بنا کر
ی ہے اُس نے اِنکے لیئے دعائے خیر کہی اُنہوں نے اپنی تلواریں لیں پھر دونوں
ر اُس چوکھٹ کے پاس جا کر بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی اقامہ کرتے تھے۔
ن صباح موذن آیا اُس نے الصلوٰۃ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ چلے
ذن آگے تھا۔ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ پیچھے تھے۔ جب دروازہ سے نکلے تو فرمایا

Marfat.com

اے لوگو نماز کی تیاری کرو۔ نماز کی تیاری کرو۔ آپ کی عادت مبارک تھی
درہ اپنے ساتھ رکھتے تھے درے کے ساتھ لوگوں کو جگایا کرتے تھے۔
شخص سامنے آگئے۔ حاضرین میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے تلوار کی چمک
دیکھی۔ اور سنا ہے کہ کوئی کہتا ہے حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اے علی تیرا نہیں۔ پس
دونوں نے اکٹھی تلواریں ماریں۔ شبیب کی تلوار طاق اور بالائے سر دل میں لگی۔ اور
ابن ملجم کی تلوار پیشانی سے چوٹی تک کاٹ گئی۔ اور مغز تک پہونچ گئی۔ آپ صبح
کی نماز پڑھا رہے تھے۔ باقی نماز جعدہ ابن ہبیرہ نے خلیفہ بن کر تمام کرادی ✤
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آدمی جانے نہ پاوے۔ ایک روایت
ہے۔ کتا جانے نہ پاوے۔ لوگ ہر طرف سے دوڑے شبیب تو باب کندہ سے
اور ابن ملجم پر جب لوگوں نے حملہ کیا تو اُس نے بھی تلوار کے ساتھ حملہ کیا۔ لوگو
راستہ دیدیا۔ مغیرہ بن نوفل نے اُسکے سر پر پشمینہ کی چادر ڈالدی۔ پھر اُٹھا کر زمین
سے مارا اور اُسکے سینہ پر بیٹھ گیا۔ اور تلوار چھین لی۔ مغیرہ بن نوفل بڑا زبردست
تھا۔ جب ابن ملجم حضرت علیؓ کے پاس حاضر کیا گیا۔ اُنہوں نے فرمایا اسے اچھا کھانا
اسکا بستر نرم کردینا۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا مالک ہوں۔ معاف کروں
بدلہ لوں۔ اگر میں مرجاؤں گا اسے بھی میرے ساتھ ملا دینا یعنے قتل کردینا۔ میں خدا
سامنے اس سے جھگڑونگا اسکو قتل کر دینا اور اسکے ناک کان نہ کاٹنا حضرت ام کلثوم
بولیں۔ بخدا میں امید کرتی ہوں کہ امیر المومنین پر قیامت میں کچھ صدمہ نہ پہونچیگا
پلید بولا تو پھر روتی کیوں ہو۔ پھر بولا میں نے اپنی تلوار کو زہر ملائی تھی۔ ایک مہینہ
اگر میری مراد پر نہ چلی تو خدا اُسکو دور کرے اور اُس کو مٹیا میٹ کردے حضرت
علیؓ کو چھ دن اور ہفتہ کا دن زندہ رہے۔ اتوار کی رات ۱۹۔ رمضان سنہ
فوت ہوئے۔ آپنے صاحبزادوں شاگردوں اور مریدوں کو جمع کرکے وصیت

Marfat.com

فرمائی کہ اے آلِ عبدالمطلب لوگوں کو نہ مارنا فقط قاتل ہی سے قصاص لینا۔ اور ایک ضرب کے بدلہ ایک ضربہ اور مثلہ مت کرنا کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثلہ سے بچے رہو اگرچہ باؤلا کتا ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تخم خوارج کا وہاں سے شروع ہوا ہے۔ بظاہر دنیا کے زاہد اور اتباع کے جاحد (یعنے منکر) بظاہر حدیثوں کے جامع قرآن کے حافظ۔ لیکن فی الواقع جماعت مسلمانوں سے خارج۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کہ تراویح بیس کی جماعت کیوں کرائی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کہ قرآن کیوں جمع کرایا۔ مسجد نبوی کو کیوں بڑا عالیشان بنایا۔ یہ دین میں بدعت قایم کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کیوں محاکمہ پر چھوڑا۔ مومن صالحینوں نہروانیوں کو کیوں قتل کیا۔ یہی خوارج تھے جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ رفتہ رفتہ عبداللہ ابن زبیر کو سولی پر چڑھایا۔ حجاج نے ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ اور تابعین کو ہتھکیں باندھ کر ذبح کرایا۔ جب بنی امیہ کا دورہ ختم ہوا تو عباسیوں کے عہد میں یہ گل کھلا کہ ممبر پر اہل بیت اور بنی امیہ کو لعنت کرتے۔ عمر بن عبدالعزیز نے لعنت موقوف کرکے عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ شروع کیا خطیبوں کا وہاں سے پڑھنا جاری ہوا۔ جعفر منصور نے جو کچھ علما و مشایخ کے ساتھ معاملہ کیا محض اس سبب سے تھا کہ اہل نبوی کی محبت و تعظیم کیوں کرتے ہیں بظاہر بہانہ بدعہ تھا کا اور در اصل سبب مضمر وہی تھا کہ ابراہیم و محمد بن عبداللہ سعادت کے ساتھ امام کیوں دوستی رکھتا ہے۔ ہارون رشید کے وقت بڑا محدث داؤد ظاہری زاہد یگانہ ظاہر ہوا جبکہ بیٹے احمد نے سینکڑوں علماء قتل کرائے فقط بہانہ یہی کہ قرآن مخلوق کہو۔ عقاید معتزلہ کے اماموں کے عہد میں خوارج کے ساتھ شامل ہو گئے۔ سبب یہ ہوا کہ نومسلم یونانی فلاسفہ [illegible] آیات اور احادیث کو اپنے اپنے

Marfat.com

عقل کے ساتھ مطابق محمول کرتے اور برخلاف عقل مردود کرتے۔ بکتے نہ خدا کا
دیدار ہے نہ عذاب قبر کا پلصراط پر عبور نہیں۔ میزان باطل ہے۔ وزن اعمال غلط
فاسق مرتکب کبیرہ ملحق بالکفار ہے۔ خوارج مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں خدا تعالیٰ
کی جسمیت کے قایل ہیں یعنے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ ظاہر یہ
مذہب کل اماماں اسلام کا مخالف اور سب کو بدعتی اور کافر کہتا ہے۔
داؤد ظاہری کے سلسلے میں ابن حزم۔ ابن قیم ابن تیمیہ بڑے بڑے محدث
چلے آئے۔ ابن تیمیہ کے ساتھ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مباحثے کیے
اسکو جھوٹا کیا اس کی کتابیں جلائیں۔ سلطانی حکم کے ساتھ اسکے مریدوں کو
بمعہ اسکے قتل کرایا۔ اس کی کتابیں مخفی اسکے بقیہ مریدوں کے پاس رہیں
جب سلطان سلیم خاں بادشاہ قسطنطنیہ فوت ہوا یہ بلاد عرب اس حالت
میں بغیر حاکم سلطانی کے رہے یہ موقع پاکر عبدالوہاب نجدی نے اپنے مریدوں
نجدیوں کو جمع کرکے کہا کہ بادشاہ مرگیا ابھی اسکے قایم مقام کوئی نہیں ہوا
نزاع برپا ہوگئی۔ جب کس طرح پڑھا جاوے گا اور حدود شریعت کے کیسے جاری
ہونگے۔ کوئی امام دین کا چاہیئے۔ سب نے عرض کیا کہ حضور پیر و مرشد ہیں عالم
ہیں محدث ہیں اس لئے مستحق امامت کے ہیں۔ آپ ہی امیرالمومنین بنیں اسنے
کہا کہ میں اس بات میں مجبور ہوں میری خوشی کوئی نہیں۔ اجرائے احکام دین
کے واسطے یہ عہدہ قبول کرتا ہوں بنام عبدالوہاب خطبہ پڑھا گیا اور حکم دیا کہ
حرم میں بڑی بدعتیں ہیں سونے کا پرنالہ ہے اور سونے کی چوکاٹ ہے اور
مدینہ طیبہ میں جو روضہ ہے وہ صنم اکبر ہے اسکو توڑو۔ ابوسعود ایک امیر اسکا
مرید ہوگیا وہ اور نجدی اسکا بیٹا محمد نایب عبدالوہاب کا مکے میں آئے شریف مکہ
کے ساتھ جدال و قتال ہوا۔ شریف دھوکہ میں رہا کہ حرم میں قتال کون کرتا

Marfat.com

ہے۔ ہر چند اسکو خبر پہونچی تھی کہ بارادہ فساد آئے ہیں مگر وہ غفلت میں رہا۔ جب حرم میں آکر شمشیر زنی کی کچھ ادب حرم کا نہ رکھا۔ شریف اور غلام اس کے چلے گئے۔ محمد نے بیٹھ کر علماء کو بلایا۔ ایک فتویٰ پہلے مکہ میں لکھا گیا تھا کہ نجدی یعنے وہابی کافر ہیں وہ فتویٰ محمد کے ہاتھ آگیا جنکے نام لکھے تھے اُنکو بلاکر قتل کیا ایک بڑے عالم سید عمر عبدالرسول تھے اُن کو بلاکر کہا کہ ہم نے لکھا ہے۔ کہ یا رسول اللہ کہنا کفر ہے مکے کے مناروں پر پانچ وقت الصلوٰۃ السلام علیک یا رسول اللہ کہنا کفر ہے اور ہمیں کفر کہنے والوں کو تم نے کافر لکھا ہے ہم تو کہتے ہیں لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ بہوش و ثبات عقل و قایمی حواس یہ فتوی میں نے لکھا یا رسول کہنا کفر ہے تو یہ عجب کفر ہے کہ پانچ وقت نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کو عبادت جانتے ہو اور یہ کہہ کر بڑا نعرہ مارا۔ یا رسول اللہ محمد نے چاہا کہ انکو بھی قتل کرے۔ اتنے میں شور ہوگیا کہ سلطانی فوج نیبوع میں آگئی۔ اس شور و غل میں وہ نجدی محمد بن عبدالوہاب اُدھر متوجہ ہوگیا اور شیخ عبدالرسول بچگئے۔ یہ بات ہوئی تھی کہ جب سلطان محمود خاں تخت پر بیٹھا تو اُسکو اس فتنہ کی خبر ملی اُس نے محمد علی پاشا مصر کو حکم بھیجا کہ فوج جرار لے جاکر ان شریروں پلیدوں سے حرمین کی زمین پاک کرے۔ یہ حکم سنتے ہی محمد علی پاشا مصر مع افواج جہاز میں سوار ہوکر آگیا۔ اور ان کی خوب سرکوبی کی مصری فوج نے جو پہلے اُتر آئی تھی قلعہ لے لیا تھا۔ پس ہزارہا وہابی قتل ہوئے۔ انکے ناک کان کاٹ کر تھیلے بھر کر روم میں پہونچا دیئے۔ انکی جمعیت پراگندہ ہوگئی۔ شامی نے بھی ان کا ذکر باب البغاۃ میں کیا ہے کہ یہ خوارج ہیں۔ اور اُنہوں نے ۱۲۳۳ھ میں یہ فتنہ قایم کیا۔ اور کچھ فوج ان وہابیوں کی مدینہ طیبہ میں پہونچی تھی۔ حضرت کا روضہ مبارک گرانے لگے کہ یہ صنم اکبر ہے اندر سے ایک اژدہا نکلا سب

Marfat.com

اس کو دیکھتے ہی بھاگ آئے۔ اور خبر فوج مصری کی بھی پہونچگئی ٭

اسماعیل دہلوی جب دورہ پورب دکن میں مشغول تھا تو اُسکو کتاب التوحید مصنفہ محمد عبدالوہاب نجدیکی ہاتھ لگی۔ وہ عربی میں تھی اُسنے ایک اسکی شرح اردو میں لکھی جسکا نام تقویت الایمان رکھا۔ جب دہلی میں آیا تو علمائے دہلی نے اسکی کتاب دیکھ کر انگشت حیرت دانتونسے دباکر کہا یہ کیا معاملہ ہے۔ پہلے وہ صراط مستقیم لکھی جسمیں اولیاء کا کشف اور سیر افلاک درج ہے اور اسمیں ایسی بات کہ یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ اُنہوں نے اسکے ساتھ مباحثہ کیا اور اسکو جھوٹا کیا۔ اسکے الزام و سکوت کی کتاب بنام تحقیق الحقیقۃ موجود ہے۔ اسکے ذریات بظاہر حدیث کے حامل تقلید کے منکر امکان نظیر نبیؐ کے قایل ہندوستان میں پھیلے پہلے امکان نظیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قایل پھر کذب جہل باریتعالیٰ کے قایل پھر وجود نبیؐ کے قایل ہوئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہوگئے۔ اور بعضوں نے یہ کہا کہ وہ اپنے زمانہ کے رسول ہیں جیسے ہیں تو ہم رسول ہیں تو ہم مہدی ہیں تو ہم مکہ و مدینہ کا شرف بہ شرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ ہے۔ شرف مکان بہ شرف مکین ہے اور یہ نہ سمجھے کہ شرف کعبہ شریف کا حضرت ابراہیم آدم علیہم السلام کے وجود سے پہلے تھا ٭

حکایت اسماعیل ماہ محرم میں جامع مسجد دہلی کے شمالی دالان میں وعظ کرتا تھا قلعہ سے شہزادے تبرکات جو شمالی طرف سنگ مرمر کے حجرہ میں رکھے تھے انکی زیارت کے واسطے آئے کہ تبرکات لیجا کر عورات کو زیارات کرائیں۔ جب تبرکات پالکی میں رکھ کر لیچلے تو سامعین وعظ تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے۔ اسماعیل نے کہا بیٹھو۔ قرآن شریف کی بے ادبی ہوتی ہے میں وعظ کرتا ہوں وعظ میں اُٹھنا ناجایز ہے۔ شہزادوں نے یہ بات بہادر شاہ کو کہی کہ مولوی اسماعیل نے ایسا کہا ہے

Marfat.com

بہادر شاہ نے دو نقیب بھیجے کہ مولوی اسمٰعیل کو مسجد سے نکال دو۔ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میں بھی اب سامان کر کے آؤنگا۔ تبرکات کو جلا دوں گا۔ اور روضہ نظام الدین کو گرا دونگا۔ اب اس عزم پر جمعیت پیدا کرنیکے لئے نکلا اور بایں ارادہ کہ میں بادشاہ ہندوستان کا ہو جاؤں گا۔ خاندان شاہ ولی کا مشہور تھا۔ جہاں جاتا لوگ خدمت کرتے۔ اور سید احمد کو اپنا پیر بنایا ہوا تھا۔ مولوی عبدالحی اور چند مولوی اپنے ہم مشرب کو ساتھ لئے پھرتا تھا۔ جہاں جاتے وعظ کرتے۔ مرید کرتے۔ پیر صاحب بھی ساتھ ہیں اور مولوی صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اسی طرح بہت سی جمعیت پیدا کی۔ بہت خیمے اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سامان مہیا کر لیا گوالیار میں بھی پہنچا۔ لوگ اسکے وعظ سنکر خوش ہوئے اور راجہ دولت راؤ کو خبر کی کہ ایک مولوی صاحب اور سید صاحب ہیں خوش بیان ہیں۔ دولت راؤ نے کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں۔ اچھا ہوتا تو آپ حاضر ہوتا اگر تکلیف فرما کر زیارت سے مشرف کریں تو بہت احسان ہوگا۔ جب اسمٰعیل مہاراجہ دولت راؤ کے پاس گئے۔ اس نے غلاموں سے کہا۔ کہ مجھ کو تعظیم کے واسطے کھڑا کرو۔ وہ تعظیم بجا لایا۔ اسمٰعیل نے کہا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۝ مہاراجہ نے کہا کہ جب ہم گدی پر بیٹھتے ہیں تو اول کلمہ پڑھتے ہیں۔ ہمارا کلمہ غوث پاک کا سکھایا ہوا ہے۔ اُنکے جانشینوں کی طفیل ہمیں پہنچا۔ ان کا دستور ہے کہ جب گدی پر بیٹھتے ہیں تو جوٹھا پیالہ اپنے پیر کا پی کر بیٹھتے ہیں۔ اسماعیل نے کہا کہ عام طور پر کہو۔ اور سب لوگ کلمہ پڑھیں۔ اُسنے کہا اگر عام طور پر کہوں تو بڑا فتنہ قایم ہو جائے۔ اور کشت وخون ہو جائے۔ اسطرح تعلیم نہیں کرتے اگر عام طور پر اسلام تعلیم کرنا ہے تو آپ افغانستان کی طرف جاؤ اور وہاں سے جمعیت سلطانی جمع کر کے لاہور پر فوج کشی کرو۔ رنجیت سنگھ کو زیر کرو۔ اور ڈنکا دین کا بجاؤ اور سکھوں کو مسلمان کرو۔ جب یہ آوازہ لوگ سنیں گے تب مسلمان ہو جائینگے۔

Marfat.com

راجہ نے ایک تھال اشرفیوں کا بھرا ہوا آگے رکھا اسماعیل نے انگلی لگا دی کہ منظور ہے۔ خادم سے کہا کہ میرا ہاتھ دھلا دے پلید ہو گیا خادم آفتابہ لئے کھڑا تھا ہاتھ دھو لئے اور اشرفیاں تھیلے میں ڈال لیں۔ راجہ نے کہا ایسی پلید چیز جس کو انگلی لگانے سے پلید ہو جاتی ہے وہ تو برے میں ڈالی اور انگلی دھوئی۔ یہ شریعت میں کوئی حکم نہیں کہ اشرفی روپیہ کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ پلید ہو جاوے یہ جیب میں ہو تو نماز بھی درست ہے اسماعیل بولا نماز کا وقت ہے جاتے ہیں راجہ نے کہا۔ یہاں ہی نماز پڑھ لو اذان کہہ کر اور تکبیر کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔ راجہ نے کہا بڑا تعجب ہے کہ میرے فرش پر میرے مکان میں نماز درست ہو جائے اور اشرفی کو انگلی لگانے سے ہاتھ پلید ہو جائے۔ یہ منافق ہے۔ جب حسب اشارہ مہاراجہ دولت راؤ کے اسماعیل پشاور میں گئے تو بڑے وعظ شروع کئے۔ حافظ دراز صاحب جو شارح بخاری کے ہیں وہاں موجود تھے۔ انہوں نے جب اسکی زبان درازی اور خوارج جیسی فتنہ اندازی سنی تو بہت سے مسایل میں مباحثہ کیا۔ اسکو الزام دیا۔ اتنی توفیق تو نہ تھی کہ سارے مجاہدوں کو اکٹھی روٹی دیوے لنگر جاری کرے۔ دیہات میں اپنے مجاہدین تقسیم کر دیئے کسی میں چالیس کسی میں پچاس۔ ادھر سے ہری سنگھ آ گیا۔ دیہاتیوں نے باہم مشورہ کر کے اسکے مجاہدوں کو اپنے اپنے دیہات میں قتل کر دیا اور ہری سنگھ نے اس کی جمعیت کو اور اسکو قتل کر دیا۔ سید احمد بھی مقتول ہوئے کچھ بقایا اسکے اتباع کا یاغستان میں رہ گیا وہ اسجگہ اپنی کاشت کاری کر کے گذارہ کرتے تھے ہندوستان کے وہابی خفیہ ان کی مدد کیا کرتے تھے چنانچہ اس علت میں محمد شفیع میرٹھ والہ ٹھیکہ دار کمسریٹ مجرم بنا اور عبدالقیوم بنگالہ میں جو جو سرکار انگریزی کو معلوم ہوتا گیا اسکو سزا دیتے گئے۔ اب وہ مجاہدین انہی یاغستانیوں سے ہمزبان ہو گئے۔ کتابیں اسماعیل کی تقویت الایمان تلخیص الحق یک روزی

Marfat.com

اور اسکے شاگرد نذیر حسین کی معیار الحق وغیرہ ہیں۔ انکے تردیدات میں مدار الحق
وتوفیق الحق وانصار الحق وغیرہ چھپ گئیں۔ انکے سرکوب مولوی احمد رضا
خاں صاحب بریلوی ابقاہ اللہ کافی ہیں۔ اُنہوں نے ایک سو اُنسی رسایل لکھے
ایک رسالہ کا نام دوسو تازیانہ بر فرق جہول زمانہ ہے۔ اسماعیل اور رشید گنگوہی
پر دوسو اعتراض کئے ہیں یہ امکان کذب باری تعالیٰ کے قایل ہیں۔ فتاوی حرمین
جو نُدوہ کی تخریب کے واسطے بمواہیر علماء حرمین لکھا گیا اس میں سارا کفر اور زندقہ
اُن کا ظاہر کردیا۔ اور رسالہ فضل موہبی صحت حدیث کا معیار بنایا۔ احیاء الموات
میں سماع موتیٰ واستمداد از اہل قبور ثابت کردیا۔ اہل دین کو چاہیئے کہ ان رسایل
کی اشاعت کریں اور ایسے علما کی امداد کریں کہ عام لوگ اِن خوارج کی شر سے محفوظ
رہیں۔ اپنے ایمان کو شر شیاطین سے بچاویں۔ یہی لوگ دجالون کذابون ہیں +
پنجاب کے وہابیوں نے اور رنگ پکڑا اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے لگے۔
کہتے ہیں کہ ہم نہ عبدالوہاب کو جانتے ہیں نہ نجد کو اور نہ اسماعیل دہلوی کو۔ ہم تو حدیث
کو جانتے ہیں اور ہم اہل حدیث ہیں (کیونکہ وہابی بدنام ہوچکے تھے وہ نام ہی موقوف
کیا) کہتے ہیں کہ صحیح بخاری صح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ ہم اسکے تابع ہیں احادیث
صحیحہ اُسی میں ہی ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی نے ان کی کل احادیث کے
جواب دئے کہ ان کی احادیث منسوخ ہیں چارسو چھ مسایل لکھے جسمیں تفصیل وار
بیان کیا وہ کتاب بنام شرح معانی الآثار مبسوط ومطول ہے اسکا ترجمہ کرنے اور
چھپانے اور دیکھنے میں عوام کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ
بالفعل خلاصہ کے طور پر چند مسایل کے جواب جو امام طحاوی نے لکھے ہیں مختصر عام فہم
لکھے جاویں بطور مشتے نمونہ از خروارے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ وہابیوں
کی احادیث کا یہ حال ہے۔ جب اتفاق چند احباب کا ہوجائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ساری کتاب کا ترجمہ چھپایا جاوے گا۔ اسمیں تخمیناً ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ خلاصہ تقریر کا یہ ہے کہ جسقدر احادیث صحاح ستہ میں ہیں سبکا مستند سوائے خلفائے راشدین کے ہے۔ چونکہ خوارج امام اور ابو حنیفہ کے منکر ہیں تو ان منکروں نے خلفائے راشدین کی کارروائی کو بالائے طاق رکھ کر لنیاً منیاً کر دیا ہے یہ اہل حدیث اتنا نہیں سمجھتے کہ جب خلفائے راشدین نے جو پیش امام سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے تھے تین برس نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے مطابق پڑھی بموجب ارشاد صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي کے پڑھی تو اس میں کونسا شبہ باقی رہگیا۔ مگر یہ عقیدہ خوارج انکو مستند جاننا حرام ہے۔ خوارج حدیث مرفوع کے طالب بنے۔ یعنے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تک پہنچے وہ مانینگے بسبب اسکے اہل سنت والجماعت سے خارج ہو گئے۔ بنا بریں تقلید امام اعظم رح کے منکر ہیں اور یہ چھ کتابیں یعنے صحاح ستہ حدیث کی محدثوں نے بمقابلہ صحاح ستہ شریف امام محمد کی ضد پر لکھیں جن کا نام سیر صغیر سیر کبیر مبسوط۔ زیادات جامع صغیر اور جامع کبیر ہے اور جن کی روایات کا نام ظاہر المذہب اور ظاہر الروایات ہے انکے برخلاف جو روایات فقہ شریف کی ہیں وہ روایات نوادر کہلاتی ہیں وہ مرجوع عنہ ہیں اور مروج ان کی روایات قابل فتویٰ نہیں۔ ایسا ہی یہ اہل حدیث سوائے صحاح ستہ حدیث کے جو دوسری حدیث کی کتابیں ہیں اُن کو غیر معتبر سمجھتے ہیں تاکہ صحاح ستہ فقہ شریف کا مقابلہ پورا پورا ہو جاوے +

اب ان اہل حدیث کے اصول مبتدع لکھنے اور جواب دینے بطور تطویل مخل مطلب ہیں کیونکہ اصل اصول انکا بخاری ہے۔ بخاری نے جو خلاف خلفاء راشدین کے کیا وہ اظہر ہے +

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع صحابہ میں تحقیق کیا کہ جب مرد عورت کے ساتھ

Marfat.com

دخول کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے اس مسئلہ میں اپنا نام لکھ کر کہا غسل احوط ہے فرض نہیں۔ باجماع صحابہ کا خلاف کیا۔ سند اسکی کیا ہے کہ الماء من الماء یعنے غسل انزال سے ہوتا ہے اور یہ حدیث باتفاق کل امت منسوخ ہے یا بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما محمول بر احتلام خواب ہے۔ دوسری حدیث جب حضرت عثمان بن مظعون فوت ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم انکے گھر گئے جسکے گھر مہمان تھے یعنے ام العلاء وہ بولی کہ عثمان بہشتی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم ام العلاء بولی کہ مومن تھا۔ مہاجر تھا حضور کا بھائی رضاعی تھا۔ ایسا نیک تھا۔ اور ایسا نیک تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفضل بی۔ یعنے واللہ حالانکہ میں رسول خدا ہوں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو۔ یہ حدیث کس قلم اور منہ سے نکالی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا انجام معلوم نہیں تو آیہ شریفہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر کدہر گئی تاکہ بخشے اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر گناہ اگلے تچھلے اور عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کدہر گیا۔ یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو مقام محمود پر ضرور کھڑا کریگا کیونکہ لعل اور عسیٰ کا لفظ خدا تعالیٰ کی کلام میں بمعنے یقین ہوتا ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور ضرور خدا تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جاویں گے۔ اور صدیق اکبر کے حق میں ولسوف یرضی فرمایا ہے کہ صدیق اکبرؓ راضی ہو جاویگا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے شب معراج میں جنت کی سیر فرما کر سب کے مقامات معینہ ملاحظہ فرمائے اور سبکو خبر کر دی تو ویسی حدیث کو عناد بارسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نہ کہا جاوے تو اور کیا کہا جاوے۔

تیسری حدیث احنف بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کی مدد کو چلے تو راستہ میں ابوبکرہ بن سہل ساعدی ملے اُنہوں نے کہا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ اس شخص یعنے حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابوبکرہ نے کہا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں تلواروں کے ساتھ لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ پس یہ بخاری تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یعنے جماعت حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ اور عشرہ مبشرہ کو بھی جنکے قطعی بہشتی ہونے کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ معاذ اللہ دوزخی بتا رہا ہے یہ جملہ احادیث بخاری اور اُسکے اتباع کے عقاید ہیں ✣

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری ہے۔ ابن صلاح منجملہ تلامیذ بخاری کا قول ہے اُس نے ہی مشہور کر دیا ورنہ بخاری میں احادیث متضادہ اور منسوخہ بہت ہیں جن کی کچھ تفصیل مرآۃ شرح فقہ اکبر مؤلفہ مولوی وکیل احمد سکندرپوری میں ہے ✣

اب اس شرح معانی آثار کے مسائل لکھنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ صحاح ستہ کی احادیث کس قدر منسوخ ہیں۔ اب مسائل طہارت سے شروع کرتے ہیں کہ ان کی احادیث کی قلعی کھلجاوے اور غلطی واضح ہو جاوے ✣

Marfat.com

رسالہ نافع العباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد پس یہ مسئلہ کبریٰ متعلقہ بالامامۃ الصغریٰ اس زمانہ میں اہم المسایل ہے۔ ہر ایک مسلمان سُنّی کو لازم ہے کہ اس رسالہ کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اُس کی جو بعد از ایمان باللہ و رسولہ اصل ہو دین کا ہے مردود نہ ہوے اور عند اللہ مقبول ہو کر مثمر ثمرات ابدیہ کا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ہی عمل قبول نہیں کرتا ہے۔ نہ دوسروں کے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ (رواہ ابوداود) یعنے اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا نماز اُس شخص کی جو امامت کرائے کسی قوم کی بجالیکہ وہ قوم اُسکو مکروہ جانتی ہوں۔ اور حاکم نے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے یعنے اِنَّ سَرَّکُمْ اَنْ یُّقْبَلَ اللّٰہُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ترجمہ اگر خوش آتی ہے تمکو یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز قبول فرماوے تو چاہئے کہ اچھے نیک لوگ تم میں سے تمہاری امامت کراویں کیونکہ وے وکیل ہیں تمہارے درمیان تمہارے اور تمہارے رب کے۔

Marfat.com

اِس آیت کریمہ اور حدیث شریف سے خوب روشن ہوگیا کہ نماز مقبول وہی ہے جو متقی اور صالح کے پیچھے ادا کی جاوے۔ اب معلوم کیا جاوے کہ اس امت مرحومہ میں کونسا فرقہ سعید ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے۔ اور کون غیر متقی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس اُمت کے تہتّر فرقہ میں سے ایک فرقہ کو جنتی فرمایا۔ اور بہتّر کو ناری و جہنمی۔ کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہشتی کون ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ جس پر میں ہوں۔ اور میرے اصحاب بس وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ فرقہ ناجیہ کل فرقہ اہل سنت وجماعت کا ہے جو حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی ہیں یہ چاروں مذہب والے ایک عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو منزّہ و مقدس ذاتی جملہ اوصاف رذیلہ سے اور موصوف ذاتی جملہ اوصاف کمالیہ کے ساتھ اعتقاد کرکے جمیع انبیا اور رسل کو علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم جانتے ہیں اور سارے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کو مومن کامل یقین کرکے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متفاضل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، ترجمہ اے پروردگار ہمکو اور ہمارے برادروں کو جو ہم سے پہلے با ایمان گذر گئے ہیں بخشدے اور ہمارے دلوں میں دشمنی ایمان والوں کے مت ڈال)۔

رافضی و خارجی وہابی و معتزلہ و جبری و قدری وغیرہ جتنے فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے برخلاف ہیں۔ یہ سب کے سب بہشتی نہیں ہیں۔ ہر ایک فرقہ کے عقاید برخلاف اس فرقہ اہل سنت وجماعت کے ہیں اور اُن کی کتابیں عقاید کی جدا جدا ہیں۔ روافض کی جُدا ہیں اور خارجیوں کی جُدا اور وہابیوں کی جُدا۔ چونکہ اس رسالہ میں تذکرہ وہابیوں کا مقدم ہے لہذا اُن کی کتابوں کا نشان دینا واجب ہے۔ پہلی کتاب

Marfat.com

ان کی عقاید کی کتاب التوحید مصنفہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ہے جسکے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو محمدی کا لقب دیتا ہے۔ دوم تقویت الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ہے جسکے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کا خطاب دلواتا ہے۔ اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں اُن کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں مشتے نمونہ خروارے ہے۔ یاد رہے کہ سب اہل سنت و جماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور اجماع اصحابہ کرام رضہ کے معتقد ہیں اور یہ وہابی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور اجماع اصحاب کرام کا انکار کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واہیات بے اصل باتیں تراش کر اپنے عقاید کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جنکے سننے سے مومن آدمی لاحول پڑتا ہے اور ان کو بلا تامل کافر کہنے لگتا ہے۔ تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ یقین کر لینا چاہیئے کہ سب مخلوق کیا بڑا کیا چھوٹا خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ **اقول** یہ کیسا بڑا کفر ہے جسکی توبہ بھی مقبول نہیں ہو سکتی کیونکہ توبہ صرف اُن کفریات سے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے گناہ ہوں اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس کلمہ کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیاء و اولیاء و فرشتوں اور محبوبوں کو اس نالائق نے یکسان کر کے چمار سے بھی ذلیل لکھ دیا۔ اُس نے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب نبی و ولی و مومن و کافروں کو یکسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا رد فرمایا۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (کیا ہم مسلمانوں کو کافروں جیسا کر دینگے (ایسا نہیں) کیا ہوا تمکو تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ ایسا ہی اس تقویۃ الایمان والے نے کتاب ایضاح الحق کے صفحہ ۲۴۵ پر لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ دروغ بولنے پر قدرت رکھتا ہے۔ ورنہ قدرت انسانی قدرت الٰہیہ پر زیادہ ہو جاوے گی) **اقول** اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات

Marfat.com

کو منزہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا
یعنے پاکی ہے ہر عیب سے اُس کی جس نے اپنے عبد کو رات میں سیر کرائی) سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
اللہ تعالیٰ کے نام ہیں یعنے اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب سے اور اُن سے جو مخلوق
خیال میں آویں۔ اس بد عقیدہ نے کیسا سخت عیب خدا کی ذات کو لگا دیا۔ یہ اس
وہابیہ کا پیشوا ہے اور یہ دعوے اسلام کا کرتا ہے۔ اور رسالہ لکھا ہے
وہابی کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے جس کا نام دافع الفساد رکھا ہے اقول
وہابی کے پیچھے نماز بالکل ناجایز ہے اور مطلقاً حرام ہے۔ ساری کتابوں میں اہل
سنت و جماعت کی لکھی ہے کہ بدعت مکفرہ والے کے پیچھے اقتداء ناجایز ہے۔ اور
فریق ایسا بد عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رض کو اہل ضلالت و بدعت بکتا ہے ۔

تراویح آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور بیس رکعت پڑھنے والوں کو بُرا کہتے ہیں۔ دیکھ
کہ بیس رکعت حضرت عمر نے اور بعدہ جملہ خلفاء راشدین و صحابہ کرام نے پڑھیں
اس کہنے سے یہ فرقہ کافر ہوا یا مسلمان رہا۔ بلکہ ہماری کتابوں میں تو یہ لکھا ہے
جو کوئی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ فتاوی عالمگیری
صفحہ ۲۷۰ جلد ۲ رَجُلٌ قَالَ قِیَاسُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح حَقٌّ لَیْسَ بِکُفْرٍ کَذَا فِی التَّاتَارْ
خَانِیَہ ۔ جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابو حنیفہ رح کا حق نہیں ہے تو وہ کافر نہیں
جیسا کہ تاتار خانیہ میں ہے ۔

پس بموجب ہماری کتابوں کے جن پر فتوی ہے یہ لوگ جو قیاس امام ابو حنیفہ رح
کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے اقتداء ناجایز ہے۔ اور حرام مطلق۔ اور
اس رسالہ دافع الفساد والے نے جتنی عبارتیں لکھی ہیں سب عبارات میں یہی مطلق
کہ کافر کے پیچھے اقتداء ناجایز ہے یہ شخص وہابی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے
صفحہ ۵ بحوالہ فقہ اکبر لکھا ہے (اَلصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَایِزَۃٌ

Marfat.com

یعنے نماز پیچھے ہر نیک و گنہگار کے جایز ہے اقول دیکھو اس میں مومن شرط ہے کہ
ومن کی اقتداء جایز ہے نہ کافر کی اور صفحہ ۷ میں ہے ۔ کما کان الصحابۃ والتابعون
من بعدھم من الائمۃ الاربعۃ یصلی بعضھم خلف بعض ، جیسے صحابہ
رام رضا اور تابعین اور ان کے بعد اماماں چاروں ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے
تھے اقول صحابہ کرام اور تابعین اور امامانِ دین کا مذہب وہابیوں کے مطابق
ہیں تھا ۔ صاف اس عبارت سے بھی یہی معلوم ہوا کہ الخ ہیں اہل سنت و جماعت
الوں کے پیچھے اقتداء جایز ہے ۔ کیونکہ سارے اصحاب اور امامان دین اہل سنت
جماعت تھے نہ مثل وہابیوں لامذہبوں کے تھے کہ خدا کو جو ٹھا اور پیغمبروں کو چمار
ر ذلیل کہیں ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۵ ۔

غرض کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ راضی وہابی کے پیچھے اقتداء جایز ہے ۔ رسالہ
نع الفساد والاجھوٹ بکتا ہے ۔ کیونکہ وہابی ہے اور وہابی اہل سنت و جماعت
دھوکہ دیتے ہیں ۔ درمختار وغیرہ میں ہے وان انکر بعض ما علم من الدین
ں ورۃ کفر بھا یعنے اگر کوئی انکار کرے اس بات جو دین میں ضروری جانی
ئی ہے جس کے انکار سے یہ کافر بنتا ہے کقولہ ان الخ جسم کالاجسام
نکار صحبۃ الصدیق فلا یصح الاقتداء بہ الخ جیسا کہ یہ کہے خدا
ے مثل اجسام کے اور انکار کرے صحبت صدیق اکبر کا پس اقتداء اس کے

ں ان کی تفصیل واسطے ان لوگوں کے جن کے پیچھے نماز مکروہ
ہے ۔ مگر یاد رہے کہ یہ کراہت و حرمت اُن کی نسبت ہیں جو اہل سنت و جماعت
ں ورنہ وہابیوں کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت سے خارج
ں اور اُن کے عقاید جدا ہیں ۔ غلام ۔ خواہ آزاد کیا گیا ہو ۔ اعرابی صحراء

Marfat.com

کا رہنے والا ہو جسکو جٹ کہتے ہیں۔ اعمیٰ نابینا۔ فاسق مبتدع۔ امرد۔ یعنے بے ریش خوبصورت لڑکا۔ سفیہ۔ کم عقل مفلوج فالج زدہ۔ ابرص سفید داغ والا جسکے عام بدن پر سفید داغ برص کے ہوں۔ شارب خمر۔ سود خوار۔ نمام چغل خور مرائی ریاکار متصنع تکلف سے بناوٹ کرنے والا۔ امام باجرت۔ مگر متاخرین علماء نے برائے ضرورت جایز رکھا ہے۔ مخالف مذہب والا جس کے بارہ میں خلاف کا شک اور اگر یقیناً مخالف ہو تو حرام ہے۔ اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو جایز ہے۔ اعرج۔ لنگڑا۔ مجبوب (آلت بریدہ) حاقن بول و ریح کا روکنے والا۔ اقطع دست بریدہ۔ بہت خیال کرنا چاہیئے کہ مخالف مذہب والا یعنے شافعی مذہب والا یا مالکی یا حنبلی مذہب جو اہل سنت و جماعت سے ہے۔ اُسکی امامت مشروط ہے بشرط عدم مخالفت با مقتدی حنفی۔ پس وہابی کی امامت کس طرح جایز ہو سکتی ہے۔ (فتاوی عالمگیریہ جلد ۱ صفحہ ۳) یجوز الصلوٰۃ خلف صاحب الھوی وبدعۃ ولا یجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن۔ وصاحب ھوی ان کان ھواہ لا یکفر بہ صاحبھا تجوز الصلوٰۃ خلفہ مع الکراھۃ وإلا فلا کذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا فی البدایع صاحب ہوی اور بدعت کے پیچھے نماز جایز ہے (مگر مکروہ ہے) اور رافضی و جہمی و قدری اور مشبہ (خدا کو جسم کہنے والا) اور قرآن کو مخلوق کہنے والے کے پیچھے نا جایز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر عقیدہ ایسا ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بنتا تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ جایز ہے۔ اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو جایز نہیں ۔

یہ بھی عالمگیریہ فتاوی میں لکھا ہے کہ فاسق یا مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ہوتا ہے لیکن ایسا ثواب نہیں پاتا جو صالح و متقی کے پیچھے

Marfat.com

ہتا ہے۔ اب یہ بات کہ شافعی المذہب کے پیچھے نماز جایز ہے یا نہیں۔ انما یصح
اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف تب جایز ہے کہ جب امام مقامات
خلاف سے پرہیز کرے ولا یکون متعصبا ولا شاکا فی ایمانہ اور جبکہ متعصب
بھی نہ ہووے اور اپنے ایمان میں شک و تردد کرنے والا بھی نہو۔ (فایدہ) یہ سارے
اوصاف لامذہبوں میں موجود ہیں۔ مواضع خلاف میں خلاف کرتے ہیں جس کے
سبب یہ لامذہب وہابی کہلائے اور متعصب غایت درجہ کے ہیں جس کے سبب
بارہا عدالتوں تک نوبت پہونچی اور شاک فی ایمان ہیں۔ اور حنفیوں کے نزدیک
مشکوک الایمان ہونا ان کا ادنی بات ہے بلکہ یقیناً مسلوب الایمان ہیں کہ کتاب
تقویت الایمان ان لوگوں کا ایمان ہے۔ اور وہ کتاب کفریات سے پُر ہے +
ان کی تردی تمام ہوئی اب زیادہ لکھنے کی گنجایش ہی نہیں رہی۔ عالمگیریہ میں صاف
لکھا ہے کہ نمازوں کی ترتیب کو نہ رعایت کرنے والے کے پیچھے نماز ناجایز ہے
اور ربع راس سے کم پر مسح کرنے والے کے پیچھے بھی ناجایز ہے۔ معلوم رہے کہ یہ سارے
اوصاف مذمومہ اس گروہ دین جدید والوں میں موجود ہیں بموجب مذہب حنفی کے
نہ اُن کی نماز ہی صحیح ہے نہ وضو اور نہ کھانا ان کا پاک ہے نہ کپڑا۔ جب مردار کوئیں
میں گرے تو یہ لوگ اُس کوئیں کو ناپاک نہیں جانتے بلکہ کوئی پلیدی بول یا پاخانہ
پڑ جاوے تو بھی پلید نہیں جانتے۔ پس ان کا حنفیوں کے ساتھ کیا معاملہ باقی رہا
یہ لوگ کیوں ناحق تعصب کرتے ہیں اور رسالے لکھتے ہیں کہ حنفیوں کی نماز
وہابیوں کے پیچھے درست ہے (الجواب) ان واہیات باتوں سے یہ باز آجاویں
ان دشمنوں سے اتنا کوئی نہیں پوچھتا کہ جب تم وہابی بنے ہو تو پھر تمہارا حنفیوں
کے ساتھ کیا علاقہ دین کا باقی رہا ہے کہ تم خواہ مخواہ عوام کو فساد کرتے ہو کہ ہمارے
پیچھے نماز پڑھو۔ اگر تم لوگ [illegible]

Marfat.com

تو تم حنفی مذہب میں بھی رہتے۔ تم تو خود دائرہ اسلام سے بھاگ نکلے۔ اب حنفیوں کا تمہارے ساتھ کیا تعلق رہا۔ واہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں جو کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے۔ وہ اُن کے نزدیک مشرک کافر ہے۔ اور تقلید امام معین کو ناجائز بتاتے ہیں اور زبانی کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہیں یہ ان کا دھوکہ ہے۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے منکر کیوں ہوتے۔ اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کرے اسکو کیوں کافر کہتے۔ غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام پکارے اس کی سختی دور ہو جاتی ہے یہ لوگ تو اسباب کو کفر جانتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ دراصل پردہ حضرت غوث پاک کو بھی بُرا جانتے ہیں۔ بہجت الاسرار جس میں جناب غوث الاعظم قدس سرہٗ کے اقوال و احوال بسند جید مذکور ہیں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی صلعم کے ہر ایک پر واجب ہے اس درجہ کا کوئی عالم نہیں رہا جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۵ یعنے اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو۔ اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ثابت ہے کل امت اہل سنت و جماعت میں سے امام اعظم رح کے مساوی کوئی متقی نہیں۔ سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سنگ رہو مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقلد تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے اور تقلید کر کے چھوڑنی حرام ہے۔ لہٰذا شافعی مالکی حنبلی معذور رہے کہ ارتکاب حرام سے بچ رہیں۔ اور وہابی ہندوستان کے پہلے حنفی تھے۔ ان لوگوں نے مذہب حنفی کو ترک کیا۔ تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعزیر ہوئے۔ اگر سلطان اسلامی ہوتا تو اُن پر تعزیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے کہ دعوے کرتے ہیں

Marfat.com

کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جایز ہے۔ معاذ اللہ بالکل حرام ہے۔ شامی میں لکھا ہے کہ اصح مذہب یہی ہے کہ رائے مقتدی کی معتبر ہے اگر مقتدی کو خیال ہے کہ امام مخالف مذہب والا ہے اور رعایت میرے مذہب کی نہیں کرتا۔ تو اقتداء اُس کے پیچھے ناجایز ہے۔ یہ بات خیال میں رہے کہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ نسبت مخالف مذہب شافعی کے ہے۔ اور شافعیوں کا عقیدہ موافق حنفیوں کے ہوتا ہے وہابی لوگ تو سخت مخالف عقاید واحکام میں ہیں حنفیوں سے مخالفت اُنکی دو طرح پر ہے ایک عقاید میں دوم احکام میں عقاید میں وہ ہے جو بالا بحوالہ تقویت الایمان ایضاح مذکور ہوا۔ اور احکام فروعی میں اس طرح پر ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا۔ دیکھو بخاری کو صفحہ ۴۳۹ عن ابی بن کعبؓ قال یارسول اللہ ان جامع الرجل المراۃ فلم ینزل قال یغسل ما مس المراۃ منہ ثم یتوضا ویصلی قال ابو عبداللہ الغسل احوط یعنے ابی بن کعب سے مروی ہے کہ اُس نے پوچھا یارسول اللہ۔ جب مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے اور انزال نہو۔ آپنے فرمایا کہ جتنا بدن عورت کے ساتھ لگا وہ دھووے پھر وضو کرکے نماز پڑھے +

ابو عبداللہ بخاری والا کہتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے (یعنے فرض نہیں ہے) پس جب وہابی کا اعتقاد وعمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہ مذہب ہے کہ اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی اُنکے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتا ہے حنفی کو کیا معلوم کہ یہ جنب ہے اور پلید۔ اور باتفاق اُمت یہ حدیث منسوخ ہے کوئی حنفی وشافعی وغیرہ اس حدیث کا عامل نہیں ہے۔ بخاری کو اتنا نہیں سوجھا کہ خود قبل اسکے حدیث ابوہریرہؓ کی روایت کرچکا ہوں۔ اُسکے برخلاف کیوں اپنا عندیہ ظاہر کروں۔ اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہ سے مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ جب مرد چاروں شعبی عورت میں بیٹھے پھر اُس کے ساتھ جہد کرے تو غسل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ جاہل حنفیوں کو پہلے یہ حال وہابیوں کا معلوم نہ تھا تو شاید اُن کے پیچھے نماز پڑھنی جایز جانتے ہوں گے اب تو ساری قلعی ان کی کھل گئی حنفیوں کو لازم ہے کہ ہتھا پڑیں اور اُن کے پیچھے نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب مسئلہ واضح ہو گیا ہے۔ اور اس رسالہ دافع الفساد میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے امام ہیں اور عقاید میں سب ایک ہیں۔ اختلاف فروعی کے بارہ میں سلطانی حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نہ کرے یعنے جن سے نماز کسی مذہب والے کی جایز نہیں ہوتی وہ بات نہ کرے مثلاً بول کر کے ڈھیلے سے خشک نہ کرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور فصد کرنے سے وضوء نہ کرنا اور وہ دردہ سے پانی کم ہو اُس سے وضوء کرنا ان سب سے پرہیز کریں۔ وہابی کو حرمین شریفین کا حوالہ دینا تب درست ہوتا کہ جب کوئی وہابی ظاہر ہو کہ وہاں امامت کراتا یا نماز پڑھتا مولوی نذیر حسین دہلوی کا قصہ حنفیوں کے واسطے دلیل قوی ہے کہ جب وہ حرمین شریفین میں گیا تو گرفتار ہوا۔ جب سب عقاید باطلہ وہابیہ سے توبہ کی تو اُس وقت رہا ہوا۔ پس عمل درآمد حرمین شریفین کا سب کے واسطے حکم منصف ہے جو کچھ وہاں وہابیوں کی توقیر ہے وہی مسلمانوں کو اُن کے ساتھ کرنی لازم ہے ۔

خاتمہ میزان شعرانی مصری میں لکھا ہے فعلم مما قررنا ان من یطلع علی ادلۃ ائمۃ ولا یعرف مناز عھم یجب علیہ التقلید بمذھب امام

Marfat.com

معین والا اضل واضل پس ہماری تقریر سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اماموں کی
دلیلوں پر مطلع ہووے اور مقام نزاع کو نہ جانے اُسپر واجب ہے کہ ایک امام معین
کی تقلید کرے ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا۔ اور وہ جو وہابی
نے لکھا ہے کہ مسلم الثبوت اور تحریر میں اختلاف علماء کا لکھا ہے کہ کوئی تقلید واجب
کہتا ہے اور کوئی غیر واجب **اقول** یہ اختلاف نسبت علماء دین کے ہے جو سارے
مذہب کتاب و سنت تک ملاوے اور سورت فاتحہ سے جمیع مسایل دین کے نکال
سکے۔ جیسا کہ میزان شعرانی میں عالم کی تعریف میں لکھا ہے۔ لا یکمل العالم
عندنا فی مقام العلم حتی یرد کل قول فی مذھب المجتھدین الی الکتاب
والسنۃ ولا یبقی عندہ تنازع فی قول منہا وھناک یخرج عن العامیۃ و
یستحق التلقیب بالعالم وھو اوّل مرتبۃ تکون العالم ثمّ یترقی الی ان
یصیر یخرج جمیع احکام القرآن من الفاتحۃ لانہا ھی الام فاذا قراھا
فی صلاتہ کان لہ ثواب من قرء القرآن کلہ ثم یترقی من ذلک الی ان
یصیر یخرج جمیع مذاھب الشریعۃ واقوال علمائہا من ای حرف شاء
من حروف الھجاء قال وھذا ھو العالم الکامل صلعم رحمۃ الامۃ۔
یعنے ہمارے یہاں عالم کامل نہیں ہوتا علم میں حتی کہ راجع کرے ہر ایک قول کو اماموں
کے مذہب میں طرف کتاب و سنت کی اور اُس کے نزدیک کوئی تنازع کسی بات میں
نہ رہے اور اس درجہ میں وہ عامیت سے نکلے گا اور مستحق لقب عالم کا ہوگا یہ اوّل
مرتبہ ہے کہ عالم کے واسطے ہوتا ہے پھر ترقی کرتا ہے۔ یہانتک کہ سارے احکام
قرآن کے سورۃ فاتحہ سے نکال لے کیونکہ یہ سورہ مان ہے۔ پس جب ایسا شخص سورۂ
فاتحہ نماز میں پڑھے گا تو اُس کو ثواب اتنا ملے گا کہ جتنا کسی نے سارا قرآن شریف
پڑھا۔ پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے مذہب [illegible]

Marfat.com

حروف تہجی سے چاہے نکال لے۔ یہ عالم کامل ہے۔ صفحہ ۴۹ میزان صغریٰ شعرانی رحمۃ الامۃ +

یہ وہابی لوگ عامی ہیں صدہا سال سے ایسا عالم جس کی تعریف ہو چکی ہے مفقود ہو گیا ہے۔ لہٰذا جملہ عالم عامی ہے۔ اور عامی کو تقلید مذہب امام معین کی واجب ہے ورنہ خود گمراہ ہوگا۔ اور دوسروں کو گمراہ کرے گا۔ اس کے مصداق بھی یہی لامذہب لوگ ہیں + اعاذنا اللہ تعالیٰ من شر الوسواس الخناس +

تنبیہ

عہد نامہ علماء فریقین سنی و وہابی کا جو دہلی میں چھپا ہے۔ اسمیں مسایل کے رد سے بڑی غلطی ہے جیساکہ بحوالہ شامی و فتاویٰ عالمگیریہ مذکور ہوا۔ وہ دینی سند نہیں ہے

(معانی آثار طحاوی، صـ ۱۳۲ (باب عدم رفع یدین)

عن البراء ابن عازب رض قال کان النبی صلعم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

یہی حدیث مرفوع تین سند کے ساتھ براء ابن عازب سے مروی ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عن النبی صلعم انہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نماز میں نہیں فرماتے تھے۔ اور ابراہیم نخعی رح کے سامنے تذکرہ ہوا کہ وایل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین فرماتے تھے۔ ابراہیم غضب میں آئے اور کہا کہ وایل نے ایک وعظ دیکھا ہے اور عبداللہ نے پچاس وعظ۔ کلیب نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور مجاہد نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے +

Marfat.com

ہدایت

امام شافعی اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول کے (اذا صح الحدیث فھو مذھبی) کے یہ معنے ہیں کہ جہاں میری روایت نہ ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ جہاں امام صاحب کا قول نہ ہو وہاں حدیث پر عمل کرتے ہیں ٭

باعث تالیف رسالہ ہذا

لاہور محلہ چنگڑاں واقع بیرون دروازہ موری میں اہل محلہ نے امام کو مسجد سے نکال دیا۔ اُس نے نالش کی کہ مجھ کو ناحق نکالا ہے۔ در جواب اسکے اہل محلہ نے کہا کہ یہ وہابی ہے۔ فریقین سے علماء طلب ہوئے۔ انجام کار فیصلہ ہوا کہ وہابی کے پیچھے نماز ناجایز ہے نکال دو۔ وہابیوں نے چیف کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔ اور فیصلہ ماتحت بحال رہا۔ وہابیوں نے اپنی سیاہی دھونے کے واسطے ایک رسالہ مسمّٰی دافع الفساد لکھا کہ حنفی کی نماز وہابی کے پیچھے جایز ہے۔ چونکہ یہ رسالہ دھوکہ تھا اور جو جو حوالہ اُس نے دیا تھا سب سے یہی ظاہر تھا کہ کسی مخالف کے پیچھے کب نماز جایز ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے۔ اور مقامات اختلاف سے پرہیز کرے۔ سو وہابی لوگ مخالفت کرتے ہیں جس کے سبب لامذہب بنے۔ اور عقاید اُن کے ایسے ہیں جن سے حنفیوں کے نزدیک یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں پس امامت ان کی ناجایز ہے ٭

ناف سے نیچے ہاتھ باندھے نماز میں

اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن وایل بن حجر قال رایت رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ۔
ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنفہ میں وائل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رکھا آپ نے ہاتھ دائیاں ہاتھ بائیں پر نماز میں نیچے ناف کے ✤

اور رزین نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ ویضعہما تحت السرۃ تیسیر الوصول (ترجمہ) تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت نبوی ہے رکھنا ہتھیلی کا ہتھیلی پر نماز میں اور رکھنے دونوں کو ناف کے نیچے۔ (تیسیر الوصول)
خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مواظبت فعل پر ✤
اگر کسی نے روایت اس کے برخلاف کی ہے وہ محمول ہے بر ترک احیاناً جس سے سنیت ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے ✤

قراءت فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبداللہ بن سائب سے مروی ہے قال صلی لنا رسول اللہ صلعم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المومنین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں ہم کو نماز صبح کی پڑھا ہے اور سورت مومنین کو (قد افلح المؤمنون) شروع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ استفتاح نماز میں سورہ مومنین کے ساتھ ہوا اور فاتحہ ترک کردی ✤

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ۔ تحریمی ہے

معانی آثار میں جابر رضی اللہ سے مرفوعاً مروی ہے

Marfat.com

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ
قراءۃ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام ہو سو قراءۃ
امام کی قراءت اُس کی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واذا قری القرآن فاستمعوا
لہ وانصتوا لعلکم ترحمون ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب قرآن پڑھا جاوے
تو تم سنو اور چپ رہو۔ امید ہے کہ تم پر رحم کیا جاوے + پس ثابت ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا
نماز میں فرض نہیں۔ اور مقتدی کو فاتحہ پڑھنا تو کیا واجب ہے یعنے مکروہ تحریمی۔ اور ناجائز

(آمین آہستہ کہنی سنت ہے)

معانی آثار طحاوی میں ہے عن ابی وائل قال کان عمرؓ وعلیؓ لا یجھران ببسم
اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین ترجمہ ابو وائل سے مروی ہے کہ
کہا اُس نے کہ حضرت عمرؓ و علیؓ ساتھ بسم اللہ کے جہر نہیں کرتے تھے اور نہ اعوذ
باللہ کے ساتھ اور نہ آمین کے ساتھ۔ جہر و اسرار میں اتنا فرق ہے کہ جہر بلند
آواز اتنا ہو کہ بہت سنیں اور اسرار وہ ہے کہ خود قاری سُنے یا قرب و جوار والا
ایک آدمی تک۔ اور حدیث جہر والی کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آمین ثابت ہو۔
ترمذی میں ہے کہ وایل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اُس نے
کہا کہ کان رسول اللہ صلعم اذا قرأ ولا الضالین قال امین وخفض
بھا صوتہ یعنے حضرت صلعم نے آمین آہستہ کہی۔ اس سند میں شعبہ ہے جو حدیث
میں امیر المومنین ہے۔ اور دار قطنی نے وایل بن حجر سے روایت کیا کہ حضرت صلعم
نے جب ولا الضالین پڑھا قال امین واخفی بھا صوتہ یعنے حضرت
صلعم نے آمین آہستہ فرمائی۔ محدثون کا صرف ادعا ہے کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ
آمین بلند کہنی سنت ہے۔ یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کے خلاف ہے +

تمت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرجوعہ ۱۰۷ انقل فتویٰ مدخلہ مولوی غلام قادر مدعا علیہ مشمولہ
مثل ۱۰۷ اجلاس منشی رامداس صاحب تحصیلدار بھیرہ

فیصلہ ۲۱- اگست ۱۸۷۲ء

بمقدمہ حمال الدین و چراغ الدین سکنائے بھیرہ مدعیان - بنام
مولوی غلام نبیؐ و مولوی غلام قادر و مولوی غلام رسولؐ مدعا علیہم ✤

(علت دفعہ (۵۰۴) تعزیرات ہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اما بعد- پس بتاریخ ۲۵ و ۲۶ جمادی الاخری بیوم یکشنبہ و دوشنبہ باتفاق علمائے
و آراکین بلدہ بھیرہ در جامع مسجد بیرونی برائے تصفیہ و تنقیہ مابین وہابیان و سنیان
مجمع عام شد- چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ کردند- فریق سنی- حضرت صاحب
مولوی علام نبی للہ و للہ- مولوی علام مرتضےٰ صاحب ساکن بیربل- حافظ لال شاہ
پشاوری سید نبوری- و مولوی رحیم بخش صاحب- مولوی عبدالعزیز صاحبزادہ
بگے والا- مولوی غلام قادر سکنہ بھیرہ- و مولوی غلام رسول ساکن چاوہ و بھیرہ
فریق وہابی نور الدین و چراغ الدین آہنگر و احمد الدین پراچہ وغیرہ ✤

Marfat.com

اتباع اوشان بقدر چہل۔ پچاس۔ وہابیاں مذکور در مسئلہ اغثنا یا رسول الثقلین واغثنا یا غوث الثقلین وامکان وجود نظیر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وتقویت الایمان کہ دراں کتاب ہتک شان نبی کریم است و نبی صلعم را بچمار نسبت کردہ۔ ورفع یدین وجہر آمین۔ مباحثہ کردہ استمداد و استعانت از اولیا وانبیاء را انکار کردند۔ وامکان مثل رسول کریم اولاً انکار کردہ بعدہ قایل شدند و تقویت الایمان را انکار کردند۔ و در مسئلہ ہر مخلوق خدا کی شان کے آگے چمار جیسی ہے قایل شدند۔ وگفتند کہ تقویت الایمان را انکار نے کنیم۔ ورسول کریم واولیارا کہ نسبت بچمار کردہ سلم داشتہ در تاویل ریک شدند۔ چونکہ این مسئلہ مکروہ تر واقبح ومخالف اہل سنت وجماعت است۔ واین مسئلہ تقویت الایمان مخالف آیات عظام اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا وَیَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وقایل این مسئلہ خارج از حد ایمان واسلام است وعلامات ظاہرہ وباہرہ ایں فرقہ دریں دیار۔ رفع یدین وجہر آمین وقراءت فاتحہ یعنے سورہ الحمد خلف امام اند۔ لہذا جمیع اہل اسلام اہل سنت وجماعت را ندائے عام وبشارت تام دادہ میشود۔ کہ بموجب احادیث نبویہ اختلاط ومشارکت باتباع این فرقہ ہرگز نکنند و دور ونزدیک را نہ اشاعت واذاعت ایں خبر بتساہل وتکاہل نکنند وبموجب آیات واحادیث نبویہ پرہیز بر خود واجب دانند چناں نشود کہ نادانستہ وخطاءً کدام کس ہمراہ اوشان مجالس ومؤانس وہم صلوٰۃ وہم جنازہ وہم نوالہ وہم پیالہ باشد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ولعنھم علی لسان داؤد وعیسیٰ ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ رواہ الترمذی

مشاورۃ شریف - مکرر آنکہ علامات واضح این فرقہ عدم تقلید امام معین یعنے امام اعظم علیہ الرحمۃ و رفع یدین - وجہر امین و قراءت فاتحہ - پس امام است و بعدہ بروز سہ شنبہ باستعانت عائے میاں خیر محمد صاحب و غلام رسول صاحب - و دیگر پراچگان خورد و کلان و استصحاب ارکان خواجگان و اکثر علمائے مساجد بہیرہ و دیگر اراکین پیران وغیرہ در مسجد محلہ پراچگان محاذی مزار و مرقد میران صاحب مرحوم اتفاق جلسہ عام شد - چنانچہ این مسایل و واقعات علی رؤس الاشہاد تقریر کردہ شد - و ہمہ قبول کردند و دعائے خیرش کہ با فرقہ ضالہ کدام کس مخالطت و مشارکت نخواہد کرد - و در معرکہ مباحثہ اول روز تحصیلدار صاحب - و تھانہ دار صاحب و بروز دوم تھانہ دار صاحب معہ سپاہیان و کنسٹبلان حاضر بودند - این اشتہار عام و اعلان برائے عوام نمودہ شد

العبد	العبد	العبد
فقیر غلام نبی محمدی احمدی عفی عنہ	فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین فقیر غلام مرتضے عفی عنہ	غلام رسول چودی ہکذا الحکم
العبد	العبد	العبد
حافظ سید لال شاہ پشاوری تلمیذ حافظ جناب مرحوم پشاوری	غلام قادر عفی عنہ	محمد دین
العبد	العبد	العبد
فقیر عبد العزیز بگوئی عفی عنہ بمنہ وکرمہ	ما فی المکتوب منظور و مقبول فقیر عبد الرحیم	گل احمد سکنہ چک رام داس

Marfat.com

العبد	العبد	العبد
بذالتحریر صحیح	عبدالحکیم	خدابخش قوم آوان
خیر محمد پراچہ		
العبد	العبد	العبد
بندہ غلام رسول امام	شیخ احمد امام مسجد	پیر رکن عالم شاہ قریشی
مسجد دروازہ جنوبی	شیخان	

العبد
عبداللہ شاہ } مدخلہ غلام قادر شامل مثل رہے دستخط راماس تحصیلدار } ترجمہ فیصلہ چیفکورٹ مصدورہ

۲ دسمبر ۱۸۷۵ء صیغہ نگرانی نمبر ۲۷۶ ۱۸۷۵ء فوجداری۔ طلب شدہ بموجب دفعہ (۲۹۴) مجموعہ ضابطہ فوجداری)۔

باجلاس چارلس بولنوز صاحب بہادر۔ سی آر لینڈرزی صاحب بہادر۔ حکام غلام قادر۔ وغلام رسول۔ وغلام نبی۔ وخیر محمد وغلام رسول ملزمان سایلان بنام سرکار معرفت چراغ الدین واحمد الدین رسپانڈنٹ (جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند۔ سزا نسبت ملزم ۱ مبلغ یک صد روپیہ و ۲ ل جرمانہ نسبت ملزم ۳ و ۴ و ۵ مبلغ ۵۰ روپیہ جرمانہ درصورت عدم ادائے جرمانہ ایک ایک ماہ قید سخت + درخواست نگرانی حسب دفعہ ۲۹۷۔ ایکٹ دس ۱۸۷۲ء بابت حکم صاحب ششین جج قسمت راولپنڈی مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۷۵ء جس کے رو سے حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گجرات مورخہ ۱۰۔ جولائی ۱۸۷۵ء ترمیم ہوکر قید سخت کی بجائے قید محض ہوگئی۔ سایلان کی جانب سے مسٹر نیاڈ صاحب۔ اور رسپانڈنٹ کی طرف سے بابو کالی پرشنورائے حاضر ہیں بموجب معنون مجملہ

Marfat.com

مذکورہ کے۔ اس مقدمہ میں کوئی ازالہ حیثیت عرفی ثابت نہیں۔ فتویٰ جیسا کہ یہہ کہلاتا ہے جایز ہے گو اس سے ازالہ حیثیت عرفی ہو۔ وہ الفاظ جن کا بیان بابو کالی پرشنو رائے نے کیا ہے کہ مدعا علیہم نے بیروں دروازہ مسجد کے مستعمل کئے تھے۔ جن سے اُنہوں نے گانوں کے حجاموں و دیگر گانوں والوں کی توجہ اس طرف کرائی تھی کہ وہ مستغیث کی حجامت نکریں اور اُنکو پانی و دیگر ضروریات نہ دیں پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ آیا ہم حکام کو اب اُنکے ثابت کرنے کی اجازت دینی چاہیئے کہ نہیں۔ اس مقدمہ میں اصلی دریافت طلب امر ہے۔ ہماری دانست میں یہ اجازت نہ دینی چاہیئے۔ جس روز تجویز ظہور میں آئی مستغیثان نے فتویٰ پر حصر رکھا۔ اُن کے گواہاں کو پکارا جا سکتا تھا۔ لیکن اُن کو آواز نہیں دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ حاضر نہیں تھے۔ یہ امر پایا نہیں جاتا کہ مستغیثوں نے درخواست واسطے التوا کے وسطے طلبی گواہاں کے کی تھی۔ اندریں حالات ہم احکامات کو منسوخ کرنیکے لئے اور یہ حکم دینے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ اگر جُرمانہ وصول ہو گیا تو واپس کیا جاوے +

دستخط

چارلس بولنوز۔ سی آر لینڈرزی۔ مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۷۵ء

چونکہ مدعیان نے اس مقدمہ میں پہلی دفعہ (۵۰۴) تعزیرات ہند میں نالش کی تھی اور وہ حکم چیف کورٹ نے منسوخ کرکے ہدایت کی کہ اگر استغاثہ دفعہ (۵۰۰) میں مجسٹریٹ درجہ اول کے ہاں کریں تو دیکھا جائیگا۔ پھر مدعیان نے دفعہ (۵۰۰) میں استغاثہ دائر کیا اور حکام ماتحت نے اُس اشارہ کو منصوص سمجھکر جرمانہ بحال کیا۔ پھر چیف کورٹ نے بعد ملاحظہ فتویٰ کے قطعی حکم دیا کہ اُن پر کسی طرح کا جُرم اس فتوے سے ثابت نہیں ہو سکتا گو ازالہ حیثیت عرفی کا ہو +

Marfat.com

خوارج دو قسم ہیں۔ ایک خوارج شام دوم خوارج عراق + ایک فریق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر جانتا ہے دوسرا فریق فاسق جانتا ہے۔ ان کی زبان پر جاری ہے لاحکم الا للہ۔ فرقہ ظاہریہ جامع ان فرق کا ہے۔ جب امامت کے منکر ہوئے تو تقلید کے بھی منکر ہوئے۔ سب احکام بطور خود جاری کر لیتے ہیں اُن کے نزدیک امامت شرط نہیں۔ جمعہ اور عید اور استسقا اور کسوف کی نماز میں امامت شرط نہیں کرتے۔ حدود شرعیہ مثل حد خمر حد سرقہ حد زنا حد قذف محصنات میں بڑی حیران ہیں کہ یہ حدود کس طرح جاری کئے جاویں۔ کسیکو اقتدار نہیں کہ کسی مجرم کو دُرّے لگائے قتل کرے۔ یہ حدود شرعیہ بھی ان کے نزدیک یک لخت مرفوع الحکم ہوئے +

دین میں تین **اصول** ہیں۔ الٰہیات۔ رسالت۔ امامت + **الٰہیات** میں یعنے خدا تعالیٰ کے صفات میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ صفات الٰہیہ کی بظاہر محمول کرتے ہیں جیسے صفات بشریہ۔ یعنے استواء علی العرش کے معنے نشست بر عرش کرتے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر جلوس فرماتا ہے۔ اور نزول رب بعد از نیم شب بر آسمان دنیا کو ظاہر حرکت پر حمل کرتے ہیں۔ اسیواسطے یہ سب مشبہ و مجسمہ ہیں۔ خدا کو جسم کہتے ہیں۔ مثل اجسام مخلوق کے جیسا کہ ابن تیمیہ کا رسالہ اس بات پر شاہد ہے جس کا ترجمہ غلام علی امرتسری نے کیا۔ اور کلام الٰہی نفسی کے منکر ہیں فقط کلام لفظی مخلوق کے قایل ہیں۔ اس مسئلہ میں متفق بہ معتزلہ ہیں۔ اس مسئلہ میں جب ان کا زور ہوا۔ تو مامون رشید کو سمجھا دیا۔ اُس نے بہت علماء کو تکلیف دی۔ امام احمد حنبل رح کو ہزار درے لگائے جیسے چوروں کو ٹکٹکی سے باندھکر لگاتے ہیں۔ اس اثناء میں اُن کا ازار بند ٹوٹ گیا اُنہوں نے آسمان کی طرف رخ کر کے کوئی اسم پڑھا۔ غیب سے ہاتھ نمودار ہوئے۔ اُنہوں نے ازار بند باندھا۔ یہ کرامت دیکھکر بھی جلاد باز نہ آیا۔ امام احمد حنبل رح اسی بیماری میں مر گئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جس کُرتے میں امام احمد حنبل کو دُرّے لگے

Marfat.com

تھے اُسکو تبرکاً دھوکر پیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے رحم اللہ احمد۔ خدا رحم کرے احمد پر جنہوں نے اس کرتے میں خدا کے رستہ میں دُرّے کھائے ٭

خلیفہ معتصم باللہ اسی مذہب پر رہا وہ بھی ایسا ہی کرتا رہا۔ واثق باللہ کے سامنے ایک عالم کو ہتھکڑی ڈال کر لائے کہا کہو القرآن مخلوق احمد بن داؤد ظاہری پاس بیٹھا تھا۔ اس عالم نے کہا عَلِمَ رَسول اللہ و وسعہ ان لا یقول ولم یسعکم یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے۔ اور اُنہوں نے یہ نہ فرمایا اور تم کو طاقت سکوت کی نہیں۔ واثق باللہ رومال مُنہ پر رکھ کر ہنستا ہوا اُٹھ گیا۔ اور حکم دے گیا کہ اس عالم کو پانچسو اشرفی دے کر چھوڑ دو۔ اور احمد ظاہری کو دور کر دو کہ پھر نہ آوے۔ اسی طرح یہ بات بند ہوئی۔ بعدہ ابن قیم ابن خزم ابن تیمیہ۔ حتی المقدور یہ باطل عقیدہ پھیلاتے رہے۔ جب عثمانی سلطنت قایم ہوئی اور اس فرقہ کا حال معلوم ہوا تو علمائے اہل سنت سے امام ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کو ذلیل کیا اور اسکی کتب کو جلا دیا۔ تب سے یہ فتنہ فرو ہوا۔ مگر ہندوستان میں بباعث آزادی کے یہ فساد فی الدین روز بروز ترقی پر رہا۔ اب جتنے احکام شرعیہ متعلق بہ امام ہیں اُنکو یہ خود جاری کرتے ہیں جیسے مسئلہ مفقود الخبر کا کہ اس کی زوجہ کیا کرے اس کی موت کا حکم کون دے۔ اور مسئلہ خیار البلوغ کا جس لڑکی کا صغر سنی میں سوائے باپ دادا کے کوئی اور یعنے چچا یا مامُوں یا بھائی وغیرہ نکاح کر دیوے اور وقت بلوغ کے اِسکو نامنظور ہو تو اسکو فسخ کا اختیار ہے بہ شرط قضاء قاضی۔ یہ سب مسایل خود جاری کر لیتے ہیں۔ جمعہ بغیر اذن امام و قاضی کے فرض واجب کر لیتے ہیں ٭

دوسرا اصلی رسالت ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عند اہل السنۃ والجماعت سب معصوم ہیں یعنی پاک از قوت۔ یعنے اُنکے اندر خدا تعالیٰ نے معاصی کی قوت نہیں رکھی یہ فرقہ سب کو خاطی اور عاصی مثل دیگر عوام کے جانتا ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

نے ان کو مصطفٰے اور مجتبٰے فرمایا ہے (برگزیدہ از ہمہ خلق) برگزیدہ وہی ہوتا ہے جو معصوم ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ فرمایا اور سارے انبیا کو مصطفٰے فرمایا ان اللہ اصطفٰے ادم ونوحا وابراھیم وآل عمران علی العالمین۔ اور مجتہد کو مجتبٰے فرمایا ان اللہ یحب المتقین المجتبین فیجتلہ عزما۔ ان کی خطا خطائی الاجتہاد ہوتی ہے اور خطائی الاجتہاد کا بھی ایک ثواب ہے۔ اور صواب فی الاجتہاد کے دو ثواب۔ اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المجتھد قد یخطئ وقد یصیب ان اصاب فلہ اجران وان اخطا فلہ اجر یعنے مجتہد کبھی مطلب کو پہونچتا ہے کبھی مطلب کو نہیں پہنچتا۔ اگر پہونچگیا تو اس کو دو ثواب ہیں ورنہ ایک ثواب ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ المجتھد مصیب۔ اور یہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی بے ادبی کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے بھائی ہیں انما المومنون اخوۃ سب مومن بھائی ہیں، اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں النبی اولے بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم یعنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امتیوں کے ساتھ محبت و پیار کرنیوالا ہے اُنکے نفسوں سے زیادہ قریب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں۔ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھائی ہوتے تو ان کی بیویوں کے ساتھ نکاح جائز ہوتا۔ سو وہ اللہ تعالیٰ حرام کرتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ہر ایک ایسی نیک وصف ہے کہ اس کا اقتدا ہر مومن پر فرض ہے۔ اس سے عصمت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جب خصلت حسنہ کی اقتدا کا سب کو حکم ہے تو وہ موصوف۔ یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عیبوں سے پاک سراپا مجمع خصائل مقتدا ہیں۔

تیسرا اصل امامت ہے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

Marfat.com

واولی الامر منکم یعنے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اُسکے رسول مرسل کی اور صاحبان امر معروف کی کیونکہ امر بہ معنے امر معروف و نہی عن المنکر ہے اصحاب کبار۔ اللہ تعالیٰ نے تامرون بالمعروف فرمایا۔ یعنے تم حکم کرتے ہو ساتھ کام دین کے جو دین کا امر جاری کرلے وہ اولی الامر ہے۔ اب یہ اجرا امر دین ہر کسی کا کام نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب کو خطاب کرتا ہے اور فرماتا ہے السارق والسارقہ فاقطعوا ایدیھما یعنے مرد چور یا عورت چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اور جو شخص مومنات محصنات کو عیب لگاوے گالیاں دیوے اُسکو اسی دُرّے لگاؤ۔ جو شراب پیوے مست ہو جاوے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے اُس کے واسطے اسّی دُرّے کا حکم کیا۔ ورنہ قرآن شریف میں اس کی حد مذکور نہیں۔ سب صحابہؓ نے مشورہ کیا کہ خمر کی حد کیا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب شارب الخمر خمر پیویگا تو مسلانوں کو بکواس کرے گا۔ اسکو بکواس کی سزا چاہیئے۔ سو اس کی سزا اسّی دُرّے ہے۔ سب اصحاب کا اتفاق ہو گیا۔ یہ حکم قرآن شریف میں مخفی تھا۔ صحابہؓ خلفائے راشدین نے بہ لوزاجتہاد ظاہر کر دیا۔ یہ بھی حکم خدا ہی کا ہے۔ خوارج اس حکم کو کفر جانتے ہیں کیونکہ لاحکم الا للہ ان کا کلام ہے۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت سلب ہوئی کہ انکے بارے میں کوئی کلام آلہی نہیں آیا۔ ان کے نزدیک یہ بھی بدعت ہے۔ قرآن شریف جمع کرنے کا حکم نہیں آیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مبتدع قرار پائے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم کوئی نہیں آیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزیدیوں کے ساتھ جنگ کا حکم کوئی نہیں ہوا غرضیکہ ان کے نزدیک تقلید امام اعظم اور خلفائے راشدین کی تقلید کا کوئی حکم نہیں آیا یہ سب بدعات ہیں الجواب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یجتمع امتی

Marfat.com

علی الضلالۃ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وکذالک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون
الرسول علیکم شھیدا ہم نے تم کو اچھا بنایا تاکہ تم لوگوں پر شاہد ہو۔ اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا شاہد ہے۔ اصل میں حاکم شاہد ہوتا ہے۔
اور امیر حکم کو جاری کرنے والا۔ جب سب مسلمان متفق ہو کر شہادت دیویں کہ یہ
بات ایسی ہے یا یہ شخص ایسا ہے تو ان کی شہادت پر عمل کرنا فرض ہے۔ جب سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر شہادت دی۔ اور علیٰ ہذا
حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت پر شہادت دی کہ یہ لائق
امامت و خلافت کے ہیں تو سب پر ان کی اطاعت و تسلیم امامت فرض ہوئی۔ اس
فرض کا منکر منکر قرآن شریف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بر اتفاق اہل شہادت
ہر مسئلہ میں اتقےٰ اور اعلم مسلم ہوئے۔ سب نے ان کو امام اعظم مسلم کیا۔ اجماع امت
کا اسبات پر ہوا کہ افضل و اعلم اتقےٰ ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ ہیں۔ بعدہ امام شافعیؒ
بعدہ امام مالکؒ بعدہ امام احمد حنبلؒ۔ ان چاروں مجتہدین کے برابر کوئی نہ ہوا
کیونکہ یہ طبقہ فقہاء کا اول ہے۔ دوم مجتہدین فی المذہب جیسے امام ابو یوسفؒ
امام محمدؒ امام زفرؒ اور تیسرا مجتہد فی المسئلہ پھر اصحاب التخریج پھر اصحاب الترجیح پھر
اصحاب التصحیح۔ ساتواں طبقہ اصحاب التالیف جسکو تمیز یمین و شمال کی نہیں۔
اصحاب التخریج جیسے امام طحاویؒ اصحاب الترجیح جیسے برہان الدین صاحبؒ ایہ
اصحاب التصحیح جیسے اصحاب متون صاحب کنز وغیرہ اور اصحاب تالیف جیسے شارحین
متاخرین اور صاحب حواشی۔ کسی کی طاقت نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی مسئلہ
ایجاد کرے۔ مجتہدین مستنبطین احکام ہیں یعنے حکم مخفی کی انہوں نے تصریح کر دی
نہ کہ ایجاد کیا خوارج کا بڑا اعتراض ہے کہ قیاس فی الدین کفر ہے۔ اور اول

Marfat.com

قیاس مقابلہ نص کے ابلیس نے کیا۔ جواب یہ ہے۔ قیاس عقلی مقابل نص صریح کفر ہے اور استنباط حکم شرعی از آیۃ و حدیث بموجب آیۃ والذین یستنبطونہ من القول عین حکم شرعی ہے۔ یہاں مثال قیاس ابلیس کی لائی کفر ہے۔ یہ قیاس شرعی مثبت نہیں مظہر ہے یعنے حکم مخفی کو ظاہر کرتا ہے اپنی طرف سے کوئی نیا حکم ثابت نہیں کرتا تاکہ خوارج کو لاحکم الا للہ کہنے کا موقع ملے غرضیکہ حکم امام ابو حنیفہ کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جس طرح ایک آیۃ کا منکر بھی منکر قرآن ہے یعنے اس شخص کی ہی مانند ہے جو سارے قرآن کا منکر ہو۔ اسی طرح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے ایک قول و فعل کا منکر بھی منکر آنحضرت صلعم و صحابہ کرام ہے۔ ایسا ہی امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ایک مسئلہ کا منکر بھی منکر امام صاحب ہے اور منکر امام صاحب منکر خدا و رسول ہے کسی مجتہد کی تقلید کر کے پھر جانا اسکو رد کرتا ہے ارتداد فی الدین ہے اور عمل ملفق بالاجماع باطل و مردود ہے۔

افضل التابعین مہاجر و انصار کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور باقی اس درجہ کو نہیں پہونچے۔ قرآن شریف میں سابقین مقربین کا ذکر ہے سب مومنین سے اول ابرار و اصحاب میمنہ سے مقدم ہے۔ سابق و مقرب امام ہی کو کہتے ہیں۔ وہی مقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ہ الذین امنوا و کانوا یتقون۔ اولیاء اللہ پر نہ خوف آیندہ کا ہے نہ غم فوت شدہ کا ہے وہ کون ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کیا یہ باتفاق آئمہ مجتہدین ثلاثہ رحمہ امام اعظم بعد صحابہ کے اتقیا امت کے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنے اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ تقوے کرو اور سچوں کے سنگ رہو۔ اس آیۃ سے تقلید امام

Marfat.com

امام اعظمؒ کی فرض ثابت ہوئی۔ صادقین بصیغہ جمع اس واسطے فرمایا۔ جب جماعت کے خصال ایک شخص میں ہوں تو اسکو تعبیر بہ صیغہ جمع کرتے ہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا ان ابراھیم کان امۃ۔ ابراہیم علیہ السلام سب انبیاء کا مجموعہ ہیں۔ صدیق اکبر کو فرمایا۔ ولا یأتل اولوا الفضل منکم ۔ قسم کھائیں صاحبان فضل فی الدین اور صاحبان مال کہ دیویں فقیروں کو اور مساکین کو۔ کیا تم نہیں دوست رکھتے کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو۔ اس آیت شریفہ میں اولی الفضل سے صدیق اکبر مراد ہیں بہ اتفاق اہل تفاسیر واحد ہیں۔ اسی طرح والذین اتبعوا ھم باحسان بصیغہ جمع میں مراد واحد ہیں۔ جب سابقین مہاجر و انصار اور اُنکے تابعین بالاحسان سے خدا راضی ہے اور وہ خدا سے راضی ہیں۔ رضا بالعقاید والاعمال ہوتی ہے تو اُنکے عقاید و اعمال موجب رضائے رب الارباب ہوئی۔ شیخ محی الدین لکھتے ہیں کہ جو شخص مہاجر و انصار کے قدم پر ہو۔ وہ قیامت تک تابعین باحسان کے زمرے میں داخل ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن و فقہ میں تربیت یافتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اصحابہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم قرآن و حکمت کی کردی اور دوسروں کو جو ابتک اسنے نہیں ملے اب ملیں گے۔ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شانے پکڑ کر جنبش دے کر فرمایا لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجل من ابناء فارس۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو ایک فارس کا مرد لیتا اس حدیث میں سلمان مراد نہیں کہ سلمان تو صحابی ہیں اور یہ شخص ابھی تک صحابہؓ میں نہیں تھا صحابہؓ میں لاحق ہونے والا ہے وہ امام اعظم رحمۃ اللہ ہے۔ سب شافعی بھی اس حدیث سے مراد امام اعظم لیتے ہیں۔ تو جو شخص اُنکے قدم پر نہ چلے وہ تارک اجماعت

Marfat.com

ہے۔ اور جتنے اولیاء اللہ اور سلاطین اسلامیہ گذرے ہیں اور اب موجود ہیں قیامت تک تابع امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں +

کتاب خیرات الحسان صفحہ ۶۲ میں ہے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ رَاَیْتُ الْمَعَاصِیْ ذِلَّۃً فَتَرْکُھَا مُرُوْءَۃٌ فَصَارَتْ دِیَانَۃً۔ مَنْ لَمْ یَمْنَعْہُ الْعِلْمُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (ترجمہ) میں نے گناہوں کو ذلت دیکھا۔ اُن کا چھوڑنا آبرو ہے۔ پس ہو گئے دینداری یعنے جب عاصی تائب ہوتا ہے تو وہ گناہ نیکیاں بنجاتے ہیں اور علم جس کو محرمات سے نہ بچاوے تو وہ زیانکار ہے۔ یعنے اُس کا علم جو سرمایہ دین کا تھا تلف ہو گیا۔ پختہ ارادہ کرنا۔ علایق کے توڑنے میں اس طرح کہ قدر حاجت سے زیادتی کا طالب نہ ہو اُسکو علم فقہ پرا مداد دیتا ہے۔ اور اگر علماء دنیا و آخرت میں اولیاء نہیں تو خدا کا ولی کوئی نہیں۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۝ یعنے متقی لوگ ہی خدا کے اولیاء ہیں۔

ایک دن صبح کے وقت چند مسایل میں فتویٰ دیا کسی نے کہا اس وقت ذکر کے بغیر کلام نہ چاہیئے۔ فرمایا ذکر حلال و حرام سے زیادہ کوئی ذکر نہیں +

ہم خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو اُن کے گناہوں سے ڈراتے ہیں اور توشہ دان جب توشہ سے خالی ہو جاتا ہے تو صاحب توشہ تلف ہو جاتا ہے۔ کوئی طالب العلم سفارشی رقعہ لایا کہ مجھ کو تعلیم کرو۔ فرمایا کہ اللہ نے علماء سے پکا عہد لے لیا کہ علم نہ چھپاویں اور اُسکو ظاہر کریں رقعہ کی کیا حاجت تھی۔ اور عالم کے خواص لوگ نہیں ہوتے وہ علم پڑھاتا ہے خدا کے لئے۔ اور آپ نے کسی کو فرمایا دین کا مسئلہ ان حالات میں مجھ سے مت پوچھ چلتے ہوئے یا لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے یا سوتے ہوئے یا تکیہ لگائے ہوئے کہ ان حالات میں آدمی کی عقل قایم نہیں ہوتی +

Marfat.com

کسی نے آپ سے حضرت علی اور امیر معاویہ کا حال پوچھا فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ مقدم کروں خدا کی معرفت پر کوئی چیز جو پوچھے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور اگر میں چپ رہوں تو اللہ مجھ سے نہ پوچھے گا۔ بلکہ پوچھے گا تو اُس سے کہ جس نے مجھ کو خطاب کیا تو یہی شغل اچھا ہے۔ اپنے شاگردوں کو فرمایا اگر تم اس علم سے عمل کی غرض نہ رکھو گے تو خدا کی مدد نہ ملے گی ٭

اور فرمایا کرتے تعجب ہے اُن لوگوں سے جو گمان سے باتیں کرتے ہیں اور پھر اُس ظن پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلعم کو فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (ترجمہ) اور تو نہ چل پیچھے اُس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں

فایدہ یہ ظن اور گمان اُن باتوں میں ناجایز ہے جو مستند آیت و حدیث نہ ہوں یعنے نہ خود مجتہد ہو اور نہ مجتہدوں کے مقلد ہوں کیونکہ رائے مجتہد کی بسند حدیث معاذ ابن جبل کے واجب العمل ہے کہ جب معاذ ابن جبل کو حضرت نے یمن کی طرف قاضی کر کے بھیجا تو رخصت کے وقت اُس کو فرمایا تو کس طرح حکم کرے گا۔ اُس نے کہا بکتاب اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر وہ حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو پھر کس طرح اُس نے عرض کیا بسنت رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو تو اُس نے عرض کیا اَجْتَهِدُ بِرَأْيِي حضرت نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰى رَسُوْلَ رَسُوْلِهٖ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے اپنے رسول کے رسول کو ہدایت کی یعنی اجتہاد دیا۔ سرّ اس میں یہ ہے کہ اجتہاد مجتہد کا مظہر حکم الٰہی نفی کا نہ مثبت حکم جدید کا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہیں پر عمل کیا جاوے ٭ خوارج اس بات کو نہ سمجھے اُنہوں نے حکم کو صریح حکم پر منحصر رکھا جس کے سبب وہ تقلید مجتہد کے منکر ہوئے۔ یہ نہ سمجھے کہ تقلید حکم مجتہد تقلید حکم الٰہی ہے۔ اور فرمایا جو شخص علم بغیر فہم دنیا پڑھے علم اُس کے دل میں نہیں

Marfat.com

ٹھیرتا اور اُس سے کوئی شخص نفع کثیر نہیں پاتا ٭

اور جو دین کے واسطے علم پڑھے وہ علم اُس کے دل میں ٹھیرتا ہے۔ اور اُسکو برکت ہوتی ہے اور اُس سے بہت لوگ فیضیاب ہوتے ہیں ٭

اور ابراہیم بن ادھم کو فرمایا کہ تجھ کو عبادت پوری نصیب ہوئی۔ پس تیرے دل میں علم ضرور چاہیئے کہ علم بڑھ عبادت کی ہے اور علم کے ساتھ وجود عبادت کا ہے ٭

اور فرمایا جو شخص علم حدیث کا طالب ہو اور علم فقہ نہ سیکھے وہ ایسا ہے۔ جیسے کوئی دوائیں جمع کرے اور اُنکے فواید کو نہ جانے تاکہ طبیب کے پاس آوے۔ تب دوا کا فایدہ معلوم کرے گا ٭

اور جب کوئی حاجت دنیا کی تیرے آگے درپیش ہو اول حاجت کو پورا کرے پھر کھانا خاطر خواہ کھا۔ کیونکہ کھانا عقل کو پھیر دیتا ہے۔ اور مغیر عقل کا بہت کھانا ہوتا ہے کیونکہ تھوڑا کھانا عقل کو قایم کر دیتا ہے ٭

ایک دفعہ خلیفہ منصور عباسی نے امام صاحب کو کہا کہ آپ ہمارے پاس کیوں تشریف نہیں لاتے۔ کہا میرے پاس ایسی چیز نہیں کہ تجھ سے ڈروں اگر تو مجھ کو پاس بٹھائے گا تو مجھ کو فتنہ میں ڈالے گا۔ اور اگر تو مجھ کو دور بٹھائیگا تو رسوا کریگا اور امیر کوفہ کو فرمایا روٹی کا ٹکڑا اور پانی کا پیالہ اور پوستین کپڑے کی بہتر ہے عیش و عشرت نعمت سے جس کے اخیر میں ندامت ہو ٭

اور جب لوگوں میں بات کرتے تو فرماتے اِیَّاکُمْ یعنے اپنے آپ کو بچاؤ اس بات کے کہنے سے جس کو لوگ اچھا نہ جانیں۔ مَنْ کَرُمَتْ عَلَیْہِ نَفْسُہٗ ھَانَتْ عَلَیْہِ الدُّنْیَا۔ یعنے جس کا نفس شریف ہے۔ دنیا اُسکے سامنے ذلیل ہے ٭

اور اپنے دوست کے واسطے گناہ مت جمع کر وہ دوست تیرا نفس ہے

Marfat.com

لعد مال نہ جمع کر واسطے دشمن کے جو وہ تیرا وارث ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ۔ ہر ایک گروہ اپنے اپنے عقیدہ پر خوش ہے اور فیصلہ قیامت میں ہوگا +

فائدہ قاعدہ جاریہ ہے کہ ابتداء عالم سے انتہا تک خیر و شر سعید و شقی باہم مخالفت کرتے آئے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ کے ساتھ ابلیس لعین حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ بام نافرجام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون حضرت محمد صلعم کے ساتھ ابوجہل۔ حضرت علی و اہلبیت نبوی کے ساتھ خوارج و بنی امیہ آئمہ مجتہدین کے ساتھ فرقہ ظاہریہ۔ وجہ یہی ہے کہ کمال میں دو وصف چاہئیں۔ ایک صبر دوسرا شکر۔ صبر بلا پر اور شکر نعما پر۔ سوا دو وصف بالا کے اولوالعزم نہیں بنتا۔ اسی واسطے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے دوست بھی بہت ہیں اور دشمن بھی بہت دوست مداح ہیں اور دشمن ھجاء۔ جب کسی دشمن نے ہجو کی تو دوست نے مدح کی۔ محمود غزالی معتزلی نے مناقب ابی حنیفہ کے لکھے۔ پس ابن حجر عسقلانی نے خیرات الحسان مدایح ابی حنیفہ کے لکھی۔ محمد ابن جعفر خزاعی نے رسالہ لکھا جسمیں قرأت شاذہ منسوب بسوئے امام کردیں۔ دارقطنی نے اُس کا رد لکھا کہ خزاعی معتزلی ہے کہ امام اعظم کی قرأۃ افضل القرأت مشہورہ متواترہ امام عاصم کوفی کی ہے۔ ہندوستان میں لامذہب دہلوی نے مناقب ابی حنیفہ معیار الحق میں لکھے اُسکے رد میں مدار الحق اور توفیق الحق اور انتصار الحق حنفیوں نے لکھے۔ ان کتابوں میں ثابت کردیا کہ تقلید شخصی واجب ہے۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنے اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد پوچھا جائے گا۔ واجب کا ترک کرنا حرام ہے ۱۲ جیسا فرض

Marfat.com

کا ترک کرنا حرام ہے۔ واجب کو فرض عملی کہتے ہیں۔ اسکے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب ہے۔ جیسا فرض کے فعل و ترک پر ثواب اور عذاب ہے فرض قطعی کا انکار کفر ہے اور فرض عملی کا انکار فسق ہے۔ نماز باجماعت لازم ہے تنہا پڑھنی گناہ ترک واجب ہے جس کا نتیجہ عذاب ہے۔ جماعت میں امام متقی ہو تو ثواب ہے۔ اگر فاسق ہو تو اُس جماعت میں شامل ہونا موجب عذاب ہے

مسایل ضروری

چاہ ناپاک جس میں کتا یا بکری یا آدمی مرجاوے یا چڑی یا چوہا مرکر پھول یا پھٹ جاوے تو بعد نکالنے اُس مردار کے سارا پانی نکالا جاوے۔ جب دو آدمی معتبر جن کو پانی کی مہارت ہو گواہی دیویں کہ سارا پانی نکل گیا ہے۔ تب پاک ہوویگا اور روایت دو سو تین سو ڈول نکالنے کی جو امام محمدؒ سے مروی ہے صحیح نہیں ہے اگر صحیح ہے تو اُس ملک میں ہے جہاں چاہات میں پانی دو سو ڈول کے قدر ہوتا ہے۔ جب امام محمدؒ بغداد میں آئے اور تمام چاہات میں پانی بقدر دو سو ڈول کے تھا تو حکم دیا کہ دو سو ڈول کافی ہیں۔ جیسا کہ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ میں ہے

اطلاع ضروری

ہمارے پاس علاوہ اس رسالہ کے اور بھی موجود ہیں جو ذیل میں درج ہیں ✱
نماز حضوری نوری (۲ر) نماز حضوری ضروری (ار) شعب الایمان معہ رسالہ علم غیب (ار)
بیست رکعت نماز تراویح (ار) عکاظہ در صلوٰۃ جنازہ (ار) بعض لوہی (ار) مجموعہ فتاوی (۲ر)
تعویذات واضح طاعون۔ المشتہر محمد مظہر مقیم مسجد بیگم شاہی لاہور مستی دروازہ ✱

نوٹ باقی احادیث معتبرہ و مستند سے جدا کتاب لکھی جاوے گی ✱

Marfat.com

حق کاپی رائٹ محفوظ ہے بلا اجازت مصنف صاحب کوئی قصد طبع نہ کرے

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

یعنے خدا کے بندے وہ ہیں جو رات بھر اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کرتے ہیں

نماز تراویح بیس رکعت بقول و فعل حضرت رسول رب العالمین صلعم و خلفائے راشدین و امام ائمہ اہل بیت مجتہدین رضی اللہ عنہم سنت مؤکدہ بدلائل یقینیہ ثابت ہے۔

نماز بیست رکعت تراویح

در ماہ رمضان المبارک

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

از تالیفات عالیشان یکتائے زمان مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی قریشی حنفی چشتی نظامی بہ اجازت انجمن حنفیہ حمیۃ الدین خادم العلمائے زید لطفہ عام و خاص کے خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

فیوضاتِ رمضان

زائرِ اعظم کی آمد

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک میں جو فیوض و برکات ابتدائے اول شب اور نزول قرآن شریف سے تعین شب قدر تک نازل فرمائے۔ انکی برکات شمول رمضان شریف ہیں۔ جیسا ان کتابوں کا بیان نہیں ہو سکتا ویسا ہی ماہ رمضان کا نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک لیلۃ القدر کی تعریف ناممکن ہے کہ ہزار ماہ سے وہ افضل ہے۔ اور قرآن شریف کے برکات اور انوار جس میں تجلی اسمائے ذاتی و صفاتی کی ہے جن کا حصر عقول میں ناممکن ہے۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ اتنا اعتقاد کافی ہے۔ کہ ماہ رمضان مثل سیپارہ قرآن مجید کے جو مجموعہ حروف کلمات کا ہے جسکو ایک ایک حرف کی تعریف ناممکن ہے۔ اس کو فضل ایزدی ہر امت محمدی مختص بجنگ شکریہ ادا کیا جائے۔ شکر اسی کا نام ہے کہ تلاوت قرآن شریف مع تجرد از تعلقات مرغوبات نفسانی اختیار کرکے مسجد میں

Marfat.com

معتکف ایک بوریے یا چادر کا [illegible] [illegible]
پر بیٹھے نیت اعتکاف [illegible] کام [illegible] نہ کرے
تلاوت کلام مجید [illegible] اور
برائے حاجت بشری یعنی بول و براز [illegible] وغیرہ
[illegible] بہتر یہ
کہ اکیسویں ۲۱ تاریخ رمضان سے شروع کرے [illegible]
فطر تک مقیم رہے اور طاق راتوں یعنی اکیسویں ۲۱ تیئیسویں ۲۳
پچیسویں ۲۵ ستائیسویں ۲۷ شب میں [illegible] اور عبادت
ان راتوں میں بہت کرے کہ [illegible] عبادت سے افضل
ہے۔ اور ہر روز وظیفے پڑھ دعا سلامتی ایمان و کفارہ گناہان
اور برائے اقارب و عزیزان و سکرات الموت [illegible] فتنہ حشر
اور عذاب جہنم سے بہت [illegible]
ہر رات رمضان میں ایک [illegible]
[illegible]

Marfat.com

اور جبرئیل علیہم السلام نزول فرماتے ہیں۔ عابدوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ جبرئیل مصافحہ کرتے ہیں۔ نشان مصافحہ کا یہ ہے کہ آنسو عابد کے بھر آتے ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسوقت جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ رمضان کی اول دہائی رحمت الٰہی۔ دہائی ثانی مغفرت زبانی۔ سیوم دہائی۔ رہائی از ہمہ آتشہائے آخروی۔ عید الفطر یوم دعوت رب العالمین کی۔ اوسدن اچھا کھانا پینا خوش لباس اور عطر و خوشبو لگانی اور سواری اسپان وغیرہ عبادت ہے۔ اوسدن روزہ حرام اور سوائے دوگانہ عید اور فرائض سنن اوقات باقی نوافل مکروہ ہیں۔ صدقہ عید الفطر قبل از عید مسنون۔ عبادت بدنی و مالی مطہر ذنوب و منور قلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اقسام روزہ

روزہ کی چھ قسمیں ہیں۔
فرض (۱) ۔ واجب (۲) ۔ سنون (۳) ۔ مندوب (۴) ۔ نفل (۵) ۔ مکروہ (۶)۔
فرض ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ بقولہ تعالیٰ۔
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ ترجمہ
اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیے ہیں
واجب۔ جو کفارات میں۔ سنون عاشورہ مع التابع کے اور چھ روزے ماہ شوال کے دوسری تاریخ سے چھ تک۔ مندوب۔ ہر ماہ کے تین روزے ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ۔ نفل روایہ یعنے نفل روزہ مکروہ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول فقط عاشورہ کا ایک روزہ رکھنا

Marfat.com

عیدین اور ایام تشریق یعنے گیارہویں بارہویں -
والجہ یہ پانچ روزے حرام ہیں - اور یوم شک رمضان
رمضان تراویح کا پڑھنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا
اور صیام رمضان جوالتہ تعالیٰ نے فرض فرمایا انکا ثواب
ل بہر کے گنہ دور کر دیتا ہے ؛
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک میری امت افطار
روزہ میں جلدی کریگی - اور سحری کھانے میں دیر کرینگے کا حال بہتر
ہیگا - اور جب افطار میں دیر کرینگے اور سحری میں جلدی (سویرے)
خیر و برکت سے محروم رہینگے -

مباحات روزہ

روزہ کی فراموشی میں کھانا - پینا - صحبت کرنا - دوسرا آدمی
روزہ دار کو کھاتا پیتا دیکھے تو یاد دلاوے - اگر بھوک سے بیتاب
ہو کر کھاتا ہے تو دیکھنے والا یاد نہ دلاوے -
نگاہ کرتے انزال ہو جانا - تھوڑی بہت نظر یکساں ہے -
آنکھوں میں سرمہ لگانا - اگرچہ سرمہ کی تلخی حلق تک پہنچے -
سنگیاں لگوانا
غیبت کرنا -
دلمیں ارادہ روزہ توڑنے کا کرنا - اور توڑے نہ حلق میں ہوا ن ہلا
اختیار چلا جانا -
غبار خراسی کے حلق میں غبار خراس کا چلا جانا - مکھی کا منہ میں چلا جانا -
احتلام ہو جانا -
دانتوں سے خون نکل کر اندر چلا جانا -

Marfat.com

سحری کھائے ہوئے سے ہی صبح کی نظر آنے لقمہ منہ
نکال دیا۔
دوا کی کوئی چیز حلق میں پہنچے اور روزہ بھی
رات کو جنب ہوا صبح کی نماز تک نہ غسل کیا فرج کے سو
میں پانی یا تیل ڈالنا۔ کان میں پانی پڑ جائے۔ لکڑی سے
کو کھجلائے۔ ناک میں بلغم ہو۔ جہاں کہ دماغ کیطرف کھینچ لے
بہتر ہے کہ بلغم کو نکال ڈالے جیسا امام شافعی کا مذہب ہے۔ جو
سے قے کی آجائے۔
دانتوں کی چیز جو چنے سے کم ہو زبان سے پھول کر نگل جانے
کے برابر ہو تو مفسد روزہ ہے۔

موجبات قضاء وکفارہ

دانستہ کھانا پینا صحبت کرنا۔
غذا یا دوا کا کھانا۔
بارش کا پانی منہ سے اندر چلا جانا۔
کچا گوشت کھا جانا۔
چربی کا کھانا۔
گیہوں کا دانا چبا کر کھانا مگر اوسکا چھلکا چبا کر کھا دے۔
پیائے تو دونوں منہ میں مٹ بجائے ہیں۔ مفطر روزہ بھی
افطار موجب کفارہ کی شرط ہے۔ کہ روزہ کامل ہو چکے
سحری تک نیت کر لی جائے۔ اگر دن چڑھے نیت روزہ کرے
اور روزہ توڑ ڈالے تو کفارہ نہیں۔
اور غذا میں شرط ہے کہ معتاد مرغوب ہو (عادی ہو) غیر معتاد

Marfat.com

کو عشت بچربی - پتے درختوں کے انکے کہانے سے قضا رہ
رہ نہیں -

عوارض جنسے افطار و جائز ہے

سفر شرعی یعنے چالیس کوس کا سفر جسمیں نماز کا قصر واجب ہے
مثل عورت کا -
شیر خوار بچہ کو دودھ پلانا -
جس عورت کو اپنی جان یا بچہ کا خوف ہو -
مرض مرگیش جسمیں روزہ رکھنا ضرر کرے -
مجبوری جابر کی -
خوف موت کا -
نقصان عضو کا -

مسئلہ تراویح

نماز تراویح رمضان میں ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر دو دو رکعت
مجتہدین میں کسی سنت ہے مگر اکثر علماء اور جماعت
انکی سنت کفایہ ہے جیسا کہ مصنف نے اس کو ثابت کیا ہے
ابن عباس روایت ہے کہ حضرت رمضان میں تراویح جماعت کے ساتھ
وقت تراویح کا بعد ادائے فرض عشا سنت ہے
عام ہے کہ وتر سے پہلے ہوں یا پیچھے سنت ہے کہ مثل لیل کے
بعد پڑھے -
فرض
پختہ ہے -

Marfat.com

جس مسجد میں جماعت فرض عشاء کی نہ ہو۔ اس میں جماعت تراویح کی کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص فرض کی جماعت کے بعد نماز فرض سنت تنہا ادا کرکے۔ یا دوسری مسجد میں فرض بجماعت پڑھکر آوے۔ اور شامل جماعت تراویح کے ہو جاوے تو ثواب میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جو تراویح امام کے ساتھ سے رہ جاویں وتر جماعت کے ساتھ پڑھکر بقیہ تراویح پیچھے پڑھے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن جماعت کرائی۔ آپ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ یعنے تین دن بڑھائی۔ چوتھی رات صحابہ نے جمع ہوکر آگاہ کیا۔ حضرتؐ اپنے اعتکاف کی جگہ بیٹھے رہے۔ باہر نہ نکلے۔ صحابہ نے جماعت کی درخواست کی ارشاد فرمایا۔ گھر میں جاکر پڑھو۔ سب صحابہ گھروں میں پڑھتے رہے بعدہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی ایسے ہی جدا جدا پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اب وہ عذر فرضیت کا جو حضرتؐ نے بیان کیا تھا۔ نہیں رہا۔ اب بہتر ہے کہ سب جمع ہوکر ایک امام کے پیچھے پڑھیں۔ اسمیں دو سنتیں ادا ہونگی۔ ایک ختم قرآن شریف کا۔ دوسرا نماز تراویح۔ کیونکہ سب کو قرآن شریف یاد نہیں۔ اسے امام کے سنت ختم کی دوسرے سے ادا نہ ہوگی۔ اوسمیں حافظ اور خیر حافظ سنت ادا کرلینگے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اور سننا بڑا درجہ رکھتا ہے۔

سب صحابہ نے اسپر عمل کیا اور خوش ہوئے۔ اور تابعین و ائمہ مجتہدین یعنے امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک۔ امام احمد۔ سب متفق ہیں کہ تراویح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ اہل مدینہ چھتیس ۳۶ رکعت اسواسطے پڑھتے ہیں کہ اہل مکہ کی تراویح میں

Marfat.com

ہر ترویحہ پر طواف کعبہ اور رکعتین ہوتی تھیں اسکے رشک میں چار رکعت بعد ہر ترویحہ کے پڑھتے تھے۔ مگر اصل تراویح بیس ۲۰ رکعت تھیں۔ یہ ۱۶ رکعت زائد بجائے طواف دوگانہ طواف پڑھتے۔ غرض تراویح کی بیس ۲۰ رکعت ہونیمیں کسی کو کلام نہیں جیسا کہ بدرالدین عینی نے تحقیق کرکے لکھا ہے۔ اور وہ روایت کہ حضرت ؐ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ یہ تحقیق بالا کے منافی نہیں۔ شاید ہے جبکہ حضرت نے مسجد میں تین رات جماعت پڑھائی۔ اور چوتھی رات میں سبکو حکم فرمایا کہ گھروں میں جاکر پڑھو۔ جیسا کہ امام طحاوی نے معانی آثار میں لکھا ہے۔ تو یہ حضرت ؐ کا نماز پڑھانا اور حکم فرمانا سبکو معلوم تھا۔ اب اس کے برخلاف یہ سوال و جواب پیش کرنا کہ حضرت صدیقہ سے ابی سلمہ نے پوچھا کہ حضرت ؐ کی نماز رمضان میں کسقدر ہوتی تھی۔ تو آپنے جواب دیا کہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ اسکو بدرالدین عینی نے خلاف تحقیق لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ حضرت سترہ ۱۷ رکعت پڑھتے تھے۔ بارہ ۱۲ تہجد۔ تین وتر۔ دو بعد وتر۔ دیکھو عینی بخاری صفحہ

اور نیز نماز تراویح کی بیس ۲۰ رکعت مسجد میں ہوئیں۔ سب صحابہ حضرت کے ساتھ پڑھیں۔ اور جب شاید حضور کے گھروں میں پڑھتے تھے اس نماز کی بابت کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ اگر سوال جواب ہوا ہے تو تہجد معمولہ اور واجبہ کی نسبت ہوا۔ سو وہ حضرت پر واجب تھے۔ اور صحابہ پر مستحب قیام رمضان کی حدیث صاف بیان فرما رہی ہے۔ کہ نماز تراویح تہجد سے جدا ہیں۔ یہ سنت عین مؤکدہ ہیں اور وہ نوافل۔ گیارہ رکعت کی حدیث

Marfat.com

کو تراویح بتلانا خلاف اسلام ہے۔ کیونکہ جو قول و فعل صحابہ کرام کا ہے وہ عین حکم الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

ترجمہ:- تم کل بنی آدم کی جماعتوں سے اچھی جماعت ہو۔ امر شرعی کا حکم کرتے ہو اور غیر مشروع سے روکتے ہو۔ خصوصاً جماعت مہاجرین اور انصار اور عشرہ مبشرہ کے افعال و اقوال سے خداوند کریم راضی ہے۔ پس جو انکے فعل پر راضی نہ ہو اور انکے فعل کو مشروع نہ سمجھے وہ منکر خدا و کلام خدا ہے۔

تراویح کا بیس رکعت ہونیکا سر الٰہی یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز فرض مع الوتر کہ مثل فرض کے ہیں) بیس رکعت ہیں اور ہر ایک رکعت کے مکمل ایک ایک رکعت تراویح کی ہے۔ سنت نبوی مثل حکم الٰہی کے ہے۔ فرق اتنا ہے کہ سنت نبوی کا نام واجب و سنت ہے۔ اور حکم الٰہی کا نام فرض ہے۔ جو سنت کا تارک ہے۔ وہ فرض کا ناتمام کرنے والا ہے۔ تو اس کے فرض کامل ادائے نہیں ہوئے۔ پس تارک سنت تارک فرض کامل کا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں اسی راز کو بیان فرمایا ہے۔

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ

یعنے جو شخص کسی نماز کو جانکر قصداً ترک کرے۔ یعنے بالکل ادا نہ کرے یا کامل نہ ادا کرے۔ تو وہ کافر النعمت ہے مگر احمد جنبل صاحب اس کو کافر کہتے ہیں۔

سو در اصل بات یہی ہے کہ نماز ناقص درجہ کمال سے دور ہے مغفرت الٰہی سے محروم و مہجور ہے۔ تو ادائے ناقص میں تعمیل امر

Marfat.com

الٰہی کی نہ ہوئی۔
پس کفران یعنے عدم امتثال امر الٰہی کا ہوا۔ واللہ ہادی السبیل۔

فضائل اسلام

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی

یعنے اسلام ہر بات میں برتر ست ہے۔ زیر دست نہیں کہا جاتا۔
علم و حکمت میں لیا ہے کہ کل عالم کے حکماء و فضلاء متقدمین متاخرین قائل ہو گئے۔ کہ اسلامی علم سب کا اوستاد ہے۔ عدالت اسلام کی ایسی ہے۔ کہ جملہ سلاطین عادل قائل ہو گئے۔ کہ اسلام عدل سب پر فائق ہے۔ شجاعت ایسی کہ رستم و زال کی شجاعت پر ہنسا کرتی۔ سخاوت ایسی کہ عرب حاتم کی سخاوت بھول گئے۔ علم ایسی کہ کل علمائے یہود و نصاریٰ دنگ رہ گئے۔ جنہوں نے توریت انجیل کو تحریف اور تصحیف کیے تہا شرمندہ ہو گئے۔ زبردست کو ضعیف ایسا کیا نصاریٰ شرمسار ہو گئے۔ صناعت ایسی کہ ہندوستان جیسا ملک طفل ابجد خوان بن گئے۔ سیاست ایسی کہ کل شاہان ان کے اخلاق کے سامنے غیر مہذب نادان ہو گئے۔ شرائع کی ایسی کہ تمام کی ہے کہ بعد جمیع احکام اخلاق کے تہوڑے سے حصے میں ایک میں
کہ اسلام عالی ہے۔ اخلاق
محو کر دیا جیسا کہ ان مجید میں

اونیل تمنے نافرمان قوم موسیٰ کو بارہ راستے دیئے۔ ہم فرمانبردار
امت حبیب اللہ کے ہیں۔ ہمکو راستہ دیدے۔ جم جا پس دریا جم
گیا۔ خشک پاؤں پار اتر گئے۔ ایسے ہی جب ابو العلی خضرمی سے سالار
فوج مرسلہ خلیفہ اوّل کے بصرہ کے جزیرہ بحرین برائے اخذ زکوٰۃ
گئے۔ تو دریا خضرمین کوئی جہاز نہ ملا۔ دریا کو فرمایا۔ کہ ہم فوج مرسلہ
خلیفہ رسول اللہ کے ہیں۔ رستہ دیدے۔ یہ کہکر سمندر پر چلے
پار اتر گئے گھوڑوں کے سم بھی نہ بھیگے۔ اسی طرح طَیَّ الارض اور
طَیَّ الزمان یعنے سمٹ جانا زمانے دراز کا اندک زمانے مین جیسے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک رکاب میں پاؤن رکھکر گھوڑے پر سوار
ہوئے دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تک قران شریف ختم کر لیتے
اور قصہ احمد سبتی بن ھارون رشید کا جو تارک الدنیا ہو گیا تھا قطب
ہوکر فوت ہو گیا تھا بعد وفات شیخ محی الدین عربی نے اور قاضی
حمید الدین ناگوری نے اسکو مکہ میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔
پہچان گئے کہ یہ روح ہے۔ محسوس بشکل انسان ہے۔ اس سے شیخ نے
پوچھا کہ تم کون ہو۔ اسنے کہا میں احمد سبتی ہوں شیخ نے کہا سبتی
کیون کہلاتے تھے۔ سبت تو ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں فرمایا کہ
یکشنبہ سے جمعہ تک خدا تعالیٰ ہمارے کام میں رہا۔ یعنے آسمان زمین
اور دنیا بنائی ہفتہ کو فارغ ہو گیا تھا۔ میں بھی چھ دن خدا کی عبادت
میں رہتا تھا۔ ہفتہ کے روز اپنی قوت یومی کا کوئی سبب کر لیتا
تھا۔ شیخ نے کہا کہ میں نے سنا تھا۔ کہ آپ روزمرہ ساختم قران شریف
کے کرتے تھے۔ احمد نے فرمایا سات ہزار۔ شیخ نے خیال
کیا کہ سہو ہوا ہوگا فرمایا ملفوظاً حرفاً حرفاً۔

قاضی حمید الدین ناگوری کا انکے ساتھ بھی یہی سوال و جواب ہوا۔

Marfat.com

سلطان نظام الدین دہلوی کے حضور جب یہ ذکر آیا تو فرمایا کہ اسکا وہی ہے کہ عقل مین نہ آوے۔

اخلاقِ حسنہ اہل بیت حضرت

اخلاق شریفہ امام حسن رضؓ کے سب پر فائق ہیں۔ ایک روز کوئی اعرابی آپ کے سامنے ذلت کرنے لگا۔ آپنے خدام کو فرمایا۔ اس کو دو وہ اونٹ جو ہمارے ... کو کھلائے پھرو منفول بجتا رہا۔ فرمایا جتنے گھر میں دراہم ہین اسکو دیدو۔ خدام نے تین ہزار درہم اسکو دیدئے۔ فرمایا۔ اتنا ہی ہمارے پاس تھا۔ اسکو قبول کر پھر کچھ حاجت ہو تو آجانا۔ اُسنے کہا۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یعنے اللہ تعالیٰ اچھا جانتا ہے جس جگہ اپنی رسالت اوتارے گا۔ آپ اہل بیت رسالت ہو۔ اللہ نے خوب جانا۔ آپ اس درجے کے ہو۔ آپکے ہم پایہ کوئی نہین۔ حضرت امام صاحب کو اسکی ذلت برابر بھی کسیکو بسبب ذلت کے برا نہ لگتے۔ اور ہمیشہ اس آیت شریف کے تھے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

یعنے جو سختی پر صبر کرے اور معاف کردین یہ کام بڑی اولوالعزمی سے ہے۔ یہ رحمت اولوالعظمی کی ہے آپکی ذات کا تھا۔ جیسا شاعر نے کہا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اساء

Marfat.com

حضرت امام حسینؓ کا ذکر ہے کہ ایک دن کوئی سائل آیا اور زمین پر لکھا
حاجۃ جانتا تھا کہ زبانی سوال حرام ہے۔ اظہار حاجت
کا لکھکر بولا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے۔ اگر حاجت ہو تو اسکے
پاس ظاہر کرو جو حال قرآن ہو یا اجمل الناس ہو یا غنی کریم ہو
سو تینوں اوصاف آپ میں ہیں۔ قرآن شریف آپکے گھر میں اترا
آپ حضرت کی صورت پر ہیں اور کریم ابن الکریم ہیں حضرت امام
صاحب نے فرمایا کہ میں نے والد شریف سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔
المعروف بقدر المعرفۃ یعنے سخاوت کرنی بر اندازہ علم
دین کے ہے جس قدر علم دین زیادہ ہو اوسیکو بخشش زیادہ کرے۔
اگر کم ہو تو کم کرے۔ کہ ایک ہزار کی تھیلی رکھی ہے تین سوال
ہیں۔ اگر تینوں جواب پورے دیگا تو ساری دیدونگا۔ اوّل یہ کہ
سب عملوں سے عمل کونسا اچھا ہے اوس نے جواب دیا ایمان پھر
فرمایا سختی سے کون چیز بچانیوالی ہے بولا گو اعتماد باللہ تعالیٰ
پھر فرمایا زینت آدمی کی کیا ہے بولا۔ علم با حلم فرمایا اگر یہ نہ ہو پھر کیا
بولا غنی با کرم۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر کیا۔ بولا فقر با صبر فرمایا
اگر یہ نہ ہو تو پھر کیا۔ کہا الموت۔ آپنے تھیلی ساری سکو
دیدی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوال شرع میں حرام ہے۔ اور دینا
بقدر معرفت دین محتاج کو واجب۔ مال خدا ذریات الشیطان کو
دینا حرام ہے۔

طاقت اسلام کل عالم پر غالب ہے

شیخ محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ جہاں
تک حضرتؐ کا معراج شریف میں قدم مبارک گیا سب عالم

Marfat.com

شرط طاقت قدم حضرتؐ کے ہیں ۔ نہ ان کی طاقت بہ برکت قدم سبار
کل عالم پر حاوی ہے حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا ۔ جو قدم
حضرتؐ نے اٹھایا ہمنے اوس جگہہ قدم رکھا ۔ مگر قدم نبوت کہ باب
نبوۃ بند ہوگیا ۔ قدم نبوت پر کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی قدم
رکھے شیخ محی الدین قدس سرہ باب ششم فتوحات میں فرماتے ہیں
کہ شیخ عبدالقادر بغدادی کا تصرف سوائے اللہ کے سب چیز
پر ہے ۔ ایسا قطب صاحب تصرف کا کوئی نہیں سنا ۔ میری
ملاقات اُنسے نہیں ہوئی ۔

حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے اپنے قصیدہ دالیہ میں فرمایا ۔

واجلسنی فی قاب قوسین سیدی علی
منبر التحصیص فی حضرت المجد

یعنے مجکو قاب قوسین میں میرے سردار نے دربار الہی میں منبر تخصیص
پر بٹھایا ۔

وہی عالم غیب ہے جسمیں حضرت غوث پاک مداح حضرت الہ العالمین
کے اور رحمت اللعالمین کے ہوئے ۔ جو کچھہ انعام وخلعت اُنکی
تعریف نہیں ہوسکتی ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

کسانی خلعۃ بطراز عز
ونوجنی بتیجان الکمال
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی
ووقع قبل قولی قد صفالی

ترجمہ پہنائی مجکو خلعت منقش ہر اعزاز اور مجکو تاج اوصاف کمالیہ
کے پہنائے ۔
سب خدائی ملک میرے ملک ہیں ۔ اور میرے لائق ہے

Marfat.com

پیدا کرنے سے پہلے صاف ہو چکی ہے یعنے میں ازل کا ولی ہون +

وَوَكَّلَنِي عَلَى أَقْطَابٍ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اور مجھکو تمام قطبون پر ولی کر دیا ہے۔ سو میرا حکم ہر حالت میں جاری اور نافذ ہے۔

فہرست مضامین

رسالہ طلاق ۱
نافع العباد ۱
نماز حضوری ۱
نماز نوری ۲
شعب الایمان ۳
علم الغیب ۱
المشتہر ۱

شیر انجمن حنفیہ
حمیت الدین و
محمد مظہر لاہور

مسئلہ ضروری

شامی و درمختار میں صفحہ (۶۹) پر لکھا ہے کہ صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ و صدقہ فطر و نذر اللہ نہ دینی مثلاً اہل بدعت کو (وہ بدعت جس سے کفر ہو) دینی ناجائز ہے۔ جیسے فرقہ کرامیہ کہ خدا تعالیٰ کو عرش پر قرار پذیر کہتا ہے اور فرقہ مشبہہ ۱۲ اب ہم جب اس ملک کے نیچریون کو دیکھتے ہین۔ تو وہابی لوگ تابعدار ابن تیمیہ مجسمہ کے پاتے ہین جیسا کہ رسالہ اردو مولوی غلام علی امرتسری کا جسکے حاشیہ پر یہ ابن تیمیہ کا عربی زبانین ہے ثابت کر رہا ہے۔ اور یہی اعتقاد اس فرقہ کا ہے سو یہ فرقہ اس عقیدہ میں فرقہ کرامیہ کے (جو منسوب ہے عبداللہ محمد بن کرام کے طرف) موافق ہے۔ پس اس فرقہ کو زکوٰۃ فطرانہ و نذرانہ و قربانی دینی ناجائز ہے جو دیویگا اوس کے عوض اوسکے ذمہ دوسری قربانی کرنی واجب ہوگی۔ فقط و بہ چکی از جہہ سات ماہ کا جو سال والونکے برابر ہو اوسکو قربانی کرنا جائز ہے۔ دوسرا بھیڑ دو سال کا ہونا واجب ہے۔

المشتہر

مولوی غلام قادر عفی عنہ از مجلس حنفیہ مسجد بیگم شاہی لاہور

Marfat.com

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

(قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ اولاد کے بارے میں تم کو حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے

(بخاری شریف)

صحیح بخاری

جسے

ملک فضل الدین - ملک حسین الدین - ملک تاج الدین کے زلی

تاجران کتب قومی بازار کشمیری لاہور نے

چھپا کر مفت تقسیم کیا

راجہ غلام قادر خاں مینیجر و پرنٹر کے اہتمام سے مسلم پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ایک خواجہ صاحب جن کا نام زید ہے اپنے دوست بکر نامی سے جو ذات کے جاٹ ہیں ملنے جاتے ہیں اور یوں سلسلۂ گفتگو شروع ہوتا ہے:۔

زید۔ بھائی بکر السلام علیکم۔

بکر۔ وعلیکم السلام۔ آیئے حضرت کس طرح آنا ہوا۔ آپ اس طرف کہیں راہ بھول کر تو نہیں آ گئے۔

زید۔ دنیا کے دھندوں سے فرصت نہیں ملی۔ ورنہ ارادہ تو بارہا آپ سے ملنے کا کیا ہے۔

بکر۔ خدا کا شکر ہے کہ اب تو دنیاوی جھگڑوں سے نجات مل گئی۔ اور آپ غریب خانہ پر تشریف لائے۔

زید۔ نجات تو خاک بھی نہیں ملی۔ بلکہ اب تو میں اور زیادہ پریشانی میں مبتلا ہوں اور اسی سے مخلصی پانے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ تاکہ آپ کی مدد سے مصیبت سے رہائی ملے۔

بکر۔ خواجہ صاحب! دوست وہی ہوتا ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ مجھے آپ اپنی پریشانیوں کا حال بتائیں میں حتی الامکان آپ کی مدد کرنے سے دریغ نہیں کرونگا۔

زید۔ بھائی بکر آپ جانتے ہیں کہ اسلام نے سب مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا ہے لہٰذا میں آپ کو اور آپ مجھے اپنا بھائی بنائیں تو کوئی شرعی قباحت نہیں

بکر۔ واقعی اس میں کوئی برائی نہیں۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو بھائی ہی سمجھتا ہے مگر آپ کو خصوصیت کے ساتھ بھائی بنانے کی کیا سوجھی۔

زید۔ بھائی جان! میری بہن نے مجھے نوٹس دیا ہے کہ میں باپ کے ترکہ میں سے اُسے حصہ دوں۔ مگر میں جب اس قوم میں جس میں میں اپنے آپ کو موسوم کرتا ہوں نظر کرتا ہوں تو ان میں عورتوں کو حصہ دینے کا رواج نظر آتا ہے۔ اور مجھے ہمشیرہ کو حصہ دینا پڑتا ہے۔ پس بڑی فکر و غور کے بعد میں نے یہی سوچا ہے کہ میں عدالت میں یہ بات ثابت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں کہ میں جاٹوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور ہم میں عورتیں ترکہ کی حقدار نہیں ہوتیں۔ آپ

Marfat.com

براہِ مہربانی مجھے اپنی برادری میں قبول فرمائیں۔ اور میرے جاٹ ہونے کی گواہی دیں
بکر۔ خواجہ صاحب! قرآن شریف میں یہ صاف مذکور ہے کہ "قبیلے اور گوتیں باہمی
جان پہچان کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ہاں خدا کے نزدیک وہی شخص زیادہ باعزت
ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔" اس آیت میں کہیں قومیت بدل دینے کی اجازت نہیں
بلکہ دنیاوی کاروبار کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اسی قوم سے منسوب ہو جس میں
کہ وہ پیدا ہوا ہے۔

زید۔ بھائی آپ اصول تمدن کو جانے دیں اور کلّ مومن اخوۃٌ کی طرف خیال
رکھیں۔ آپ یقین رکھیں کہ اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

بکر۔ خواجہ صاحب! آپ غضب کرتے ہیں۔ کیا میں جھوٹ بول کر خود بھی گنہگار
بنوں۔ اور آپ کو بھی بناؤں۔ کیا آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے آپ کو غیر
باپ سے منسوب کرے۔

زید۔ بھائی مان لیا کہ یہ حدیث صحیح ہو گی مگر چچا سعدی کا قول بھی تو نظر انداز
کرنے کے قابل نہیں۔ کہ دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیٔ فتنہ انگیز۔ جب
آپ کے ذرا سے جھوٹ سے فساد کا خاتمہ ہوتا ہے تو اس میں کونسی برائی ہے۔

بکر۔ فساد کا خاتمہ ہونے کی خوب کہی۔ یہ اچھا فساد مٹا کہ ایک تو آپ کو بے دین بنایا۔
دوسرا ایک عورت کو اس کے حق سے محروم کر دیا۔ اور تیسرا آپ کے گھرانے
میں دشمنی اور عناد کی بنیاد کھڑی کر دی۔ یہ دروغ فتنہ انگیز نہیں تو اور کیا ہے؟
علاوہ ازیں جو شخص مسلمان ہوا سے اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہونا چاہیئے
اور نومن ببعضٍ ونکفر ببعض۔ (ترجمہ) ہم بعض احکام مانتے ہیں۔ اور بعض سے
انکار کرتے ہیں، کہنے والوں میں سے نہ بننا چاہیئے۔

زید۔ بھائی جان! ذرا سے جھوٹ سے کونسا کفر لازم آ جاتا ہے۔ بات بنتی ہے
میری تیرا بگڑتا کیا ہے۔ ایک غریب آدمی کا کام بنتا ہے۔ اور آپ اس میں مدد نہیں
کرتے۔ واہ آپ کا بھی اچھا اسلام ہے کہ وقت پڑے پر ایک غریب مسلمان
کی مدد نہ کی جائے۔

Marfat.com

بکر۔ خواجہ صاحب! جس مذہب کا واسطہ دے کر آپ مجھ سے طلب امداد کرتے ہیں وہ تو آپ کی بہن کو حصہ دلاتا ہے۔ اور جو حصہ نہ دے اس کو ہمیشہ تک نار جہنم میں رہنے کی وعید سناتا ہے۔ تو کیا آپ اپنی بہن کا حق مار کر دوزخ کی آگ میں پڑنا اور جلنا پسند کرتے ہیں۔

زید۔ بھائی صاحب! ابا جان نے ہمشیرہ عزیزہ کی شادی پر بہت کچھ خرچ کیا تھا اور اس کو جہیز بھی کافی دیا تھا۔ اب اس کا کوئی حق واجب الادا نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے سے دست بردار ہو جائے۔ تو آئندہ غمی شادی کے موقع پر اس کی مدد کر دیا کرونگا۔

بکر۔ یہ درست ہے کہ آپ کے والد مرحوم نے اپنی بیٹی کے بیاہ پر بہت کچھ خرچ کیا مگر یہ اس کے سر احسان نہیں کیا۔ بلکہ اپنے نام و نمود کے لئے کیا۔ جو اس بیچاری کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں تو چند گنتی کے کپڑے۔ برتن اور زیور گئے جو روزانہ استعمال کی چیزیں ہیں۔ اور کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتیں۔ آپ کا بیاہ بھی تو آپ کے والد ہی نے کیا تھا۔ اگر آپ انصاف کریں تو آپ کی شادی پر جتنا روپیہ خرچ ہوا۔ وہ آپ کی ہمشیرہ کے اخراجات شادی سے کم تو نہیں تھا۔ پس آپ بہن کے بیاہ کے خرچ کا ذکر کر کے اصلیت پر پردہ ڈال کر کس طرح باپ کی جائداد کو تنہا ہضم کر سکتے ہیں۔

زید۔ یہ مان لیا کہ ہم دونوں کی شادی کے اخراجات برابر ہیں مگر پھر بھی میں کئی وجوہ سے اُسے حصہ نہیں دے سکتا۔

بکر۔ مہربانی کر کے وہ وجوہات مجھے ضرور بتائیں۔

زید۔ سنئے۔ (۱) ہمشیرہ بوجہ پردہ داری خود تو انتظام نہ کر سکے گی۔ اس لئے اس کا خاوند منتظم مقرر ہوگا۔ اور اس کی شراکت مجھے منظور نہیں۔ (۲) بہن کا نام لکھا جائے گا۔ اور یہ بدنامی مجھے گوارا نہیں (۳) غمی شادی کی تقریبوں پر بطور رسم و رواج پھر بھی مجھے دینا پڑے گا۔ اور میں دونوں طرف سے آجڑ جاؤنگا۔ اس لئے میں اس کو حصہ دینا نہیں چاہتا۔

بکر۔ خواجہ صاحب! ان کے جوابات علی الترتیب سنئے۔ (۱) اگر آپ کا ایک سگا بھائی

Marfat.com

ہوتا۔ تو کیا وہ آپ کا شریک نہ بنتا سا در کیا اس میں اور آپ میں کبھی تنازعہ نہ ہوتا ہوتا ضرور ہوتا۔ پس جہاں کہیں بھی مشراکت ہو گی۔ وہاں جھگڑے ضرور ہونگے۔ مگر میرا یہ تجربہ ہے کہ جہاں کام للہ کیا جائے۔ وہاں فتنہ و فساد نہیں اٹھتا۔ بلکہ اتفاق و اتحاد بڑھتا ہے۔ فساد انہی بھائیوں میں ہوتے ہیں جو جائداد روا جاً تقسیم کرتے ہیں مگر جہاں از روئے شریعت ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ وہاں صلح و آشتی قائم رہتی ہے (۲) اظہار نام سے بدنامی کی خوب کہی۔ کیا آپ کی بہن کا رتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کبار رضؓ کی ستورات سے بھی بلند تر ہے جو آپ نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے اگر آپ کے نزدیک ہمشیرہ ایسی ہی باعزت ہے تو اسے چپکے سے حصہ کیوں نہیں دے دیتے اور عدالت میں لانے کی بے عزتی کیوں گوارا کرتے ہیں۔ (۳) غمی شادی کے تقریبوں پر ہمشیرہ کی مدد کرنا کوئی خدا اور رسولؐ کا حکم تھوڑا ہے کہ آپ ان موقعوں پر خرچ کرنے پر مجبور ہوں۔ جب آپ اسے اس کا حصہ دے دینگے تو اس کا سر پھرا ہے کہ آپ سے کچھ اور مانگے گی۔ جس طرح بھائی اور بھتیجے جو حصہ لے چکتے ہیں نہیں مانگتے اس طرح اگر عورتوں کو بھی دے دیا جائے تو وہ بھی کبھی نہ مانگیں۔ اس سے دو فائدے ہوں۔ ایک تو بارگاہ رب العزت میں ماخوذ نہ ہوں۔ اور دوسرا قرض نہ اٹھانا پڑے جو از روئے رواج اخراجات پورا کرنے کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔ اور عمر زیر باری اور غلامی میں کٹتی ہے۔

زید۔ آپ کی تجویز پر عمل کرنے سے شاید کچھ فائدہ تو ہو ہی جائے۔ مگر جو بدنامی ہو وہ واقعی ناقابل برداشت ہو۔ بہن کے گھر بچہ پیدا ہو۔ اور ہم اسے کپڑے وغیرہ نہ دیں تو بدنام۔ اس کے ختنوں پہ خرچ نہ کریں تو بدنام۔ اس کے بیاہ پر کچھ نہ دیں تو بدنام۔ بہن کے خسر کے مرنے پر خرچ نہ کریں تو بدنام۔ الغرض آپ کی مطالبت کرنے سے تو بدنامی ہی بدنامی ہے۔ اس سے کس طرح پیچھا چھڑائیں؟

بکر۔ خواجہ صاحب! یہ جاہل جاہلوں والے خیالات للہ اپنے دل سے دور کریں اور یقین رکھیں کہ لوگوں کے طعنے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مشہور مثل ہے "نشنیدہ کردن یک عیب و کردن صد عیب"۔ آپ از روئے رواج جتنا بھی بڑھ چڑھ کر کام کرینگے۔ لوگ کوئی نہ کوئی نقص نکال ہی دینگے۔ مگر جب آپ کچھ نہ کرینگے تو وہ

Marfat.com

ایک دو بار یہ کہہ کے چپ ہو رہینگے کہ اس نے کچھ نہیں کیا اور بس۔ آپ یقین رکھیں کہ عاقبت کی ذلت دنیا کی بدنامی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ اگر آپ کوئی کام خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم سمجھ کر کرینگے تو آپ دونوں جہان میں باعزت وآبرو رہینگے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ آپ کو دارین میں بجز حسرت وحرمان اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنی بہن کو محروم الارث قرار دے دینگے تو آپ کی بیٹیاں اور پوتیاں بھی محروم رہینگی۔ اور ایسے لوگ پیدا ہو جائینگے۔ جو آپ کی اولاد نرینہ نہ ہونے کی صورت میں بیٹیوں اور پوتیوں کو بالکل محروم کردیں اور سات پشت کے وارثانِ بازگشت کہلا کر کمزور قریبیوں کو بے دخل کر کے خود مالک بن بیٹھیں۔ میں نے اپنے خاندان میں ایسے دل ہلا دینے والے واقعات دیکھے ہیں۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قانون شریعت عین عدل وانصاف ہے اور رواج مجسم ظلم وتشدد۔ اور نا اتفاقی وبدامنی۔ خدا کے لئے ایسے ظلم کی بنیاد نہ رکھیں۔ اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

زبید۔ براہ خدا عورتوں کو حصہ دار نہ بنائیں۔ ورنہ غضب ہو جائیگا۔ جہاں کسی کے بیٹی پیدا ہو گی۔ اس خیال سے مار دی جایا کریگی۔ کہ یہ کل حصہ نہ مانگے۔ پس آپ عورتوں کے خیر خواہ ہو کر ایسی بدخواہی کی باتیں نہ کریں۔

بکر۔ واہ جناب! آپ بھی بڑے عقلمند نکلے۔ آپ کس زمانے اور کس قوم کا ذکر کر رہے ہیں؟ کیا موجودہ عہد میں جس میں قتل کی سزا پھانسی ہو۔ اور اس مذہب کے پیروؤں میں جس میں کسی مسلمان کے قتل عمد کا مرتکب کافر ٹھیرتا ہے۔ اور اسے اس بات کا بھی خوف ہو کہ قیامت کے دن اس سے پوچھا جائیگا کہ بایِ ذنبٍ قتلت (لڑکی کس جرم میں ماری گئی) کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ والدین قدرتی الفت کو خیرباد کہکر اپنی اولاد کو مار دینگے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اگر ہو تو معلوم ہو کہ والدین اپنی اولاد سے محبت کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ اس خیال سے بچوں کی پرورش نہیں کرتے کہ وہ بڑے ہو کر ان کے کام آئینگے۔ اگر ایسا ہی ہو تو ماں باپ۔ لنگی۔ لولی اور اندھی اولاد کو کبھی نہ پالیں۔ اور ناقص بال بچے مار دینے جایا کریں۔ علاوہ ازیں ترکہ بھائی بہنوں کو تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ نہ کہ باپ بیٹی کو۔ پس آپ کی محروم رکھنے

Marfat.com

کی یہ دلیل بھی فضول ہے۔

سید۔ چوہدری صاحب! معلوم ہوتا ہے کہ ازروئے شریعت آپ کو اپنے ننہال یا سسرال سے کوئی حصہ پہنچتا ہے۔ جو آپ نے باوجود جاٹ ہونے کے عورتوں سے ہمدردی کا راگ الاپنا شروع کر دیا ہے۔

چوہدری۔ قربان جاؤں آپ کی منطق کے۔ آپ جیسے خودغرض کو اگر کوئی مولوی صاحب یہ ہدایت کریں کہ بھائی چوری کرنا بُری بات ہے۔ اور بیگانی عورتوں کی طرف بد نظر سے دیکھنا بڑا گناہ ہے۔ تو وہ جھٹ بول اٹھے گا۔ کہ اس سے مولوی صاحب کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ میں ان کی کوئی چیز نہ اڑالوں۔ اور انکی کسی رشتہ دار عورت سے ناجائز تعلق نہ پیدا کرلوں پس مولوی صاحب کا مجھے وعظ کہنا خودغرضی پر مبنی ہے۔" خواجہ صاحب! اگر میں کسی ایسے حق کا مطالبہ کروں۔ جو ازروئے حکم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجھے پہنچتا ہو تو اس شخص سے زیادہ قابل الزام تو نہ ہونگا۔ جو رسم ورواج کفار کی آڑ میں کسی کا حق غصب کر لینا چاہتا ہے۔ کیا جو جاٹ ہو وہ شریعت پر نہ چلے؟ جب ہم نے اپنے اجداد کے مذہب کو چھوڑ دیا ہے تو ان کے خلاف اسلام رواج کو کیوں نہ چھوڑیں؟

سید۔ میرے خیال میں تقسیم ترکہ ازروئے رواج کرنا کوئی بہت بڑا گناہ نہیں چوہدری صاحب جنت میں تو وہ بھی داخل ہو جائیگا۔ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہدے اور یں نہ نماز و روزہ کا بھی پابند ہوں۔

چوہدری۔ خواجہ صاحب! اس شخص کا صرف زبانی لا الٰہ الا اللہ کہنا کسی کام نہیں آئیگا جسکے دل میں اللہ اور اس کے احکام کی کچھ وقعت نہ ہو۔ بلکہ وہ حرص و ہوا کو اپنا خدا بنائے ہوئے ہو۔ کیا کوئی بادشاہ اپنی رعیت کے اس آدمی کو سزا نہ دیگا جو اپنے آپ کو شاہ کا مطیع فرمان ظاہر کرے مگر اس کی رعیت میں لوٹ مار مچادے؟ دیگا ضرور دیگا تو کیا وہ احکم الحاکمین جو اپنی تمام مخلوق کو ایک آنکھ دیکھتا ہے۔ ایسے شخص کو جو اس کی عبودیت کا اقرار کرتے ہوئے اس کے بندوں کے حقوق اس کے کہنے کے برخلاف غصب کر لیتا ہے یونہی چھوڑ دیگا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا سعد غنی ہے اپنے حقوق سے درگذر کر جائے تو کر جائے مگر حقوق العباد میں ظلم کرنے والوں کو

Marfat.com

کبھی معاف نہیں کریگا سا سی لئے اس نے ترکہ کے وارثین مقرر کرتے ہوئے صاف بتا دیا ہے کہ جو شخص اس حکم کے برخلاف کریگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈالدیا جائیگا اور اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

زید۔ بھائی! اب تو آپ نے مجھے قائل کر لیا۔ اور میرے لئے کوئی گنجائش حجت نہ چھوڑی۔ بیشک اہل پنجاب کی ذلت و ادبار کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بلا طائف الحیل کمزوروں کے حق مار لیتے ہیں۔ ان کی روزی حلال نہیں ہوتی۔ مال اور اولاد سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اور وہ نامراد دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

بکر۔ الحمد للہ کہ آپ راہ راست پر آ گئے۔ خدا دوسرے پابندانِ رواج کو بھی صراط مستقیم کی ہدایت دے اور شیطانِ لعین کے مکر و حیلہ سے بچائے۔ تاکہ وہ دین کو دنیا پر قربان نہ کریں۔ اور چند روزہ فارغ البالی کے عوض دائمی عذابِ جہنم نہ خریدیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

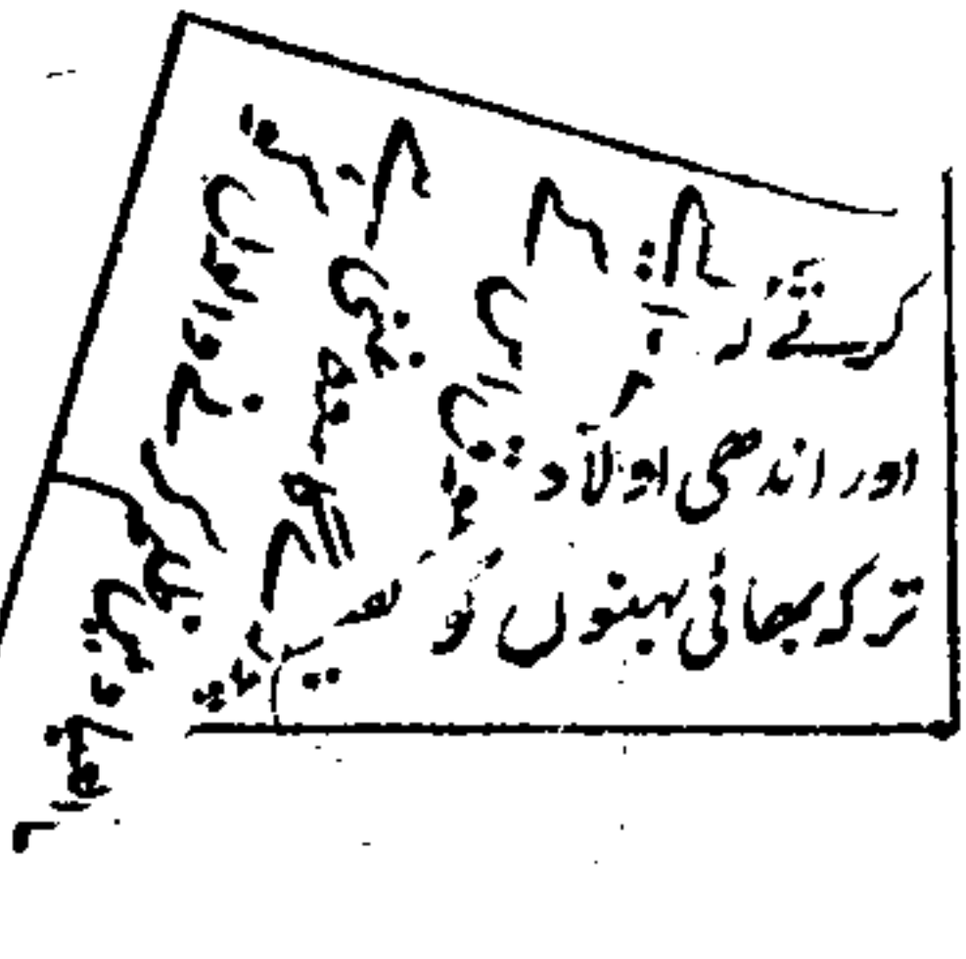

Marfat.com

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ

الحمد للہ کہ این رسالہ فیض مقالہ

یعنی

فضائلِ محرم

و

رَدِّ بدعاتِ محرم

من تصنیف خاکسار مولوی دین محمد زرگر شہر قریشی

حسب الحکم حاجی شمس الدین مالک شمس الطبع

گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور میں باہتمام شیخ گلاب دین پرنٹر چھپا

۱۳۲۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

حمد ہزاراں بیشماراں پاک خداوند تائیں
رازق رزق دہندہ جیہڑا پالنہار اساڈیں

واحد اک اکھوا اللہ لاشریک کہاوے
اسدے قبضے اندر ہر شے ماری خواہ جواوے

ہاں گدا فقیر غنی جو کیا ادنےٰ کیا اعلےٰ
او گنہار سوالی اسدی سب نوں دیون والا

[illegible] تھیں نبی جس ظاہر کر دکھلایا
جسدے باعث بیدینیاں نے راہ ہدایت پایا

پاک رسول محمد احمد علی شان گرامی
ملک مقرب مرسل سارے زمینت سلامی

جس دے تھیں روشن ٹکھڑا سارے جگ سوہنا
امت سنداروز حشر نوں جس نے شافع ہونا

[illegible] دلبر پاک نبی سرور دے
خاطر نبی محمد سرور جاناں حاضر کر دے

[illegible] سارے خوف نہ کیتا جانیں
قدر مراتب اعلیٰ سب دے پڑھکے ویکھ قرآنیں

[illegible] پیارا
جس نے پاک محمد سنداساتھ نبھایا بھا

[illegible] اللہ پاک نبی دا نعرا ہووے
جیہڑا اوسدا دشمن ہووے دکھ عذاباں پاوے

[illegible] غم نہ کائی
اوتھ بہشتاں موجاں مانے نال خوشی دے

[illegible] آپ الٰہی
اسدی صفت کری کی بندہ عاجز کل نکا

Marfat.com

وعداللہ الذین آمنو آپ اللہ فرمایے
اولوالفضل منکم بھائی حق صدیق دی آیا
والذین معہ وکیہو حق صدیق پیارے
سفر حضر وچہ ساتھی پورا پاک صدیق سہارا
جو میں لکھاں لکھ نہ سکاں مدح صدیق دا ایہ
صفت جنہاندی اللہ کردا میتوں طاقت نایہ
بعد نبی دی افضل بھائیو ہی صدیق پیارا
منکر ہو گئے امر قرآنوں ایہ بدبخت نکارے
دوجا عمر خطاب پچھانی یار نبی سرور دا
اشداء علی الکفار اُس نوں اللہ نے فرمایا
حضرت علیؓ نے بیٹی بخشی ام کلثوم پیاری
فاطمہؓ دی اوہ بطن شریفوں راوی نے فرمایا
من اتبعک حق اسدیوچہ اللہ نے فرمایا
بعد میرے جے نبی ہوندا کوئی پاک رسول وہندا
ابن عفان عثمان ہی سی یار رسول الٰہی
جسدی صفت خدا نے کردا نالے نبی رسانا
ذوالنورین پیارا ہے مولا دو نبی سرور دا
ام کلثوم رقیہ آہیاں بیٹیاں نبی گرامی
عثمانؓ ولیدی عاجز بندہ کیا تعریف سناوے

خلافت چار اصحابی یاں کردار اپنا حکم سنایو
بعد نبی دی افضل چار سے آپ اللہ بتلایا
ساتھی پاک نبی سرور دا آہا اللہ نے
قول امام محمد باقر وچہ اخبار سنایا
صفتاں جسد یا علمانوالے لکھ گئے جا بجا ایں
ربا بھیج صلوٰۃ سلاماں صدیق اکبر دیاں
بعضے لوک نہ منن ہرگز باوجود سنو کے
ابن سبا دے چیلے منکر وچہ اخبار سنا کے
جان تصدق کیتی جس نے مال کماں لٹایو
حق نفر وچہ بنی گھتی تاں فاروق سرایا
شک نہیں وچہ اسدی ذرہ دیکھ کتاباں کاہی
بہت کتاباں اندر ڈھاہیدے نہیں لوکاں پائی
ہور کئی آیتاں حق دا ہیوچہ دیکھ تسی
صدیق عمر فاروق دا اس وچہ
آبعد از صدیق پورا اس وچہ
چھیڑا اسدا دشمن ہووے اوس نوں
جو کوئی اس دا منکر ہووے
وچہ نکاح عثمان دے پیارا
دو قرنے دا اس وچہ

Marfat.com

میں عاجز مسکین بچارا بہتا لکھ نہ سکاں
اپنے حسب توفیق بھراوا کر دا صفت نہ تھکاں

چوتھا یار نبی سرور دا حضرت علیؓ سچائی
ہادی رہ ہدایت والا واقف کار حقانی

ھَلْ اَتٰی ہے شان اُسدی وچہ اللہ نے فرمایا
منکر جان علی دا جہیڑا اندر دوزخ وڑایا

اِنَّمَا وچہ صفت اوسدی وی اللہ آیت گھلی
دیکھیں وچہ قرآن بھراوا ہووی خوب تسلی

داماد پیارا ہے سرور دا حضرت علیؓ پیارا
خارجیاں نے منکر ہو کے دین گوایا سارا

علیؓ بہادر شیر خدا دا صفت نہ کیتی جاوے
درجہ اُسدا اعلےٰ بھائی حد حساب نہ آوے

پاک محمدؐ سرور عالم یاراں نوں فرمایا
پڑھ کے ویکھ کتاباں اندر لکھیا نظری آیا

ہے اوہ مومن پورا جس وچہ حب چوہاندی آئی
خارج ہویا نوں مرسی جہنوں حب نہ کائی

ہے افسوس اونہاں تے جہڑے مندا کہن اصحاباں
حکم خدا نہ من فی ہرگز کردے کم خراباں

حسن حسین پیارے بچے دوہتے نبی گرامی
شان جہاندی اعلےٰ افضل جانن خاص عوامی

وچہ شہیداں اعلےٰ رتبہ پایا اعلےٰ پایا
امر الٰہی منے سارے نہ سہ ول ہلایا

صابر ہو کر وچہ مصیبت جھلے دکھ سہائے
قرب الٰہی حاصل ہویا ملے مراتب بھارے

غوث الاعظم پیر جیلانی کامل مرد ربانی
اُسدی صفت لکھے کی عاجز ہے اوہ پیر حقانی

روز پیدا رتولد ہویا اوہ محبوب الٰہی
جمدیاں فرضوں ترک نہ کیتی وچہ کتاب گواہی

بالغ ہو کر زندہ کیتا دین نبی سرور دا
تابیں محی الدین سدایا تابعدار امر دا

تابعدار مریداں میراں عالی درجہ پایا
قرب الٰہی حاصل اونہاں جنت وچ ٹھکانا

اج کل بعض مرید سداوں منن امر نہ میراں
پڑھن نماز نہ ہرگز بھائی جھوٹا قول بے پیراں

اوہ مرید جو امر پیراں دا من لیئے دلوں بجانوں
نہیں مرید جو امر نہ منے خارج دین ایمانوں

ظاہری منی مچھاں رکھن بھوا کرن مریداں
پیون شراب زکوٰۃ نہ دیون مندا کرم پلیداں

Marfat.com

یکے سُود جو یار ہویں یون رکھا امید ثوابال
ہرگز جائز ناہیں بھائی اُلٹے پون عذاباں

بنکے مسلم سُود جو لیندے منکر ربدے سارے
خارج اوہ اسلاموں ہوئے کہیا نبی ہمارے

ہیں مرید میراں وے موئے ایویں لافاں مارن
ہے بیڑا اوہناں تھیں میراں ریتوں کوڑ اُسارن

کجھ شک دلیوچہ نیوں غنیہ یکھ شتابی
من لے امر میراں واجلدی ہووے دور خرابی

طفیل میراں مومنوں نال ایمان نجاوے
کراں دعائیں روز حشر نوں میراں ساتھ رلاوے

ضیفہ دی عاجز تہ لکھ وکھاوے
حد حساب نہ ووے کوئی کی عاجز بتلاوے

ملوہ مرد اللہ دا بیشک تابعداری دا
پیر جاسطے غوث ولی سب ہی جبار علی دا

شریعت کامل اکمل پورا مرد الٰہی
ہیں مراتب اسدے اسمہ ہو جانے کل لوکائی

نبی مالک احمد حنبل پاک امام سہارے
درجے اعلے جاں چوہاں دے ہین خدا دے پیارے

ہزار درود نبی نوں اٹھاں پہر صلاتاں
آل تے اولاد نبی دے بھیج ربا برکاتاں

بل اوہناں دی پاک خدایا ایتھے لوڑے دوہیں جہاں دی
فضل کرم اپنے تھیں رحمت دامنہ پاساں حنفی مومن ساری نال ایمان لجاساں
امت پاک نبی دی ساری

سبب تالیف کتاب

مسلمانے قدر ویلا ایہ بڑا فساد تے فتنا
شریعت دا ہر دی رہبر ہوئی خلق خدا دا
مسلماں دا انگ ہوندے سنگم کوئی
بیں تا ختم رسالت
وہناں اصحاباں

Marfat.com

سنّت نبیاں واہڑی رکھن امر اساں سرکاری
مومن اوہ جو امر نبی دا من لئے سر اتے
لبّاں وراز تے واہڑی منّی مومن نام دھراون
سرور کہیا نہیں اوہ میری اُمت چون بھائی
طرف نماز نہ آون ہرگز کر دی کم خبیثاں
من سلک طریقی فھو اھلی ہی حدیث رسولی
اہل میرا ہے اوہ جس میری کیتی تابعداری
من ترک سنتی فلیس منّی ہی فرمان نبی دا
بریدہ کرے روایت بھلی پاک نبی دا ہووے
وچ ریاض الصالحین دے ایہ حدیث ہی آئی
دو سو چوواں باب نوں اندر پڑھکے عمل کماؤ
منافق نوں جس سیّد کہیا ربّ ناراض ہووے
ہور فساد پیا وچ مکاں اوہ بی آکھ سناؤ
تاہیں جائز تبرا سندی یا رو نقل بناون
پر افسوس سیدیاں رکھے شور فساد مچایا
حکم خدا دا صبر کرو تسی وچ قرآنے آیا
صبر شکر وچ رہے ہمیشہ پاک امام سہارے
سبی مقصود شہادت بھائیو صابر شاکر ہووو
وقت مصیبت اوہ زبان تے ظلم کدے نہ کوئی

ہتھ وہاڑی مولے نظری آون مت وہنا
وہڑے امروں منکر ہوئے غفلت اندر ستے
پتہ لگے گا اسدن جسدن چہ قبر دی جاون
جنہے ہلے یہ فعل کیتا یا جانو اوس گمراہی
تے ٹر بن دی مومن یار و کر بیدیاں ریساں
پڑھکے ویکھ کتاباں اندر ہووے دور ملولی
ویکھو ایہ فرمان نبی دا ہووے دور غباری
نہیں جس تابعداری کیتی نہیں اوہ آل نبی دا
منافق نوں نہ سیّد آکھو منع رسول بتایا
پتہ نشانی دوجی جلدے پڑھکے ویکھو بھائی
ابوداؤد دوں صحیح روایت شک نہ مولا لیاؤ
ربّ ناراض ہویا جس اوپر دوزخ جاگہ اوہدی
تعزیئے گھوڑے کڈھن یار وعقل گیا او
وچہ حدیثاں سرور عالم بھی ایہو فرمایا
ملے خدا نوں صابر ہوکے درجے لیگئے
وانگ امام حسینؓ و کبدے صابر ہو کھلوا
ثابت ہویا شرع تے ایہ گل ثابت

Marfat.com

واقعہ ویکھ شہادت والا صبر کرو ہر حال
پر افسوس جو ایس زمانے بیصبری مل لیندے
بھٹکے راہ شریعت لوکاں اچھی رسم چلائی
انھیں حضرت قاسم تائیں کریں وچ میدانے
حالانکہ خود سرور عالم منع مہندی فرمائی
وہ بزرگ خلاف شریعت کیونکر کم کریندے
وچہ شریعت بریلیاں رسماں کڈھن شرم نہ کریندے
وچہ پنجاب بیدیناں لوکاں رولا بہت پایا
دنی ہی شیعہ کوئی عزائی کوئی ہووے اچھرالی
ہلی مذہب اہل سنت والو کل نہ ایہ کرنا
حضرے بنے ملنگ علی دی بھنگاں پیسن نشے
پہن نماز نہ ہرگز یارو روزہ مول نہ رکھن
سو یار و شاہ علی نے کردوں نماز نہ کھاں
وچہ محرم پٹن رونے شاہ علی دے کیہا
بلکہ اونہاں صبر کھایا اندر سبر رکھالے
رسیم اللہ بھائی عاجز تھم نوں لایا
کاران خدمت اہل سنت وچ ایہ ثواب بڑا
لیوں جو وچہ مجالس غیراں اکثر ہندے
چاہیئے اہل سنت ویکھیں ہنوں نہ جاون

انسانا اللہ حضرتاں نوں رب صبر حیات ٹالے
بلکہ پاک اماماں اوپر مندا طعن کریندے
ستویں ماہ محرم دی دن مہندی خوب رچائی
مہندی لائی ہتھاں اوپر نال طریق شہانے
وچہ مشکوۃ حدیث پیاری پڑھیے ویکھو بھائی
پر رافضی لوگ نہ مندن ہرگز تہمت پاکاں دیندے
کر کے الٹ نبی سرور دا دوزخ اندر سٹ دی
ویکھو وکھرے مذہب کیتے ہی برا خیال جمایا
دین [illegible] پاکے چلے عملوں خالی
[illegible] فضلاں شرع حضرت کفروں لتا
کلم فضلاں عاید سے کر کے آخر دوزخ جاون
شیطاناں نے مت ایہا دوزخ لذت جنکھیں
[illegible] دل نہ رکھیا اوہناں دسوناں صفائی
تعزیہ گھوڑا نقل بنانا ہووے سال عمل لیا
[illegible] تعلیمہ ہمیری [illegible] کرانوالے
[illegible] سلم بھایاں نال [illegible]
[illegible] پاکیتہ [illegible] فعل خرابی
[illegible] شرع [illegible]
[illegible]

Marfat.com

مجلس بے وینال وچہ بھیجو مستورا تاں تائیں
لازم اہل سنت دی تائیں روکن عجز رتاں تائیں
انشاءاللہ حنفیاں اوپر اللہ فضل کھاوے

غیرت مند بنو کل بھائی لیسو نیک خبر ائیں
درجے لین خدا دی کولوں ملن بہشتیں جائیں
اسدی کرے شہادت جہیڑا اعلیٰ درجہ پاوے

در بیان فضیلت یوم عاشورا

اصحاباں نے سرور اگے اکدن عرض گذاری
وتا یہ جواب نبی نے بیں تساں بتلاواں
یوم عاشورہ دا یہ سب چیزاں کریاں خالق پیدا
نور قلم تے عرش منور فلک زمین تائیں
خلیل اللہ جد پیدا ہویا یوم عاشورہ آہا
تو یہ ہوئی قبول آدم دی اندر الیس دے ہاڑے
حضرت عیسیٰ ہور فرشتے ملک مقرب سارے
موسیٰ جد دم گلاں کریاں نال حمد لوند باری
شاہ سلیماں پیدا ہوئے یوم عاشورا ہیسی
مال خدیجہ سرور عالم جس دن عقد چڑھایا
چڑھیا اوپر عرش معلیٰ آپ اللہ جل جلالے
نظر رحمت دی احمد جہان دنیا اوپر پائی
سبھی عاشورا جد اللہ نے پہلے مینہ برسایا
یعقوب نبی نوں یوسف علیا یوسف نبی نوں

سو کجھ فضیلت ساریاں نوں عاشورے دی ہوئی
جو جو بلا یا اللہ نبیاں میں تساں سمجھاواں
دساں کھول تساڈی تائیں جو فرمان رسول
ہور پیارا کیتے رب پیدا نالے آدم سارے
ہو کر غرق فرعون جاں ہویا یوم عاشورہ
تے نالے داؤد نبی دی سن لئی یار پیارا
یوم عاشورے پیدا ہوئے کہیا نبی سہارے
اسدن بھی سبھی روز عاشورا کہیا نبی غفارا
بادشاہی بھی اسدن پائی شک نہ اس وچ ہوئی
روز عاشورا بہ کتے والا اسدن بھی سی
اہا اسدن یوم عاشورا بڑا فضیلت والا
اہا اسدن بھی عاشورا شک نہ اسوچ کائی
پہلی ما اسدا نال آتوں ہویا فضل سوا
اسدن نبی نبیاں آہا دیکھو ویدا بھائی

Marfat.com

دوہ ہووے بیماری اسدی چوہا شوری نہاوے
وچہ حدیث بیان بھراوا پاک نبی فرماوے

جیہڑا اسدن سرمہ پاوے اکھ نہ ہرگز آوے
شاہ جیلانی غنیہ دیوچہ ویکھو فرماوے

نوکم سنت روز عاشوری حضرت علی بتاون
وچہ انیس کتابے ویکھو ایہ عالم فرماوے

سرمہ پاون نفلاں پڑھنا ہور دعا یا منگن
ہتھ یتیماں دے سر پھیرن ہرگز سول نہ سنگن

نہاون وانجی ورجہ بہتا حضرت علی بتاون
پاک گناہوں ہویا یارو وچہ اخبار بھاون

نہاون وانجی ورجہ وڈا پاک نبی فرمایا
نالے پچھنا بیماراں نوں کھانا بہت پکایا

مسلم کرے مصافحہ کوئی مسلم نال کسے دے
ورد اکھیں واہوے ناہیں پاک نبی فرمایا

ثواب زیادہ نفلاں سندا وچہ حدیثاں آیا
ہر قطرہ تھیں سال عبادت وچہ حدیثاں آیا

ہر ہر قدم شہادت ورجہ ملدا اسد بتایئں
قبروں نکلیا ملن ملائک آیا وچہ حدیثاں

ایہ کم سنت علی بتاون وچہ کتاباں آیا
عمل کھاوے تے جاوے جیہڑا وچہ کتاباں آیا

تعزیہ گھوڑا کتے نہ آیا تے نہ مہندی آئی
جیہڑا پچھن گیا ازار دے بدلہ ویسی سائی

وچہ عاشورے کرے چونکی ورجہ بہتا پاوے
روون پٹن شور مچاون کدے نہ ہوسی ہائی

سخت عذاب ہووے اونہاں تے جیہڑی پٹن روون
جیہڑا سوجھ معلوم تساں نوں مسن لوانگے بھائی

شہیداں تائیں پہنچے بخشے جیکر چار رکعتاں
تے جیہڑا بریاں کردا اوہ ناں کرائیا

پندراں واری فاتحہ پچھے قل ہو اللہ پڑھنا
کھیہ سیاہ پاون ہرگز پیسے وچہ حدیثاں

ماندے نوں جو پچھن جاوی روز عاشورے کوئی
روز حشر دے اوہ پیتامیں نال پیارے

جیکر کسے یتیم دی سر تے پھیرے ہتھ کرم دا
حسن بخش شفاعت کریسن تے جنت گھر

اولاد آدم نوں پچھیا اوسنے ایہ گل ثابت ہوئی
ہر ہر والوں بدلہ اسنوں ملدا حشر انعم دا

Marfat.com

تینے نوں جو رجم پلاوی روز عاشوری پانی
گویا اُسنے کدی نہ کیتی ربدی بے فرمانی

ہوگ دیہاڑا عاشوریدا جدوں قیامت آوے
ایس نہیں ہرگز دلوں بنائی پاک نبی فرماوے

عاشوری نے روزی داہے درجہ بہتا آیا
وچہ حدیثاں دیکھہ بھائی پاک رسول فرمایا

سال پنجاہ گذشتہ دی رب عیب معاف کریندا
سال پنجاہ آیندہ والے درجے اُچے دیندا

ہزار محل نورانی ملدا عیش نشاطاں پاوے
وچہ حدیث بیان بھریوا پاک نبی فرماوے

شاہ جیلانی غنیہ دیوچہ دیکھہ ہے فرمایا
آخر ماہ ذوالحجہ جو روزہ رکھے درجہ آیا

سال سارید ادرجہ اسنوں ہی رب سائیں دیندا
غوث الاعظم ہے فرمایا میں نہیں دلوں بنیندا

پہلے ماہ محرم روزہ پاک نبی فرمایا!
درجہ اُسدا بہتا بھائی وچہ حدیثاں آیا

گویا اُسنے سال اگلا سب روزیانو چنگھایا
روزہ رکھن والیاں نے ہی درجہ اعلےٰ پایا

تیویں ماہ محرم دا بھی روزہ رکھو یارو
کرو عبادت پاک اللہ دی ہمت موند ہارو

دسویں ماہ محرم دا بھی روزہ رکھو بھائی
بڑا فضیلت والا اعلےٰ کیتا آپ اکھی

امر اُنہاں اُپر رب نے آکھن فرض ٹھہرایا
سال سارے وچہ روزہ رکھہ عاشورہ دن آیا

روزہ رکھو صدق یقینوں کھانا بہت پکاؤ
بال بچے مسکین یتیماں تائیں رج کھواؤ

اہل عیال اپنے تے جھیڑا رزق فراخ پکیندا
سارا سال فراخی رزقوں ہی اسنوں رب دیندا

حضرت قیس قتادہ کہیا پاک رسول بتاوے
روزہ عاشورے کل جناور روزہ دار ہو جاوے

ابن عباس روایت کیتی پاک رسول نگینے
تکے تہیں جان عبرت کیتی آئے دل مدینے

روزہ دار نہ ہووی سارا آئے نظر نبی نوں
باعث روزہ پچھیا سرور دیہن جواب شفیع نوں

فرعون لے عبرت ربدی کیتی بے فرمانی
غرق کیتا لشکر اسنوں وچہ پانی طغیانی

حضرت ہنر موسیٰ اسدن تاں امداد غفاری
فتح پائی فرعون اوپر جانے خلقت ساری

Marfat.com

کارن عزت حرمت ہاں اسی روزہ رکھن ہار
مہتر موسیٰ مرسل رہدا ہے حق دار اساڈا
روزہ رکھنا سرور عالم امت نوں فرمایا
بعضے نام عاشورا اسدا اس کارن تبلاون
توبہ ہوئی قبول آدم دی وچہ درگاہ ربانی
کشتی حضرت نوح نبی دی جودی تے ٹکائی
تے پھر ابراہیم نبی نوں کیتا رب نے پیدا
بلدی آتش وچوں اسنوں رب کریم بچایا
بادشاہی پھردتی رہے شاہ سلیماں تائیں
مہتر موسیٰ کفاراں تے بھی ہے غالب آیا
پیٹ مچھی دے وچوں یونس باہر لیایا
اسدن نال خدیجہ بی بی عقد نبی دا ہویا
ہیں ستیوں نام عاشورا ہے مشہور پیارے
پاک امام حسینؓ ولی نوں بھی درجہ تہہ آیا
ہیسی ایہ دن عزت والا رب کریم بنایا
اکٹھ قرآن حدیثوں کر کے بنے محب اماماں
پڑھن نہ ہرگز بھائی شور کسے کا پاون

کہیا نبی تساتھیں ساڈا حق زیادہ پیارے
نہیں اساڈیاں لونھائی باہلا حق تساڈا
وسویں ماہ محرم تائیں عاشورا سدوایا
دس نبیاں نوں اس دی بزرگی دیوین رونالاون
بھی ادریس پیغمبر تائیں چاہڑ لیا آسمانی
اس پانی طوفانے کولوں کر کے فضل بچائی
خالص مخلص دوستی کر کے دتا عجب نویدا
تے توبہ داؤد نبی دی رب قبول لیایا
نالے پاک ایوب نبی توں ہویا رد بلائیں
غرق ہویا فرعون مکذب بدلہ پایا
نالے حضرت عیسیٰ تائیں طرف اسمان اٹھایا
دیکھیں بھائی وچہ کتاباں ہی ایہ لکھیا ہویا
بڑا فضیلت والا عملے کیتا رب غفارے
اسدن جام شہادت پیتا اجرا لاہوں پایا
پر رافضیاں نے پٹن اندر سانبا روز لگھایا
اج ایہ اندر باہروں دشمن لگی کسر عواماں
وعظ نصیحت سن دی نہیں اٹھے ماران آون

یارب بخش ہدایت اپنی اس ٹولے دیتا ئیں
چلن راہ شریعت اتے ہوون عاصی نائیں

Marfat.com

در بیان فضیلت شہدا

کراں بیان عیان قرآنوں رب نے فضل کمایا
ذکر شہادت والا درجہ جو نکر رب فرمایا

کیا تعلیم دیوے رب سانوں اندر امر شہیداں
مردہ مول نہ آکھو اونہاں رتبہ بلند سعیداں

کیا تعلیم علیم بھرا اوسانوں ہے فرمائی
واضح کر کے وچہ قرآنے حرف بحرف بتائی

پہلے پار کوعے تیجے دوجے وچہ سیپارے
پڑھ کے ویکھ یقین لیاؤ ہوسن پار اوتارے

پڑھ کے عمل کماؤ بھائی تاں تساں ہوگ رہائی
وچہ کلام اپنی دے اللہ ایہ تعلیم سکھائی

حق شہیداں برا نہ بولو کہو نیک عقیدہ
مردہ مول نہ آکھو ہرگز خوب خصال حمیدہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اور مت کہو واسطے ان لوگوں کے کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے پے

نہ آکھو تسی مردہ اونہوں راہ رب دے جو موئیا
بلکہ ہی اوہ زندہ اے سر معلم قسماں نہ ہوئیا

روون پٹن چیکاں لکے میت مردے تائیں
زندہ اوپر رونا بندے مجھن بہت خطائیں

جنہاں شہادت پائی یار ویجھو زندے سارے
زندہ تائیں روون منداکر یو ہوش پیارے

تاکید کریں شہیداں سندا لٹ قرآنوں جانوں
وچہ حدیث نہ آیا کدہرے سمجھو اہل ایماناں

اے حکم دیوے ناں نمازاں بھائی
تنگی اندر نماز مدد منگ الٰہی

ایہ بھی حکم قرآنے اندر دوجے پارے آیا
پہلا پار رکوعہ تیجا ویکھ اللہ فرمایا

یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے

اے او جو ایمان لیائے صبر کرو ہر حالے نال نمازاں مدد چاہو رب مصیبت ٹالے

Marfat.com

پڑھے نماراں نال نیازاں نالے صبر کھاوے
اللہ صاحب اوس نبیدا ساتھی ہی بن جاوے

خطرہ خوف نہ کائی اوسنوں جیدا رب رکھوالا
وین دنی وچہ ہوسی بیشک اسدا رتبہ اعلےٰ

اپر اللہ ہر اک آکھے کوئی ازمایش پاوے
صبر نبیدا اوکھیں کاران وچہ قرآنے آوے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ اور البتہ ازماویں گے ہم تم کو ساتھ ایک چیز کے ڈر سے اور بھوک سے اور کمی مالوں کی سے اور جانوں کی سے اور پھلوں کی سے اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو

البتہ ازماوانگے اسی چیز کسیدے نالوں
خوفوں خطراں تے نقصانوں جانوں میویوں مالوں

ہاں اسی مال اللہ دا ساری پیرت اللہ دون جانا
راضی وچہ رضا الٰہی بھائیو ہر دم رہنا

رحمت رب دی اوناں اتے اللہ دا یہ فرماوے
نالے وہ ہدایت والے ہین خدا دی پیارے

رب سچا ہے نازل کردا اوناں اتے برکاتاں
نالے ہین صلوتاں نازل وچہ کئی آیاتاں

اسی میرے دلدار بھراو سمجھ قسماں نہ آوے
ہر ہر جاگھ وچہ قرآنے رب سچا فرماوے

شہد شہادت پی کر جیہڑے ہوئے شہید پیارے
مردہ مول نہ آکھو اوناں کہیا رب غفارے

جنت اندر اعلےٰ درجے ملن اونہاں دیاں تھاویں
مردہ مول نہ آکھو اوناں خاص شہیداں تائیں

ہے یہ الٹ آیات قرآنوں تائم کرن جو شیعہ
سال بسالہ پٹا پٹی کردے کم قبیحہ!

اللہ حکم صبر دا دیوے نالے حکم نمازاں
شیعاں لے بیصبری پکڑی نالے ترک نمازاں

سینہ کوبی رووݨ پٹݨ والا سر ندی کھوون
الٹ خلاف کتاب اللہ کر بیٹھے ایہے رہوون

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

Marfat.com

يُحْزَنُونَ ۝ اور مت گمان کرو اُن لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ خدا تعالیٰ کے مُردے بلکہ زندہ ہیں نزدیک
رب اپنے کے رزق دیئے جاتے ہیں خوش ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے اُن کو اللہ تعالیٰ نے فضل اپنے سے اور
خوشخبری لیتے ہیں ساتھ اُن لوگوں کے کہ نہیں ملے ساتھ اُن کے پیچھے اُن کے سی یہ کہ نہیں ڈر اوپر اُن کے

پ ۴ ع ۱۲ سورہ ۳ آل عمران

نہ سمجھو تسی مُردہ اُنہوں راہ ربدے جو مویا
ہی نزدیک اللہ دی زندہ نہیں مویا نہیں

کھاون رزق اللہ دا خوشیوں کردی عیش بہار اے
فضل الٰہوں سیر کریندی وچہ جنت گلزار اں

اوہناں ولوں پیہو خوشخبری پچھلیاں لوکاں تائیں
ہین شہید پیارے ربدی خوشیاں کرن اتھاں

نہ کوئی خوف نہ غم اندر کجھ نعمت خوشیو کھاون
اللہ فضلوں کری نہ ضائع مزہ ایمانوں پاون

ابن عباس روایت کیتی پاک رسول بتایا
ہوئے شہید جو راہ ربدیو چہ اعلے درجہ

روح اُنہدی ہانوں سبز پرندی اندر جاگہ دیسی
وچہ ہوا خوش اُڈدا پھرسی جنت سیر کریں

شاخ طوبےٰ دی اُتے اُنہدا ہوگ بسیرا پیارے
پانی نہر جنت دا پیوے جتوں خواہش سبھ

یا رزقون بھی طرف اوہنا دی آیا ویکھ اشارہ
اس تھیں ویکھن مہ رحمت منبع نور سہارا

فرحین دا مطلب ایہو ہی فے اواقع بھائی
مقام وصال الٰہی جیسی ہور خوشی نہیں کائی

خوش ہوندے خوش ہندی ناہیں خوش ہندی نال اوہناں
جیہڑے اجے نہ گئے اوہناں نوں کرن امیدی جھاتی

ہون شریک بزرگی اندر واقف ہدایتاں دے
خوش ہوون وچہ آخر بالکل خوف نہ دوزخ ناراں

ہوگ نہ خوف شہیداں تائیں حشر نشر پل والا
نہ پلے میزان عمل دا ہوسن پاک کمالا

دنیا چھڈن والا اوہناں خوف نہ ہوسی پیارے
ہور جو چیزاں دنیا دیوچہ پچھے چھوڑ سدھارے

خوش ہوون اوہ نال نعمت جو رب تھیں ہتھ آوے
اعمال ثواب زیادہ نعمت دیوے رب بتاوے

استحقاق موافق جو کجھ فضل الٰہوں آوے
اس نعمت تھیں زیادہ نعمت رب عطا فرماوے

شہید مجاہد مومن ہوا رب جو نہ ضائع کردا
جو ہے مالک خالق سب دا بخشنہار ا ہر دا

Marfat.com

تعزیہ ولدل ماتم اندر پاک امام نہ آون
جھوسوچو یار بھراؤ خادم بنو اماماں
بصبر ی خرافاتی اندر ضائع وقت گواؤ
رووہ کہو نہ مول شہیداں رب صاحب فرماون
ال پیاریاں ربدے رکھن پیار امام سہارے
خوف علیہم ولاھم یحزنون جینوں کھو باری
بکاتے سینہ کوبی کرے جو ماتم خوانی
ھوں ہون بیزار اونہا تہیں پاک امام سہارے

ایسپر وچہ بہشتاں ہوون کھاون موج اڈاون
کم خلاف تساڈی سارے جانن خاص عوامال
صریح آیات قرآنی دی تسی نافرمانی چاہو
ایہ شہید جناب میری وچہ عیش مسرت پاون
صابر لوگ اونہا نوں ملسن اندر حشر دیہاڑے
اوہو ہوسن ملنے والے اندر آخر واری
نال اونہاں نہ ساہجھ رکھیندے یک امام بانی
وچہ بہشتاں محفل نوری دیوچہ لین ہولاڑے

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی
سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن
ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک
ھو الفوز العظیم ترجمہ تحقیق اللہ نے مول لیں ہیں مسلمانوں سے جانیں انکی اور مال انکے بدلے اسکے کہ واسطے
انکے بہشت ہووے لڑینگے پس راہ اللہ کے پس مارینگے اور مارے جاوینگے وعدہ ہووے اوپر اسکے سچا موجود ہے توریت کے اور انجیل کے
اور قرآن کے اور کون شخص پورا کرنے والا ہے عہد اپنے کو اللہ سے پس خوشی کرو تم ساتھ سودا گری اپنی کے
جو سودا گری کی ہے تم نے ساتھ اللہ کے اور یہ وہی ہے مراد پانا بڑا۔ پارہ ۱۱ ربع اول سورہ توبہ

ا خریدلیاں اللہ نے مسلماں دیاں جاناں
لے مالاں جناں دے بدلے جنت اللہ دیسی
پے سڑو راہ اللہ دے جیہڑا پاون
ن کفاراں تائیں غازی نام رکھاون

نالے مال جو مسلماناں دسنو اہل ایماناں
وکھو کیہا سودا ہتا سودا اللہ نال کیتی
پا تہاں راہ مولے وچہ جنداں جاون
وا کر کے نال اللہ دی جنت ڈیہ لاون

Marfat.com

وعدہ کیتا اللہ صاحب سچا نال اونہاندے — وچہ توریت انجیلے نالے وچہ قرآندے

رب تھیں کرو اکھیڑا سچا قول اپنے نوں پورا — ہی اوہ سب پیمانداں سچا فرق نہ اس وچہ بھورا

خوشی مناؤ اس سودی تھیں آپ کہیا حق تعالے — کامیابی ہی وڈی ایہو ہی ایہ فضل تعالے

سودا کیتا نال اللہ دے شاہ حسینؓ پیارے — ہوئے شہید خدا دی راہ وچہ حسینؓ دلارے

جنت اندر اعلے جائین دتیاں رب اونہاناں — ہی لکھیا ایمان اساڈا شک نہ ذرا اسانوں

مومن اس سودی وچہ راضی یار ودلوں بجانوں — رافضی اس سودی تھیں غصہ روون حال ہجانوں

دکھ اہناں شیعہ نوں بھارا وچہ دکھ شہیداں — ہر دم پیٹن روندی رہندے منداحال مریداں

مومن اس سودی تھیں راضی ہر دم خوشی مناون — یارب سانوں ایہ شہادت وچہ دعا فرماون

پر رافضی اس سودی وچہ غصہ پٹن تے کرلاون — حالوں ہو بیحالے جاون ذرہ نہ شرماون

ہندا ہی معلوم اسانوں سارا قرآن نہ جانے — جیونکر رب نے امر نہی دا کیتا حکم قرآنے

ماتم خوانی پٹنا رونا چھوڑو تعزیہ داری — توبہ کرو خدا ول آوو بخشش دیسی ربانی

عقل شعیہ دے اتے سانو بیشک رونا آوے — عجز نیازوں عرض گذاراں غصہ موں

کیا امام حسینؓ لی نوں تسی شہید پچھانوں — ہین شہیداں زندہ سمجھو ثابت بچھ قرآنوں

زندہ یاد اتسی ماتم کردے سوچو سمجھو بھائی — نہ کسے کیتا نہ کوئی کردا اندر خلق خدائی

عین محرم دیکھدیاں تسی پٹا پٹی لاندے — حکم رسول اللہ دے جھیڑے کدی بجا نہ آندے

بات عجیب عجوبہ یاد تسی ایویں ماتم کردے — الٹ خلاف رسول اللہ دا منداہر وہ

سینہ کوبی حدوں باہر کردی اشک فشانی — پناہ خدا دی منگاں ہر دم واہ واسلمانی

پٹن روون سینہ کوبی برے خیال جمائے — ایہو کم کریندیاں اہناں صدہا سال وہائے

لگے پچھے یاد نہ رکھن خوشیاں عیش مناون — سارا سال تماشے ہاسے ٹھٹھے وچہ لنگاون

Marfat.com

ہی ایہو لج ویلا آیا قرآنوں منہ موڑے
حضرت نوح نبی رب اگے ایہو عرض گذاری
شر عالم کفار اندا ویکھ اچاٹھا چالا
ربا قوم میری نے پائی قرآنوں مہجوری
مین بھی ایہو عرض گذاراں پاک خداوند اگے
بس کریں نے ہور اک آیت اگے لکھ وکھائیں

بریاں کھاں وتوں کہیڑا بابجھ خدا دے
جیویں جیویں وعظ سناوے بابا ہور ہوندی دوری
اوہ بھی ایہو عرض گذاراں سنگے نوں تعالے
کریں ہدایت یارب اینہاں نوں بلکہ ہور ضروری
راہ ہدایت بخشیں اینہاں تیکی وانہ لگے
دینی علم سناکے بھائی اجر الاہوں پائیں

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا
فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ط اور جو نافرمانی کریگا اللہ اور اس کے رسول کی اور بڑھیگا
اُسکی حدوں سے تو اُسکو داخل کریگا آگ میں ہمیشہ رہیگا اس میں اور اُسکے لیے ذلت کی

بے فرمانی رب بیدی کر حدوں ونگھ جاوے
ایس آیت تھیں صاف صریحاً سانوں معلم ہویا
چیز جہیڑی وی وچہ شریعت اصل نہ ہووے کائی
ونگھ جاوے جو حداں بدیاں دوزخ اندر جاوے
حداں ہن سے پاک اللہ دیاں دوزخ اندر جاوے

رب کہیا وچہ دوزخ پاواں ہیکوں آکھو
ہیفرمان رسول اللہ دا ہویا رب دا کہیا
اُسدا ورتن راج کرنا فرمانی
ذلت مار کرے رب اُنھوں پائے
تعزیہ گھوڑے کدھکے یار وچہ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ
الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

جہیڑا کرے خدا دشمنی والے ظاہر ہدایت
کرو الٹ جو مومناں دے

Marfat.com

چھڈ کے راہ جو مسلمانا ندا پھڑے اُلٹا چالا
رب کہیا اسی گھلیئے اودھر جیہڑ جاون والا

وچہ قیامت دوزخ اندر سُٹیئے اُسدی تائیں
بُری جاگھ ہے دوزخ یارو ایسی سخت سزائیں

ویکھو یارو اللہ صاحب کی اساں فرماوے
نظر کرو تسی حکم اُسدیوں کیا احکام سناوے

رب فرمایا اُلٹ جو چلے پاک رسول گرامی
چلے اُلٹ جو مسلمانا ندا بعد اظہار احکامی

وکھرا پھڑے طریقہ اپنا مسلمانا نتوں بھائی
کریئے اسی جدھر لوہ جاوے ہے ایہ حکم الٰہی

روز قیامت وچہ جہنم سُٹیئے اُسدیتائیں
پکا ہے فرمان خداوند اشک اس اندر ناہیں

بُری جگھ ہے دوزخ یارو منگوں پناہیں
کرو نہ اُلٹ خلاف نبی دا لبو بہشتیں جائیں

وقت نبی دے تعزیہ گھوڑا ہرگز نکلیا ناہیں
تے نہ وقت اصحاب کسے دی دساں تیرے تائیں

تے نہ وقت امام کسے دی نکلیا تعزیہ بھائی
پچھوں کھڑہ شیطاناں دتا شرم حیا گوائی

کر کے اُلٹ ایہ مسلماناں دا تیمور ے بدکارے
تعزیہ گھوڑا کڈیہا یارو ہے کرماندے سارے

امام حسین پیارے ربدی جاں دنیا وچہ آئے
کوفہ ویوچہ آکر اندر کربل ڈیرے لائے

آخر وقت وصیت کیتی بی بی زہرا تائیں
کربل دی میدانے اندر شک اسہدیو چہ ناہیں

ختم نبیاں سرور عالم آخر وقت بتایا
سن لے پیاری بیٹی میری فاطمہ نوں فرمایا

بیٹی بعد وفات میری دے زخمی منہ نہ کرنا
صابر رہیں رضا وچہ راضی اُچا دم نہ بھرنا

نہ پٹیں توں وال سر دے نہ پئی شور مچائیں
نہ واویلا نوحہ کرنا نہ توں وین الائیں

نہ پھاڑیں گریبان اپنے نوں پاک نبی فرمایا
اج جہلاواں دین نبی وچہ رولا بہنا پایا

اے ہمشیر حق اپنے دی قسم دیواں میں تینوں
بعد شہادت میری بی بی پٹیں مول نہ مینوں

آہ بکا نہ کرنا موئے لے مادر دی جائی
ایہ وصیت میری بھی ہے سُن اے فاطم جائی

وین نہ کرنے ہرگز بی بی منع خدا فرمایا
اہناں فیضاں بیدیناں کوڑ طومار بنایا

Marfat.com

حُبّ امام حسینؑ ولیدا دعوی کوڑ کریندے
رافضی لوک جو رفض کریندے کوڑی طعن مریندے

دل تھیں دشمن ایسر منہ تھیں بنن محب امامؑ دا
بے سوچے بے سمجھ کردی ساری کم شیطاناں دا

پاک معصوم خاتوناں ندالے نے نام سناون
دی الزام بیصبری والا مجلس وچہ لاون

وچہ محفل اجلاس پیا کرتے اندر بازاراں
لے لے نام معصوماں ندا پٹن پئی اشراراں

نام اونہاندیاں مستوراتاں لے وچہ مجلس کائی
ہے یقین سانوں پکا اس گل اوپر بھائی

رَوہ بروہ ہون ایہ سنکے غصے دیوچہ آون
سُندیاں سارا یہ مجلس اندر شور مچاون

غیرت مند انسان مغز خاندانی سدواون
اظہار ذلالت مجلس اندر کدی پسند نہ لیاون

وڈہ ٹبر خلائق نالوں آل رسولؐ گرامی
خدمت وچہ جنہاندی رہندے ہر دم مسلمانی

کیا اتباع امام ولی دا ہے اینہاں دے کیتا
نام محب ایہ اہل البیتوں سُن تو ں دیر نہ کیتا

کم خلاف کیتا جو کیتا چنگا مول نہ کیتا
راہ شریعت چھوڑ اینہاں نے راہ بُرا پھڑ لیتا

ہرگز کسے بی بی دی سر توں چادر کدے نہ لائی
بے ادبی نہ کیتی ہرگز بکدے پھرن سودائی

نہ کسے بی بی دین الائے ہیں بکواس کردے
پاکاں نوں ایہ تہمت دیکے دوزخ اندر سڑدے

تہمت لاون بی بیاں تائیں ایہ بدبخت نکارے
روز قیامت اہناں تائیں اگ دوزخ دی ساڑے

شاکر رہے رضا وچہ ساری اہل البیت نبی دے
جزع فزع نہ کیتی کُتے حسینؑ ولی دے

وقت مصیبت صابر رہنا خود اللہ فرمایا
نالے پاک محمدؐ سرور بھی ایہو ہتھ پایا

پاک الم بھی بھائیو سانوں ایہو فرماوے
رافضیاں دے تائیں ہرگز سمجھ نہ آوے

امام صاحب بے صبری تھیں ہی منع فرمایا
رافضیاں نے مثل ہنود اں برا طریق بنایا

ہندو آں یاں رتناں پٹن ایہ خود پٹن بھائی
وڈھ گئے نے ہندو اناں وں ہویا غضب الٰہی

رتناں دین عقل تھیں ناقص وچہ حدیثاں آیا
پیٹیا مردا رتناں نالوں گھٹ اوہ جہ پایا

Marfat.com

وچہ فروع کافی دی بھائی پہلی جلدے آیا
صفحہ اک سو اکی اُتے پاک امام بتاوے
جابر یعنی کرے روایت منع جزع ہے آیا
جابر پچھیا جزع کی ہے یا حضرت بتلانا
منہ تے مار طمانچے پٹنا سینہ کوبی کرنا
انّا للہ چاہئے پڑھنا وچہ تقدیر الٰہی
طریق اسنا صبر کرن ہے پاک امام بتاوے
جس نے صبر کمایا اس نے اجر خدا تھیں پایا
فروع کافی دی تیجی جلد ہے ویکھو لکھیا پایا
امام محمد جعفر کہیا پاک نبے فرمایا
پٹاں تے ہتھ مارن تھیں ہو باطل نیکی جاوے
تحفہ احمدیہ دی پہلی جلد باب دوجے وچہ آیا
عدت ہوئی جدول امامان حق شہادت پایا

نولکشور دی چھاپے اندر باب صبر دا آیا
ویکھو پڑھ ہو یقین لیاؤ وہم تساڈا جاوے
امام محمد باقر صاحب ویکھو ہے فرمایا
کہیا امام واویلا کرنا غوغا شور مچانا
پٹنے وال تے نوحہ کرنا صبر دُں قدم نہ دھرنا
راضی اوپر رضا دی رہیئے ہے ایہ حکم الٰہی
جیہڑا صبر نہ کرے ہرگز اوہ مردود سداوے
تے جنہ بے صبری کیتی ہتھ ایمانوں چایا
صفحہ اک سو اکی اُتے عبداللہ روایت لیایا
نہیں مومن جس وقت مصیبت پٹاں نتے ہتھ لایا
پٹنوں تے واویلا نوں منع رسول بتاوے
تن دن سوگ شریعت جائز دوہ نہ جائز پایا
سوگ اوہناں ہن جائز ناہیں تحفے اندر آیا

فروع کافی نولکشور جلد ۱ باب الصبر والجزع صـ ۱۲۱ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ما الجزع قال الفراخ بالویل واللطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی ومن اقام النوحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ ومن صبر واسترجع وحمد اللہ عزوجل فقد رضی بما صنع اللہ ووقع اجرہ علی اللہ ومن لم یفعل ذلک جری علیہ القضاء وہو ذمیم وحبط اللہ اجرہ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ جب حضرت ابی جعفر امام محمد باقر نے جزع سے منع فرمایا تب میں نے عرض کیا کہ جزع کیا ہے۔ فرمایا چیخ مارنا ساتھ ویل اور آواز بلند کے یعنی واویلا اور شور کرنا اور منہ پر طمانچہ مارنا سینہ زنی کرنا بال نوچنا جس نے نوحہ کیا اس نے صبر نہیں کیا اور طریقہ چھوڑ کے اور طریقہ پکڑا اور جس نے صبر کیا اور انا للہ پڑھا اور تقدیر الٰہی سے راضی ہوا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جس کو چاہے دے اور اس پر قضا الٰہی جاری ہوئی وہ ذمیم اور خوار ہے اللہ اس کے اجر کو باطل کر دیتا ہے ۱۲

Marfat.com

پینا جائز ہرگز نا ہیں منع نبی فرمایا
کرن ایہ اکٹھ اماماں سنداخوف نہ ہرگز کھاونا
جام شہادت پی کر حضرت قرب حضوری پایا
عیش نشاط مسرت ہر دم وچہ حضوری پاونا
خوشی دوست دی جیکر بھائی دل نوں نال ملانا
اوہ ہے دشمن دوست نا ہیں جنہوں ایہ گل سکھائی
دوست اپنے گھر وچہ خوشیاں کردا وجدا ناسنا
ہتھوں سخت عداوت ہوئی کرن پے یار وں
جس کم اندر دوست راضی ہووے اوہ کرنا
عبداللہ دے سبھ سہارے چھڈ نبی محبوب اولا
ایڈا الٹ دوست دا کرکے پھیر تجب سارو
ہوندا ہے معلوم اسانوں سارا قرآن سنانے
ماتم خوانی رونا پینا چھڈو تعزیہ داری
عقل شیعہ دے اتے پاتوں پیا ہے پردا او
کیا امام حسینؓ لی نوں ایسی شے سکھائی
زندہ باندا نسی ماتم کردے سو تسی بھائی
چن محرم وچ ہندیاں نسی پٹائی ماتے
بات عجیبہ زندہ ماتم کردے ہور ہیں
سینہ کوبی حدیثاں باہر کردا ہے شیطان

Marfat.com

پٹن رونا سینہ کوبی بڑے خیال سمائے
ایہو کم کریندیاں اہناں کتنے سال وہائے

اگے پچھے یاد نہ رکھن خوشیاں عیش منائون
سارا سال تماشے اندر ٹھٹھے وچہ لنگھائون

ہیلے ایہو اج ویلا آیا قرآنوں منہ موڑے
بڑیاں یحماں لوں کہیڑا باجھ خدا دی ہوڑے

حضرت نوح نبی رب اگے ایہو عرض گذاری
جوں جوں وعظ سناواں رباہوں لوک فراری

سرور عالم کفار اندا ویکھ اپٹھا چالا
اوہ بھی ایہو عرض گذاران اگے حق تعالے

ربا قوم میری نے پائی قرآنوں مہجوری
کریں ہدایت یارب اہناں تیرے بن حضوری

میں بھی ایہو عرض گذاراں پاک خداوند اگے
راہ ہدایت بخشیں اہناں تتی وا نہ لگے

قال امیر المؤمنین علی علیہ السلام من جدد قبرا او مثل مثلا فقد خرج من الاسلام

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا جسنے جھوٹی قبر بنائی اور وہ قبر اصل قبر نہ ہو تو وہ شخص خارج از اسلام ہے

ویکھو یار وعلی مکرم کیا اساں فرماوے
من لا یحضرہ الفقیہ دی سٹھ صفحہ تے آوے

علی مکرم شیر خدا دے ہے سانوں فرمایا
جس نے نقلی قبر بنائی مزہ وچہ نہ آیا

اوہ جھوٹی قبر نہ مردہ جس وچہ منع بناون آئی
ہرگز جائز ناہیں بھائی سبھ علیؑ فرمائی

قبر بنا اکھاڑا کر کے لوک اکٹھے کردے
حضرت علیؑ کہیا ہے یارو باجھ ایمانوں مردے

اوہ اسلاموں خارج ہویا جس نے قبر بنائی
فتوی علی مکرم دتا نہیں اوہ مومن بھائی

تعزیہ گھوڑا جائز ناہیں منع علیؑ فرماون
پر لوک بیدین نہ مڑدی ہرگز خالی مغز کھپاون

مثل ہنوداں اینہاں لوکاں سنگویں ساک بنائے
واہنگ دسہرے تعزئے کڈھن گھوڑی عجب سجائے

جس اج علی بہادر مندا ایہ سب توڑ گواندا
بتاں وانگوں توڑ اینہانوں اندر خاک لاندا

علی مکرم کافر جانن تعزیہ داراں تائیں
رافضی لوک نہ مندن ہرگز پئے اپٹھے راہیں

قول نہ منن شاہ علیؑ دا بن محب علیؑ دے
ایہہ علیؑ بیزار اوہناتھیں جانی نال ودے

Marfat.com

ربا ایہناں ہدایت بخشیں راہ سدھ تے لائیں
وین محمد ہور اک آیت اگوں لکھ وکھائیں

بدعت نوں چھڈ پکڑن سنت لین بہشتیں جائیں
حکم خدا دا واضح کرکے اجر الاہوں پائیں

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی اور گذر جاوے حدوں اسکی سے داخل کریگا اسکو آگ میں ہمیش رہنے والا نیچ اسکے اور واسطے اسکے عذاب ہے ذلیل

بے فرمانی رب نبی دی کر حدوں لنگھ جاوے
اس آیت تھیں صاف صریحاسانوں معلم ہویا
چیز جہیڑی دا وچہ شریعت اصل نہووے کائی

رب کہیا وچہ دوزخ ڈالاں در وعذابوں پاوے
بیفرمان رسول اللہ دا ہویا رب دا گویا
اسدا اوتن رائج کرنا بے فرمانی آئی

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صومًا ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجًا ولا عمرۃ ولا جہادًا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعر من العجین

سلم اندر قول نبی دا خاص حذیفہ لیایا
روزہ حج نمازاں عمرہ عدل زکوۃ کچیوے
ونگروال آئے تھیں باہر نکلیا اوہ اسلاموں
پر نیوں ہویا جنے نواں طریق بنایا

نہیں قبول کریندا اللہ جس بدعت کمایا
نہیں قبول کریندا اللہ باہر دینوں تھیوے
ابن ماجہ ہے راوی اسدا سمجھو خاص عواموں
بدعت کرے کراوے یا خود راضی ہوکر آیا

عن ابن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال نبی صلے اللہ علیہ وسلم من کثر سواد قوم فہو منہم من رضی عمل قولہم کان شریکًا من عمل بہ

جمع الجوامع وچہ سیوطی رحمت اللہ فرماوے
او ہو قوم اوسی تھیں جا نو بدعت دا خانوادہ
سمی ابن سعیدوں کہیا پاک نبی فرماوے
دم اک اندر کیتا جس نے کوئی رواج زیادہ

Marfat.com

ویکھو ویکھی لوک اتائیں ہندے جمع پیارے
رائج جاری ہوندا جاندا وچہ خلائق سارے

ایہ بدعت کم کراون والے تے جو شامل ہوئے
اکو جہئے جان برابر وزخ اندر ڈھوئے

حنفی اہل سنت دیتا ئیں نال آداب ہزاراں
خدمت عالی اندر ایہ میں سنیو عرض گذاراں

موجب نص آیات قرآنی تے اخبار نورانی
تعزیہ گھوڑا جائز ناہیں تے مرثیہ خوانی

ایسی مجلس اندر جانا مطلق جان حراموں
ہادی پاک محمد برحق منع کرن اس کاموں

کیوں جو وچہ صحیح مسلم دی ایہ حدیث ہے آئی
پاک رسول محمد احمد یاراں نوں فرمائی

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من روی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ
فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم

منکر چیز جو ویکھے کوئی ہتھ دینال ہٹاوے
طاقت نہیں تاں نال زبانے اسنوں وعظ سناوے

نال زباں بھی طاقت نہیں تاں دلوں تہیں پچھانے
بہت ضعیف ایمان ہے اسدا کہیا نبی زبانے

ضعیف ایمان ہووین کہا بدعت تہیں کروی
لابد ہے ایہ امر ضروری منیاں پوی تو پوی

ہے اج سخت زمانہ بھائی جیکر ہو نہ سکے
ایسے ہوون منداں اکھو تارب عزت رکھے

جنو نیک تحقیق پچھاتا بدعت والا چالا
باہجھ حسابوں وزخ پاوی اسنوں حق تعالے

ایس حدیثوں معلم روشن ہو گیا سب اجالا
تعزیہ گھوڑا جائز ناہیں سمجھیں یار کمالا

تعزیہ گھوڑا بدعت سیہ ہیں جو مسلم کریسے
شکر کران ایہ نال اللہ دی خوف خدا نکرے

سوچو سمجھو یار بھراؤ مندی رسم ہٹاؤ
کوشش کر خدا دی رسے مسلمان سداؤ

وچہ قرآن حدیث کتابا نہ ڈھٹھا نہ پڑھیا
تعزیہ گھوڑا امام خوانی کتھوں کڈھیں اڑیا

اس دا اصل اصول ہرا واہو وے معلم نائیں
وسوکڈھ کتاب اسانوں جو کجھ خبر تسانیں

Marfat.com

تعزیہ سازی اندر یارو سال تمام وہاوے
ایہو مال جو دیون للہ رب راضی ہو جاوے
غور کرو تے سوچو سمجھو مسلمان بھراؤ
وقت شہادت بھی نہیں کہیا پاک امام سہارے
نہ امام شہیداں کہیا نہ نبی فرمایا
غم مصیبت ٹالن کارن چیز کوئی بناؤ
پیر پرستی وچہ شریعت بدعت اکھن نالے
تعظیماں تکریماں جاہلیں ایون کرن ماڑا
احمقاں ہبلاواں دتیائیں دانش موں نہ آوے
اپنے بت بنا کر پوجا کر دیاں شرم نہ آوے
کی ہویا کیوں علمانوالے شیعہ منع نہ کردے
دیکھو جعفر صادق صدقوں سچی خبر سناوے

خرچ کریندے مال ماتا کی اہناں نہ آوے
دسے عائیں حق تساڈے جہیڑا ایہا جگہ بناوے
کہیا رسول خداوند کتھے تعزیہ تسی بناؤ
تعزیہ گھوڑا آکھ ہدے رہنا ہاں ایہا پیارے
تعزیہ گھوڑا ماتم خوانی کتھوں جائز آیا
پیر امام پیغمبر دی تسی نقل نہ کوئی لگاؤ
تعزیہ گھوڑا دیکھن کارن خلقت ہوئی دوالے
جانن ایہ ثواب اساڈے ہے اتھی ماتا
نقل نباون جائز ناہیں منع رسول فرماوے
ایہ تعظیم بتاندی یا پھر نار جہنم پاوے
ایہ جاہل بے علم بیچارے شرکوں فرق نہ جانن
وچہ کلینی نور لکشوری پہلی جلد سے آوے

قال ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ یا معلی اکتم امرنا ولا تذعہ فانہ من کتم امرنا واذاعہ اعزہ اللہ فی الدنیا وجعل نورا بین عینیہ فی الاخرۃ یقودہ الی الجنۃ۔ یا معلی من اذاع حدیثنا وامرنا ولم یکتمہ اذل اللہ فی الدنیا ونزع النور من عینیہ فی الاخرۃ وجعل ظلمۃ یقودہ الی النار۔

ترجمہ سیدی امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں۔ اے معلی ہمارا امر (واقعہ) پوشیدہ رکھ ظاہر نہ کر جس نے پوشیدہ رکھا وہ دنیا میں خدا کے نزدیک عزت ہے۔ اور آخرت میں اسکی آنکھوں کا نور اسے بہشت میں لے پہنچیگا۔ اور جس نے ہمارا حدیث بیان اور امر (واقعہ) ظاہر کیا۔ خدا اسے دنیا میں ذلیل کریگا اسکی آنکھوں کا نور مٹا دیگا۔ اور وہ (اندھا) دوزخ میں جا گریگا۔

Marfat.com

امر کا لفظ حدیث میں مصیبت اور موت کے واقعہ پر بولا گیا ہے اور حدیث الحسین کے فقرہ میں لفظ حدیث یہاں واقعہ کربلا پر بولا گیا ہے۔ تو ثابت ہو گیا۔ کہ حدیث صادق میں الفاظ امر نا اور حدثنا دونوں اگر واقعہ ہوئے ہیں۔ تو واقعہ کربلا پر وارد ہوئے ہیں ان میں امام صادق کا یہی مطلب ہے کہ واقعہ کربلا پوشیدہ ہی رہے۔ کیونکہ غیرت مند معزز انسان اپنے خاندان کی ذلت کا اظہار ہرگز پسند نہیں کرتا۔ آپنے تہدیداً اسکے بیان سے مراثیان وقت کو روکدیا۔ لہذا یہ قول امام مرثیہ محرم کا سخت مخالف ہے۔ اب پیروان آل محمد علیہم السلام کو مرثیہ خوانی اور شنوانی سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور مرثیہ محرم کی مجلسوں محفلوں سے پرہیز کرنی چاہیئے

چار سو چھیاسی صفحہ دی اتے دیکھو لکھیا پایا
جعفر صادق یار معلے تائیں ایہ فرمایا

واقعہ امر اساڈا ہرگز ظاہر موں نہ کرنا
رکھ پوشیدہ یار بھراوا دل دی اندر جرنا

واقعہ امر اساڈا جس نے ہے پوشیدہ کیتا
اگے پاک خداوند اسنے عزت درجہ لیتا

موت مصیبت اوپر بولے لفظ امر دا بھائی
حدث الحسین دی اتے لفظ حدیث تائی

لفظ امر نا حدثنا دا کربلا اوپر آیا
ثابت ہویا امام جعفر نے ایہو مطلب پایا

کدوں خلاف شریعت تالاوہ پسند کریندے
راضی وچہ رضا الٰہی صابر شاکر رہندے

حال اظہار دلالت کولوں منع امام بتایا
ناکر یو مرثیہ خوانی دیکھہ امام ہٹایا

ایہ مرثیہ خواناں تائیں سخت مخالف آوے
شنوائی مرثیہ خوانی ہر سب منع بتاوے

پاک نبی دی وچہ حیاتی کئی واقعہ ہوئے
کئی اصحاب رسول اللہ دی پاشہادت موئے

جعفر صدوں شہادت پائی جنت ڈیرا لایا
پاک نبی نوں اسدن بھائی بڑا اندیشہ آیا

سر ورہوئے حیران کہتے غم نے گھیرا پایا
سنیا بی بی جعفر دی نے رو رو شور مچایا

Marfat.com

سرورِ عالم کہیا اسنوں بند کریں توں رونا
جیکر رونوں بند نہ ہوسین منہ وچہ مٹی بھرسائیں
صحاح ستہ وچہ حضرت عائشہ دی کرن روایت بھائی
چاچی خاص رسول اللہ دی عین شہادت پائی
جنگ احد دا قصہ سارا ویکھیں کھول کتابیں
کفاراں نے ظلم کمایا مثلہ کیتا سارا
بلکہ باہر کلیجہ کڈھکے کھاوا لے ایمانیں
پاک محمد سرورِ عالم بولے سخن زبانی
ہیں حمزہ دیتائیں یار وچیکر غم نہ ہندا
پچھی ہور درندے کھاندے گوشت اسدیتائیں
کلے درجہ ملدا اسنوں خالق دی دربارو
بخاری دیوچہ ابن نکندر ایہہ روایت لیایا
پے میرے نے جنگ احد وچہ جد وچ شہادت پائی
اور دیکر میت اتے پاس رسول لیائے
ہن لگا چادر تائیں یاراں منع کرایا
نے وچہ آواز آیا رونے سندا بھائی
حضرت ایہ عورت بھائے رووے میت تائیں
ب نبی فرمایا اگوں رونا جائز ناہیں
لح اسدیتوں لیکے سارے ملائک اوپر اسمانے

صبر کریں رب راضی ہوسی جو ہونا سو ہونا
جد رووینگی تد ڈکیساں دینوں مول نہ ڈرسائیں
عبداللہ بن جعفر دسی آسانوں گل ساری
سرورِ عالم بھی اس ویلے وتھے ہین بھائی
جاوے شک ولید اسارا کارن عیب توار
کل اعضا تروڑی بدنوں کرکے پارہ پارہ
حضرت افسر روایت کردے نال آداب بیانا
کہیا سبہناں لوکا نتائیں اوپر طرز بہانی
حمزہ نائیں وچہ قبر دے دفن ہوون وینا
قیامت دے دن اٹھانو چوں بند انکل ہوا
ویکھو قوں نبی سرور دا پھول وی ہیٹھ ابانا
جابر بیٹے عبداللہ دی سانوں بول سنایا
کفاراں نے مثلہ کیتا اسدی شکل گوائی
چاہیا ہیں جو چادر تائیں اوپر فرمایا
چکیں نا ہیں چادر تائیں سرور نے فرمایا
سرور پچھیا کیسا رونا یاراں عرض سنائی
غم اسدے دل اندر رہیا معیا اس دا ہائیں
اسمانوں آ ملک ربانے ویکھن اسدیتائیں
بڑے مرتبا علے اسدی کیتے خالق دانے

Marfat.com

لایق نہیں سزا یہ میت کیوں روی ہتا ئیر
ناحق کرے عذاب میں داخل پاوی وند کہائیر

ایس حدیثوں معلم روشن ہو گیا ساڈی تائیر
ماتم خوانی پٹنا رونا ہرگز جائز ناہیں

جیکر بھائی جائز ہندا منع نبی کیوں کردے
پر افسوس شیعا ندا ٹولہ کم اُٹھا کردے

آتیاں ہور حدیثاں تائیں ہرگز منّن ناہیں
واویلا تے شور مچاون کر کر اُچیاں باہیں

ام سلمہ تھیں وچہ بخاری اینج روایت آئی
پہلا خاوند دنیا توں جد میرا ہو یا راہی

وین کراون والی عورت گھر میرے اک آئی
ہو ناراض کہیا سی اونہوں یا رسول الٰہی

چاہیں اتھے داخل کرنا شیطاں نال دلیری
شیطانے دی جا ایہ ناہیں نہ گنجائش تیری

نال حدیثے معلم ہو یا جتھے رُنا جاوے
اُس مجلس وچہ شیطاں موذی شب کر نیدا آوے

بھائی میرے ایس طرحدی کوئی حدیث نہ آئی
ماتم جس وچہ جائز ہووے نالے ہال دُہائی

پاک پاک محمد سردر ایہ سانوں فرماون
میری اُمت تھیں ہیں خارج جیہڑے وین الاون

شرع تھائیں صبر کرن دا حکم قرآنے آیا
ماتم کرنا اک جا گہ بھی کدہرے نہیں فرمایا

ربنا افرغ صبرا اوپر کئی کلیماں آیاں
ایہر سب نے صبر کمایا چھیجاں نہیں پایا

ہرگز کسے نہ نفرہ مارا نہ مرثیہ پڑھیا!
ماتم کر کے لوکاں دیوچہ نہ زمین تے جھڑیا

ہیں خدا دی رحمت اُس تے جیہڑا پٹے روہے
نہ خوشخبری جنت والی پھوتا وی روہے

ناہیں اوہ ہدایت والا جو نہ صبر کماوے
ویکھو پاک خدا فرمایا کیتے بیچ تتاوے

مرثیہ پڑھنے پاک نبی نے ویکھو منع بتائے
ابن ماجہ وچہ سرور عالم ایہ سانوں فرمائے

منع کرائے میں مرثیاں تھیں ہرگز مول نہ گایا
ناہیں وچہ شریعت جائز واجا ڈھول بجانا

اس توں وڈہ بیان کراں کی ای میرے دل جانی
قدم بقدم نبی چلوندے نبوں حقانی

پہلے حوض پانی کوثر بھر بھر جام پلایا
پھر دیدار جمال الٰہی یاراں نوں دکھلایا

Marfat.com

ظاہر حال پیاسے بھوکھے نظراں وچہ سمائے
شوق وصال الٰہی پاگل رہے نہ اوہ ہائے

یار یاراں نوں جسدم ملدے بھکھ ترکھ نہ رہندی
پانی پا بھجوں گی تر ہائے ایویں خلقت کہندی

ملن نہ سوجھا یاراں تائیں ہر اک یہ گل جانے
بہتیر اسختی جالے اوہو موجاں خوشیاں مانے

جہاں سختی جالی ناہیں خالی رہی دیداروں
آخر ویلے پچھوں تاسن ہوسن حال نزاروں

جہاں سختیاں جالیاں سر پر امنی سرکاری
قدر مراتب اوہو لہسن ہوسن اوہ درباری

کل مصیبت سختی اوہناں سر اوپر جھیلی کیتی
راہ خدا دے سر بازی لائی سبھ نہ کیتی

تسی بھی یارو ایسے ہووو راہ خدا دا ملو
قدم بقدم رسول اللہ دی چلو مول نہ ہلو

تابع آل اصحاب نبی دی ہو رہو نوں سجناں نو
فضل الٰہوں جنت اندر موجاں خوشیاں مانو

خطبات میرٹھی ایہ نصیحت جہت بھراواں لکھی نیک خیالوں خطبہ مسلم ہر
خطبہ عنمی ہر اس نے عمل کماون والے چھٹسن حشر وبالوں برہان الحسینی
ردالمکرین ہر

خزینۃ العلوم چھاپہ بمبئی عربیہ دارالی الملے کتاب ۱۲ ہر

تمام شد

علامۂ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف
کی مشہور عالم کتاب **حجۃ البالغہ** المعروف **سیف چشتیائی** عقائد باطلہ مرزائے
قادیانی میں بےنظیر ہے صفحات ۴۰۰ قیمت عہ محصول ڈاک بابت افادۂ عام
الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ کا اردو ترجمہ (جو کتاب مذکور کے مصنف
مفتی سید زینی دحلان نے ردوہابیہ پر عربی میں لکھی ہے) یہ کتاب ترجمہ ہے قیمت ہ

Marfat.com

مناقب چہار یارؓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے جو لکھنا تو حمد خالق ارض و سما
بعدہٗ نعت محمد مصطفےٰ خیر الورا

پھر کسیکی جو کہا چاہے کہیں حمد و ثنا
چار یارانِ نبی کی مدح کہنا ہے بھلا

یہ چہار ارکان ہین ایوان دین کی باصفا
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ المرتضےٰ

چار یارانِ پیمبر صاحب ارشاد ہیں
بوستان عظمت و اجلال کے شمشاد ہیں

خیمۂ دینِ متین کے یہ چہار اوتاد ہیں
ان مین پیغمبر کے ہیں دو خسر دو داماد ہیں

حق نے پیغمبر کے حق میں جو کہا انصار میں
پھر اسی آیت میں بار تیب چار ونکے تئیں

جمع کر تعریف ضمنی سے یہ فرمایا وہیں
صادقین و قانتین و منفقین مستغفرین

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہینگے پہلے یار
ہی من تبعک انکا وصف ہیں در سہ چار

تیسرے کو بیعت رضواں سی بڑا ہے افتخار
انما ہے وصف میں انکے جو ہیں دلدل سوار

والذین معہٗ سی صادق یار اول کی خبر
اور اشداء علی الکفار ہیں حضرت عمرؓ

شان میں عثمانؓ کے رحماء ہی تحقیق کر
اور تراہم رکعاً شان علےؓ ہی سر بسر

مدح مصحف میں ہی ذوالنورین شب بیدار کی
ہی ثنا سب بل انی میں حیدر کرار کی

یہ چہار ارکان ہیں ایوان دیں کے باصفا
یعنے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ المرتضےٰ

ہے حدیث مصطفےٰ یہ ہیں جو میرے چار یار
دل منافق کا نہوگا انکی الفت سی قرار

چاہ رکھیگا وہی انسے جو ہوا ایماندار
طعن ان میں سی کسی پر جو کری سو ہووے خوار

بولے احمدؐ میں سخا کا شہر بوبکر اسکا در
میں شجاعت کا ہوں کشور اسکا در حضرت عمرؓ

Marfat.com

ہوں قلیم حیا در اُس کا عثماں نامور
ار یار و نکا ہے رتبہ سب سے اعلے بیشتر
عاصیونکو حشر میں بخشاویں حق سے چاہ کر
ایک سب سے پہلے ایماں لائے اللہ کے ولی
سر نے اپنی دولت دین پر سب صرف کی
ین یقین و صدق میں صدیق اکبر نامور
ہے حیا و حلم ذوالنورین کا مشہور تر
چار یار و نکا وسیلہ ہے جو حاجر کو ملا
حشر و نشر اُسکا انہیں کے ساتھ ہوگا برملا

میں ہوں شہر علم در اُس کا علی فرخ سیر
بارہا بولے ہیں اُنکو جنتی خیر البشر
اور دیویں مومنوں کو آب کوثر جام بھر
دوسرے سے دین اور اسلام کی قوت بڑھی
ہاتھ سے چوتھے کے بیشک کفر کی جڑ کٹ گئی
عدل میں فاروق اعظم ہیں جہاں میں بیشتر
علم اور حکمت میں برتر حیدر عالی گہر
ہے قوی امید ہوگا اس کا دو جگ میں بھلا
اور انہیں کے ساتھ جنت میں بھی جاویگا چلا

مناقب حسنین شریفین رضی اللہ عنہم

سر فروشِ راہِ دینِ مصطفےٰ حسنینؓ ہیں
لختِ جگر حضرت خیر النسا حسنینؓ ہیں
سید اہلِ جناں ہیں یہ بحکم مصطفےٰؐ
صبر کی تصویر زندہ بے نظیر و بے مثل

نورِ انوارِ حبیبِ کبریا حسنینؓ ہیں
فی الحقیقت روح و جانِ مصطفےٰؐ حسنینؓ ہیں
امتِ عاصی کے رہبر رہنما حسنینؓ ہیں
واقعی یہ دو شہیدانِ صفا حسنینؓ ہیں

جاں نثارِ دینِ احمد حق پہ قربان و فدا
ضابطِ حلم اور تسلیم و رضا حسنینؓ ہیں

Marfat.com

فہرست کتب خانہ اسلامی شرقپور

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتاب	قیمت
قرآن مجید مترجمہ عاشق الٰہی مرحوم مجلد	عا	قرآن مجید سادہ ہر قسم حاشیہ شریف	۱۲	بہشت کی چابی	۱۰
پارہ ہائے قرآن مجید	۱ر	مترجم مولوی عاشق الٰہی مجلد	۸ر	اقوال الرسول	۸ر
گوہر ایمانی ایمانی	۲ر	تفسیر عمدۃ البیان مع ضمیمہ قال اللہ وقال الرسول		اصلاح التوبہ	
پنجسورہ مترجم خورد مجلد	۸ر	سوانح عمری رسول اکرم		تفسیر نعمانی فی پارہ	عم
تبلیغ دین مصنفہ امام غزالی	۸ر	فتوی میلاد مولوی سید احمد		شفاء السقام عربی رد مدد سرکار	عم
ذخیرہ الملوک و سہ السکوک	عم	تعلیم النسا		مذمت حرص و حسد	
حجۃ الاسلام	۱ر	قصہ جابر		مذمت غیبت و چغلی	
تجوید القرآن	۲ر	جزو العمال		اصلاح الرسوم	
شیخ عطار	۱۲ر	کریما		مٹھی روٹی	
احسن القصص مولوی غلام رسول	عم	گوہر ایمانی		نام حق کلان جلی قلم	
مٹی روٹی ۱ر کاپی سلیٹ		اردو فتحہ مترجم		رنج گنج ۵ر باغ بہشت	
فیوض یزدانی حضرت غوث الاعظم	ہے	حقیقت الصلوۃ و رسالہ نیاز		قاعدہ عربی، حمایت	
کے ۶۱ وعظ		اردو قاعدہ مولوی محمد صالح		پارہ ہائے قرآن مجید مترجم منظوم بطرز مثنوی	
اردو قاعدہ مولوی غلام قادر	۰ر	بہشتی زیور کامل		راہ نجات	
پارہ ہائے قرآن مجید	۱ر	قاعدہ بغدادی		تحفہ اثنا عشریہ اردو مجلد	۰ر
اسلام کی پہلی مولوی محمد صالح	۱ر	اسلام کی روشنی ۳ر تیسری		اختر ایمانی مہر نبوت	۱۰ر
اصلاح المعتدین	۲ر	اصلاح القلوب		علاج ظلم ۲ر محرمات محرم	۰ر
اسلام کے حسنات	۱ر	علاج معصیت		اسلام کی دینی کتاب	
				اسلام کے آثار لیق	
				تحفہ رمضان	

المشتہر مولوی دین محمد زرگر کتب فروش شرقپور ضلع گوجرانوالہ

تقریظ ہم نے اول سے آخر تک اس رسالہ کو پڑھا بہت عمدہ ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسکو پڑھکر اسپر عمل کریں فقط

Marfat.com

جملہ حقوق دائمی محفوظ ہیں

مسلمانو! یہ فتوے ہے در جواب اُس استفسار کے جو کہ
خواجگان منزل (پنجاب) لاہور کی طرف سے درباره انعقاد مجلس مولد شریف
وقیام مروجہ علمائے حنفیہ کرام کی خدمت میں پیش ہوا جس کو علیٰ جناب
مولٰنا مولوی ابو نصر حکیم محمد یعقوب صاحب حنفی قادری نے رقم فرمایا۔
اور دیگر علمائے ہندوستان نے اپنے مواہیر و ثبت و خط سے
مزین فرمایا۔ پس حنفی مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کو حرز جان بنا دیں
یہ رسالہ تزائد نور ایمان ہے۔ کلید جنت و امان دو جہان ہے

المسمّٰی بہ ۱۳۲۶ ہجری

توضیح المرام

فی

اثباتِ المولد والقیام

بعد از تصحیح کمال علم بمثال حضرت مولٰنا احمد رضا خان [illegible]
زبدۃ المقلدین فقیہ ظاہر حکیم ولی محمد عبد الحمید علی [illegible]

بزم حنفیہ لاہور کی طرف سے شائع کیا

[illegible] پریس لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

استفتاء

سوال

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین ومفتیان شرع متین بیچ ترتیب دے
مجلس مولود شریف متوجہ کے۔ جس میں مولد خوان کو چوکی یا تخت یا مسند
بصد احترام بٹھاتے ہیں۔ اور مجلس کو اقسام اسباب زینت سے سجاتے ہیں
عود بتیاں سلگائی جاتی ہیں۔ حاضرین مجلس کے عطر ملا جاتا ہے۔ ہر قسم
آدمی اُس میں شریک ہوتے ہیں۔ اور مولد خوان اُن کے سامنے فضائل
کمالات صوری اور معنوی اور معجزات باہرات اور حلیہ شریف ومکارم اخلاق
اور اوصاف پسندیدہ اور مراحم اشفاق فخیمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کتاب اور سنت کے موافق بیان کرتا ہے۔ اور وقت ذکر ولادت باسعادت
قیام کرتا ہے۔ اور سب حاضرین مجلس بھی اُس کے ساتھ قیام کرتے ہیں
پھر باواز بلند ودِل کے ساتھ یکزبان ہوکر سب درود اور سلام پڑھتے

یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْ
یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْ

اُس وقت اُن کا ذوق وشوق عجیب نورانی جلوے دکھاتا ا
کی رحمتیں برساتا ہے۔ بعد اُس کے بیٹھ کر ولادت باسعادت

Marfat.com

متعلق کچھ روایتیں بیان کرتا ہے۔ کبھی اسی قدر بیان کر کے ختم کر دیتا ہے۔ اور کبھی بحسب استدعا و شوق حاضرین کے ذکر بعثت برسالت و معراج شریف وغیرہ کا بھی کرتا ہے۔ اور بعد ختم کے بحسب مقدور بانٹے مجلس شیرینی تقسیم کی جاتی ہے سنت ہے یا بدعت اور بدعت ہے تو حسنہ یا سیئہ اور سیئہ ہے تو مکروہ ہے یا حرام۔ یا مفسد۔ فاعل اُس کے اجر اور ثواب کے مستحق ہیں یا عذاب اور عقاب کے۔ بَیِّنُوْا وَتُوْجَرُوْا۔

الجواب

انعقاد مجلس مولد شریف حضرت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کا مع جمیع امور مندرجہ سوال مذکورہ علمائے اہل سنت وجماعت کے نزدیک مستحسن اور محمود ہے۔ مادۃً سنتِ سنیہ ہے۔ اور صورۃً بدعت حسنہ۔ فاعل اُس کے اجر اور ثواب کے مستحق ہیں۔ اور منکرانِ زمانہ عذاب اور عقاب کے بچند وجوہ

وجہ اوّل:۔ جاننا چاہیئے کہ سنت علمائے دین متین کے نزدیک فعل ہے جو قول یا فعل یا تقریر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت کو پہنچا ہو۔ اور نیز وہ فعل بھی جو قول یا فعل یا تقریر خلفائے راشدین سے ثابت ہو بفحوائے فرمان واجب الاذعان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ سنت میں داخل ہے اور نیز وہ فعل جس کو کسی زمانے علمائے اُمّتِ مرحومہ نے مستحسن اور محمود جانکر نکالا ہو۔ اور وہ کسی طرح کتاب اور سنت کے خلاف نہ ہو۔ یعنی کتاب اور سنت کا معارضہ نہ کرے۔ سنت کے تحت میں شمار کیا جاتا ہے۔ کما قال

Marfat.com

جیسا کہ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

شارحین حدیث مثل ملا علی قاری نے لفظ مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ کی شرح میں لکھا ہے فِیْہِ اِشَارَۃٌ اَنَّ اَحْدَاثَ مَا لَا یُنَازِعُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ لَیْسَ بِمَذْمُوْمٍ اور ابوداؤد نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔ مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰی غَیْرِ اَمْرِنَا فَھُوَ رَدٌّ۔ سیرتِ حلبی وغیرہ کتبِ معتبرہ مشہورہ میں ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مَا اُحْدِثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّالَّۃُ وَمَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَیْرِ وَلَمْ یُخَالِفْ مِنْ ذَالِکَ فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الْمَحْمُوْدَۃُ اس روایت کو بیہقی نے بھی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کی جلد ثانی میں تحریر فرمایا ہے۔ اِنَّمَا الْمَحْذُوْرُ بِدْعَۃٌ تُرَاغِمُ سُنَّۃً اَمْرًا بِھَا یعنی بدعت وہی منع ہے جو عناد رکھتی ہو کسی ایسی سنت کی جس کے قائم رکھنے کا ہم کو حکم ہے۔ اور احیاء کی جلد اول میں فرماتے ہیں۔ وَلَا یُمْنَعُ ذَالِکَ مِنْ کَوْنِہٖ مُحْدِثًا فَلَمْ یَرِدْ مِنْ حَدِیْثٍ حَسَنٍ اور کہا علامہ امام صدر الدین شافعی نے۔ اَلْبِدْعُ اِذَا رَاغَمَتِ السُّنَّۃَ اَمَّا اِذَا لَمْ یُرَاغِمْھَا فَلَا یُکْرَہُ اور فتاوٰی عالمگیری جلد خامس میں ہے۔ وَکَمْ مِنْ شَیْءٍ اَحْدَثُوْہُ وَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے آخر کتاب القواعد میں فرمایا۔ اَلْبِدْعَۃُ اِمَّا وَاجِبَۃٌ

Marfat.com

كَتَدْوِيْنِ اُصُوْلِ الْفِقْهِ وَالْكَلَامِ فِى الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ وَاِمَّا مُحَرَّمَةٌ كَمَذْهَبِ
الْجَبْرِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَاِمَّا مُنْدُوْبَةٌ كَاِحْدَاثِ الْمَدَارِسِ وَكُلِّ اِحْسَانٍ
لَمْ يُكَنْ فِى الْعَهْدِ الْاَوَّلِ وَاِمَّا مَكْرُوْهَةٌ كَزَخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ
وَاَمَّا عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فَمُبَاحٌ وَاِمَّا مُبَاحَةٌ كَالتَّوَسُّعِ فِى لَذِيْذِ الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ
اور یہی اقسام پنجگانہ بالا کو علامہ برکلی نے طریقہ محمدیہ میں اور مناوی
نے شرح جامع صغیر میں اور ملا علی قاریؒ نے مرقات میں اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی رح نے اشعۃ اللمعات میں اور سید جمال الدین محدث نے
حواشی مشکوٰۃ میں۔ اور علامہ ابن حجر مکی نے فتح المبین اور علامہ
ابن عابدین نے شرح درمختار میں بیچ بحث امامت کے قائم رکھا
دیکھو علامہ شرنبلالی کے حاشیہ درر و غرر میں لکھا ہے۔ نیت
نماز کی دل سے ہوتی ہے۔ اور منہ سے کہنا اس کا مستحب ہے۔ وَالتَّلَفُّظُ
بِهَا مُسْتَحَبٌّ اَىْ حَسَنٌ اَحَبَّهُ الْمَشَائِخُ لِاَنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ
لِاَنَّهُ لَمْ يُثْبَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ وَلَا ضَعِيْفٍ وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِيْنَ وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ بَلِ
الْمَنْقُوْلُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ
كَبَّرَ فَهٰذِهٖ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ۔ اس کی نسبت منیہ و مختار میں ہے
کہ یہ سنت ہمارے علماء کی ہے۔ شامی نے لکھا ہے کہ یہ طریقہ
ہمارے علماء کا ہے۔ اور حلبی نے شرح کبیر منیہ میں لکھا ہے۔ هٰذِهٖ
بِدْعَةٌ لٰكِنْ عَدَمُ النَّقْلِ وَكَوْنُهٗ بِدْعَةً لَا يُنَافِى كَوْنَهَا
حَسَنَةً. کہ اگرچہ یہ بدعت ہے مگر حسنہ ہے۔ اس کا نہ پایا جانا اس سے

Marfat.com

حسن ہونے کے منافی نہیں۔ بلکہ مقبول و محبوب ہے عند العلماء اور منیۃ المصلی میں ہے وَالْمُسْتَحَبُّ اَنْ یَّنْوِیَ وَیَتَکَلَّمَ بِاللِّسَانِ اور شرح وقایہ میں ہے۔ وَالْقَصْدُ مَعَ لَفْظِہٖ اَفْضَلُ اور ہدایہ میں ہے۔ وَیُحْسِنُ ذٰلِکَ لِاجْتِمَاعِ الْعَزِیْمَتَیْنِ اور قسطلانی مواہب لدنیہ میں کہ وہ شافعی مذہب ہیں بیان کرتے ہیں۔ وَالَّذِیْ اِسْتَقَرَّ عَلَیْہِ اَصْحَابُنَا اِسْتِحْبَابُ النُّطْقِ بِھَا۔ اور غنیۃ الطالبین میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حنبلی فرماتے ہیں۔ وضو کے باب میں یَنْوِیْ بِطَھَارَتِہٖ رَفْعَ الْحَدَثِ وَمَحَلُّھَا الْقَلْبُ فَاِنْ ذَکَرَ ذٰلِکَ بِلِسَانِہٖ مَعَ اعْتِقَادِہٖ بِقَلْبِہٖ کَانَ قَدْ اَتٰی بِالْاَفْضَلِ اس بنا پر وہ امور بھی بدعتِ حسنہ ٹھیرے نہ سیئہ۔

وجہ دوم۔ یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تعالےٰ نے ایک قصیدہ اپنا مشتمل پر بعض مطالب مولد شریف مروجہ کے جس وقت کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینہ منورہ میں واپس تشریف لائے تھے۔ حضرتؐ سے اجازت لیکر مجمع میں پڑھا تھا جس کے چند اشعار ذیل میں لکھے جاتے ہیں ؎

مِنْ قَبْلِھَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِی مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ

ترجمہ یعنی آپ قبل ولادت شریف کے سایوں میں تھے صلب آدمؑ میں ہمان برگ درختان بہشت بدن پر لپیٹے جاتے تھے

ثُمَّ ھَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَۃٌ وَّلَا عَلَقُ

پھر اترے آپ زمین پر صلب آدمؑ میں آدمؑ کے ساتھ اُس وقت نہ بشر تھے نہ مضغہ نہ علقہ

بَلْ نُطْفَۃٌ تُرَکِّبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَھْلَہٗ غَرَقُ

بلکہ صلب نوحؑ میں ایک نطفہ تھے سوار کشتی پہاڑ جل میں کہ ڈبو دیا بت نسر اور اُسکے پجاریوں کو طوفان نے۔

Marfat.com

تُنَقَّلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ

آپ منتقل ہوتے رہے ایک پشت سے طرف ایک رحم کے۔ جب گذر گیا ایک عالم ظاہر ہوا دوسرا طبقہ

وَرَدَتْ نَارُ الْخَلِیْلِ مُکْتَمِنًا فِیْ صُلْبِہٖ اَنْتَ کَیْفَ یَحْتَرِقُ

آپ نازل ہوئے نارِ خلیلؑ میں درانحالیکہ صلب خلیل میں چھپے ہوئے تھے پھر وہ کس طرح سے جلتے

حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عُلْیَا تَحْتَهَا النُّطَقُ

آپ منتقل ہوتے رہے اصلاب کریمہ سے ارحام طیبہ میں یہاں تک کہ گھیر لیا آپکے شرف و نزول اجلال نے کہ آپکے فضل عظیم پر شاہد ہے

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ

اور آپ جب پیدا ہوئے روشن ہوگئی زمین اور روشن ہوگیا آپکے نور سے آسمان

فَنَحْنُ فِیْ ذَالِکَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

پس ہم سب اُسی روشنی اور نور میں مستغرق ہیں اور ہدایت کے رستوں پر چل رہے ہیں

ان اشعار میں حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کمال جلالت قدر و رفعت اور ولادت باسعادت مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت پاکیزہ طور سے بیان فرمایا ہے۔ مجلس مولد شریف میں بھی یہی بیان کیا جاتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مختصر بیان فرمایا اور ہمارے اس زمانہ میں مطوّل اور مفصّل بیان کیا جاتا ہے۔ پس اس توجہ سے مولد شریف کا پڑھنا پڑھانا سنت ٹھیرا نہ بدعت۔ اس واسطے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پڑھا گیا اور حضور کے سامنے پڑھا گیا۔ اور سبحانی جلیل القدر نے پڑھا پس سنت اس عمل خیر کی فرمان اور تقریر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگئی ۔

اس حکایت کو مواہب اور اس کی شرح میں امام قسطلانی اور زرقانی

Marfat.com

اور طبرانی وغیرہ محدثوں سے روایت کیا ہے۔

وجہ تیسری یہ ہے کہ جو کچھ اخلاق عظیمہ اور اوصاف فخیمہ آپ کے
حق سبحانہ وتعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے۔ اور جو کچھ کہ حضر
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نور کی پیدائش اور بدو خلق کی کیفیت ا
اور اپنی ولادت باسعادت بقید یوم وکیفیت رضاعت اور معراج
نزول وحی اور تبلیغ رسالت اور انعامات اور اکرامات الٰہی نسبت
خود اپنے اصحاب کے روبرو بیان فرمائے۔ اور انہوں نے یعنی صحابہ
تابعین کے سامنے ذکر کئے اور تابعین نے تبع تابعین سے بیان
اور تبع تابعین سے طبقہ بطبقہ روایۃً ہم تک پہنچے اور ہم انہی
کو اپنے زمانہ کے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ پس بیان
کا بدعت نہ ہوا۔ نہ تابعین تبع تابعین کا برا ٹھیرا۔ ہمارا پڑھنا پڑھ
بدعت ہوگئی۔ حرام ہوگیا شرک بن گیا۔ کس قدر اندھیر ہے۔ اور کن
مانعین مولد شریف کی حالانکہ یہ فعل سنت متواتر ٹھیرا جس کا ثبو
یہ کہ زمانۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے الےٰ الآن معمول ہے

وجہ چوتھی یہ کہ اس مجلس مولد شریف میں شکر یہ نعمت الٰہی
کیا جاتا ہے۔ اور ادا کرنا شکر نعمت الٰہی کا بندوں پر واجب
چنانچہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے آل داؤد علیہ السلام کو حکم شکر
کا کیا۔ قولہ تعالےٰ اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ
عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۔ اور ہم کو حکم ہوا وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۔ یعنی اے امت محمد
شکر کروگے کسی نعمت کے مل جانے پر تو ہم اس نعمت کو بڑھا

Marfat.com

اگر تم نے ناشکر گذاری کی تو بس یاد رکھو ہمارا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُتحدِثُ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ شُكْرٌ۔ پس ترتیب مجلس میلاد شریف کی واجب ثابت ہوئی نہ معصیت۔ بلکہ وہ اُس کا فرد ہے جس کے ترک میں وعید عذاب شدید کا ہے۔

وجہ پانچویں۔ صحیح مسلم میں ہے۔ کہ ایک دن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ صحابہ میں تشریف لائے۔ اور اُن سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیسے بیٹھے ہوئے ہو۔ عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالےٰ کی یاد کرتے ہیں۔ اور اُس کا شکر بجالاتے ہیں۔ عَلٰی هَدَانَا الْاِسْلَامَ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا۔ یعنی ہم اس بات کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو ہدایت کی طرف اسلام کی اور احسان کیا ہم پر ساتھ اُس کے اس واسطے کہ راہ راست پر لگا دیا۔ اُس نے ہم کو۔ تب آپ نے فرمایا تم کو قسم خدا کی کیا تم محض اسی واسطے یعنی ادائے شکر کے لئے بیٹھے ہو۔ عرض کیا قسم اللہ تعالےٰ کی ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو قسم اس واسطے نہیں دی۔ کہ تم پر مجھ کو گمان جھوٹ کا ہو۔ بلکہ میرے پاس ابھی جبریل علیہ السلام آئے تھے اور یہ خبر لائے کہ اللہ عزّ وجلّ یُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ یعنی اللہ تعالےٰ فرشتوں میں تمہارا فخر ظاہر کرتا ہے۔ کہ دیکھو میرے بندے میری نعمت کا کیسا شکر کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ صحابہ کا مجلسہ شکریہ

Marfat.com

نعمت الٰہی کا کرتے تھے۔ اور مجلس مولد شریف میں ادائے شکر نعمت الٰہی بھی کیا جاتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہ جلسہ صحابہؓ کا ادائے شکر نعمت اسلام پر مترتب ہوا تھا۔ اور ہمارا یہ جلسہ مولد شریف اُس کو بھی شامل اور اُس نعمت عظمیٰ کے شکر پر مشتمل ہے۔ کہ وہ بانیٔ اسلام کی ولادت باسعادت اور بعث و رسالت ہے۔

جب اُس نعمت پر اللہ تعالےٰ نے فخر صحابہؓ کا فرشتوں کے درمیان کیا تو ضرور بانیانِ مجلس مولد شریف کا فخر بھی کلا ملاء اعلےٰ پر گروہ ملائکہ میں کیا جاتا ہوگا۔ زہے نصیب بانیان مجلس مولد شریف کے۔

وجہ بیٹھی یہ ہے۔ کہ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مسمّٰے بہ تفسیر کبیر میں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے معانی اس طرح سے بیان کئے ہیں۔ اور بلند اور برتر کیا ہم نے ذکر آپ کا یعنی آپ کو نبی بنایا مشہور کیا آپ کو زمین اور آسمان میں۔ اور پھیلا دیا ہم نے ذکر آپ کا اطراف عالم میں اور محبوب و مرغوب کر دیا ذکر آپ کا دلوں میں یہ سب مطالب لکھ کر تحریر فرماتے ہیں۔ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِمَلَاءِ الْعَالَمِ مِنْ اَتْبَاعِكَ كُلُّهُمْ يُثْنُوْنَ عَلَيْكَ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ یعنی اس آیت کریمہ کے یہ معنی ہیں کہ گویا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم بھر دینگے عالم کو تمہارے فرمانبرداروں سے وہ سب تمہاری تعریف کیا کرینگے اور درود بھیجا کرینگے تم پر ہمیشہ۔ یہ معنی بخوبی صادق آتا ہے انعقاد مجلس مولد شریف پر۔ بیشک یہ محفل قدسی منزل مضمون آیت فیض ہدایت و رفعنالك ذكرك میں داخل ہے اس واسطے کہ اس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بکثرت تعریف کی جاتی

Marfat.com

ہے اور درود شریف بھی بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ ازانجا کہ بیان کئے جاتے ہیں اس مجلس مولد شریف میں کمالات صوری اور معنوی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور معجزات باہرات اور ذکر کئے جاتے ہیں اس میں مکارم اخلاق عظیمہ اور مراحم اشفاق فخیمہ اور حلیہ شریف اور ذکر پیدائش نور اور ولادت باسعادت اور رضاعت باکرامت اور معراج شریف وغیرہ وغیرہ امور کا پس داخل ہے یہ سب تحت میں مضمون یُثْنُوْنَ عَلَیْكَ کے اور خوب صادق آتا ہے اُس پر۔ اور جو کہ کثرت سے درود اور سلام پڑھا جاتا ہے اس میں داخل ہے معنی یُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ میں اور بآواز بلند تخت مُرتفع یا منبر مرتفع پر بیٹھ کر ذکر کیا جانا آپ کا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا پورا ثبوت دیتا ہے۔ پس عمل مجلس مولد شریف تحت آیہ کریمہ داخل اور محمود مستحسن ٹھیرا نہ مذموم مقبوح فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ۔

وجہ ساتویں یہ کہ صدر اُولے یعنی صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین آپس میں ایک دوسرے سے فرمائش کر کے اوصاف جمیلہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا کرتے تھے۔ چنانچہ شمائل میں ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا ہند بن ابی ہالہ سے اور تھا وہ کَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہ وہ بہت وصف کیا کرتے تھے۔ حلیہ شریف کا۔ وَاَنَا اَشْتَہِیْ اَنْ یَّصِفَ لِیْ شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِہٖ اور میں چاہتا تھا کہ وہ وصف سنا دیں صورت مبارک صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ دل لگاؤں میں اُس سے۔ آپ صحابی

Marfat.com

اور نواسہ ہیں سردار دو جہان کے اور اصحاب صحاح ستہ کے آئمہ حدیث نے آپ سے قنوت وتر کی روایت کی ہے پھر بیان کئے ہند بن ابی ہالہ نے اوصاف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الی آخرہ وصاف صیغہ مبالغہ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہند بن ابی ہالہ بہت بیان کیا کرتے تھے اوصاف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب سنا کرتے تھے۔ پس مجلس مولد شریف میں بھی اوصاف ہی آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے جاتے ہیں۔ پس ثبوت اس محفل قدس منزل کا صدر اول سے بھی ہوگیا۔ اور بیان اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قدر مستحسن اور محمود وخیر اسی قدر مؤید وہ روایت ہے جس کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ کہا ابو اسحٰق نے جو ایک تابعی جلیل القدر ہے ایک عورت سے کہ وہ صحابیہ تھی بیان کر مجھ سے کہ کیسے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو کہا اس نے ؎

كَالْبَدْرِ لَيْلَةَ الْقَمَرِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلے اللہ علیہ وسلم

ترجمہ۔ آپ بدر انور تھے چودھویں رات کے بدر سے بدر جہا بڑھ چڑھ کر صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہیں دیکھا مثیل اُن کا قبل اُن کے اور نہ بعد ان کے اور اسی طرح ابو عبیدہ سے ہے کہ وہ تابعی ہیں مقبول بین المحدثین روایت ہے کہا ابو عبیدہ نے پوچھا میں نے مسماۃ ربیع سے کہ وہ صحابیہ ہیں کہ وصف بتا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو کہا انہوں نے لَوْ رَأَيْتَهُ قُلْتَ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ اگر دیکھتا تو اُن کو البتہ کہتا تو آفتاب نکل آیا ہے ؎

Marfat.com

غرضیکہ اِن سب روایتوں سے یہ ثابت ہُوا کہ صدرِ اوّل
کے صدر ہر زمانے میں ضرور مذاکرہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلّم کے
محامد اور مناقب کا ہُوا کرتا اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم
اور تابعین اُس کو کمال ذوق اور شوق سے سنا کرتے تھے۔ اور وہی
محامد اور مناقب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلّم مجلس مولد شریف میں
کثرت سے بیان ہوتے ہیں۔ پس یہ مجلس عمل صحابہ اور تابعین کا
ٹھیرا نہ مذموم اور مقبوح ؛

وجہ آٹھویں یہ ہے کہ جو افعال انسان سے سرزد ہوتے ہیں
تین حال سے خالی نہیں یا مامور بہا ہونگے۔ یا ممنوع یا مرخص۔ جو
مامور بہا ہیں وہ فرائض ہیں۔ اور واجبات۔ اور جو ممنوع ہیں وہ مکروہ
ہیں یا حرام یا مفسد۔ اور جو مرخص ہیں وہ مستحبات اور مندوبات
ہیں یا مباحات پس عمل مولد شریف کا نہ فرض ہے نہ واجب اس واسطے
کہ بالخصوص اس طور پر اُس کے کرنے کا نہ قطعی حکم پایا جاتا ہے نہ
ظنی اور منہی عنہ بھی نہیں جس سے کراہت یا حرمت اور مفسد
ہونا اُس کا پایا جاوے۔ ہاں مستحب اور مندوب ہونا اُس کا بدلائل
بالا مذکور ضرور پایا جاتا ہے۔ فھو المقصود ؛

وجہ نویں یہ کہ مجلس مولد شریف دو چیز پر مشتمل ہے۔ اوّل
حمد الٰہی جلّ جلالہٗ دوسرے نعت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ
علیہ وسلّم اور یہ دو چیزیں افضل الاذکار ہیں۔ ذکر الٰہی کی شہادت
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ؕ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ

Marfat.com

وَلَا تَكْفُرُوْنَ ط اور ذکر رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کما
قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط وَمُحَمَّدٌ
الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ
وَرِضْوَانًا الآیہ جَعَلْنٰکَ مَنْ ذِکْرِیْ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ
مَعِیْ۔ یعنی اے حبیب اکرم ہم نے کر دیا ہے آپ کو اپنی یاد جب ہم یاد
کئے جاتے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ ہی ذکر کئے جاتے ہو۔ اور یہ
دونو ذکر مامور بہ ہیں۔ پس عمل مولد شریف اس جہت سے مستحسن اور
محمود ہے نہ مقبوح اور مذموم ۔

وجہ دستوبیں یہ ہے کہ اجماع کیا علمائے عرب اور عجم روم اور
شام افریقہ و اندلس ، ہند اور خراسان ۔ سمرقند اور بخارا وغیرہ بلادِ اسلام
نے اوپر استحسان اور استحباب عمل مولد شریف کے اور افضل اور اعلےٰ جانا
اس میں قیام کرنے کو وقت ذکر ولادت باسعادت کے پس اچھا
جاننا مسلمانوں کا خصوص علماء کا اچھا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کے
نزدیک جیسا کہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں ہے
مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ اور فرمایا
سردار دو جہان نے لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ نہیں جمع
ہوگی امت میری گمراہی پر اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّ الشَّیْطَانَ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالنَّاطِیَۃَ
النَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رواہ احمد

Marfat.com

پس اتفاق علماء امت کا دلیل قطعی ہے عمل مولد شریف کے مشروع اور مستحسن ہونے پر۔ اور جب عمل مولد شریف کا مسلک اہل ایمان کا ٹھیرا تو مخالفت اس کی بفحوائے اِتَّبَعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ کی مستوجب ہوئی۔ اور نیز مخالفت مومنین کی مخالفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور یہ دونو مخالفتین موجب عذاب کا ہیں۔

کَمَا قَالَ تَبَارَكَ وتعالےٰ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا ط یعنی جو مخالفت کرے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بعد اس کے کہ ظاہر ہو گیا اُس کے واسطے حق اور پیروی کرے وہ سوا رستے مسلمانوں کے پھیر دیتے ہیں ہم اُس کو جدہر وہ پھر گیا۔ اور داخل کرینگے ہم اس کو جہنم میں اور بہت بری جگہ ہے وہ ٹھیرنے کی جملہ مخالفین مولد شریف کے تحت میں اس آیہ کریمہ کے ہیں۔ اور سال بسال کرنا عمل مولد شریف کا یا ماہ بماہ دلیل محبت کی ہے ساتھ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا فَاَكْثَرَ ذِكْرَهٗ جو جس سے محبت رکھتا ہے اکثر کرتا ہے ذکر اُس کا۔ چنانچہ حق سبحانہ وتعالےٰ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو سارا قرآن مجید صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ذکر سے بھرا ہوا ہے اور مقطعات اُس کے سب ناز و نیاز کی باتوں سے بسبیل راز بھرے ہوئے ہیں۔ اور محبت ہی پر دار و مدار ایمان کا ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ

Marfat.com

حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط یعنی نہیں ایمان کامل ہوتا تم میں سے کسی ایک کا جبتک کہ وہ محبوب تر ہو اسکے مجھ کو باپ سے اور بیٹے اور پیارا جانے اپنی اولاد سے بلکہ تمام دنیا کے لوگوں سے حدیث میں ہے۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کون احسان کر سکتا ہے پس جو شخص کہ دعوے کرے آپ سے محبت کا اور مراسم محبت کے جو تعظیم و تکریم ہے نبی اکرم کی۔ بجا نہ لاوے، وہ ہرگز اہل ایمان کے نہیں فَظَھَرَ کَالشَّمْسِ فِی النَّھَارِ اَنَّ مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْقِیَامِ وَلَمْ یَقُمْ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ فَلَمْ یَجِبْ تَعْظِیْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اِدِّعَاءِ الْمَحَبَّۃِ وَالْاِیْمَانِ فَلَیْسَ لَہٗ مَحَبَّۃٌ وَلَا اِیْمَانٌ بَلْ مَحْضُ اِدِّعَاءِہٖ بِلَا دَلِیْلٍ محبت کا تو مقتضی ہی کچھ اور ہوتا ہے محبوب تو درکنار۔ محبوب کے کتوں سے بھی وہ برتاؤ کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ نہیں کرسکتا۔ وَلِھٰذَا قَالَ قَائِلٌ وَمِنْ مَذْھَبِیْ حُبُّ الرَّسُوْلِ وَاٰلِہٖ وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاھِبُ اس پر قصہ قیس کا خوب صادق آتا ہے ؎

رَاَی الْمَجْنُوْنُ فِی الصَّحْرَاءِ کَلْبًا ۔۔۔ فَمَدَّ اِلَیْہِ بِالْاِحْسَانِ ذَیْلًا

فَلَامُوْہُ عَلٰی مَا کَانَ فِیْہِ ۔۔۔ فَقَالُوْا لَمْ مَسَحْتَ الْکَلْبَ قَیْلًا

فَقَالَ دَعُوْا مَلَامَتَہٗ اَنِّیْ ۔۔۔ رَاَیْتُ عَرَاقَۃً فِیْ طَیْہِ مِیْلًا

سبحانہ وتعالےٰ دنیا دار محب تو محبوب کے کتوں کی بھی تعظیم و تکریم

Marfat.com

کریں اور سلوک اور احسان سے پیش آئیں۔ اور خدا کے دیندار دوست بننے والے خدا کے محبوب کی تعظیم اور تکریم سے نفرت کریں۔ بلکہ اگر دوسروں کو تعظیم کرتا ہوا دیکھیں تو منکران زمانہ منہ چڑائیں۔ بلکہ چنان چنیں کریں۔ اور منع کریں۔ اور گنہیا کے جنم اور آنش پرستوں کے جشن نوروز سے تشبیہ دیں باوجودیکہ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ کے مامور بھی ہیں۔ خدا تعالےٰ تو اُن کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ اُن کی بیعت کو اپنی بیعت اُن کے فعل کو اپنا فعل اُن کی طاعت کو اپنی طاعت اُن کی معصیت کو اپنی معصیت اُن کی محبت کو اپنی محبت فرماتا ہے۔ اور اُن کے آگے چلنے اور اُن کے دربار میں زور سے باتیں اور اُن کو مثل دوسروں کے پکارنے اور گھر میں تو بلانے سے منع فرمایا ہے اور ہم اُس کے خلاف کریں ؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

اہل محبت وہ ہیں کہ جب سنتے ہیں ذکر خیر آپ کا تعظیم اور تکریم بجا لاتے ہیں جیسا کہ پڑھے گئے چند اشعار صاحب محب صادق حسان زمان ابو ذکریا یحییٰ بن یوسف صرصری کے بیچ مجلس ختم درس شیخ الاسلام امام حافظ الحدیث تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے اور موجود تھے وہاں قضات اور اعیانِ علماء جب پہنچا پڑھنے والا اس شعر پر ؎

وَاِنْ یَّسْمَعُوْا اَلْاَعْرَافَ عِنْدَ سَمَاعِہٖ قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جِثِیًّا عَلَی الرُّکَبِ

تو کھڑے ہو گئے فی الفور تمام موصوف امتثالاً لِمَا قَالَ الصَّرْصَرِیُّ

وَتَفْعَلُ لِلْاَسْمَاءِ مِنْکَ مَلَائِکٌ طَیِّبَۃٌ اِلخ

پس ثابت ہو گیا استحسان قیام کا تعظیمی اشعار سن کر ایک جلیل القدر

Marfat.com

افقہ العلماء وشیخ الاسلام کے فضل سے، اللّٰھُمَّ ارزقنا محبتہ فی الدنیا وشفاعتہ فی العقبیٰ واوردنا حوضہ واسقنا بکاسہ یا الکوم الاکرمین ویا ارحم الراحمین ۔

وجہ گیارھویں یہ ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واسطے مسجد اطہر مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے اور حضرت حسانؓ اس پر قیام کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و مفاخر شریفہ کا بیان کرتے تھے۔ پس ہم مجلس میلاد شریف میں قاری مولد شریف کو منبر پر بٹھا کر اس سے ذکر جمیل حضرت سرور کائنات مفخر موجودات کا سن کر خوش ہوتے اور ان کی غلامی اور محبت کا دم بھرتے اور ایمان والی نگاہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی سنت ادا کرتے ہیں وللہ الحمد ۔

وجہ بارھویں یہ ہے کہ امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں آیت فیض ہدایت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ جَبْھَۃِ اٰدَمَ۔ یعنی فرشتوں کو اس لئے سجدۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہوا کہ ان کی پیشانی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ اس سے

Marfat.com

ثابت ہوا کہ یہ سجدہ حقیقۃً نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تھا حضور کے نور کی تعظیم و تکریم کے واسطے تھا۔ اور نیز اس سے تصدیق خلافت حقہ و نیابت مطلقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کل سے مطلوب تھی پس سجدہ کیا یعنی حضور کی رسالت عامہ و خلافت تامہ کو مانا۔ اور حضور کے رسول برحق و نائب مطلق حضرت حق ہونے پر ایمان لائے امان پائی۔ اور ابلیس نے جو سجدہ کرنے سے انکار کیا بسبب تکذیب کے کافر ہو گیا صورت اس کی مسخ کر دی گئی۔ اور نیکیاں اس کی سب نسخ۔ طوق لعنت کا گردن میں ڈالا گیا۔ اور گروہِ ملائکہ سے نکالا گیا۔ جنت سے محروم اور دوزخ میں ہمیشہ مغموم بلکہ قیامت تک جو اس کی سنت ادا کرینگے اور تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے راہ انکار اور استکبار کی چلینگے۔ ان پر اسی کی طرح عذاب ہوگا۔ اور ہر ایک کے برابر اتنا عذاب اور اس پر (یعنی شیطان پر) اضافہ کیا جائیگا۔ کہ وہ اس انکار تعظیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سب منکران کا معنوی باپ ہے۔ پھر یہ سنت ملائکہ کی یعنی سجدہ تعظیمی کا بجالانا متوارث ہو گیا۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام کے آگے سجدہ میں گر پڑے تعظیماً جس کا بیان قرآن مجید میں اس طرح پر ہے۔ وخرو الہٗ سجدًا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت تک برابر سجدہ تعظیمی جاری رہا۔ حضور نے اس سجدۂ تعظیمی کو جس کا سبب نور حضور ہی کا نور ہوا تھا۔ منع فرما کر تعبداً خدا تعالےٰ کے واسطے خاص کر دیا۔ اور بجائے سجدۂ تعظیمی کے محویانِ خدا کی اظہار عظمت کے واسطے قیام رواج فرمایا۔ چنانچہ خود بھی حضور اس قیام کو کرتے تھے جبکہ وقت تشریف لانے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا

Marfat.com

کے آپ اُن کی تعظیم کے واسطے قیام فرماتے تھے۔ اور اپنی والدہ رضاعی حضرت
حلیمہ کے لئے قیام فرمایا۔ اور اسی طرح جناب سیدہ حضور سرور صلے اللہ علیہ وسلم
کے واسطے قیام فرماتی تھیں۔ اور کتب احادیث میں ثابت ہوا ہے کہ قیام
تعظیمی کا ذکر اس واسطے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف انصار
کے مخاطب ہو کر قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اور حضور کے لئے قیام کیا حضور
کے اصحاب نے نے۔ پس ثبوت اس قیام کا حدیث فعلی اور تقریری دونوں سے
ثابت ہو گیا۔ ممانعت اُس قیام سے ہے جو عجمی اپنے سلاطین اور اکابر کے
لئے کرتے تھے کہ اُن کے سامنے بیٹھ نہ سکتے تصویر بنے کھڑے رہتے
تھے جیسے فرمایا مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّمْثُلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ
مِنَ النَّارِ۔ جسے یہ خوش آئے کہ لوگ میرے سامنے تصویر بنے کھڑے
رہیں۔ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ وَالْاَحَادِیْثُ یُفَسِّرُ بَعْضُھَا
بَعْضًا۔ حدیث ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہے۔ اور نیز فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ قیام بھی اکرام ہے
علاوہ اس کے یہ قیام تعظیمی اور چند جگہ پر بھی مشروع و مستحب و مندوب ہے
ایک وضو کا بچا ہوا پانی پینے کے وقت جیسا کہ روایت کیا اس کو ترمذی نے
کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وضو کر چکے تو بچا ہوا پانی آپ نے کھڑے
ہو کر پیا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو پسند آیا کہ دکھلاؤں تم کو کس طرح وضو کرتے تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ دوسرے زمزم کا پانی پینے کے وقت بخاری اور مسلم
میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں پلایا میں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پانی زمزم کا پس پیا آپ نے اُس کو کھڑے ہو کر۔ فقہا نے
لکھا ہے کہ آب زمزم اور نیز آب وضو دونو میں شفا ہے چنانچہ شامی نے لکھا
کہ ہمارے سردار حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی جب مریض ہوتے تو وضو کا
بچا ہوا پیتے۔ تو موافق فرمان سچے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آرام ہو جاتا۔

Marfat.com

علاوہ اس کے اس میں ایک رمز باریک ہے کہ علی العموم پانی کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے۔ مگر ان دونوں پانیوں کا تعظیماً کھڑے ہو کر پینا اُس کراہت کو اٹھا دیتا ہے۔ پس اگر دوسرے کے لئے قیام مکروہ بھی ہوتا تو معظمین دین کے لئے بنظر تعظیم وہ مکروہ نہیں رہتا۔ فافہم۔ تیسرے عمامہ باندھنے وقت سے

لبستن عمامہ در حال قیام می فزاید عز و جاہ و احترام

حدیث میں ہے من تعمم قاعداً او اتزر قائماً ابتلاہ اللہ تعالے بداء لا یعلمہ لہ دواء۔ چوتھے اذان ہونے کے وقت درمختار میں ہے ویندب القیام عند سماع الاذان۔ پانچویں ذکر کرنے کے وقت اس واسطے کہ تفسیر کشاف میں ابن عمرؓ اور عروہ بن زبیرؓ اور ایک جماعت سے روایت ہے کہ وہ سب نکلے اور گئے عیدگاہ میں پھر وہ ذکر اللہ کا کرنے لگے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ کیا نہیں فرمایا اللہ تعالے نے فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً پس وہ سب کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر ذکر کرنے لگے۔ چھٹے کھڑا ہونا مدح خوانی کے وقت جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔ کہ حضرت حسان کے واسطے منبر بچھایا جاتا تھا۔ اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فخر بیان کیا کرتے تھے۔ ساتویں جب اپنا کوئی پیشوا مجلس سے اُٹھے اُس کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہم کو حدیث سناتے تھے۔ جب آپ اُٹھتے ہم بھی سب کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور جس وقت تک آپ گھر میں داخل ہو جاتے ہم کھڑے رہتے تھے۔ علاوہ اس کے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ جلسہ تعلیم حدیث میں کھڑے رہتے تھے۔ اور بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ ملک ظاہر کے وزیر قصیدہ بردہ شریف سر و پا برہنہ کھڑے ہو کر سنا کرتے تھے۔ چنانچہ کشف الظنون میں عبارت مرقوم ہے۔ ولما بدفت الصابئ بهما والدين وهو الملك الظاهر بيبرس فنذر ان لا يسمعها الا قائما واقفا فلذلك ورق الزمان

Marfat.com

فَكَانَ يَتَبَرَّكُ بِهَا هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ وَرَاَوْا مِنْ بَرَكَاتِهٖ اُمُوْرًا عَظِيْمَةً فِيْ دِيْنِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ اور کھڑے ہونا ہمارے شیخ الاسلام الشریعۃ والطریقۃ خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا واسطے تعظیم روضۂ مبارک مرشد اپنے حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اپنے پیر سے قطب صاحب کے ملفوظات مسمّٰے بہ فوائد السالکین میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک بار خواجہ معین الدین قدس سرہ العزیز در بارہ سلوک وعظ فرما رہے تھے۔ جب داہنی طرف نظر پڑتی تھی کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک سو بار کھڑے ہوئے لوگ حیرت میں تھے۔ بعد اختتام جلسہ ایک شخص آدمی نے عرض کیا۔ کہ آپ وعظ میں بار بار کیوں کھڑے ہو جاتے تھے۔ فرمایا جب میری نظر میرے مرشد خواجہ عثمان ہارونی کے روضہ مبارک پر پڑتی تھی کھڑا ہو جاتا تھا اس لئے کہ پیر کی تعظیم حالت حیات و ممات میں برابر واجب ہے۔ بلکہ بعد موت زائد۔ اور اسی طرح جب کوئی بندۂ خدا مجلس ذکر میں بر راہ شوق حالت وجد میں کھڑا ہو جائے تو جمیع حاضرین کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ ذکر کیا اس مسئلہ کو امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں مرد منصف حق طلب کو احادیث مذکورہ بالا و آثار صحابہ و فعل مشائخ طریقت و مشائخ حدیث سے خوب مبرہن ہو گیا۔ کہ قیام محض آنے ہی والے کیلئے مخصوص نہیں اور نہ سامنے حاضر ہونا بالفعل کسی شخص عظیم الشان کا اس قیام کے واسطے شرط ہے۔ بلکہ بہت جگہ اور بہت چیزوں کے واسطے قیام تعظیمی مندوب ہے منکرین کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے صراط مستقیم مطبوعہ بمبئی کے صفحہ ۱۶۱ میں لکھا ہے از فروغ حب منعم است تعظیم شما برادر مثل تعظیم نام او و کلام او و لباس او اور یہی مطلب آیات ذیل سے مستفاد ہوتا ہے۔ سورۂ حج میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ چنانچہ پیشوائے مذکور نے اولیاء اللہ کی محبت کو اس آیت کی تعمیل اور تعظیم شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ صراط مستقیم مطبوعہ

Marfat.com

میرٹھ کے صفحہ ۴۲ میں یہ عبارت مرقوم ہے۔ اگر ذرا تامل کیجئے تو دریافت ہو کہ محبت مثال کرام خود شعار ایمان محب و علامت تقوٰے اوست۔ ذالکَ وَمَنْ یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ اپنے کلامہ۔ جب اولیاء شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً سید الانام اصل کل اور فخر رسل صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اعظم شعائر اللہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کے نام اور کلام اور مقام اور لباس وغیرہ ہر چیز کی تعظیم مثل ان کی تعظیم کے ٹھیریگی۔ اور خاص ان کی تعظیم خدائی عظیم کی تعظیم ہوگی۔ کیونکہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ اس صورت میں قیام وقت زیارت روضہ منورہ کے اور قیام وقت ذکر ولادت باسعادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام لوجہ اللہ ہوگا۔ نہ لوجہ غیر اللہ پس جس وقت کہ تذکرہ آپ کا باادب و تعظیم و باجاہ و جلال جو وقت ولادت باسعادت کے آفاق عالم میں جو جو انوار اور آثار جلوہ گر ہوئے تھے۔ بیان ہوتا ہے اثر اس کا رگ و پے میں سامعین کے سرایت کر جاتا ہے۔ اور آنکھوں میں حاضرین کے نقشہ ولادت و صفوف ملائکہ کا پرا باندھے کھڑا ہونیکا گذر جاتا ہے بے اختیار حالت باطنی بدل جاتی اور اس کے واسطے وضع ظاہر کا بدلنا بھی ضرور ہوا۔ کہ باخلاص خاص عمل تعظیم کا ظہور میں آوے۔ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور درود اور سلام پڑھنے لگتے ہیں۔ کیا یہ تعظیم شعائر اللہ سے خارج ہے۔ حاشا وکلا یہ عین اسلام ہے پس ثابت ہوگیا عمل مولد شریف کا واسطے قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

Marfat.com

تصدیق اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد مأۃ حاضرہ مولانا المکرم ذو المجد والکرم عالیجناب مولانا حاجی مفتی محمد احمد رضا خان صاحب محقق اہل سنت والجماعت بریلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى لَا سِيَّمَا الْحَبِيْبُ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اُولِي الصِّدْقِ وَالصَّفَا ط فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مولانا مولوی ابو نصر حکیم محمد یعقوب علی صاحب حنفی قادری رامپوری کا یہ مختصر وکافی فتوے مسمّٰی بہ توضیح المرام فی اثبات المولد والقیام ملاحظہ کیا ہوئے عزوجل مولانا کی سعی جمیل قبول فرمائے۔ اور اس فتوے کو حقیقۃً سالکین راہ کے لئے آفتاب نورانی بنائے۔ مجلس مبارک وقیام اہل محبت کے نزدیک تو اصلاً محتاج دلیل نہیں۔ اہل محبت میں جو انصاف پر آئیں۔ قرآن عظیم قول فیصل وحاکم عدل ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور فرماتا ہے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط اور فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور فرماتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ اور فرماتا ہے فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور فرماتا ہے لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ پہلی تین آیتوں میں حکم فرماتا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر شادیاں مناؤ۔ لوگوں کو اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ اللہ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ اللہ کا کونسا فضل ورحمت کونسی نعمت اس حبیب کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت سے زائد ہے کہ تمام نعمتیں تمام رحمتیں تمام برکتیں اسی کے صدقے میں عطا ہوئیں اللہ کا کونسا دن اس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور پر نور کے دن سے بڑا ہے۔ تو بلاشبہ قرآن کریم میں حکم دیتا ہے کہ ولادت اقدس پر خوشی کرو۔ مسلمانوں کے سامنے اس کا چرچا خوب زور شور سے کرو اسی کا نام مجلس میلاد ہے۔ بعد کی تین آیتوں

Marfat.com

میں نیچے سے سوا ں خصوصاً سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا حکم مطلق فرماتا ہے اور قاعدہ شرعیہ ہے کہ اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ جو بات اللہ عزوجل نے مطلق ارشاد فرمائی وہ مطلق حکم عطا کریگی جو جو کچھ اُس مطلق کے تحت میں داخل ہے سب کو وہ حکم شامل ہے۔ بلا تخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کریگا وہ کتاب اللہ کو منسوخ کرنا ہے جب ہمیں تعظیم حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حکم مطلق فرمایا تو جمیع طُرق تعظیم کی اجازت ہوئی جب تک کسی خاص طریقے سے شرع منع نہ فرمائے۔ یونہی رحمت پر فرحت و ایام الٰہی کا تذکرہ نعمتِ ربانی کا چرچا یہ بھی مطلق ہیں۔ جس جس طریقے سے کئے جائیں سب امتثال امر الٰہی ہیں جب تک شرع مطہر کسی خاص طریقے پر انکار نہ فرمائے۔ تو روشن ہوا کہ مجلس و قیام پر خاص دلیل نام لیکر چاہنا یا بعینہٖ اُن کا قرونِ ثلٰثہ میں وجود تلاش کرنا نری اوندھی مت ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کو اپنی رائے سے منسوخ کرنا ہے اللہ عزوجل تو مطلق حکم فرمائے اور منکرین کہیں کہ وہ مطلق کہا کرے۔ ہم تو خاص وہ صورت جائز مانینگے۔ جسے خاص نام لیکر جائز کہا ہو۔ یا جس کا ہیئات کذائی قرونِ ثلٰثہ میں وجود ہوا ہو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط عقل و دین رکھتے تو جو طریقہ اظہارِ فرحت و تذکرۂ نعمت و تعظیم سرکارِ رسالت دیکھتے اُس میں یہ تلاش کرتے کہ کہیں خاص اِس صورت کو اللہ تعالےٰ نے منع تو نہیں فرمایا۔ اگر اُس کی خاص ممانعت نہ پاتے تو یقین جانتے کہ یہ اُنہی احکام الٰہی کی بجا آوری ہے۔ جو ان آیات کریمہ میں گذرے۔ مگر آدمی دل سے مجبور ہے محبوب کا چرچا۔ محب کا چین۔ اور اس کی تعظیم آنکھ کی ٹھنڈک جس دل میں غیظ بھرا ہے وہ آپ ہی ذکر سے بھی جلیگا تعظیم سے بھی بگڑیگا۔ دوست دشمن کی یہ بڑی پہچان ہے کہ آخر نہ دیکھا کہ دل کی بھڑک کو کہاں تک پھونکا۔ جانتے ہو ۔ اب یہ منکرانِ مجلس ولادت ہیں ہاں ہیں ہیں اول تو اتنا کہتے تھے کہ وہ بڑے بھائی۔ ہم چھوٹے بھائی۔ ان کی سروری آنے جیسے گاؤں کا پدھان یا قوم کا چودھری انکی تعظیم ایسی ہی کرو۔ جیسی آپس میں ایک دوسرے کی

Marfat.com

کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم۔ باتوں مثالوں میں چوڑھے چلے جاتے ہیں کہ
ان سے بہت زائد انکی دھرم پوتھی تقویت الایمان میں مفصل ہے اور اب تو ہر ہی مسئلہ
اُن کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے جیسا علم غیب اُن کو ہے ایسا تو ہر ہر گل پر چوپائے
وغیرہ وغیرہ کلماتِ لغو مسلمانو یہ ہیں آج تمہارے سامنے مجلس میلاد کے قیام سے منکر ہیں اب تک
علت انکار کیا ہے واللہ واللہ بعض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی خبردار ہو شیار رہیں
جنکی خبر حدیث میں دی تھی۔ کہ ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ بھیڑیے ہونگے کپڑے پہنے یعنی ظاہر میں انسان
لباس اور باطن میں ۔۔۔۔۔ اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑ اپنے شیطان کو
پہچانو۔ نہیں نہیں تمہارے دشمن نہیں تمہارے مالک صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں جنہوں نے
وہ ناشائستہ گالیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھیں۔ چھاپیں اور آج تک
اُن پر مصر ہیں۔ اُنکی عداوت شدیدہ تو ظاہر ہو گئی اور وہ جو اُن کے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب
بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اکبر جو بظاہر اُن عبارتوں کا لکھنے والا نہیں
نہیں اُن سے پوچھ دیکھے کہ جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں بھری گالیاں دیں وہ مسلمان رہے یا کافر
ہو گئے۔ دیکھو ہر گز ہر گز انہیں کافر نہ کہینگے۔ بلکہ محمد رسول اللہ کے مقابل انکی حمایت کو تیار ہو جائینگے بلکہ ہمیں
گھر میں گالیاں بنائینگے۔ حالانکہ علمائے کرام حرمین شریفین بالاتفاق اُن کے دشنامیوں میں ایک ایک کا نام لیکر
فرما چکے ہیں کہ مَنْ شَكَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو اُنکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے
مسلمانو جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی پھر اُن سے مجلس یا قیام یا کسی مسئلہ اسلام میں بحث کا کیا موقع رہا کفار
مرتدوں کو اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق۔ مگر یہ ساری وقت اسکی ہے کہ بھائیو تم نے محمد رسول اللہ
کے دشمنوں کو ابھی تک نہیں پہچانا۔ اُن کے پاس بیٹھتے ہو۔ اُنکی باتیں سنتے ہو۔ اُنکی تحریریں دیکھتے
ہو۔ دیکھو یہ تمہارے حق میں زہر ہے۔ دیکھو تمہارے پیارے مولےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واللہ تم سے بڑھکر تم پر مہربان ہیں
تمہیں ارشاد فرما رہے ہیں۔ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ اُن سے دور بھاگو انہیں اپنے
سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ بھائیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے دامن سے لپٹا رہنا اچھا یا معاذ اللہ اُنکے دشمن کے پھندے میں پڑنا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمیشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے
ضیا میں آخرت میں۔ آمین والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔۔۔۔۔ العبد المسکین محمد ولی الرحمٰن عفی عنہ

Marfat.com

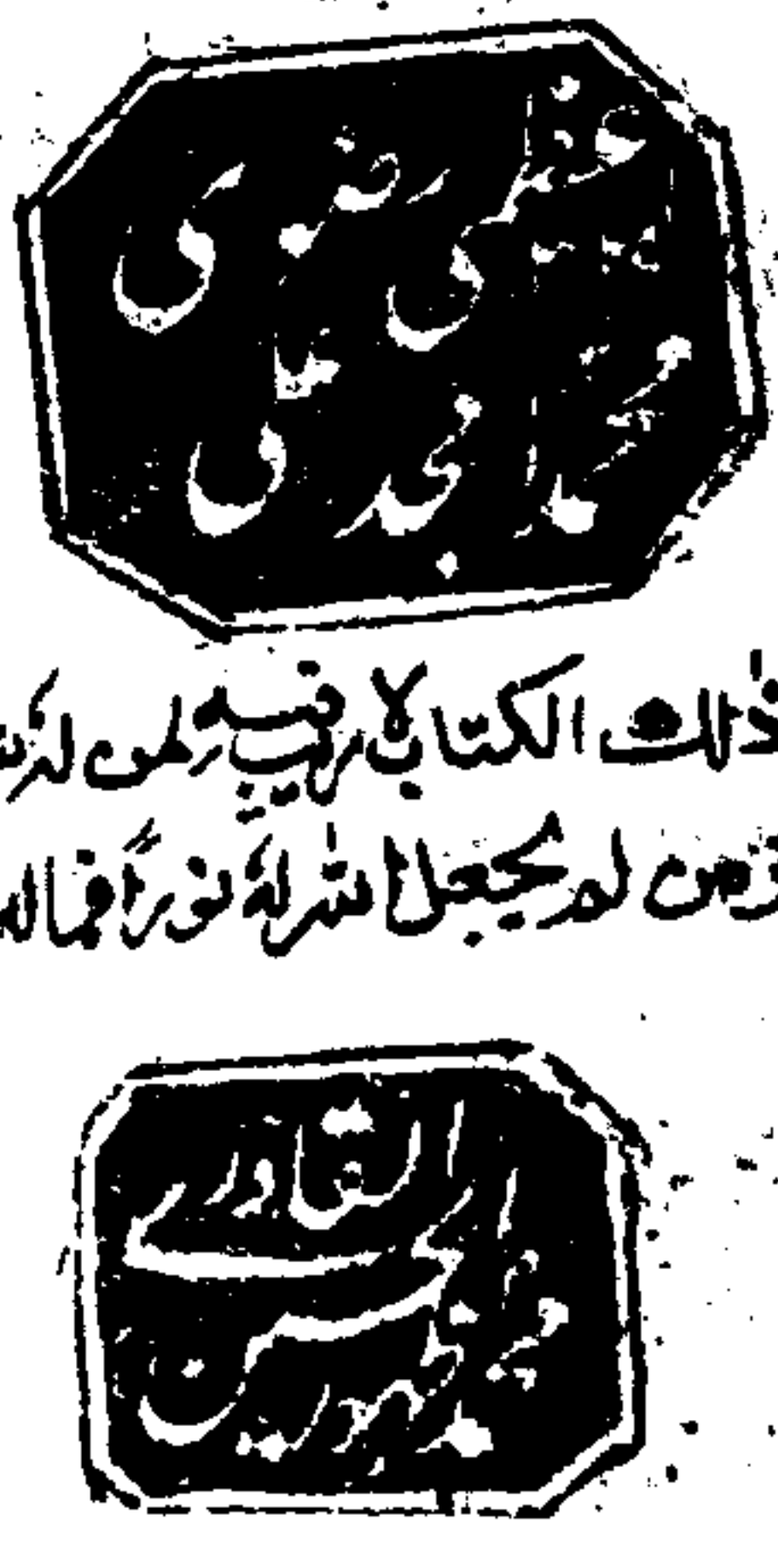

ذٰلك الكتاب لا ريب فيه لمن لم يشعر ونور
من لم يجعل الله له نوراً فما له من نور

الحمد لله الذي هو مبدع الكائنات ومخترع
الموجودات والصلوة على من هو نخبة
من جواه الذي خوله لما وجد الموجود
وقال لي شاهد صاحب القصيدة البردة
فوالله لم تخرج الدراهم الدراهم
هو الذي هو نخبة من جواه الذي
فما من كان يبتغي الى رسول الله سبيلا

Marfat.com

قال مولٰنا روم فی شانہ صلے اللہ علیہ وسلم ؎

یا محمد بود عشق پاک جفت
[illegible]
منتہے در عشق چل ابدود فرد
گر نبودے بہر عشق پاک را
[illegible]
من بداں افروختم چراغ یمنی
[illegible]

فاتفق علمائنا بانہ صلے اللہ علیہ وسلم سید الکونین فبیان مولدہ موجب [illegible] والبرکۃ فای کتاب یشتمل علی الصلوٰۃ علیہ او علی بیان نعتہ فہو اشرف الکتب لکون موضوعہ اشرف الموضوعات وشرافت الکتاب [illegible] من حیث اشتمالہ علی ذالک البیان والنعوت والفضائل اشرف [illegible] ماعندی واللہ اعلم ۞ کتبہ مفتی عبد القادر صاحبزادہ [illegible] الفوضیۃ العالیۃ الواقع فی [illegible] سادھواں تحت ادارہ جناب خادم [illegible]

درود شریف پیر [illegible] زوال بقا الظاہری والباطنی [illegible]

حامداً و مصلیاً و مسلماً میں نے رسالہ توضیح المرام فی اثبات المولد والقیام مؤلفہ مولٰنا مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب دام فیضہم کو دیکھا۔ بلاشبہ اپنی طرز خاص میں بہت عمدہ لکھا ہے مسئلہ میلاد شریف سرور انبیاء سید الاصفیا صلے اللہ علیہ وسلم ان مسلمانوں کے نزدیک جن کو حضور سے محبت کا دعوٰے ہے۔ ایک بدیہی امر ہے جن کی دلیل وہی محبت ہے اور جس کو دلی محبت نہیں بلکہ محض ریائی یا منافقانہ ہے وہ اس میں چون چناں کرتا ہے اس لئے تمام بلاد اسلامیہ میں اس کے مستحسن ہونے پر اتفاق اہل السنۃ والجماعۃ ہے مبارک ہیں وہ مسلمان جو محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور اس بقدر حیثیت خرچ کرتے ہیں ۞ فقط

(مولٰنا مولوی) احمد علی عفی عنہ حنفی چشتی پروفیسر اسلامیہ کالج وخطیب مسجد شاہی

Marfat.com

صحت نامہ رسالہ توضیح المرام فی اثبات المولد والقیام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۶	سُنَّتُ الْخُلَفَا	سُنَّةِ خُلَفَاءِ
″	۱۷	وَعضُّوا	عَضُّوا
″	۱۷	بِالنَّوَاجِذِ	بِالنَّوَاجِذِ
۴	۱	رَسُوْلَ اللّٰه	رَسُوْلُ اللّٰهِ
″	۲	مِثْلَ	مِثْلُ
″	۳	وَلَا يَنْقَصُ	وَلَا يُنْقِصُ
۶	۹	اُحْدِثَ	اُحْدِثَ
″	۹	خِالَفَ	خَالَفَ
″	۱۰	يُخَالَفُ	يُخَالِفُ
″	۱۴	تَرَاعَمَ	تَرَاغُمُ
″	۱۷	فَلَمْ	فَكُمْ
″	۱۹	لِتَالَمْ	اِذَالَكُمْ
۷	۲	مِنْدُوْبَةٌ	مَنْدُوْبَةٌ
″	۱۲	مُنْتَحَبٌ	مُسْتَحَبٌّ
″	۱۶	اَلْمَنْقُوْلِ	اَلْمَنْقُوْلُ
۸	۲۰	تَرْكَبُ	تَرْكَبُ
۹	۱	تُنَقَّلُ	تُنَقَّلُ
۹	۱	صالِبِ	صَالِبٍ
″	۳	وَرَدَتْ	وَرَدْنَ
″	۳	مُكْتِمًا	مُكْتَمِمًا
″	۳	يُحْتَرَقُ	يُحْتَرَقُ
″	۹	تَخْتَرِقُ	تَخْتَرِقُ
۱۰	۱۸	وَقَلِيْلٌ مِنْ	وَقَلِيْلٌ مِّنْ
″	۱۹	وَلَئِنْ	لَئِنْ
″	۱۱	وَمَنَ	وَمَنْ
۱۳	۸	يُصَلُّوْنَ	تُصَلُّوْنَ
۱۵	۲۱	وَاشْكُرُوْا لِيْ	وَشُكْرُ حَالِيْ
۱۶	۲	وَمَلِئِكَتَهُ	وَمَلٰئِكَتَهُ
″	۵	يَبْتَغُوْنَ	يَبْتَغُوْنَ
″	۶	مَنْ	مِنْ
			تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

Marfat.com

مدرسہ غوثیہ عالیہ

بحمداللہ بحسن توفیقہ حسب ارشاد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (ترجمہ تم میں سے بہت اچھا وہ شخص ہے جو قرآن شریف پڑھے اور پڑھاوے) ۱۳۲۹ھ ہجری مقدس مسجد ساوھواں لاہور میں مدرسہ غوثیہ عالیہ کا افتتاح کیا گیا۔ جس کے مقاصد مختصراً یہ ہیں:

(۱) قرآن شریف کے ترجمہ مع التفسیر کا درس۔ اور مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ عام جس میں صغیر و کبیر شیخ و شاب بعد نماز مغرب مستفیض ہو کر سرمایہ دو جہان حاصل کرتے اور نقد عمر کو تجارۃً لن تبور میں صرف کرتے ہیں۔

(۲) دن کے وقت باقاعدہ تعلیم دینیات اور علوم عربیہ دی جاتی ہے جس کے تین درجہ ہیں

(ا) درجہ اول و دوم جس میں پیر و نجات اور نیز مقامی طلباء علم حدیث و تفسیر و اصول حدیث وغیرہ کی تعلیم سے مستفید ہوتے ہیں۔ (ب) درجہ سوم جس میں مقامی طلباء خورد سال اور بعض پیر و نجات کے قرآن شریف و مسائل فقہ اردو و فارسی تعلیم پاتے ہیں۔

(۳) درجہ اعلےٰ کی تعلیم کیواسطے ایک مستند جید عالم حنفی المذہب تعلیم دیتے ہیں۔ اور درجہ دوم میں مولنا حیات علی صاحب مدرس دوم اور نیز درجہ سوم میں ایک مولوی صاحب نہایت صحت کے ساتھ قرآن شریف پڑھاتے ہیں طلباء پیر و نجات کی کتب تعلیم اور طعام وغیرہ کا انتظام مدرسہ کی طرف سے کیا جاتا ہے اور مدرسین کی تنخواہ وغیرہ بھی خداوند کریم تبارک و تعالےٰ کی عنایت و کرم سے دی جاتی ہے۔ جو جو احباب مخلص مرید جناب غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس فیض جاری کے ثواب میں شامل ہیں اور ہوں اُن کو حق سبحانہٗ و تعالےٰ تقی دین و دنیا کی عطا فرماوے اور آفات و بلیات سے نجات بخشے۔ آمین

خادم و حامی اشاعت درود شریف مہتمم مدرسہ غوثیہ عالیہ پیر عبدالغفار سلمہ امام مسجد ساوھواں

Marfat.com

تفسیر

منافع العباد

بر

فتح الفساد

از حضرت شیخ عبد القادر قریشی مشہور غلام قادر

بن امام بخش شاہی

ساکن قصور ضلع لاہور

لاہور میں چھپا

Marfat.com

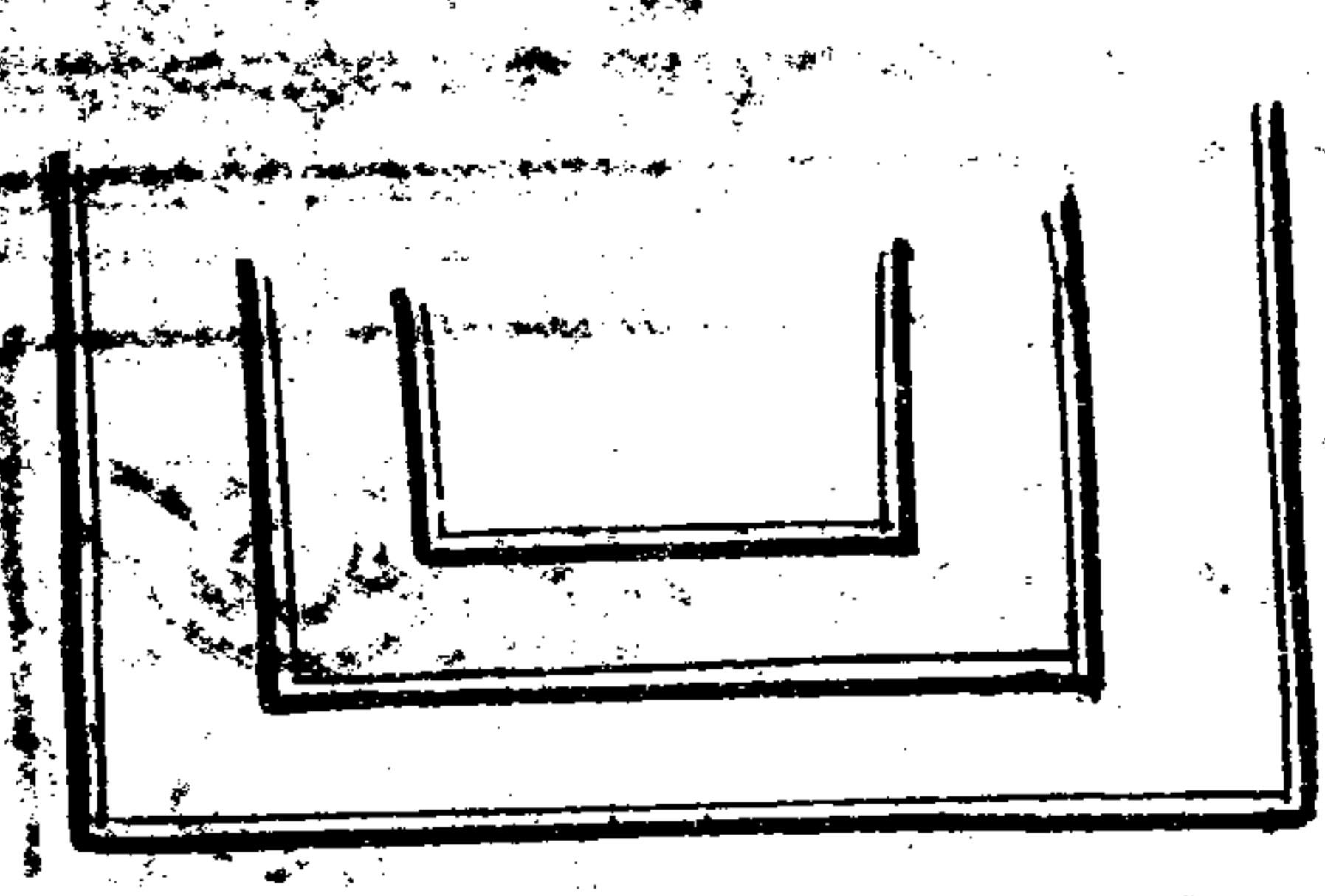

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیئے۔ کہ منشاء سارے فتنہ و فساد فی الدین کا فرقہ وہابیہ ہے قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم اَلْفِتْنَۃُ دَائِمَۃٌ لَعَنَ اللہُ مَنْ اَیْقَظَہَا۔ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ سوتا ہے اللہ کی لعنت اُس پہ جو اُسکو جگا دے۔ اوّل اس امت میں فتنہ جگانے والا وہ فرقہ خوارج کا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج سے الگ ہو گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کافر کہنے لگے۔ وہ کہتے تھے۔ لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ۔ باعث ان کے خروج کا یہ تھا کہ جب حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے مابین جنگ جدل دراز ہوا تو اخیر بہ اتفاق فریقین یہ قرار پایا کہ دونوں امیر دومۃ الجندل میں مع افواج جمع ہوں۔ اور دو حکم مقرر ہوں حضرت علی کی طرف سے ابو موسیٰ اشعری رضؓ اور امیر معاویہؓ کی طرف سے عمرو ابن العاص رضؓ مقرر ہوئے۔ دومۃ الجندل ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ طیبہ اور کوفہ اور دمشق سے دس دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہر دو فریقین راضی ہو گئے۔ حضرت علی رضؓ

Marfat.com

ج سے گیارہ ہزار اہل نہروان الگ ہو گئے۔ یہی کہتے تھے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ
ن کے پاس آیۃ حدیث کی سند کوئی نہیں یہ کافر ہے کتاب اللہ کو چھوڑ کر حکمین
کے حکم پر راضی ہوا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ تحکیم یہ حکم خدا تعالیٰ ہے۔ زوجین میں سے جب
ایک باغی ہو جائے تو دو منصف مقرر کرو۔ فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا
مِّنْ اَهْلِهَا یعنے بھیجو ایک حکم مرد کے گھر والوں سے ایک حکم عورت کے گھر والوں سے
اگر ارادہ نیکی کا کریں تو خدا تعالیٰ موافقت کر دیگا۔ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ
اللّٰهُ بَيْنَهُمَا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہزار سمجھایا پر نہ سمجھے۔ آخر چار ہزار قتل کئے گئے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ یعنی خارجی
دوزخ کے کتے ہیں۔ خوارج میں بڑے سردار عبداللہ بن کواء یشکری بن تمیم اور مسعود بن فدکی تمیمی
اور زید ابن حصین طائی تھے۔ اس زمانہ میں غلاۃ روافض پیدا ہوئے جن کا سردار
عبداللہ ابن سبا تھا وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہتے تھے۔ ان ہی دونوں
فریقوں سے بدعت اور گمراہی پھیلی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا
اے علی تیرے حق میں دو شخص کے لوگ ہلاک ہوں گے مُحِبٌّ غَالٍ وَّمُبْغِضٌ
قَالٍ یعنے دوست خواہ از حد اور دشمن بے سبب عیب گیر۔ ایک فرقہ حضرت
علیؓ کو خدا کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر کہتا ہے۔ بقایا خوارج سے تین شخص کعبہ
شریف کے نیز اب کے پاس بیٹھ کر عہد و پیمان کیا کہ ایک ایک شخص ایک ایک سردار کو
مارے یعنی حضرت علی امیر معاویہؓ اور تیسرے عمرو ابن العاصؓ کو۔ ایک عبدالرحمٰن ابن
ملجم تھا۔ دوسرا برک بن عبداللہ تمیمی تھا تیسرا عمرو بن بکر تمیمی تھا۔ ابن ملجم نے کہا
کہ میں علی (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو ماروں گا۔ برک نے کہا میں امیر معاویہ رضؓ کو
مارون گا۔ اور عمرو بن بکر نے کہا میں عمرو ابن العاص کو قتل کرونگا۔ اور تینوں نے
باہم عہد کیا کہ سترھویں رمضان ۴۰ھ کی صبح کی نماز میں نماز پڑھتے ہوئے

Marfat.com

قتل کرینگے۔ ہر ایک ان تینوں میں سے اپنے اپنے مقصد کی طرف چلا۔ پس برک واسطے قتل امیر معاویہؓ کے دمشق کو چلا اور عبداللہ ابن بکر مصر کو اور ابن ملجم کوفہ کو۔ برک نے صبح کی نماز میں عین سجدہ میں امیر معاویہؓ کو تلوار ماری اُنکی دونوں سیرن کٹ گئیں عرق نکاح بھی کٹ گئی جس سے اولاد بند ہوگئی۔ لوگوں نے پکڑ لیا۔ امیر نے کہا اسکو قتل مت کرو میں مقتول نہیں ہوا اسکے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس نے کہا الامان والبشارۃ میں قتل علی کی بشارت دیتا ہوں۔ اس کو امان دی گئی۔ جب خبر قتل حضرت علی کی آئی تو اس کا ایک ہاتھ پیر کاٹ دیا اور چھوڑ دیا۔ وہ بصرہ میں چلا گیا وہاں جاکر نکاح کیا اور صاحب اولاد ہوا وہاں کے حاکم زیاد ابن ابیہ کو جو امیر معاویہؓ کا بھائی تھا خبر ملی کہ وہ قاتل امیر معاویہؓ کا مقطوع الید والرجل یہاں صاحب اولاد ہے اور امیر معاویہ کی اولاد پیدا نہیں ہوتی وہ مقطوع النسل ہوگیا۔ زیاد نے اسکو بلا کر قتل کرا دیا۔ عبداللہ ابن بکر مصر میں پہونچا۔ صبح کی جماعت میں امام جب سجدے میں گیا تو اُس نے تلوار ماری اور اُسکو قتل کر دیا۔ اتفاقاً اُسدن عمرو بن العاصؓ کو درد پشت تھا وہ جماعت میں آنے سے معذور تھے نہ آئے اور انہوں نے سہل عامری کو امام کر کے بھیجا تھا سو سہل عامری مقتول ہوا۔ ابن ملجم کوفہ میں اپنے ارادہ پر آیا۔ اور ہزار روپے سے ایک تلوار خریدی جس کو زہر کی پان دی۔ اور اس مدت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور مسایل پوچھا کرتا تھا۔ ارادہ قتل کا اسکے دل میں پوشیدہ تھا۔ اسکے گروہ کے لوگ (یعنے خوارج) اس کے پاس آتے جاتے تھے اور یہ لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً قطام بنت شخنہ ایک خوبصورت عورت پر اس کی نگاہ پڑی وہ بڑی صاحب جمال تھی وہ بھی اعتقاد دنیا جیوں کا رکھتی تھی۔ اس کے باپ اور بھائی کو حضرت علیؓ

Marfat.com

اسکے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا۔ ابن ملجم اس پر عاشق ہو گیا وہ بولی میں نے قسم کھائی ہے کہ میں نکاح نہیں کرونگی مگر اوپر مہر کے۔ ابن ملجم بولا جو تو مانگیگی میں دوں گا۔ تین ہزار اشرفی اور قتل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا۔ اور ایک غلام اور ایک لونڈی گانے والی مقرر ہوئی۔ وہ بولا میں تو اس شہر میں اسی غرض سے یعنے قتل علیؓ کے واسطے آیا ہوں۔ قطام نے اپنے چچا کے بیٹے وردان ابن مجالد کے پاس آدمی بھیجا۔ اُس نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور ابن ملجم شبیب بن بجرہ اشجعی کو ملا اور کہا کہ تجھ کو دین و دنیا کی عزت کی خواہش ہے اُس نے کہا کیا؟ کہا علی کرم اللہ وجہہ کے قتل میں تو میری مدد کر۔ اُس نے کہا تیری ماں تجھ کو روے۔ یہ اچنبے کی بات ہے تو اس بات پر کب قابو پا سکیگا۔ ابن ملجم نے کہا اس کا چوکیدار کوئی نہیں ہے اور مسجد میں اکیلا ہی آتا ہے۔ پس ہم مسجد میں چھپ رہیں گے جب نماز پڑھنے لگے گا تو ہم قتل کر دینگے۔ اگر ہم بچگئے تو بچگئے اور اگر قتل کیئے گئے تو نیک ہو جائیں گے کہ راہ خدا میں مقتول ہوئے۔ دنیا میں ذکر خیر ہوگا اور عاقبت میں جنت ملے گی۔ وہ بولا او کمبخت حضرت علی سابق الاسلام ہیں میرا تو جی نہیں چاہتا ان کے قتل کے واسطے۔ ابن ملجم بولا او کمبخت اُس نے خدا کے دین کے اندر آدمی حکم مقرر کیئے اور ہمارے بھائیوں صاحبیوں کو اُس نے قتل کیا۔ پس ہم تو صرف ان لوگوں کے جن کو اُس نے قتل کیا ہے قتل کرینگے امید ہے کہ اپنے دین میں اُس سے منظور کر لیا۔ پس دونوں قطام کے پاس آئے دیکھا کہ وہ مسجد میں قبلہ کی طرف بیٹھی ہے اُس نے اِنکے لیئے دعائے خیر کہی اُنہوں نے اپنی تلواریں لیں چھپ دونوں آکر اُس چوکھٹ کے پاس جا کر بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی نکلا کرتے تھے۔ ابن نباح موذن آیا اُس نے الصلوٰۃ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ چلے موذن آگے تھا۔ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ پیچھے تھے۔ جب دروازہ سے نکلے تو فرمایا

Marfat.com

اے لوگو نماز کی تیاری کرو۔ نماز کی تیاری کرو۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ درّہ اپنے ساتھ رکھتے تھے دُرّے کے ساتھ لوگوں کو جگایا کرتے تھے۔ دو شخص سامنے آگئے۔ حاضرین میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے تلوار کی چمک دیکھی۔ اور سنا ہے کہ کوئی کہتا ہے حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اے علی تیرا نہیں۔ پس ان دونوں نے اکٹھی تلواریں ماریں شبیب کی تلوار طاق اور بالا سے سر میں لگی۔ اور ابن ملجم کی تلوار پیشانی سے چوٹی تک کاٹ گئی۔ اور مغز تک پہونچ گئی۔ آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ باقی نماز جعدہ ابن ہبیرہ نے خلیفہ بن کر تمام کرادی ؎

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آدمی جانے نہ پاوے۔ ایک روایت میں ہے۔ کتا جانے نہ پاوے۔ لوگ ہر طرف سے دوڑے شبیب تو باب کندہ سے اتر گیا اور ابن ملجم پر جب لوگوں نے حملہ کیا تو اُس نے بھی تلوار کے ساتھ حملہ کیا۔ لوگوں نے راستہ دیدیا۔ مغیرہ بن نوفل نے اُسکے سر پر پشمینہ کی چادر ڈالدی۔ پھر اُٹھا کر زمین پر مارا اور اُسکے سینہ پر بیٹھ گیا۔ اور تلوار چھین لی۔ مغیرہ بن نوفل بڑا زبردست تھا۔ جب ابن ملجم حضرت علی رضؓ کے پاس حاضر کیا گیا۔ اُنہوں نے فرمایا اسے اچھا کھانا اور اسکا بستر نرم کر دینا۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا مالک ہوں معاف کروں یا بدلہ لوں۔ اگر میں مر جاؤں گا اسے بھی میرے ساتھ ملا دینا یعنے قتل کر دینا۔ میں خدا کے سامنے اس سے جھگڑونگا۔ مگر قتل کر دینا اور اسکے ناک کان نہ کاٹنا حضرت ام کلثوم بولیں۔ کیا میں امید کرتی ہوں کہ امیر المومنین پر ان میں کچھ صدمہ پہونچیگا۔ وہ بولا تو پھر روتی کیوں ہو۔ پھر لوہا لیکر اپنی تلوار کو زہر سے بجھائی تھی۔ ایک مہینہ بھر اگر میری مراد پر نہ چلی تو میں اُسکو دور کرکے اور اُس کو صاف بیٹ کر دوں۔ حضرت علی جمعہ کا دن اور ہفتہ کا دن زندہ رہے۔ اتوار کی رات ۱۹۔ رمضان سنہ ۴۰ھ کو فوت ہوئے۔ آپنے صاحبزادوں (شاگردوں) اور مریدوں کو جمع کرکے وصیت

Marfat.com

فرمائی کہ نئے آلِ عبدالمطلب لوگوں کو نہ مارنا فقط قاتل ہی سے قصاص لینا۔ اور ایک ضرب کے بدلہ ایک ضربہ اور مثلہ مت کرنا کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثلہ سے بچے رہو اگرچہ باؤلا کتا ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تخم خوارج کا وہاں سے شروع ہوا ہے۔ بظاہر دنیا کے زاہد اور اماموں کے جاحد (یعنی منکر) بظاہر حدیثوں کے جامع قرآن کے حافظ۔ لیکن فی الواقع جماعت مسلمانوں سے خارج۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کہ تراویح بیس کی جماعت کیوں کرائی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کہ قرآن کیوں جمع کرایا۔ مسجد نبوی کو کیوں بڑا عالیشان بنایا۔ یہ دین میں بدعت قایم کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کیوں محاکمہ پہ چھوڑا۔ مومن صالحینوں نہروانیوں کو کیوں قتل کیا۔ یہی خوارج تھے جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ رفتہ رفتہ [illegible] ابن زبیر کو سولی پر چڑھایا۔ حجاج سے ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ اور تابعین کو مشکیں باندھ کر ذبح کرایا۔ جب بنی امیہ کا دور ختم ہوا تو عباسیوں کے عہد میں یہ گل کھلا کہ عترت پر اہل بیت اور بنی امیہ کو لعنت کرتے۔ عمر بن عبدالعزیز نے لعنت موقوف کر کے عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ شروع کیا یہ خطیبوں کا وہاں سے پڑھنا جاری ہوا۔ جعفر منصور نے جو کچھ علما و مشائخ کے ساتھ معاملہ کیا محض اس سبب سے تھا کہ اہل نبوی کی محبت و تعظیم کیوں کرتے ہیں بظاہر بہانہ عہدہ قضا کا اور در اصل سبب منصور یہی تھا کہ ابراہیم و محمد بن عبداللہ سعادت [illegible] یہ امام کیوں دوستی رکھتا ہے۔ [illegible] زمانہ ظاہر ہوا جسکے بیٹے احمد نے [illegible] لوخلوق کہو۔ عقاید معتزلہ کے اماموں کے عہد میں خوارج کے ساتھ شامل ہو گئے۔ سبب یہ ہوا کہ تو مسلم لوگ قرآن کے نصوص آیات اور احادیث کو اپنے اپنے

Marfat.com

عقل کے ساتھ مطابق محمول کرتے اور برخلاف عقل مردود کرتے۔ بکتے نہ خدا کا دیدار ہے نہ عذاب قبر کا پلصراط پر عبور نہیں۔ میزان باطل ہے۔ وزن اعمال غلط ہے فاسق مرتکب کبیرہ ملحق بالکفار ہے۔ خوارج مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں خدا تعالے کی جسمیت کے قایل ہیں یعنے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ ظاہر یہہ مذہب کل اماماں اسلام کا مخالف اور سب کو بدعتی اور کافر کہتا ہے۔

داؤد ظاہری کے سلسلے میں ابن حزم۔ ابن قیم ابن تیمیہ بڑے بڑے محدث چلے آئے۔ ابن تیمیہ کے ساتھ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مباحثے کیے اسکو جھوٹا کیا اس کی کتابیں جلائیں۔ سلطانی حکم کے ساتھ اسکے مریدوں کو بمحاسکے قتل کرایا۔ اس کی کتابیں مخفی اسکے بقیہ مریدوں کے پاس رہیں۔

جب سلطان سلیم خاں بادشاہ قسطنطنیہ فوت ہوا یہ بلاد عرب اس حالت میں بغیر حاکم سلطانی کے رہے یہ موقع پاکر عبدالوہاب نجدی نے اپنے مریدوں نجدیوں کو جمع کرکے کہا کہ بادشاہ مرگیا ابھی اسکے قایم مقام کوئی نہیں ہوا نزاع برپا ہوگئی۔ جمعہ کس طرح پڑھا جاوے گا اور حدود شریعت کے کیسے جاری ہونگے۔ کوئی امام دین کا چاہیئے۔ سب نے عرض کیا کہ حضور پیر و مرشد ہیں عالم ہیں محدث ہیں اس لئے مستحق امامت کے ہیں۔ آپ ہی امیرالمومنین بنیں اسنے کہا کہ میں اس بات میں مجبور ہوں میری خوشی کوئی نہیں۔ اجرائے احکام دین کے واسطے یہ عہدہ قبول کرتا ہوں بنام عبدالوہاب خطبہ پڑھا گیا اور حکم دیا کہ حرم میں بڑی بدعتیں ہیں سونے کا پرنالہ ہے اور سونے کی چوکاٹ ہے اور دینہ طیبہ میں جو روضہ ہے وہ صنم اکبر ہے اسکو توڑو۔ ابو سعود ایک امیر اسکا مرید ہوگیا وہ اور نجدی اسکا بیٹا محمد نایب عبدالوہاب کا مکے میں آئے شریف مکہ کے ساتھ جدال و قتال ہوا۔ شریف دھوکہ میں رہا کہ حرم میں قتال کون کرتا

Marfat.com

ہے۔ ہر چند اسکو خبر پہونچی تھی کہ بارادہ فساد آئے ہیں مگر وہ غفلت میں رہا۔
جب حرم میں آکر شمشیر زنی کی کچھ ادب حرم کا نہ رکھا۔ شریف اور غلام اس کے
پیچھے گئے۔ محمد نے بیٹھ کر علماء کو بلایا۔ ایک فتویٰ پہلے مکہ میں لکھا گیا تھا کہ نجدی
یعنے وہابی کافر ہیں وہ فتویٰ محمد کے ہاتھ آگیا جنکے نام لکھے تھے اُنکو بلا کر قتل کیا
ایک بڑے عالم سید عمر عبدالرسول تھے اُن کو بلا کر کہا کہ ہم نے لکھا ہے۔ کہ یا
رسول اللہ کہنا کفر ہے مکے کے مناروں پر پانچ وقت الصلوٰۃ السلام علیک
یارسول اللہ کہنا کفر ہے اور ہمیں کفر کہنے والوں کو تم نے کافر لکھا ہے ہم تو
کہتے ہیں لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ بہوش و ثبات عقل
وقایمی حواس یہ فتوی میں نے لکھا یارسول کہنا کفر ہے تو یہ عجب کفر ہے کہ
پانچ وقت نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کو عبادت جانتے ہو اور یہ کہہ کر
بڑا نعرہ مارا۔ یارسول اللہ محمد نے چاہا کہ انکو بھی قتل کرے۔ اتنے میں شور ہوگیا کہ
سلطانی فوج نیبوع میں آگئی۔ اس شور وغل میں وہ نجدی محمد بن عبدالوہاب
اُدھر متوجہ ہوگیا اور شیخ عبدالرسول بچگئے۔ یہ بات ہوئی تھی کہ جب سلطان محمود خان
تخت پر بیٹھا تو اُسکو اس فتنہ کی خبر ملی اُس نے محمد علی پاشا مصر کو حکم بھیجا کہ فوج
جرار لے جاکر ان شریروں پلیدوں سے حرمین کی زمین پاک کرے۔ یہ حکم
سنتے ہی محمد علی پاشا مصر بمعہ افواج جہاز میں سوار ہوکر آگیا۔ اور ان کی خوب
سرکوبی کی مصری فوج نے جو پہلے اُتر آئی تھی قلعہ لے لیا تھا۔ پس ہزارہا وہابی قتل
ہوئے۔ انکے ناک کان کاٹ کر تھیلے بھر کر روم میں پہونچا دیئے۔ انکی جمعیت پراگندہ
ہوگئی۔ شامی نے بھی ان کا ذکر باب البغاۃ میں کیا ہے کہ یہ خوارج ہیں۔ اور انہوں نے
سنہ ۱۲۳۳ھ میں یہ فتنہ قایم کیا۔ اور کچھ فوج ان وہابیوں کی مدینہ طیبہ میں پہونچی تھی۔
حضرت کا روضہ مبارک گرانے لگے کہ یہ صنم اکبر ہے اندر سے ایک اژدہا نکلا جب

Marfat.com

اس کو دیکھتے ہی بھاگ آئے۔ اور خبر فوج مصری کی بھی پہونچگئی +

اسماعیل دہلوی جب دورہ پورب دکن میں مشغول تھا تو اسکو کتاب التوحید مصنفہ محمد عبدالوہاب نجدی کی ہاتھ لگی۔ وہ عربی میں تھی اسنے ایک اسکی شرح اردو میں لکھی جسکا نام تقویت الایمان رکھا۔ جب دہلی میں آیا تو علمائے دہلی نے اسکی کتاب دیکھ کر انگشت حیرت دانتوں تلے دبا کر کہا یہ کیا معاملہ ہے۔ پہلے وہ صراط مستقیم لکھی جسمیں اولیاء کا کشف اور سیر افلاک درج ہے اور اسمیں ایسی بات کہ یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ انہوں نے اسکے ساتھ مباحثہ کیا اور اسکو جھوٹا کیا اسکے الزام و سکوت کی کتاب بنام تحقیق الحقیقۃ موجود ہے۔ اسکے ذریات فی ظاہر حدیث کے عامل تقلید کے منکر امکان نظیر نبی ؐ کے قایل ہندوستان میں پہلے پہلے امکان نظیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قایل پھر کذب جہل بار تعالیٰ کے قایل پھر وجود نبی ؐ کے قایل ہوئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہوگئے۔ اور بعضوں نے یہ کہا کہ وہ اپنے زمانہ کے رسول تھے جیسے ہیں تو ہم رسول ہیں تو ہم مہدی ہیں تو ہم مکہ و مدینہ کا شرف بہ شرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ شرف مکان بشرف مکین ہے اور یہ نہ سمجھے کہ شرف کعبہ شریف کا حضرت ابراہیم آدم علیہم السلام کے وجود سے پہلے تھا +

حکایت اسماعیل ماہ محرم میں جامع مسجد دہلی کے شمالی دالان میں وعظ کرتا تھا قلعہ سے شہزادے تبرکات جو شمالی طرف سنگ مرمر کے حجرہ میں رکھے تھے انکی زیارت کے واسطے آئے کہ تبرکات لیجا کر عورات کو زیارات کرائیں۔ جب تبرکات پالکی میں رکھ کر لیچلے تو سامعین وعظ تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے۔ اسماعیل نے کہا بیٹھو۔ قرآن شریف کی سی ادبی ہوتی ہے میں وعظ کرتا ہوں وعظ میں اٹھنا ناجایز ہے۔ شہزادوں نے یہ بات بہادر شاہ کو کہی کہ مولوی اسماعیل نے ایسا کہا ہے

Marfat.com

بہادر شاہ نے دو نقیب بھیجے کہ مولوی اسمٰعیل کو مسجد سے نکال دو۔ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میں بھی اب سامان کر کے آؤنگا۔ تبرکات کو جلا دوں گا۔ اور روضہ نظام الدین کو گرا دونگا۔ اب اس عزم پر بھیڑ پیدا کرنے کے لئے نکلا اور یہ کہتا تھا کہ میں بادشاہ ہندوستان کا ہو جاؤں گا۔ خاندان [illegible] کا مشہور تھا ہر جا تا لوگ خدمت کرتے۔ اور سپاہی کو اپنا پیر بناتے ہوئے [illegible] مولوی محمد اسحٰق چندے مولوی اپنے ہم مشرب کو ساتھ لئے پھرتا تھا۔ جہاں جاتے وعظ کرتے۔ مرید کرتے۔ پیر صاحب بھی ساتھ ہیں اور مولوی [illegible] بہت سی جمعیت پیدا کی۔ بہت سے اور گھوڑے اور [illegible] گوالیار میں بھی پہنچا۔ لوگ اسکے وعظ سنکر خوش ہوئے اور راجہ دولت راؤ کو خبر کی کہ ایک مولوی صاحب اور سید صاحب یہاں خوش بیان ہیں۔ دولت راؤ نے کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں۔ اچھا ہوتا تو آپ حاضر ہوتا اگر تکلیف فرما کر [illegible] تو بہتر ہوگا۔ جب اسمٰعیل مہاراجہ دولت راؤ کے پاس گئے [illegible] خادموں سے کہا کہ مجھ کو تعظیم کے واسطے کھڑا کرو۔ وہ تعظیم بجا لایا۔ اسمٰعیل نے کہا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ مہاراجہ نے کہا کہ جب ہم گدی پر بیٹھتے ہیں تو اول کلمہ پڑھتے ہیں۔ ہمارا کلمہ غوث پاک کا سکھایا ہوا ہے۔ اسکے جانشینوں کی معرفت [illegible] ان کا دستور ہے کہ جب گدی پر بیٹھتے ہیں تو [illegible] اسماعیل نے کہا کہ عام طور پر کہو۔ اور سب [illegible] کہوں تو بڑا فتنہ قائم ہو جائے [illegible] اگر عام طور پر اسلام تعلیم کرنا ہے تو [illegible] سلطانی جمع کر کے لاہور پر فوج کشی کرو۔ رنجیت سنگھ کو [illegible] اور سکھوں کو مسلمان کرو۔ جب [illegible]

Marfat.com

راجہ نے ایک تھال اشرفیوں کا بھرا ہوا آگے رکھا اسماعیل نے انگلی لگا دی کہ منظور ہے۔ خادم سے کہا کہ میرا ہاتھ دھلا دے پلید ہو گیا خادم آفتابہ لئے کھڑا تھا ہاتھ دھوئے اور اشرفیاں تھیلے میں ڈال لیں۔ راجہ نے کہا ایسی پلید چیز جس کو انگلی لگانے سے پلید ہو جاتی ہے وہ تو برے میں ڈالی اور انگلی دھوئی۔ یہ شریعت میں کوئی حکم نہیں کہ اشرفی روپیہ کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ پلید ہو جاوے یہ جیب میں ہو تو نماز بھی درست ہے اسماعیل بولا نماز کا وقت ہے جاتے ہیں راجہ نے کہا۔ یہاں ہی نماز پڑھ لو اذان کہہ کر اور تکبیر کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔ راجہ نے کہا بڑا تعجب ہے کہ میرے فرش پر میرے مکان میں نماز درست ہو جائے اور اشرفی کو انگلی لگانے سے ہاتھ پلید ہو جائے۔ یہ منافق ہے۔ جب حسب اشارہ مہاراجہ دولت راؤ کے اسماعیل پشاور میں گئے تو بڑے وعظ شروع کئے۔ حافظ دراز صاحب جو شارح بخاری کے ہیں وہاں موجود تھے۔ انہوں نے جب اسکی زبان درازی اور خوارج جیسی فتنہ اندازی سنی تو بہت سے مسایل میں مباحثہ کیا۔ اسکو الزام دیا۔ اتنی توفیق تو نہ تھی کہ سارے مجاہدوں کو اکٹھی روٹی دیوے لنگر جاری کرے۔ دیہات میں اپنے مجاہدین تقسیم کر دیئے کسی میں چالیس کسی میں پچاس۔ ادھر سے ہری سنگھ نلوا گیا۔ دیہاتیوں نے باہم مشورہ کر کے اسکے مجاہدوں کو اپنے اپنے دیہات میں قتل کر دیا اور ہری سنگھ نے اس کی جمعیت کو اور اسکو قتل کر دیا۔ سید احمد بھی مقتول ہوئے کچھ بقایا اسکے اتباع کا یاغستان میں رہ گیا وہ اسجگہ اپنی کاشت کاری کر کے گذارہ کرتے تھے ہندوستان کے وہابی خفیہ ان کی مدد کیا کرتے تھے چنانچہ اس علت میں محمد شفیع میرٹھ والا ٹھیکہ دار کمسریٹ مجرم بنا اور عبدالقیوم بنگالہ میں جو جو سرکار انگریزی کو معلوم ہوتا گیا اسکو سزا دیتے گئے۔ اب وہ مجاہدین اہنی یاغستانیوں سے ہمزبان ہو گئے۔ کتابیں اسماعیل کی تقویت الایمان تلخیص الحق یک روزی

Marfat.com

اور اسکے شاگرد نذیر حسین کی معیار الحق وغیرہ ہیں۔ انکے تردیدات میں مدار الحق
وتوفیق التحو وانتصار الحق وغیرہ چھپ گئیں۔ انکے سر کوب مولوی احمد رضا
خاں صاحب بریلوی ابقاہ اللہ کافی ہیں۔ اُنہوں نے ایک سو اُنہی رسایل لکھے
ایک رسالہ کا نام دوسو تازیانہ بر فرق جہول زمانہ ہے۔ اسماعیل اور رشید گنگوہی
پر دوسو اعتراض کئے ہیں یہ امکان کذب باری تعالیٰ کے قایل ہیں۔ فتاوی حرمین
جو ندوہ کی تخریب کے واسطے بہ واہیر علماء حرمین لکھا گیا اس میں سارا کفر اور زندقہ
اُن کا ظاہر کردیا۔ اور رسالہ فضل دہبی صحت حدیث کا معیار بتایا۔ احیاء الموات
میں سماع موتی واستمداد از اہل قبور ثابت کردیا۔ اہل دین کو چاہیے کہ ان رسایل
کی اشاعت کریں اور ایسے علما کی امداد کریں کہ عام لوگ ان خوارج کے شر سے محفوظ
رہیں۔ اپنے ایمان کو شر شیاطین سے بچاویں۔ یہی لوگ دجالون کذابون ہیں +

پنجاب کے وہابیوں نے اور رنگ پکڑا اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے لگے۔
کہتے ہیں کہ ہم نہ عبدالوہاب کو جانتے ہیں نہ نجد کو اور نہ اسماعیل دہلوی کو ہم تو حدیث
کو جانتے ہیں اور ہم اہل حدیث ہیں (کیونکہ وہابی بدنام ہوچکے تھے وہ نام ہی موقوف
کیا) کہتے ہیں کہ صحیح بخاری صح الکتب بعد کتاب اللہ ہے ہم اسکے تابع ہیں احادیث
صحیحہ اُسی میں ہی ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی نے ان کی کل احادیث کے
جواب دئے کہ ان کی احادیث منسوخ ہیں چار سو چھ مسایل لکھے جن میں تفصیل وار
بیان کیا وہ کتاب بنام شرح معانی الآثار مبسوط ومطول ہے اسکا ترجمہ کرنا اور
چھپانے اور دیکھنے میں عوام کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ
بالفعل خلاصۃً طور پر چند مسایل کے جواب جو امام طحاوی نے لکھے ہیں مختصر عام فہم
لکھے جاویں بطور مشتے نمونہ از خروارے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ وہابیوں
کی احادیث کا یہ حال ہے۔ جب اتفاق چند احباب ہوجائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ساری کتاب کا ترجمہ چھپایا جاوے گا۔ اسمیں تخمیناً ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ خلاصہ تقریر کا یہ ہے کہ جسقدر احادیث صحاح ستہ میں ہیں سبکا مستند سوائے خلفاء راشدین کے ہے۔ چونکہ خوارج امام اور ابو حنیفہ کے منکر ہیں تو ان منکروں نے خلفائے راشدین کی کارروائی کو بالائے طاق رکھ کر اپنا مذہب کر دیا ہے یہ اہل حدیث اتنا نہیں سمجھتے کہ جب خلفائے راشدین نے جو پیش امام سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے تھے تین برس نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق پڑھی بموجب ارشاد صلوا کما رأیتمونی اصلی کے پڑھی تو اس میں کونسا شبہ باقی رہگیا۔ مگر یہ عقیدہ خوارج انکا مستند جاننا حرام ہے۔ خوارج حدیث مرفوع کے طالب ہیں۔ یعنے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے وہ مانینگے بیواسطہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہوگئے۔ بنابریں تقلید امام اعظم رح کے منکر ہیں اور یہ چھ کتابیں یعنے صحاح ستہ حدیث کی محدثوں نے بمقابلہ صحاح ستہ شریف امام محمد کی جنکو بلکھیں جن کا نام سیر صغیر سیر کبیر مبسوط۔ زیادات جامع صغیر اور جامع کبیر ہے اور جن کی روایات کا نام ظاہر المذہب اور ظاہر الروایات ہے۔ انکے بخلاف جو روایات فقہ شریف کی ہیں وہ روایات نوادر کہلاتی ہیں وہ مرجوح عنہ ہیں اور مرجوح ان کی روایات قابل فتویٰ نہیں۔ ایسا ہی یہ اہل حدیث سوائے صحاح ستہ حدیث کے جو دوسری حدیث کی کتابیں ہیں ان کو غیر معتبر سمجھتے ہیں تاکہ صحاح ستہ فقہ شریف کا مقابلہ پورا پورا ہو جاوے۔

اب ان اہل حدیث کے اصول متبوع لکھنے اور جواب دینے بطور تطویل مخل مطلب ہیں کیونکہ اہل اصول انکا بخاری ہے۔ بخاری نے جو خلاف خلفاء راشدین کے کیا وہ اظہر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع صحابہ میں تحقیق کیا کہ جب مرد عورت کے ساتھ

Marfat.com

نزول کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے اس مسئلہ میں اپنا نام لکھ کر کہا غسل احوط ہے فرض نہیں۔ باجماع صحابہ کا خلاف کیا۔ سند اسکی کیا ہے کہ انما الماء من الماء یعنے غسل انزال سے ہوتا ہے اور یہ حدیث باتفاق کل امت منسوخ ہے یا بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما محمول بر احتلام خواب ہے۔ دوسری حدیث جب حضرت عثمان بن مظعون فوت ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر گئے جسکے گھر مہمان تھے یعنے ام العلاء وہ بولی کہ عثمان بہشتی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم ام العلاء بولی کہ مومن تھا۔ مہاجر تھا حضور کا بھائی رضاعی تھا۔ ایسا نیک تھا ایسا نیک تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی۔ یعنے واللہ تعالیٰ میں رسول خدا ہوں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو۔ یہ حدیث کس قلم اور منہ سے نکالی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا انجام معلوم نہیں تو آیہ شریفہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر کے کیا معنی ہوئے گئے تاکہ بخشے اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر گناہ اگلے تیرے اور پچھلے آپ کا مقاماً محمود اگلا معنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا کیونکہ لعل اور عسیٰ کا لفظ خدا تعالیٰ کی کلام میں کے معنے یقین ہوتا ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور عنقریب خدا تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جاویں گے۔ اور صدیق اکبر کے حق میں ولسوف یعطیہ ربہ فترضیٰ صدیق اکبر راضی ہو جاوے گا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو معراج میں سیر فرما کر رب کے مقامات معینہ ملاحظہ فرمائے اسکو فرمانا اور یہ حدیث وضعناہ وبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لہا جاسکتا تو اور کیا لہا جاسکتا ہے۔

تیسری حدیث احنف بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی مدد کو چلے تو راستہ میں ابو بکرہ بن سہل ساعدی ملے انہوں نے کہا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ
شخص یعنے حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابو بکرہ نے کہا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں تلوار دے
ساتھ لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ پس یہ بخاری تمام صحابہ رضی
عنہم یعنے جماعت حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ اور عشرہ مبشرہ کو بھی جنکے قطعی بہشتی
ہونے کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ معاذ اللہ دوزخی بتاتا ہے
یہ جملہ احادیث بخاری اور اُسکے اتباع کے عقاید ہیں ✣

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ
بخاری ہے۔ ابن صلاح منجملہ تلامیذ بخاری کا قول ہے اُس نے ہی مشہور کر دیا
ورنہ بخاری میں احادیث متضادہ اور منسوخہ بہت ہیں جن کی کچھ تفصیل میرے
شرح فقہ اکبر مؤلفہ مولوی وکیل احمد سکندرپوری میں ہے ✣

اب اس شرح معانی آثار کے مسائل لکھنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ صحاح
کی احادیث کس قدر منسوخ ہیں۔ اب مسائل طہارت سے شروع کرتے ہیں کہ ان
احادیث کی قلعی کھلجاوے اور غلطی واضح ہو جاوے ✣

Marfat.com

تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم

ترجمہ

علم فرائض خود سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ
کیونکہ یہ نصف علم ہے

امت او بہترین امتان و شرع او — اکمل از جملہ شرائع داں بتحقیق ای نگار
گونکو آں چیزکاں را نیک گردانید شرع — ہم زبون داں آنچہ شد اندر شریعت زشت خوار

رواج اور شریعت

پر

ایک دلچسپ بحث

جسے

جناب صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی ہنکاری حاکمی مولف انیس الواعظین
تذکرۂ قطبیہ و اذکار قلندری وغیرہ وغیرہ نے مرتب کیا

اور جو

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی لاہور کیلئے

سنہ ۱۳۳۲ھ میں

[illegible] لاہور میں چھپ کر [illegible] شائع ہوئی

بار اول

قیمت [illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ناخواندہ زمیندار پیرزادہ اور خواندہ مرید کا مکالمہ

مرید۔ السلام علیکم۔ (ایک روپیہ بطور نذر پیش کرتا ہے)۔

پیرزادہ۔ وعلیکم السلام۔ خوش رہو۔ آباد رہو۔ آؤ کس طرح آنا ہوا۔ مینے تمہیں کئی برس کے بعد دیکھا ہے۔

مرید۔ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر گیا ہوا تھا اب فارغ التحصیل ہو کر واپس آیا ہوں۔ چونکہ بعض ضروری معاملات پر گفتگو کرنی ہے۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں۔

پیرزادہ ہاں بیٹا بیشک بیان کرو۔ میں مشورہ دینے کو حاضر ہوں۔

مرید آپ جانتے ہیں کہ ہم لوگ جو یہاں کے ہندوؤں کی اولاد سے ہیں کچھ عرصہ سے آپ کے بزرگوں کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اب ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور عقاید غیر مذاہب سے بیزار ہیں۔ بچپن سے ہمارے دل میں یہ خیال راسخ ہوا ہوا ہے۔ کہ بیاہ۔ ولادت۔ عقیقہ۔ ختنہ اور موت کے متعلق جن رواجوں کے ہم پابند ہیں ان سے روگردانی کرنا بڑا جرم ہے۔ مگر مولوی صاحبان ان میں سے اکثر کو خلاف شریعت بتاتے اور انکار کرنیوالے کو گناہ گار بیان کرتے ہیں۔

پیرزادہ۔ جرم تو ہے ہی۔ جو رواج خاندانوں میں قائم ہو گئے ہیں ان کو چھوڑا تو نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے میں شہرت اور نیک نامی خاک میں مل جاتی ہے۔ لوگ کہیں گے دیکھو ان کے بڑے کیسے دلیر سخی مرد تھے اور یہ اب اُن کا نام ڈبونے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر ہم غمی شادی کے موقعوں پر برادری کو بھاجیاں نہ دیں تو ہماری ناک کٹتی ہے۔ کیا ہم جو لوگوں کے ہاں سے وقتاً فوقتاً بھاجیاں لیکر کھاتے رہے ہیں وہ نہ آئیں گے وہ کہیں گے خود تو کھاتے رہے اور کھلانے کا وقت آیا تو بغلیں جھانکنے لگے۔

مرید۔ شاہ صاحب! مینے ایک دانا مولوی صاحب سے سنا ہے کہ آدمی کو اپنی بساط کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ آخر کار ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ کسی کے ہاں سے گاہے ماہے آیا ہوا معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اور جب ایک ہی دفعہ سب کو دینا پڑتا ہے۔ تو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ قرض چڑھ جاتا ہے۔ جو بہت بڑی بلا ہے اس سے بچتے رہنا چاہئے۔

Marfat.com

پیرزادہ۔ مولوی صاحب ہم زمینداروں کا حال کیا جانیں۔ ہمارے باپ دادا قرض اٹھاتے چلے آئے ہیں۔ ہم نے اسے بھی رواج میں داخل کر لیا ہے۔ اگرچہ بعد میں تکلیف ہوتی ہے مگر وقت تو باعزت و آبرو گذر جاتا ہے اگر ہم قرض نہ اٹھائیں تو کام کس طرح چلے۔ خدا مالک ہے۔ وقت گذر ہی رہا ہے۔ یہ دنیاوی باتیں ہیں مولویوں کو اس سے کیا واسطہ

مرید۔ شاہ صاحب! مولوی لوگ کہتے ہیں کہ شریعت محمدی ایک کامل و مکمل شریعت ہے اس میں انسانی زندگی کے متعلق ایسا کوئی امر نہیں جس کے لئے احکام موجود نہ ہوں اور آدمی پکا مسلمان جبھی ہو سکتا ہے جب ہر بات میں پابند شریعت ہو۔ نیز قرآن شریف میں ہے۔ اِنَّ المبذرین کانوا اخوان الشیطین (تحقیق فضول خرچی کرنیوالے لوگ شیطان کے بھائی ہیں) پس جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں تو ہر حال میں احکام الٰہی کی پابندی کرنی چاہیئے۔ ہمیں نام کے مسلمان نہیں بلکہ کام کے بننا چاہیئے۔ قرض اٹھانا کیسی ذلت کی بات ہے۔ ہر وقت قرض خواہ سر پر سوار رہتا ہے۔ اسکی شکل دیکھکر بیساختہ مونہہ سے نکل جاتا ہے یالیتنی کنت ترابا (اے کاش میں خاک ہو جاتا) ایسی رسمیں جو ہمارے دین و دنیا کو خراب کرنیوالی ہوں ترک کر دینی چاہئیں۔ نہ کسی سے بھاجی لی اور نہ دی ـــــ نہ تنبول لیا نہ دیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ نکاح کیا اور حسب توفیق دعوت ولیمہ دی جو زیادہ تر محتاجوں اور فقیروں کا حق ہے۔ لڑکی والے کو جو توفیق ہوئی اس وقت لڑکی کو نقد دے دیا۔ فضول چیزیں بنانا اور رسموں میں روپیہ برباد کرنا نہایت برا ہے جو نہ اپنے کام آتا ہے نہ اولاد کے۔ بچہ پیدا ہوا اس کا عقیقہ کیا عقیقہ کا جانور ذبح کر کے کچا گوشت بانٹ دیا۔ محتاجوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ قرض اٹھا کر دعوت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر سات برس کی عمر سے پہلے پہلے لڑکوں کی سنت ختنہ ادا کر دینی چاہیئے۔ بعض لوگ دنیاوی رسوم کی خاطر خوشحالی کے انتظار میں بیٹوں کو سنہ آغاز ہونے تک مختون نہیں کرتے جو نہایت بری بات ہے۔ جب کوئی فوت ہوا۔ اسکو کفن دیکر دفن کر دیا۔ اگر توفیق ہوئی تو اسکی روح کو ایصال ثواب کے لئے کچھ نقد وغیرہ فی سبیل اللہ محتاجوں کو دیتے رہے ورنہ قرآن مجید میں سے کچھ پڑھکر ہی اسے بخشتے رہے۔ صف بچھا کر چالیس روز تک ماتم کرنا اور رشتہ داروں کو کھلانا نہایت زبوں ہے کیونکہ اس سے ماتم کرنیوالے گنہگار ٹھیرتے

Marfat.com

ہیں۔ مُردوں کو عذاب ہوتا ہے اور وارثوں کے حقوق تلف ہوتے ہیں۔ پھر متو
کی جائداد کو بعد ادائے فرض و نفاذ وصیت جو جائداد کی ایک تہائی سے زیا
حسب حکم شریعت تقسیم کر دینا چاہئے اور ہر حقدار کو خواہ مرد ہو خواہ عورت حصہ
دینا چاہیئے +

پیر زادہ۔ چوہدری صاحب! آپ نے رسموں کو چھوڑنے کے متعلق تو خوب تقریر کی
ان کو چھوڑ دینا تو ہم حزما و ہم ثواب والی بات ہے یعنی روپیہ بھی بچ رہا اور ثواب بھی
مل گیا۔ مگر ترکہ میں جو آپ نے عورتوں کو بھی حصہ دینے کا بتایا ہے مجھے بُرا معلوم
ہوا ہے۔ یہ کسی مولوی کا قول ہے یا اس بارے میں کوئی آیت و حدیث بھی موجود ہے

مرید۔ واہ شاہ صاحب۔ اس قسم کی ہدایت کرنا تو آپ کا کام تھا۔ کیونکہ آپ آل
رسول اللہ کہلاتے ہیں مگر آپ الٹا مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ کس کا حکم ہے؟

پیر زادہ۔ اگر یہ حکم خدا و رسول ہوتا تو ہمارے بزرگ کبھی اسکے مخالف عمل نہ کرتے
نہ میری پھوپھی کو حصہ ملا۔ اور نہ میں نے اپنی بہن کو دیا۔

مرید۔ حضرات! کیا آپ کو اس کے حکم خدا ہونے میں بھی شک ہے اگر آپ ایسے
ہی لاعلم ہیں تو آپ پھر یہ کیوں کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم رواج کے پابند ہیں شریعت
پر نہیں چلتے۔ اتنا تو آپ کو علم ضرور ہے کہ شریعت میں عورتوں کو بھی حصہ دیا جاتا

پیر زادہ۔ میرے خیال میں کسی مجتہد یا امام کے قول کو بھی تو آدمی واجب العمل بناتے
ہیں شاید یہ حکم بھی کسی کا اجتہاد ہی ہو۔ اگر یہ حکم خدا و رسول ہوتا تو ہم میں کبھی
اس کے برخلاف عمل نہ ہوتا۔ کیا ہم جو لوگوں کے رہنما کہلاتے ہیں شریعت کے
برخلاف چل سکتے ہیں۔ ہم جاہل سہی مگر ہمارے بزرگ تو بڑے علم والے تھے۔

مرید۔ شاہ صاحب۔ دنیا مجتہد یا امام اسی کو تسلیم کرتی ہے جو برخلاف نص و حدیث
حکم نہ کرے۔ مگر مسئلہ وراثت کے بارے میں تو سورۃ نساء میں ایسی واضح اور بیّن
آیات موجود ہیں۔ جن میں ہرگز دو رائے کی گنجائش نہیں۔ ان پر اصحاب کرام کا عمل درآمد
رہا ہے۔ اور آج سے سو سال پہلے تمام ہندوستان کے مسلمان بھی انہی کے مطابق
عمل پیرا تھے۔ کبھی کسی مسلمان نے ان سے انکار نہیں کیا۔ یہ تمام آیات غیر منسوخ
ہیں۔ ہاں براہ مہربانی بتائیں تو سہی کہ آپ کے خاندان میں کون کون سے ایسے بزرگ

Marfat.com

ہوگزرے ہیں جنکو زمانہ نے مقتدا تسلیم کیا ہو۔ زمیندار کہلائے ہوں اور انکا عمل برخلاف شریعت رہا ہو۔ میرے خیال میں جو شخص پوری طرح شریعت پر نہیں چلتا وہ اولیاء کرام کے زمرہ میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ شریعت سے ہی طریقت حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو شیخ مصلح الدین شیرازی کیا فرماتے ہیں ؎ مپندار سعدی کہ راہِ صفا۔ تواں

پیرزادہ ہمارے خاندان میں دو تین ایسے بزرگ ہوئے ہیں جنکے حلقۂ ارادت میں داخل ہونا ایک عالم نے اپنے لئے موجب فلاح و نجاح سمجھا اگر ہم تو بزرگوں سے انکی نسبت یہی سنتے آئے ہیں کہ وہ بالکل تارک دنیا تھے۔ جو کچھ ملتا فی سبیل اللہ درویشوں کو دے دیتے۔ اور خود بالکل فقیری میں بسر کرتے تھے۔ یہ زمینداری کا سلسلہ تو ہم میں چند پشت سے جاری ہوا ہے پہلے تو توکل پر گذارہ تھا۔

مرید۔ پیر صاحب۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ناحق اپنے بزرگوں کو متہم کرتے ہیں۔ بھلا جو اشخاص قلندرانہ گذارہ کرتے ہوں اور سب کچھ بنام مولےٰ لٹا دیتے ہوں وہ مستحقین کے حقوق کس طرح غصب کرتے ہوں گے۔ ہاں یہ تو بتائیں کہ آپ کے ہاں بہنوں اور بیٹوں کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے۔

پیرزادہ۔ ہم بہنوں اور بیٹیوں کو جب بیاہتے ہیں تو اپنی حیثیت سے بڑھکر جہیز دیتے ہیں چنانچہ ہم میں سے اکثر کو زمین گرو رکھکر اخراجاتِ شادی پورے کرنے پڑتے ہیں پھر بعد میں انکے ہاں ولادت اور بیاہ وغیرہ پر بھی کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے جس سے ہمارا کچھ نہ کچھ نکل جاتا ہے۔ مگر کیا کریں رواج ہے چھوٹ نہیں سکتے۔ اب انہی سے زمینوں کی حیثیت بڑھگئی ہے امید ہے اب ہمیں کوئی دقت نہ رہیگی۔ بھلا ہو بزرگوں کا جو کوڑیوں میں گاؤں مول لے گئے ورنہ آج کل ہم سے تو ایک بیگہہ بھی نہیں خریدا جاتا۔

مرید۔ پیر صاحب! اب معلوم ہوا کہ آپ کے بزرگ منکر از شریعت نہ تھے۔ سکھوں کا زمانہ تھا لوگ زمینوں کو وبالِ جان سمجھتے تھے آپ کے بزرگوں نے کوڑیوں کی چیز کا مستورات کے نام اندراج ملکیت کرانا خالی از خطرہ نہ دیکھا پس انہوں نے بہنوں۔ بیٹیوں اور ان کی اولاد کو اپنی کمائی میں حصہ دار ٹھیرا لیا۔ اور اس طرح اُس سے بھی زیادہ دیتے رہے جو انہیں شرعاً پہنچتا تھا۔ پس آپ یہ نہ کہا کریں کہ ہمارے بزرگ پابند شریعت نہ تھے کیونکہ یہ کلمہ کفر ہے۔ ایسا کہنے سے آدمی مسلمان نہیں رہتا اور اسکی

Marfat.com

تمام عبادات ضائع ہو جاتی ہیں - قرآن شریف میں اس بارے میں صاف وعید وارد ہی
کہ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ
عذاب مہین یعنی (تقسیم ترکہ میں) جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا
اور اسکی (مقرر کی ہوئی) حدوں سے باہر نکل جائیگا وہ (دوزخ کی) آگ میں ڈال
دیا جائیگا - جہاں کہ وہ ہمیشہ رہیگا - اور اسکے لئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے" - ہاں یہ
بتائیں کہ جس شخص کے صرف لڑکیاں یا بھینیں ہوں انکو بھی آپ حصہ دیتے ہیں یا
نہیں - میرے خیال میں پھر تو آپ ضرور دیتے ہوں گے کیونکہ ارائیں وغیرہ زمیندار
قوموں میں حصہ دینے ہی کا دستور ہے تو آپ میں جو آل نبی کہلاتے ہیں کیوں نہ ہوگا

پیرزادہ - نہیں جی ہمارے ہاں عورتیں قطعاً محروم الارث قرار دی جا چکی ہیں وہ کسی
صورت میں بھی مالک نہیں بن سکتیں کیونکہ ہمیں ان کا نام کاغذات میں لکھوانا پڑتا
ہے جو سخت بے عزتی ہے - ہمارے ہاں دو تین ایسے واقعے ہو چکے ہیں جس میں چچی
چلاتی بیٹیوں اور بہنوں کو بے دخل کر دیا گیا ہے اور وارثانِ بازگشت نے جنکا سلسلہ
نسب خواہ مرحوم کے مورث اعلےٰ سے حضرت نوح پر ہی کیوں نہ ملتا ہو - جائداد پر قبضہ
کر لیا ہے اور یہ دل آزاری صرف نام پوشیدہ رکھنے کی مصلحت کو مدنظر رکھکر کی جاتی ہے
یا اس لئے بھی کہ اگر عورت کے نام اندراج ملکیت ہو بھی گیا تو اس نے بوجہ پردہ داری
زمین کے جھگڑوں کا کیا خاک فیصلہ کرنا ہے ؛

مرید - پیر صاحب! اظہار نام سے آپ نے بے عزتی کی خوب کہی - ناموں کا پوشیدہ رکھنا ضروری
نہیں اگر ایسا ہوتا تو ہمیں انبیاء علیہم السلام کی امہات - ازواج اور بنات مطہرات کے نام
کبھی معلوم نہ ہوتے - انکے اسماء گرامی زبان زد عوام ہیں اور کبھی کسی مسلمان نے برا نہیں
منایا - میں نے سنا ہے کہ آپ لاولد بیوگان کا نام کاغذات میں لکھوا دیتے ہیں کیا وہاں عزت
کلوگیر نہیں ہوتی اور وہ بیچاریاں تنازعات زمین کو سرانجام دے لیتی ہیں ؛ پیر صاحب
آپ مجھے معاف فرمائیں اگر میں اس وقت صاف بیانی سے کام لوں - جب آپ نے
ہی شریعت غرا کی حرمت نہ کی تو اور کون کرے گا - چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
کیا آپ بیوگان کا نام اسلئے ملکیت میں درج نہیں کرا دیتے کہ وہ بیکسی کے عالم میں ہوتی
ہیں - اور بیٹیوں اور بہنوں کو اسلئے محروم نہیں رکھتے کہ ان کے خاوند یا بیٹے کاروبار

Marfat.com

سنبھال لیں گے ؟ "

پیرزادہ۔ بھائی میں اس کا کیا جواب دوں میں اَن پڑھ ہوا۔ میرے دل سے بھی کئی بار ایسا سوال اٹھا ہے مگر جب میں نے اپنے ایک ذی علم عزیز سے پوچھا تو اس نے یہ کہکر میری تسلی کر دی کہ آج کل زمانہ ہی بے دینی کا ہے کئی امور برخلاف شریعت کئے جاتے ہیں مثلاً چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے۔ زانی کو سنگسار نہیں کیا جاتا۔ زکوٰۃ باقاعدہ وصول نہیں کی جاتی اور سود علانیہ لیا دیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اگر جائداد کے بارے میں بھی شریعت پہ نہ چلے تو کیا ہوا۔ اور نیز یہ کہ اگر ہم شریعت پر چلیں تو سرکار ہمیں غیر زراعت پیشہ قوم قرار دے دیتی ہے۔ اس لئے ہمیں پابند رواج ہی رہنا چاہئے

مربیہ۔ آپ کو دھوکا دیا گیا ہے۔ جن امور کا ارتکاب آپ کے عزیز نے برخلاف شریعت بطور حجت کے پیش کیا ہے۔ وہ تعزیرِ سیاست سے متعلق ہیں جن پر اسی وقت عمل کر سکتے ہیں جب اسلامی سلطنت ہو مگر تقسیم نزکہ میں پابند شریعت ہونا ایک خانگی معاملہ ہے حکومت اس میں مخل نہیں ہو سکتی۔ محتسب را درون خانہ چہ کار۔ گورنمنٹ نے جن جن اقوام کی غیر زراعت پیشہ قرار دیا تھا دے دیا اب وہ اس بنا پر کسی کو غیر زراعت پیشہ نہیں بنا سکتی کہ وہ اپنے مذہب کی پیروی کیوں کرتا ہے سلطنت برطانیہ تو ایک آزاد گورنمنٹ ہے وہ کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرتی۔ مگر جب ہم خود ہی جا کر کہیں کہ ہم شرع پر نہیں چلتے تو مسلمان بادشاہ تو ہے نہیں کہ ہمیں اس کلمۂ کفر کی پاداش میں کشتنی و گردن زدنی قرار دے۔ بلکہ مجھے تو ابھی ایک تجربہ کار وکیل صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ چیف کورٹ نے اپنے تازہ فیصلوں میں قریشی وغیرہ اقوام کو عام طور پر پابند شریعت ہی تسلیم کیا ہے "

پیرزادہ۔ اور باتوں میں تو آپ نے مجھے مطمئن کر دیا۔ مگر مجھے یہ بھی بتا دیں کہ شریعت پر چلکر ہماری جائداد میں کمی تو واقع نہیں ہو جائے گی "

مربیہ۔ بھلا آپ خیال کرتے ہیں کہ خدائی حکم ہمارے نقصان کا موجب ہو سکتا ہے اور جہاں بظاہر ہو بھی وہاں اس کے عوض عاقبت میں بہت سے انعام و اکرام رکھے ہوتے ہیں مثلاً زکوٰۃ اور جہاد ہی کو لے لیں کہ ان سے بظاہر نقصانِ جان و مال پایا جاتا ہے مگر ان کے عوض میں جو اجر اللہ کی طرف سے ملتے ہیں وہ بے حساب ہیں۔ اگر آپ کی

Marfat.com

ایک بہن ہے تو آپ کو اپنے حصّے کی نسبت جو آپ کے والد کی طرف سے پہنچا ہے نصف اُسے دینا پڑے گا مگر جب آپ کی تمام برادری شریعت پر چلتی ہوگی تو جب آپ بیاہ کریں گے آپ کی بیوی کو بھی اپنے والدین کی جائداد سے کچھ حصہ ملے گا ہی۔ پس آمد و خرچ تقریباً برابر رہے گا بلکہ بعض صورتوں میں بڑھ جائے گا۔ رواج پر چلنے سے آپ عذاب الٰہی کے مورد بنیں گے اور شریعت کے پابند ہونے سے نعیم اخروی کے۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے۔ کوئی خدا ترس عقلمند آدمی جسکو امر حق پہنچ چکا ہو۔ اسکو ناجائز طور پر حاصل کرکے ہمیشہ کا عذاب و نکال مول لینا گوارا نہیں کریگا۔ ہاں ایک بات میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جو اشخاص وارثان بازگشت کہلاتے ہیں وہ ان عورتوں کو جو انکے ہاتھوں محروم کردی جاتی ہیں۔ بدستور مثل والدین امداد دیتے رہتے ہیں یا نہیں

پیرزادہ۔ نہیں صاحب مطلق نہیں۔ آپ کی تقریر سنکر اور وعید الٰہی کو گوش گزار کرکے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عورتوں کو ان کے حق سے محروم کردینا سخت ظلم ہے۔ ہاں یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ہماری برادری میں ہمیشہ نااتفاقی رہتی ہے۔ خیر و برکت کا نام نہیں۔ محرومین کی بددعائیں کام کرتی رہتی ہیں اور غاصبوں کو روز بد دیکھنا پڑتا ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اسکے اور اسکے رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے احکام کو بجالائیں اور دنیا کو دین پر کبھی مقدم نہ کریں۔ یہ تو معلوم ہوگیا کہ ہم عربی النسل مسلمانوں کو ضرور پابند شریعت ہونا چاہیئے۔ تو کیا ایسا کرنا اُن لوگوں کیلئے بھی لازمی ہے جو عجمی ہیں۔ اور جنہوں نے رسم و رواج اپنے آباو اجداد سے میراث میں پائے ہیں۔

مرید۔ پیر صاحب! اسلام میں عربی و عجمی کی تمیز نہیں۔ مسلمانوں کی قومیت بھی سلام ہے اور مذہب بھی اسلام محض عالی نسب ہونا یہاں کچھ کام نہیں دیتا۔ قرآن شریف نے تو فیصلہ ہی کردیا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بزرگ وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ ابوجہل قریشی اور ابولہب ہاشمی النسل تھے۔ مگر شرافت نسبی نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا۔ اور وہ دوزخ کا ایندھن بنگئے اور برخلاف اسکے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حبشی غلام تھے۔ مگر بوجہ مومن ہونے کے اصحاب کرام نبیؐ

Marfat.com

علیہ السلام کے زمرہ میں شامل اور مورد نعمائے الٰہی ہوئے۔ جو شخص مشرف باسلام ہوا وہ گویا ایک ایسے ملک میں داخل ہوا۔ جسکے بادشاہ نے اپنی رعایا کی عبادت و طاعت نشست و برخاست۔ اکل و شرب۔ وضع قطع۔ شادی غمی اور سارے معاملات طلاق وغیرہ کے متعلق ایک مستقل اور غیر منسوخ قانون نافذ کر رکھا ہے۔ اور اس کا مقرب وہی شخص ہو سکتا ہے جو اسکے وضع کردہ قانون پر پورا عامل ہو خواہ اس عمل کرنے والے نے اپنی معاش کے لئے کیسا ہی ادنیٰ پیشہ اختیار کر رکھا ہو اور اس شخص کو اسکی بارگاہ سے دھکے دیکر باہر نکال دیا جاتا ہے جو خود کو اعالی نسب مگر اسکی رعایا کہلا کر یہ کہے کہ چونکہ میرے آباو اجداد فلاں [illegible] اسلئے میں وہیں کے رسم و رواج پر عامل ہونگا۔ دیکھو خدائے تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو بیشک تمہارا صریح دشمن ہے ؎

چوں مسلمان شدی رسم کہن را بگزار ۔۔۔ مصحفے گیر و شکن رشتۂ زنار

پیر صاحب؟ آپ کے کئی مرید ہیں جن سے آپ ششماہی نذرانہ یہ جتا کر وصول کرتے ہیں کہ ہمارے آباو اجداد نے تمہیں دولت اسلام سے مالا مال کیا اور غار ضلالت سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر لا بٹھایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپ کا آبائی کام تبلیغ اسلام تھا۔ جسکو آپ نے بالکل فراموش کر رکھا ہے اور اب آپ کے پاس پدرم سلطان بود کے دعوے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ مگر جبکہ آپ کی یہ حالت ہے کہ ایک مرید زادہ آپ کو اصول اسلام کی تلقین کرتا ہے۔ اور آپ بات بات پر بوجہ لاعلمی خود بیچارے سلف صالحین پر مخالفت شریعت ہونے کا بہتان باندھتے ہیں اور اپنے طرز عمل کو عین صواب مانے ہوئے ہیں۔ تو آپ دوسروں کو کیا رہنمائی کر سکتے ہیں۔ [illegible] صاحب شکر ہے کہ آپ اپنی غلطی کے قائل ہو گئے ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ اپنے عزیزوں [illegible] کو بھی غیر اسلامی رواج کی قید سے رہائی دلائیں گے ورنہ یاد رکھیں کہ تمام کا وبال

Marfat.com

آپ کی گردن پر ہوگا۔

پیرزادہ - چودھری صاحب! اگر مسلمان شریعت پر چلیں اور رواج کے مطابق بھی اپنی بہنوں - بیٹیوں اور ان کی اولاد کی مدد کرتے رہیں تو یقیناً اجڑ جائیں - اس کا کیا علاج ہے

مرید - پیر صاحب! پابند رواج ہونا سخت نقصان دہ ہے کیونکہ رواج کے مطابق غریب مسلمان اپنی ہمشیرہ اور دختر وغیرہا کو زیادہ دینے پر مجبور ہیں جس سے انکی جائدادیں اول تو بک جاتی ہیں ورنہ دوسروں کے پاس گرو ضرور ہو جاتی ہیں - اگر وہ شرع پر چلیں اور منقولہ وغیر منقولہ جائداد سے حصہ نکال دیا کریں تو عورتیں کبھی اور کچھ نہ مانگا کریں - جیسا کہ آج کل بھائی اور بھتیجے جو حصے لے چکتے ہیں نہیں مانگتے - پس اس طرح ایک تو قرض سے اور دوسرا عذاب الٰہی سے بچ جائیں - نیز رواج سے اُن عورتوں کا بھی نقصان ہے جو امیر والدین کی اولاد ہوں - کیونکہ آج کل غیر منقولہ جائداد کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور روپیہ قدر و قیمت نہیں رکھتا - چند برتن اور زیور و پارچات دینے سے میکے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

پیرزادہ - چودھری صاحب! صاحب جائداد مسلمان غیر منقولہ جائداد میں عورتوں کو حصہ دینے سے اس لئے ہچکچاتے ہیں کہ ایک غیر گھرانے کے آدمی آ شریک بنتے ہیں جو گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

مرید - پیر صاحب! وہ شخص بڑا ہی تنگ نظر ہے جو اپنی بہن یا بیٹی کی اولاد کو بھائی یا بھتیجے کی سرکش اولاد جیسا بھی نہ سمجھے - علاوہ ازیں مسلمانوں میں عموماً رشتے اپنے قریبیوں ہی میں ہوتے ہیں اور جو شریف گھرانے ہیں وہ تو کبھی اپنی بیٹی غیر برادری میں نہیں بیاہتے - پس اس طرح جائداد اپنے خاندان ہی میں رہتی ہے - غیر گھرانے میں جائداد منتقل ہو جانے کا اعتراض کرنا تو ہندوؤں کو زیبا ہے جو اپنے قریبیوں میں رشتہ، مناکحت نہیں کرتے باوجود ان باتوں کے جو شخص عورتوں کو محروم الارث رکھتا ہے وہ گویا خدا و رسول کا مقابلہ کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتا۔

Marfat.com

پیر زادہ - جزاک اللہ آپ نے مجھ بھولے ہوئے کو راہ ہدایت بتائی خداوند کریم مجھے آپ کی نصائح پر عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو قید رواج سے مخلصی دلاکر شریعت حقہ کے صراط مستقیم پر چلائے آمین ۔

چودھری صاحب! کیا آپ مختصر الفاظ میں بتا سکتے ہیں کہ از روئے شریعت ترکہ میں عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟

مرید - پیر صاحب! یہ ایسا مسئلہ نہیں جو چند لفظوں میں سمجھایا جا سکے یہ اللہ ہی کا کلام معجز بیان ہے جس کی چند آیات میں سب کچھ آگیا ہے۔ اگر ان مسائل کو مفصل معلوم کرنا ہو تو کتاب انیس الوارثین مکتبہ قریشی بک ایجنسی کرمنگا کر سنیں ہاں میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ عورت کی عموماً چار حالتیں ہو سکتی ہیں (۱) وہ کسی کی بیٹی ہوگی (۲) یا زوجہ ہوگی (۳) یا ماں ہوگی (۴) یا بہن ہوگی (۱) شریعت نے بیٹی کو جب اسکے ساتھ اور کوئی بھائی بہن نہ ہو باپ کی جائداد سے نصف کا حقدار بنایا ہے اور اگر اسکے ساتھ اور بہنیں بھی ہوں تو وہ تمام دو تہائی میں شریک ہونگی اور اگر بھائی اور بہنیں ملی جلی ہوں تو دو لڑکیوں کو ایک لڑکے کے برابر ملے گا (۲) اگر خاوند کے اولاد ہو تو زوجہ کو خواہ ایک ہو یا کئی جائداد کا آٹھواں حصہ ملے گا ورنہ چوتھا (۳) والدہ کو کسی صورت میں بھی جائداد کے چھٹے حصہ سے کم نہیں مل سکتا۔ اور بعض حالات میں وہ چہارم اور سوم حصہ بھی لے لیتی ہے (۴) بہن اپنے زندہ بھائی کے ساتھ سوم حصہ لے گی اور جب میت کا کوئی بیٹا پوتا یا باپ نہ ہو اور صرف ایک لڑکی ہو تو نصف اور اگر دو لڑکیاں ہوں تو ایک تہائی لے گی اور اگر بہنیں زیادہ ہوں تو سب اس نصف اور ثلث میں برابر کی شریک ہونگی۔ اگر مرنے والے کی صرف ایک بہن ہو یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی۔ باپ اور بھائی نہ ہوں تو ایک بہن کو نصف جائداد ملتی اور زیادہ ہوں تو سب کو دو ثلث۔ علاوہ ازیں شرع نے دادیوں نانیوں اور پوتیوں پڑپوتیوں کے بھی خاص صورتوں میں حقوق مقرر کر رکھے ہیں جنکی تفصیل انیس الوارثین سے معلوم ہو سکتی ہے۔

پیر زادہ - مینے سنا ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں از روئے شریعت یتیم پوتا

Marfat.com

محروم ہوتا ہے یہ بظاہر سخت حکم ہے۔ ذرا یہ مسئلہ بھی مجھے سمجھا دیں۔

مرید۔ ہاں یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔ جب ایک شخص دو بیٹے اور ایک یتیم پوتا چھوڑ کر فوت ہو جائے تو ذوی الفروض کی عدم موجودگی میں ساری جائداد پر دونوں بیٹے ہی قابض ہو جائیں گے اور پوتا محروم رہے گا۔ کیونکہ جب اس کے باپ کے قبضہ میں کوئی چیز ہی نہیں آئی تو بیٹا کس کا مالک بنے گا ہاں اپنے باپ کی جائداد کا واحد مالک وہی ہوگا اور اسکے بچے محروم رہیں گے۔ شریعت نے ہر مالک کو جائداد کے سوم حصہ تک وصیت کرنے کی اجازت دی ہے۔ پس اگر دادا کو اپنے یتیم پوتے سے ہمدردی ہوگی جو ضرور ہونی چاہیئے۔ تو وہ یقیناً پوتے کے لئے ایک ثلث کی وصیت کر جائے گا۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ دینا چاہے تو اس کو ہبہ کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔ شرع نے ایک اصول مقرر کر دیا ہے کہ قریبی کے ہوتے دور کے رشتہ دار محروم رہتے ہیں۔ اگر یہ قید نہ ہو تو پھر نواسے بھتیجے اور بھانجے وغیرہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے کہ ہم بھی حقدار ہیں۔ ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیئے۔ درحالیکہ بیٹیوں کی موجودگی میں بھی نواسے اور بھانجے محروم رہتے ہیں۔ اور پوتے یا بھائی یا بھتیجے بھی صرف باقی ایک ثلث کے وارث ہو سکتے ہیں پس قریب کے ہوتے بعید کو کچھ نہ ملنا ظلم نہیں۔

مرزادہ۔ چودھری صاحب! بخدا آپ کی تقریر بڑی موثر ہے۔ میری قوم تو بڑے ضدی ہیں وہ کس طرح راہ راست پر لائے جائیں۔

مرید۔ پیر صاحب! خدا آپ کو جزائے خیر دیں۔ آپ نے حکم الٰہی کے آگے گردن تسلیم خم کر کے اپنے سعید الفطرت ہونے کا ثبوت دے دیا۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے جب وہ کوئی برا کام ہوتا دیکھے تو اسکو روکنے کی کوشش کرے۔ اول تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے روکے اور اگر بالکل ہی ضعیف ہو تو کم از کم دل سے تو اسے برا جانے۔ آپ ایک خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ حسب فرمان الٰہی قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچالیں۔ اُن میں بآواز بلند یہ منادی کریں (یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

Marfat.com

اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی ایک تھوڑی پونجی کے سوا اور کچھ بھی نہیں اور بے شک آخرت ہی (ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے۔" یہ بات بھی اُن کے ذہن نشین کردیں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (الاحزاب) نہ کسی مومن کو سزاوار ہے اور نہ کسی مومنہ کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے (اُس) کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو (نہیں بلکہ اُس کام کو خواہ مخواہ کرنا چاہئے) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ بیشک صریح گمراہی میں مبتلا ہوگا۔"

ان کو یہ بھی پیغام الٰہی سنا دیں مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (المومن) اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑتے ہیں۔ پھر یہ حکم قرآنی مندرجہ سورۃ نساء بھی ان کے گوش گزار کردیں وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۔ جو شخص بعد اس کے کہ اُس کو راہ ہدایت معلوم ہو چکی رسول کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کے طریقے کے سوا (کسی دوسرے طریقہ) کی پیروی کرے گا تو جس طرف وہ متوجہ ہوا ہے۔ اسی طرف ہم (بھی) اُسے متوجہ رکھیں گے اور (انجام کار یہ ہوگا کہ) ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ (کیا ہی) بُری جگہ ہے۔"

پھر اپنے زمیندار بھائیوں کو یہ بھی بتا دیں کہ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ (مشکوٰۃ شریف) (ترجمہ) جس نے بغیر حق کے زمین کا کوئی ٹکڑا لے لیا وہ قیامت کے دن سات زمینوں کے نیچے دھسایا جائے گا۔"

(نوٹ) ناحق قبضہ کرنے والوں میں اول نمبر پر وہ لوگ سمجھے جائیں جو خلاف حکم شریعت دوسروں کو محروم کر کے خود قابض بن بیٹھیں کیونکہ شریعت نے ہر ایک کے حقوق کی توضیح کر دی ہے جو اس کے برخلاف کرے گا وہ غاصب

Marfat.com

کہلائے گا۔ یہ تمام کچھ سن کر بھی جو شخص یہ کہے کہ میں رواج پر ہی چلوں گا اور شریعت کی پیروی نہیں کرونگا تو پہلے تو اس کی بدقسمتی پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں اور پھر اپنی خوش قسمتی پر خوش ہوتے ہوتے درگاہ الٰہی میں دو نفل شکرانہ ادا کریں کہ خدایا یہ تیری ہی توفیق ہے کہ میں غیر مسلمانہ رسم و رواج کے پھندے سے نکلا ہوں۔ جب تک تیری طرف سے ہدایت نہ راہبر بنے کوئی پرہیزگار نہیں بن سکتا۔ لیجئے اپنا فرض ادا کر دیا اب تو جان اور تیرا بندۂ سرکش

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ)

غلام دستگیر نامی

عورتوں کو محروم الارث رکھنے پر استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دینِ متین و مفتیانِ شرعِ مبین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا ہے۔ عورتوں کو مورث کے ترکہ سے احکام شریعت کے برخلاف محروم رکھتا ہے اور وجہ محرومی یہ بیان کرتا ہے:

(۱) میں شریعت کا پابند نہیں رواج پر چلتا ہوں

(۲) میرے باپ دادا بڑے بزرگ اور دیندار تھے۔ انہوں نے آخر کسی شرعی حجت کی بنا پر ہی نسواں کو محروم الارث رکھنے کا رواج قائم کیا ہوگا۔ کیا ان کو احکام الٰہی کی خبر نہ تھی۔

(۳) عورتوں کا نام پوشیدہ رکھنا چاہیے۔ کاغذات میں ان کے نام کا اندراج باعث بے عزتی ہے۔ کیا ایسا شخص صراط مستقیم پر ہے کیا شریعت اجازت دیتی ہے کہ کسی مصلحت کی بنا پر عورتوں کو ان کے حصہ سے محروم کیا جائے۔ کیا شریعت نے کسی صورت میں بھی مستورات کا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔؟

اگر ان تمام استفسارات کا جواب نفی میں ہے تو شخص مذکور کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

خاکسار محمد اعظم

Marfat.com

الجواب

(۱) شخص مذکور نے جو یہ کہا ہے کہ میں پابند شریعت نہیں۔ رواج پر چلتا ہوں یہ قول کفر کا ہے۔ شخص مذکور اس قول کے کہنے پر کافر ہو گیا ہے۔ "من برسم کار میکنم نہ بشرع یکفر عند بعض المشائخ" عالمگیری ص۴۱۵

(۲) قرآن شریف میں جو احکام موجود ہیں۔ وہ تعمیل کے لئے ہیں۔ چنانچہ اصحاب کرام کا یہی دستور تھا کہ نساء کو مطابق حکم قرآن کے برابر حصہ دیتے رہے۔ اصحاب کرام سے کسی کے بزرگ و اکابر معتبر نہیں ہیں جس امر کو اصحاب کرام نے ضروری جانکر جاری رکھا ہو۔ اسکو کوئی مسلمان توڑ نہیں سکتا۔ اور ایسے امور کا انکار صراحتاً کفر ہے۔ اور عالمگیری ص۴۱۲ میں ہے اذا انکر حل آیۃ من القرآن او تسخر بآیۃ من القرآن وفی الخزانۃ او عاب کفر کذا فی التاتارخانیہ۔ یہ شخص جو کہتا ہے کہ میرے باپ دادا نے نساء کو کسی شرعی حجت سے محروم کیا ہوگا۔ اس کا یہ قول بالکل غلط ہے نساء کا حصہ نص قرآنی سے ثابت ہوتا ہے اور آیت بھی غیر منسوخ ہے پھر اس کا مخالف حکم شریعت میں ہرگز نہیں پایا جائیگا۔ اور جو شخص نساء کو محروم سمجھتا ہے اسکی دو وجہ ہیں یا تو قرآن کی آیت سے منکر ہوگا اور یہ انکار بدیہی کفر ہے یا قرآن مجید کا حکم معیب سمجھتا ہوگا یہ بھی ظاہر کفر ہے۔ چنانچہ عبارت مذکورہ بالا سے واضح ہے۔

(۳) عورتوں کے احسام کیلئے حجاب ضروری ہے۔ اسماء کیلئے استتار کوئی ضروری نہیں۔ ورنہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کے اسماء گرامی کسی کتاب میں درج نہ ہوتے اور نہ کسی نبی کی والدہ کا نام کہیں درج ہوتا اور نہ نکاح بالوکالت صحیح ہوتا۔ کتب دین سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لکھنے میں کسی قسم کا حرج نہیں بلکہ حجاب عورتوں کے احسام کیلئے ضروری ہے یہی معمول ہے اور یہی اہل اسلام کا ہی طریقہ ہے۔

اس قسم کے عقائد رکھنے والا آدمی صحیح العقیدہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کو بھی نقل مذکور کی وجہ سے کافر بنوانے والا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریگا وہ مسلمان علی التحقیق نہیں ہے۔ طاعت وغیرہ اس کی بعوا در ہیکار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ سلطان محمد عفا عنہ اول مدرس حنفیہ چنیاں مسجد دہلوی لاہور

Marfat.com

جناب مفتی صاحب عمّم فیضہٗ نے بہت عمدہ جواب دیا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و رسول خدا کو جو ماننے والے ہیں ضروری مفتی صاحب کے فتوٰی علماء شریعت پر غور کرکے دل و جان سے قبول کرینگے۔ مسئلہ میراث میں مستورات کے حقوق پر سلف و خلف متفق ہیں۔ بلکہ یہ عند الکل ثابت ہے پھر ہم مسلمان کس طرح بمقابلہ کلام اللہ و احادیث رسول اللہ و صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین و سائر علماے کرام رواج حجت کرسکیں گے والسلام۔ الراقم

مسکین محمد اکرام الدین النجاری واعظ الاسلام خطیب و امام مسجد نواب زیخاں مرحوم و مغفور شہر لاہور

الجواب صحیح:
احقر محمد سعید اللہ عفی عنہ
محمد عالم مدرس مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور

بذا الجواب صحیح و المجیب نجیح۔
محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور

الجواب صحیح:
شمس العلماء حافظ محمد عبد اللہ ٹونکی

ذالک کذالک
ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی
مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور

جواب درست ہے۔
مفتی محمد شفیق بوگاوی
خطیب مسجد شاہی لاہور

ان کان کذالک فالجواب صحیح۔
محمد غلام مرتضٰی عفی عنہ مدرس نعمانیہ

ھکذا وجد فی المعتراۃ۔
محمد امین مدرس نعمانیہ
الجواب صحیح۔
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ

منقول از پیسہ اخبار و اخبار کشمیری لاہور

اشتہار

اگر آپ کو مسائلِ وراثت کی بلا مدد استاد کامل طور پر تحصیل کرنا ہو تو کتاب انیس الوارثین جو مؤلف رسالہ ہذا کی تالیف کردہ ہے اور جس کو ملک کے مشہور علماء فیلوز آف پنجاب یونیورسٹی۔ نامور وکلاء اور بیرسٹر صاحبان نے پسند فرما کر رائیں لکھی ہیں۔ خاکسار مشتہر سے طلب کرکے مطالعہ کریں۔ اس کے پڑھنے سے ثواب حاصل ہوگا۔ اپنے حقوق معلوم ہونگے۔ جس سے جائداد میں ترقی ہوگی۔ اور آپ مقدمات کے اخراجات سے بچ کر زیر باری سے محفوظ رہیں گے۔

قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ ع) علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی لاہور

Marfat.com

مخیر مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو چھپا کر اور زیبندا زوں میں مفت تقسیم کر کے اشاعت شریعت محمدیہ کا ثواب حاصل کریں

ترجمہ

ورثت کا علم خود سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیوں کہ یہ نصف علم ہے

قرآنی قانون وراثت

تالیف

خاکسار غلام دستگیر نامی ہاشمی حاکمی مؤلف انیس الواعظین۔ رواج وشریعت پر بحث تذکرۂ قطبیہ۔ اذکار قلندری وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

سبب تالیف

میں نے پنجابی نظم شاذ و نادر ہی لکھی ہے کیونکہ اب لوگ عام طور پر اردو سمجھ لیتے ہیں ہم کر دیہات میں بے علم عوام الناس پنجابی نظم شوق سے سنتے ہیں جس کا ثبوت ہزارہا منظوم قصوں کے شایع ہوئے اور بکنے سے مل سکتا ہے تو میں نے احکام الٰہی متعلق ترکہ کو جنکو لوگ فراموش کر بیٹھے ہیں پنجابی نظم میں بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی کیونکہ آج کل اس علم کے جاننے والے عوام میں تو کجا علما میں بھی بہت تھوڑے ہیں سپ جب عام طور پر مولوی صاحبان خود اس علم سے جسکے سیکھنے اور سکھانے کی رسول کریم علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے نابلد ہوں تو وہ دوسروں کو کیا ہدایت کر سکتے ہیں۔ این کا پنجاب کے مسلمانوں پر بالخصوص یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اس خدائی قانون سے بالکل ہو گئے ہیں اور نوبت یہانتک آپہنچی ہے کہ وہ بلا خوف برسرعام یہ کلمہ کفر کہہ کہ ہم رواج کے پابند ہیں شریعت کو نہیں مانتے۔ اگر مولوی صاحبان انہیں حقوق کو غصب کرنے کی خرابی سے مطلع کرتے رہتے تو انکو کبھی برخلاف شریعت عمل کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ انیس الوارثین کے بعد اس کتاب کے لکھنے کی مجھے اس ضرورت لاحق ہوئی کہ دیہات کی مسجدوں کے امام صاحبان اس مسئلہ سے خود واقف ہو جائیں اور بروز جمعہ گاہ بگاہ نمازیوں کو پڑھکر سناتے رہیں تاکہ لوگ اپنی غلطی سے باز آئیں اور شریعت حقہ کے پابند بن جائیں۔ مولوی صاحبان کے سوا اگر دوسرے خواندہ مسلمان بھی این مسائل کی تلقین کیا کریں تو اس سے بڑھکر کوئی کارثواب نہیں ہو سکتا۔ خدا انہیں جزائے خیر دے گا ؛

خاکسار
غلام دستگیر نامی
مستوطن ریۃ پیراں تحصیل رحیمیہ۔ ضلع خیرپور

اطلاع ۔ یہ کتاب جب تک تقسیم نہ ہو جائے محصول ڈاک آنے پر مفت کی جائے گی ؛ پتہ غلام دستگیر نامی خادم درگاہ حضرت سید احمد ترمذی رح محلہ چلہ بی بیاں لاہور ؛

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مردوں کی طرح عورتیں بھی ترکہ میں حقدار بنائی گئیں

جال نصیب مما ترک الوالدٰن والاقربون وللنساء نصیب مما ترک
للدٰن والاقربون مما قل منہ او کثر ط نصیبا مفروضا ۝
مہ ماں باپ اور (خویش و) اقارب کے ترکہ میں سے مردوں کا حصہ ہے اور (علیٰ ہذا القیاس) عورتوں
ں) جو (مال) ماں باپ اور (خویش و) اقارب چھوڑ گئے ہیں اسمیں سے حصہ ہے (ہمارے طرف سے) مقرر
زادہ (مال متروکہ) تھوڑا ہو یا بہت (بہرحال) اس سے (ہر ایک) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

تشریح

ں نزول اسی پاک آیت دا ہی ایہہ وچ کتابا
رسول اللہ دے آئی بیوہ اُمّ کحہ
اوند ہے چھڈ۔ مویا دو بچیاں اک بچہ
طرح ایہہ عاجز بنی ہُن بچیاں نس پائے
یہہ گل رحم بنی نوں بے نہایت آیا۔
عرض او نہاں نے آکے ای رسول گرامی
ں نہ ہرگز حصہ دیندے مستورانا تائیں
ں اساں وچ دیندے حصہ بھی اُس لڑکے تائیں
رت نے فرمایا جاؤ رب کی حکم کر بندا ....
ہ ان نصیبک والا حکم ہویا پھر نازل
ہ حکم مؤثر ہویا وچ عرب اجیہا
نے آپ مقرر کیتے ملکیت دے حصے
ں والے دے پتر دھیاں سب تو ہین تیری
ں رشتہ دار تیری پھر بعد ہی لے سن
ے قریبی عورت رشتیوں مردے نالوں

اوس انصاری دی جا عمر وں کٹیاں موت طنابا
کہیا اے حبیب خدا دے میں آج ہو گئی بیوہ
حسین دے ترکہ اُتے کیتا آ بھتیجیاں قبضہ
سر تے جیڑی پئی مصیبت کیویں اُسنوں ٹالے
قبضہ کرنے والیاں تائیں اوتھے جھٹ بلایا
مستوراناں حصہ دینا ہے ساڈی بدنامی
بھائی چارے ساڈے اندر دیندے گدائی نائیں
گھوڑے تے جو پہچ نہ سکدا دشمن اینڈ تائیں
کس کس نوں اوہ حصہ اپنی پاک جنابوں دیندا
عورتاں نوں بھی مرداں دے حصہ ہویا حاصل
عورتاں نوں محروم رکھن دا ظلم نہ باقی رہیا
تا نہ ظلم ستم کر سکے ڈاہڈا اوپر بلتے
پوترے پوتریاں بھینیاں بھائی شرعوں ہین بھیجی
ستھیں جو مخالف کرسن او ہو گ وچ پے سن
سب تھیں پہلے حصہ لے سی او ہو مینوں مالوں

Marfat.com

سب فرمایا حسبنوں دینا فرض ہے دینا اسنوں | تے نہ دیئو ہرگز ہرگز فرض نہو ویسے جنہو
نے حسب کیتی روگردانی اس حکموں پھر بھائی | کافر ہویا کافر ہویا منکر حکم الٰہی

تقسیم ترکہ کے موقع پر حاضر الوقت غیر وارثوں اور وابث معصوم یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

ترجمہ - اور جب (مال متروکہ) تقسیم کرتے وقت قرابت دار (جن کا کوئی حصہ متعین نہیں) اور یتیم اور محتاج آجایا کریں تو انہیں (بھی) اس سے (کچھ) دے دیا کرو (تو بہتر ہے) اور (جب ورثہ بچے ہوں تو) تم انکو شرعی عذر کے سبب سے (بطور عذر کے کوئی) بات کہہ دیا کرو (یعنی ابھی تم بچے ہو مالک نہیں بن سکتے) اور چاہئے کہ وہ لوگ (اللہ سے) ڈریں (اور خود اپنے دل میں خیال کرلیں کہ) اگر وہ اپنے (مرنے کے) بعد (ننھے ننھے) ناتوان بچے چھوڑیں (تو) اُن لوگوں کو کس قدر) اُن پر ترس آئے تو چاہئے کہ (غریب بچوں پر سختی کرنے میں) اللہ سے ڈریں اور چاہئے کہ سیدھی بات کہیں ؛

تشریح

ترکہ ونڈن ویلے جیکر اوہ قریبی آون | جہڑے حکم شریعت موجب حصہ موں نہ پاون
نے یا ہو یتیم تے عاجز آون منگن کارن | دیئو اہناں نوں اپنے مالوں نہیں جائز ہٹکارن
جیکر کجھ زیادہ منگن دیئو جواب ملائم | کہو تساڈا حق نہیں ہے اس ترکہ وچ قائم
ظلم یتیماں اُتے لوگو تساں نہ ہرگز کرنا | سمجھ لیئو ایہ گل یقینی تساں بھی اکلن مرنا
نال اولاد تساڈی ظلموں پیش جے کوئی آوے | سختی ایہہ تساڈے دلنوں اک لحظہ نہ بھاوے
تنگی ترشی توں جے چاہو بچے رہن سلامت | کرو یتیماں دی دلداری کرو نہ مول ملامت

یتیموں کا مال کھانیوالوں کیلئے وعید

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

ترجمہ - بیشک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق (اور ناجائز طریقہ سے) کھاتے ہیں وہ سوا اس کے نہیں کہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب (وہ) دوزخ میں پڑیں گے ؛

تشریح

اوہ اشخاص جو مال یتیماں دے ناحق کھاون | ایہو سمجھو اوہ آگ کھاون وچ دوزخ دے جاون

Marfat.com

ملک کیسے دے ماتہ یاں دا جو کھو کے قابض بن دے	اگ دتنخ دی آپ اوہ بالن خاطر اپنے تن دے

لڑکے لڑکیوں کے حصہ کی تعیین

یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۤ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ ترجمہ۔ اللہ تمہاری اولاد (کے بارہ) میں تم کو حکم کرتا ہے کہ (ایک) لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے ۔

تشریح

دل دے کنّاں نال یہہ سُن لو حکم جو کردا اللہ	دو دھیاں دے لے برابر لڑکا اک اکلا۔۔
یعنی اک میت جد چھڈے اک لڑکا دو دھیاں	دو بھینیں نوں جتنا دیوے اتنا بھائی کے میاں
فرض کرے دو بھیناں خود نوں بھین اکو ہووے	اوہ آپ دو بھیناں جتنا بھین دا بھین نوں دیوے
دو لڑکیاں دے تابع کیتا رب لڑکے دا حصہ	تا نہ لڑکا ونڈن ویلے پاوے کوئی قصہ
جو نہ دیوے بھین اپنی نوں ہے اوہ غاصب بھائی	اُستوں نفرت کرنی لازم مومن تائیں آئی
بھین نالوں اک بھائی تائیں حصہ دونا مل دا	آنلا دینریاں بھی ہی بھیڑا حال بھائی دا ولدا
ہمشیرہ نوں تیجا حصہ ہی جو دیتا یاں مردا	جیکر بھرا بھائی اُسدا پھرتے ادھا ادھ کردا
نال رواج جو ستر پیندا نال خوشی اوہ جھلدا	اپر حکم شریعت سُنکے دلوچ بھا نبڑ بلدا
پوتے پوتیاں وارث ہوسن جے اولاد نہ ہووے	پوتے نوں دو پوتیاں جتنا حاصل حصہ ہووے

اکیلی لڑکیوں کا ترکہ میں سے حصہ

فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۔

ترجمہ۔ اور اگر میت کی اولاد (لڑکیاں ہی) لڑکیاں ہوں دو سے زیادہ تو انکو مال متروکہ کی دو تہائی (کا استحقاق) ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو (مال متروکہ میں سے) اس کے لئے نصف ہے ۔

تشریح

جس میت دے پچھے بھرا دھیاں ہون نہ کوئی	دو تہائی حق اونہاں دا دیوے شریعت جانی
جے کر ہووے اکو بیٹی ہی اوہ مالک ادھی	جُدں ہووے وارث کوئی مالک اوہ وی دسی
جو دھیاں توں باقی بچ سی پوتیاں پوتے لین	پوتے سخت عذاب اٹھاون جے سارے لین
ہر یک پوتیاں نال دھیاں دے لے نہ سکدیاں حصہ	ہووے اکو دھی جد مل سی اوہناں چھیواں حصہ

Marfat.com

جو میت دے بابیوں دادیوں اکے قبضہ کردے | دونغ دیوچ داخل ہوسن اوہو وچ محشر دے

ماں اور باپ کا حصّہ

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط ترجمہ - اور میت کے والدین کو (یعنی انمیں سے ہرایک کیلئے اگر میت کی کوئی اولاد ہو تو مال متروکہ میں سے چھٹا حصّہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہیں اور اس کے (مال کے) وارث (صرف) اسکے والدین ہوں تو اسکی ماں کیلئے ایک تہائی ہے - پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہے (یہ تقسیم) اس وصیت کے (نافذ کرنے کے) بعد ہے جو کی جائے اور ادائے قرض کے بعد ہے +

مرن والا جد بیٹا بیٹی اپنے پچھے چھڈے | مفتی چھیواں چھیواں حصّاں تے پیو دا لگدے

میت دی اولادنوں مل سی باقی دو تہائی | جو مخالف اتھیں چل سی ہوسی مجرم بھائی!

بیٹا بیٹی پوتا پوتی یا نہوون بھائی - | دو تہائی باپ لویگا اک تہائی مائی

نال خاوند دے جیکر ہووے باپ میت دا زندہ | بے اولاد عورت دی ماں نوں مل سی چھیواں حصّہ

ایسے مرد دی ماں دکھائیں چوتھا حصّہ مل سی | اپنے پچھے جو چھڈ جاوے نال والد دے بیوی

ماں نہ ہندیاں نانی تائیں چھیواں حصّہ مل سی | ماں دے ہندیاں دادی تائیں حصّہ کجھ نہ مل سی

جا بجا والد دے دادا ہی جا - باپ نہ ہووے | ساک دوراڈا لے نہ جد تک نیڑا زندہ ہووے

قرض میت دا سبھ توں پہلے بھائیو لتیں اوتارو | پھر وصیت باقیوں تیجے حصّے تک دواؤ

دفن کفن تے قرض وصیت نوں جو باقی بچ سی | اوہ بموجب حکم خدا دے لین والیاں نوں مل سی

مطابق حکم الٰہی ترکہ تقسیم کرنا فرض ہے اسمیں اپنی رائے کا دخل نہیں چاہیئے

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ترجمہ - تمہارے باپ (ہوں) یا تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے کہ (آخرت میں) تمہارے لئے ان میں سے کون زیادہ نافع ہے (پھر تم اپنی عقل سے کسی کا حصہ کیسے مقرر کر سکتے ہو - لہٰذا ہر ایک کی میراث) اللہ کیطرف سے مقرر (کردی گئی) ہے بیشک اللہ (ہر چیز کو) جانتا اور حکمت والا ہے +

تشریح

تسیں کی جانو ایہہ گل لوکو سب سچا فرماوے | عقلے دیوچ کون زیادہ نفع تساں دلواوے

اقرب نفعوں کون کسی نوں ہے اوہ خالق جانے | ترکیوں حق زیادہ کس دا ہے اوہ رازق جانے

Marfat.com

کامل ہی قانون خدا دا ناقص عقل تساڈی
اس ناقص دے پچھے لگیاں ٹھوکر لگسی وڈیاڈی

ترکے دے جو وارث رب نے کیتے آپ مقرر
مرن والے نوں ہوسن اوہو نافع اندر محشر

وصیاں ہر نمازوں پچھے منگن ایہہ دعائیں
روز قیامت یارب بخشیں ساڈے ماپیاں تائیں

بھائی بھتیجے مریاں پچھے فائدہ کجھ نہ دسن
ختم دواسن نہ اوہ ہرگز نہ اوہ دعا کرے سن

اُس علیم حکیم خدا نے وارث اوہ بنائے
جنہاں کولوں ہتھ تساڈے نفع ہمیشہ آئے

ترکہ میں سے خاوند اور بیوی کے حقوق

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ ترجمہ تمہیں تمہاری بیویوں کے ترکے سے نصف ملے گا اگر ان کی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تمہارے واسطے ان کے متروکہ (مال) کی چوتھائی ہے۔ نفاذ وصیت اور ادائے قرض کے بعد۔ اور تمہاری بیویوں کے واسطے جبکہ تمہارے اولاد نہ ہو تمہارے متروکہ (مال) سے چہارم حصہ ہے اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر آٹھواں حصہ نفاذ وصیت اور ادائے قرض کے بعد۔

تشریح

قرض وصیت پچھوں جہڑا بچدا اوہدا حصہ ہووے
بے اولاد جے بیوی ہووے اوہدا خاوند لیوے

بیٹا بیٹی پوتا پوتی جے چھڈ جاوے دوجہ
مرن والی دا شوہر لے سی اک چوتھائی حصہ

بے اولاد دی بیوہ تائیں مل دا اک چوتھائی
اے اولاد والے دی لے سی اٹھواں حصہ بھائی

وچ پنجاب جے عورت کوئی ترکہ چھڈے پچھے
خاوند تے یا ملے اسدے سارا بنھن سارے حصے

یا خاوند دے بھائی چاچے آکے قبضہ کردے
اسدی دھیاں پوتریاں والے اصلوں نظر نہ کردے

جس تتی دا خاوند مردا ڈگدی حکموں راجوں
جے اولاد شوہر دی ہووے کجھ نہ ملے رواجوں

بیٹا پوتا جے نہ ہووے اوہو مالک تھیوے
پر مجال کی اسدی جے اوہ اک مرلہ وی دیوے

جدوں نکاح ٹانی کرلے یا دنیا نوں جاوے
سو ہر اٹبر نام کٹا کے اپنا نام لکھاوے

مرن والی دیاں دھیاں بھیناں منجو بھر روون
لیکن سنگ دلاں دے دل نہ موم ذرا بھی ہوون

ایہہ رواج تساڈا لوکو کتنے دل دکھاوے
ٹٹے ہوئے دلاں دی آہ تہانوں خوف نہ آوے

Marfat.com

اس دنیا وچ کدے تک ہنا چھڈن اوکڑ جاتا ظلم تکبر جس نے کیتا ہو یا گیا گواتا

ماں کیطرف سے سگے بھائی بھتیجوں کا تہائی میں سے حصہ

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

ترجمہ:- اگر کوئی مورت مرد یا عورت کلالہ ہے (یعنی نہ اس کا باپ ہے نہ اولاد) اور اسکے ایک (اخیافی جو صرف ماں کی طرف سے سگا ہو) بھائی یا ایک (اخیافی) بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (اس کلالہ کے مال سے) چھٹا حصہ (پانے کا استحقاق) ہے اور اگر یہ (اخیافی بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب (مال متروکہ کے) تہائی میں شریک ہیں (یہ تقسیم بھی) بعد اس وصیت کے (نافذ کرنے کے) ہے جو کی جائے اور قرض کے ادا کرنے کے بعد ہے بشرطیکہ کوہ وصیت (وارثوں کو) ضرر پہچانے والی نہ ہو۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے (نازل ہوا) ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے ۔

تشریح

بیٹا بیٹی پوتا پوتی باپ دادا جے ناہیں	ماؤں سکی بہین بھائی (اخیافی) تد اہیں
مرد عورت نوں اکو جیہا ویکھ اخیافیاں ملدا	ایہہ عایت خاص اہناں نوں دتی حق تعالیٰ
بھین یا بھائی ماؤں سکا جیکر اکو ہووے	چھیواں حصہ ملیسی اسنوں قرض میت دے کڈھے
دفن کفن تے قرضوں بچ رہ باقی جتنی دولت	اسدے تیجے حصے تائیں کرو ادا وصیت
مرن والے دے سکے بھائیو یا چاچیو ہن آؤ	ایہہ فرمان خدا دا سنکے اپنا حال سناؤ
ایتھے سکیاں نالوں ملیا مترئیاں نوں پہلے	ماں دی رشتہ داری ہوگئی باپ دی نالوں پہلے
ناقص عقل تساڈی ایتھے اک قدم نہ چلے	اڈ جاؤ گے اس دے پچھے لگ کے پہلے پلے

حسب الحکم الٰہی تقسیم ترکہ کرنے والوں کے لئے بشارت اور نہ کرنے والوں کے لئے دائمی عذاب کی وعید

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

ترجمہ:- (میراث کی تقسیمیں) اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گا۔ اور ان حدوں سے آگے قدم نہ رکھے گا (اللہ) اسکو ایسے باغات میں داخل (و قابض) کریگا جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ہمیشہ ان (باغات) میں رہیگے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اسکی (مقرر کی ہوئی) حدود سے نکل جائے گا (اللہ) اسکو نار (جہنم) میں ڈالدے گا وہ ہمیشہ اس میں پڑا رہے گا اور اسکے لئے (قیامت میں) ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔

Marfat.com

تشریح

ونڈ ترکے دی جو کوئی کرداجیونکر حکم خدائی
لئے جیونکر ہے حکم سنایا پاک رسول اے بھائی

بیشک اسنوں اسدے بدلے ملسن جنت جائیں
نت خوشی وچہ یار ہسی اوتھے جائیں

ایہہ دنیا ہی چار دہاڑے استوں ہی کی لہنا
چنگا گھر بناؤ اوتھے جتھے ہی نت رہنا

ونڈ دوگے جے ترکہ ایویں جیونکر حکم ربانا
بدلے اسدے ملسی سبنھوں جنت وچہ ٹکانا

چلو گے جے مرضی اُتے ونڈن ویلے بھائی
دوئیں جہانی لاحق ہوسی خواری تے رسوائی

کافراں وانگوں وچ دوزخ دے تسیں ہمیشہ ہسو
سخت عذاب سزائیں اوتھے اپنی تن تے تھسو

حق حقدار اں دے کھو لینا سخت مصیبت لاوے
ایس رواج دے اُتے چلنا کم کسے نہ آوے

جو شریعت نے من سی اتنی روج تے چل سی
اوہ مطابق حکم خدائے دوزخ دوج جل سی

ترکہ میں سے سگے سوتیلے بھائی بہنوں کے حقوق کی توضیح

يَسْتَفْتُونَكَ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ — (اے نبیؐ) یہ لوگ تم سے فتوے طلب کرتے ہیں (ان سے) کہدو کہ اللہ (خود تمہیں کلالہ کے باب میں) یہ فتوے دیتا ہے (وہ فتوے یہ ہے کہ) اگر کوئی مرد مرجائے (اور) اسکے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس (بہن) کو اسکے (مال) متروکہ کا نصف (ملنا ضروری) ہے اور (اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کا بھائی زندہ ہو تو) وہ اس (مردہ بہن) کا وارث ہوگا بشرطیکہ اس (کی بہن) کے اولاد نہ ہو اور اگر (کسی کی) دو بہنیں (وارث) ہوں تو ان دونوں کو اس (بھائی) کے (مال) متروکہ سے دو تہائی (کا استحقاق) ہے۔ اور اگر وہ (وارث) کئی ہوں مرد (بھی) اور عورتیں (بھی) تو (ایک) مرد کو دو عورتوں کے برابر ملنے کا (استحقاق) ہے (یہ احکام) اللہ تمہارے لئے اس واسطے ظاہر فرماتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح

بیٹا بیٹی پوتا پوتی باپ بھی جس دا نائیں
ہوسن اسدیاں بہناں وارث دو تہائی پائیں

بھین جے اسدی اکو ہووے ہوسی مالک ادھی دی
جے کر ہی میت دا بھائی اوہو مالک ہوسی

بھیناں بھائی رلے ملے جے ہون وارث پچھے
بھائی اتنا لی جتنے دو بھیناں دے حصے

گمراہی توں رکن خاطر رب نے حکم ایہہ دتا
حکم علیم خدا دا منوں نارو اپنا پتا...

Marfat.com

دھیاں بھیناں حصہ دیاں باقی ہون نشانی	وچ شریعت کل دی مالک اوہنانوں پہچانی ...
بیویاں بھیناں مائی نوں دیکے جو کچھ بچ رہ باقی	قرض وصیت پچھوں بیشک آملن یک جدی
کرکے جو بے دخل انہاں نوں یک جدی لے اس	منکر حکم خدا دے ہو کے وچ دوزخ دے پے سن

شریعت کی خوبی اور رواج کی برائی

ارفع ساڈی حمد ثناواں پاک خداوند والی	جسدی صفت تے ہے شاہد ہر پتہ ہر ڈالی
پاک محمد سرور بھیجیا جس نے اپنا پیارا	جس دے پچھے چل کے ہوسی اپنا پار اتارا
سب توں افضل سب توں اجمل ہی شریعت اسدی	سب نوں احسن سب توں اکمل ہی شریعت اسدی
جو کوئی اسدے پچھے چل سی جنت داخل ہوسی	منکر اسدے دی سب طاعت بالکل باطل ہوسی
شرع نبی دے ہے مخالف ایہہ رواج نساڈا	تیر تھ ول نہ جاؤ بھائی جہے کاج نساڈا
نہیں رواج مسلماناں دے کیوں بھائی چھڈ دتے	دین گنوا کے ہندواں اگے اپنی ہتھ اڈ دتے
رسم رواج نامسلماں والے ہین پنجاب وچ جاری	عقل شعور تمیز سمجھ ہی سب جہالت ساری
کلمہ پاک نبی دا پڑھ کے منہ تے پچھے چلو	چھڈ کے سیدھا رہ جنت دا ول دوزخ دے چلو
عورت مرد مخلوق خدا دی اس نے دنیا سب نوں	بچیاں بڈھیاں۔ لنگیاں لولیاں ابھی فکر ہے سب نوں
سب نوں رزق پچاون والا ہی قانون خدا دا	ظلموں صاف بچاون والا ہی قانون خدا دا
رسماں پچھے قرض اٹھانا تہانوں لگدا سکھا	لیکن شرعوں پاسوں دینا ہی نشانوں اوکھا
نت لڑائی جھگڑے رہندے آپس وچ راویں جو	وچ کچہریاں اجڑ جاندے رہندے کمیوں کاجوں
برکت مال نا رہ رہندی سب کچھ اجڑ جاندا	مال لے جاندا اپنا بھی جو مال پرایا آندا
کیسے دی دھیاں پوتریاں بھیناں نوں محروم جو رکھیں	دوئیں جہانی ہوون رسوا مزہ عذابوں چکھیں
عقد اس دے مال نوں کھانا ہے حرام یقینی	شرع محمد تے نہ چلنا ہے کامل بے دینی
بال شریعت آنی چلو اپنے حق پچھانوں	ملک بیگانے نوں ملکیت اپنی تسیں جانوں
مال کسے دے جو کچھ کرسو پیش نساڈی آسی	جہالتیں کسے توں لے سو تیہاں تھوں جاسی

Marfat.com

اُس غاصب نوں ہٹ زمیناں قبضے رب دھسائے
جو زمین کسے دی اُتنے قبضہ جا جماوے

وچ قرآن حدیث جو ڈٹھا میں رج چانایا
سنن والیاں دیئیں ہدایت جلدی بار خدایا

شرع شریف دے اُتے ساریں صاف دی تو ن چلائیں
رسم رواج دی قید اں وچوں قدرت نال چھڈائیں

نامی عاجز بندہ تیرا در تے کرے دعائیں
ہے اوہ اوگن ہار قدیمی بخشیں رحم کمائیں

خطبہ بر علم الفرائض

تمہید

یہ اردو نظم بہت مقبول ہو چکی ہے اس لئے یہاں بھی درج کی جاتی ہے

بعثتِ ختم الرسل سے پیشتر
جہل مشناسی سے تھے انساں بے خبر

ہو رہا تھا حال سب کا زشت و بد
نفس کے تابع تھے مثلِ دام و دد

قتل و غارت پیشۂ اعراب تھا
شیخ غاصب تھا تو قاتل شاب تھا

جب تھے کمزوروں کو یوں کرتے شکار
دین برحق ہو گیا بس آشکار

مل گئے ہر ایک کو یکساں حقوق
رک گیا جور و ستم۔ قتل و فسوق

عورتوں کو ساتھ مردوں کے ملا
حصہ ترکہ سے بفرمانِ خدا

بنت و ابن و زوج و زوجہ ام و اب
وارثِ ترکہ بنے بے تاب و تب

(بیٹی) (بیٹا) (خاوند) (بیوی) (ماں) (باپ)

کفن دفن قرض وصیت

پیش از تقسیم کیجئے یار من
چیز مکفولہ کو فک۔ گور و کفن

قرضِ مردہ پھر ہو باقی سے ادا
ثلثِ باقی تک وصیت برملا

Marfat.com

پھر جو باقی بچ رہے مال و منال | دیجے حقداروں کو بے رنج و ملا

بیٹے بیٹیوں کا حصّہ

بیٹے بیٹی سے جسے حاصل ہو زین | دو ذکر کو مثل حظّ الانثیین...
اک ہی بیٹی ہو تو اس کو نصف دو | دو ثلث لیں ایک سے بڑھکر ہوں جو

پوتے پوتیوں کا حصّہ

جب نہ بیٹے بیٹیاں باقی رہیں | پھر تو پوتے پوتیاں وارث نہیں
ساتھ بیٹی کے اگر ہوں پوتیاں | نصف یہ لے گی نہ پس وہ بیگماں
بیش از یک ہوں اگر باقی بنات | پوتیوں کو پھر نہ کچھ بھی آئے ہات
پوتیوں کے ساتھ ہوں پوتے اگر (بیٹیاں) | ہونگی پھر تو پوتیاں بھی بہرہ ور
اُن میں بھی تقسیم ہو بے شور و شین | اک ذکر کو مثل حظّ الانثیین
بیٹیوں سے چھین کر پوتے نہ لیں | اک ثلث باقی پہ ہی قانع رہیں

شوہر اور بیوی کے حقوق

گر نہ بیوی کے کوئی اولاد ہو | نصف - ورنہ اک رُبع شوہر کو دو
رُبع لے گی لاولد شوہر کی زن | ورنہ اس سے نصف بے رنج و محن

والدین کے سہام

بعد میت کے اگر اولاد ہو... | دو سدس ماں باپ سے ہر ایک کو
بیٹا بیٹی پوتا پوتی ہو نہ گر... | ماں ثلث اور ما بقا لے لے پدر

Marfat.com

پھر سدس دیں مادر میت کو جب | شوہر میت کے جب ہو ساتھ اب
گر بہن یا بھائی اک کس سے بڑھیں | اک سدس سے بیش پھر ماں کو نہ دیں
باپ ہو گر زوجۂ میت کے ساتھ | اُمِّ میت کو ربع آئے گا ہاتھ

جدات صحیحہ کا حصّہ

سدس نانی کو ملے جب ماں نہ ہو | ماں کے ہوتے دادیوں کو بھی نہ دو
جملہ جدات صحیحہ با وقار... | اک سدس میں ہونگی یکساں حصہ دار

اخیافی بھائی بہنوں کا حق

بیٹا بیٹی پوتا پوتی اب وجد... | جب نہ ہوں تو ہے یہ فرمان صمد
اک ثلث لیں مادری بھائی بہن | بانٹ لیں باہم مساوی مرد و زن
ایسا بھائی یا بہن ہو ایک ہی | واسطے اس کے سدس ہے اے اخی

سگے اور سوتیلے بھائی بہنوں کے حقوق

باپ یا اولاد جب باقی نہ ہو... | نصف ترکہ خواہر میت کو دو
جبکہ بہنیں ہوں زیادہ ایک سے | دو ثلث ان سب کو مفتی بانٹ دے
ایک ہی بھائی ہو گر باقی رہا | ترکہ حصے میں اسی کے آئے گا
اخوت و اخوات جب وارث نہیں | مرد کو دو عورتوں کے مثل دین
اک سگا بھائی اگر موجود ہو... | اور ماں والوں کا حق مردود ہو
گر ہو میت کی بہن اک ہی سگی | لے گی سوتیلی چھٹا حصہ اخی
اخت علاتی کو دو عینی کے ساتھ | شرع کی رو سے نہیں کچھ آتا ہاتھ

سوتیلی بہن
بہنوں کا

Marfat.com

ساتھ سوتیلی کے گر بھائی بھی ہو
اخت عینی مثل دختر جانیئے

پھر تو باقی میں سے ثلث اس کو بھی دو
اور علاتی کو پوتی مانیئے

وعظ

اے مسلمانو! کرو قرآں پہ غور
جن کو حق نے ہے بنایا وارثین
تم ہو پابند رواج کافراں ...
حق میں جس دین کے ہو اکملت لکم
بانٹتے ہو ترکہ اپنی عقل سے
چھوڑ کر شرع رسول اللہ کو..
آہ مستورات کو کچھ بھی نہ دو
باوجود ایں ہمہ فسق و فجور
برخلاف سنت خیر البشر
باپ دادا کا رواج ناسزا
کیا خبر اس امر کی تمکو نہیں
وارث خلد بریں ہیں متقین
شک اگر اس حکم میں کچھ تم کو ہو..

اور بنا دو مومنوں سا طرز و طور
آہ تم ترکہ انہیں دیتے نہیں
بن گئے ہو منکر دین بے گماں
اس کو ناقص گو ہو بے عقلی سے تم
حکم خالق کو نہیں ہو مانتے
پیروی قانون منعم کی کرو
حصہ جائز وارثوں کا چھین لو۔
کہتے اپنے آپ کو ہو بے قصور
لغو و بیہودہ ہے تقلید پدر
کیا سند ہے پیش حکم کبریا؟
ہونگے طاعن فی جہنم خالدین
ہے جہنم ہی مقام مذنبین...
آیت تلک حدود اللہ پڑھو

سن کے یہ خطبہ نہ جو توبہ کرے
بالیقین وہ ہو کے کافر ہی مرے

خاکسار غلام دستگیر نامی

Marfat.com

علمائے کرام کے فتوی

مفصلہ ذیل علمائے دین ومفتیانِ شرع متین سے تقسیم ترکہ کے متعلق شریعت کو نہ ماننے اور پابند رواج ہونے والوں کے حق میں جو فتوے دیئے ہیں وہ عدم گنجائش کی وجہ سے یہاں درج نہیں ہو سکتے مگر ان سب کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جب تک رواج سے توبہ نہ کریں۔ اُن پر حکم کفر کا ہے ان کی عبادات مالیہ وبدنیہ سب ضائع ہیں اور وہ قرابت اہل اسلام سے خارج ہیں۔ اُن کی روزی حلال نہیں ہے اور وہ نارِ جہنم کو اپنے لئے خرید لیتے ہیں ؂ (۱)

(۱) مولانا اصغر علی صاحب ایم اے ایل ایل بی پروفیسر عربی ودینیات اسلامیہ کالج لاہور

(۲) مولانا احمد علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

(۳) مولانا محمد اکرم صاحب بگوی مدرس اول مدرسہ سیالکوٹ لاہور

(۴) مولانا ابو محمد دیدار علی شاہ الوعظی الحنفی

(۵) مفتی عبدالقادر صاحب اول مدرس مدرسہ حوشیہ مالیہ یکیہ ساد ہوان لاہور

(۶) مولانا محمد شفیق صاحب خطیب وامام مسجد شاہی لاہور

(۷) مولانا اکرام الدین صاحب بخاری امام وخطیب مسجد وزیر خاں لاہور

(۸) مولوی محمد یار صاحب امام مسجد طلائی لاہور

(۹) مولانا ابوالفرج محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی سنا ظر وواعظ اسلام

(۱۰) مولانا ابوالابرار محمد اسرار الحق صاحب سہسوانی

(۱۱) مولانا غلام قطب الدین صاحب چشتی نظامی سہیل ہند سہسوانی ناظم حلقہ اہل سنت

(۱۲) مولانا غلام اللہ صاحب قصوری نقشبندی پروفیسر دینیات چیفس کالج لاہور

(۱۳) مولانا محمد اعجاز جہاں قدوسی الحنفی گنگوہی

(۱۴) مولانا محمد عظمت اللہ صاحب مفتی بھکر

(۱۵) مولانا محمد شمس الدین صاحب نقشبندی حنفی جالندہری

(۱۶) مولانا ابوالکلام صاحب آزاد دہلوی ڈیبٹر الہلال کلکتہ

(۱۷) مولانا محمد بشیر صاحب صدیقی مدیر مکتب الترجمہ لاہور

(۱۸) مفتی العلماء مفتی حاجی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی

(۱۹) جناب مولوی سید علی الحائری لاہوری مجتہد شیعاں

(۲۰) مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور

Marfat.com

(۲۱) مولانا ابو یوسف محمد عبدالصمد خان امرتسری

(۲۲) حضرت مولانا مولوی نور احمد صاحب امام مسجد شیخ بڈھا مرحوم

(۲۳) مولانا احمد علی صاحب غزنوی

(۲۴) مولانا محمد بن عبدالصمد الطرانوی

(۲۵) مولانا سید حیدر علیشاہ صاحب مدرس اسلامیہ ہائی سکول امرتسر

(۲۶) مولانا سید محمد داؤد غزنوی خلف حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی مرحوم

(۲۷) مولانا محمد حسین صاحب اول مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام امرتسر

(۲۸) مولانا نور محمد خان صاحب طہرازوی نزیل امرتسر

(۲۹) مولانا ابوالقاسم محمد عالم صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر

(۳۰) مولانا مفتی ابوالحسن صاحب غلام مصطفےٰ الحنفی امرت سری

(۳۱) مولانا احمد اللہ صاحب امرت سری

(۳۲) مولانا محمد شمس الحق صاحب

(۳۳) مولانا حکیم غلام رسول صاحب الصدیقی امرتسری

(۳۴) ابو محمد محمد ابراہیم غلام محی الدین امرت سری

(۳۵) مولانا نور عالم صاحب امرت سری

(۳۶) مولانا محمد حسن صاحب مدرس اول لغمانیہ امرت سر

(۳۷) مولانا ابو تراب حکیم محمد عبدالحق صاحب وارد امرت سر

(۳۸) خلیفہ عبدالرحمن صاحب امرت سری

(۳۹) مولانا پیر سلام الدین صاحب امام مسجد جہاں محمد جان صاحب مرحوم

اشتہار

اگر آپ کو مسائل وراثت کی بلامدد استاد کامل طور پر تحصیل کرنا ہو تو کتاب انیس الوارثین جو مؤلف رسالہ ہذا کی تالیف کردہ ہے اور جس کو ملک کے شہرہ علماء فیلوز آف پنجاب یونیورسٹی نامور وکلاء اور بیرسٹر صاحبان نے پسند فرما کر قیمتی رائیں لکھی ہیں۔ خاکسار مشتہر سے طلب کر کے مطالعہ کریں۔ اسکے پڑھنے سے تو اب حاصل ہوگا۔ اپنے حقوق معلوم ہونگے جس سے جائداد میں ترقی ہوگی۔ اور آپ مقدمات کے اخراجات سے بچ کر زیر باری سے محفوظ رہیں گے قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

محمد رمضان بیرونی بک ایجنسی لاہور

Marfat.com